لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۷۹﴾

قرآن پاک کی دعائیں

علامہ عالم فقری

طاہر ندیم بٹ چیئرمین

(امور علمیہ کمیٹی چاہ میراں لاہور)

۸۔عبادت اعتکاف	(۶۴صفحات)
۹۔حضرت بابا فرید گنج شکرؒ کے وظائف	(۶۴صفحات)
۱۰۔اسفار اولیاء	(۸۰صفحات)
۱۱۔ سچی توبہ کے واقعات	(۸۰صفحات)
۱۲۔شب قدر	(۱۶صفحات)

Marfat.com

تصانیف علامہ فقری

۱۔اللہ میری توبہ
۲۔اللہ سے دوستی
۳۔اللہ کا فقیر
۴۔اللہ کا ذکر کر
۵۔اللہ تعالیٰ کے ناموں کی شرح
۶۔اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے فضائل
۷۔اللہ کے ولیؒ
۸۔اسم اعظم
۹۔اولیائے لاہور
۱۰۔اولیائے پاکستان
۱۱۔اولیائے ہندوستان
۱۲۔اعتکاف مجموعہ وظائف
۱۳۔اذکار قرآنی
۱۴۔ازواج مطہرات
۱۵۔اخلاق حسنہ
۱۶۔اسلامی اخلاق
۱۷۔اسلامی اقوال زریں
۱۸۔احکام نماز اخلاق نبویؐ
۱۹۔آداب سنت
۲۰۔آفتاب زنجان
۲۱۔آداب زندگی
۲۲۔بارہ ماہ کی نفلی عبادت
۲۳۔پیارے نبیؐ کی پیاری باتیں
۲۴۔پیغام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
۲۵۔پیارے رسول کی پیاری دعائیں
۲۶۔تحفہ درود شریف
۲۷۔تذکرہ حضرت کرم الٰہیؒ
۲۸۔تذکرہ علی احمد صابر کلیریؒ
۲۹۔تزکیۃ القلوب
۳۰۔تصوف کی باتیں
۳۱۔تحفہ خواتین
۳۳حضورؐ کی ادائے تبسم
۳۴۔حُلیہ مبارک
۳۵۔حدیث ایمان
۳۶۔حضرت داتا گنج بخشؒ
۳۷۔حکایات صحابہؓ

Marfat.com

لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝

قرآن پاک کی دعائیں

علامہ عالم فقری

طاہر ندیم بٹ چیئرمین
(امور علمیہ کمیٹی چاہ میراں لاہور)

Marfat.com

297.57
9701A
50

فہرست قرآن پاک کی دعائیں

عنوان	صفحہ
قرآنی دعائیں	۵
ہر حاجت کے لیے سورۃ فاتحہ	۵
اللہ کی پناہ میں رہنے کی دعا	۵
تعمیراتی کام پورا ہونے کی دعا	۶
حصولِ خیر و برکت کی دعا	۶
طلب دنیا اور آخرت کی دعا	۷
حصولِ صبر و استقامت کی دعا	۷
گناہوں سے معافی کی دعا	۷
حصول ہدایت و رحمت کی دعا	۸
خاتمہ بالا یمان کی دعا	۸
گناہوں کی مغفرت	۹
صاحب عزت بننے کی دعا	۹
کشادگی رزق کی دعا	۹
حصول اولاد کی دعا	۱۰
استقامت ایمان کی دعا	۱۰
مجاہدین اسلام کی دعا	۱۰
حصول مراد کا وظیفہ	۱۱
تہجد کے وقت کی دعا	۱۱
ظالموں کے ظلم سے نجات کی دعا	۱۲
فسق و فجور سے نجات کی دعا	۱۲
طلب رشد و ہدایت کی دعا	۱۲
حصول مال و دولت کی دعا	۱۳
حصول رضا کی دعا	۱۳
مشکل سے نجات کی دعا	۱۴
اصحاب اعراف کی دعا	۱۴
مقدمہ میں کامیابی کی دعا	۱۴
استقامت صبر کی دعا	۱۵
حضرت موسیٰؑ کی دعائے توبہ	۱۵
مسلمان بھائی کیلئے استغفار	۱۵
زیارت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	۱۵
حصول عنایات کی دعا	۱۶
ظالم قوم سے نجات کی دعا	۱۶
دین کے دشمنوں پر غلبہ کی دعا	۱۶
حضرت نوح علیہ السلام کا استغفار	۱۷
اللہ سے طلب مدد کی دعا	۱۷
حضرت شعیب علیہ السلام کی دعا	۱۸
حفاظت عصمت کی دعا	۱۸
دنیا و آخرت میں فلاح کی دعا	۱۸

Marfat.com

عنوان	صفحہ
امن وعافیت کی دعا	۱۹
دعائے خیر وبرکت	۱۹
اطاعت الٰہی کی توفیق مانگنے کی دعا	۲۰
والدین کے لیے اولاد کی دعا	۲۱
سفر یا ہجرت کی دعائے خیر	۲۱
حصول رحمت وہدایت کی دعا	۲۱
حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا	۲۲
شرح صدر کی دعا	۲۲
خوف سے بچنے کی دعا	۲۳
اضافہ علم کی دعا	۲۳
حضرت ایوب علیہ اسلام کی دعا	۲۴
مشکل سے نجات کی دعا	۲۴
نیک اولاد طلب کرنے کی دعا	۲۴
اللہ سے مدد مانگنے کی دعا	۲۴
سفر میں حفاظت کی دعا	۲۵
غضب الٰہی سے محفوظ رہنے کی دعا	۲۵
فحش برائیوں سے بچنے کی دعا	۲۵
شیطان سے پناہ مانگنے کی دعا	۲۵
غلبہ حق کی دعا	۲۶
گناہوں کی بخشش مانگنے کی دعا	۲۶
دعائے رحم وکرم	۲۷
طلب مغفرت ورحم کی دیگر دعا	۲۷
عذاب جہنم سے بچنے کی دعا	۲۷
نیک اہل خانہ کے حصول کی دعا	۲۷
حصول سعادت کی دعا	۲۸
فتح طلب کرنے کی دعا	۲۸
مصیبت سے خلاصی کی دعا	۲۸
مستجاب الدعوات	۲۹
حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا	۲۹
بسم اللہ شریف کے فیوض وبرکات	۲۹
طلب مغفرت کی دعا	۳۰
ظالم کے ظلم سے نجات کی دعا	۳۰
اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا	۳۰
نیک کام کرنے کی دعا	۳۱
نفس کے ظلم سے بچنے کی دعا	۳۱
خلاصی گناہ کی دعا	۳۱
نیک اعمال کرنے کی تمنا	۳۲
نیک اولاد حاصل کرنے کی دعا	۳۲
حضرت سلیمانؑ کا استغفار	۳۲
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا	۳۳
وسعت رحمت کی دعا	۳۳
حصول جنت کی دعا	۳۳

Marfat.com

عنوان	صفحہ
نجات دوزخ کی دعا	۳۴
فراوانی رزق کی دعا	۳۴
سفر میں حفاظت کی دعا	۳۵
نافرمان اولاد کو فرمانبردار کرنا	۳۵
نفس کی گمراہی سے بچنے کی دعا	۳۵
دشمن سے بچاؤ کی دعا	۳۶
طلب رزق کی دعا	۳۶
مفسد لوگوں سے محفوظ رہنے کی دعا	۳۶
دشمن سے بچنے کی دعا	۳۶
حصول فضل کا وظیفہ	۳۷
حسد، بغض و کینہ سے بچنے کی دعا	۳۷
کافروں سے محفوظ رہنے کی دعا	۳۷
پل صراط سے گزرنے کی دعا	۳۸
فرعون کی بیوی آسیہ کی دعا	۳۸
اللہ کی حمد	۳۸
توبہ و استغفار کی دعا	۳۹
حضرت نوح علیہ السلام کی دعا	۳۹
محبت الٰہی حاصل کرنے کا ورد	۴۰
راہ راست پر قائم رہنے کی دُعا	۴۰
ہر جائز خواہش پوری ہونا	۴۱
تسخیر خلق کا ورد	۴۱
ہر طرح کے شر سے محفوظ رہنا	۴۱
جنات کے شر سے بچنے کی دعا	۴۲
ہر مشکل سے نجات کا ورد	۴۲
آمدن میں اضافے کی دعا	۴۲
تزکیہ نفس کی دعا	۴۳
گھریلو خوشحالی کی دعا	۴۳
سفر میں راستہ کی رہنمائی کی دعا	۴۴
غربت دور کرنے کی دعا	۴۴
ثابت قدم رہنے کی دعا	۴۴
اللہ کی حفاظت میں رہنے کی دعا	۴۵
اچھی عورت سے شادی	۴۵
شر شیطان سے بحفاظت رہنا	۴۶
راہ ہدایت پر چلنے کی دعا	۴۶
انجام معلوم کرنے کا عمل	۴۶
جلد شادی ہونے کی دعا	۴۶
مصیبت سے نجات کی دعا	۴۷
شکر گزار بندہ بننے کی دعا	۴۷
ولادت میں آسانی	۴۷
گناہوں سے بچنے کی دعا	۴۸
سلامتی امن کی دعا	۴۸

Marfat.com

قرآن پاک کی دعائیں

ہر حاجت کے لیے سورۂ فاتحہ

سورۃ فاتحہ کا کثرت سے ورد ہر طرح کی حاجت اور خیر و برکت کے لیے انتہائی مفید ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ﴿۲﴾

سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو سب جہانوں کا پروردگار ہے بہت مہربان نہایت رحم والا

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ﴿۳﴾ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ

روز جزا کا مالک ہے۔ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے

نَسْتَعِيْنُ ؕ﴿۴﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ﴿۵﴾

مدد طلب کرتے ہیں ہم کو سیدھی راہ پر قائم کر

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۬ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ

ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تو نے انعام کئے۔ نہ ان کے راستہ پر جن پر غضب

عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾ ع

کیا گیا اور جو گمراہ ہیں۔

اللہ کی پناہ میں رہنے کی دعا

اللہ کی پناہ میں رہنے کے لیے اس دعا کو سو مرتبہ روزانہ پڑھنے سے اللہ کی پناہ حاصل ہوگی

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۶۷﴾

میں نادان بننے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں (پ ۱ سورۃ البقرہ آیت ۶۷)

Marfat.com

تعمیراتی کام پورا ہونے کی دعا

تعمیراتی کام کرنے سے پہلے اس دعا کو سوا لاکھ مرتبہ پڑھنا باعث برکت ہوگا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۲۷﴾

اے ہمارے رب اس کام کو قبول فرما۔ تو سننے والا جاننے والا ہے (پ۲ البقرہ آیت ۱۲۷)

حصولِ خیر و برکت کی دعا

اس دعا کو جمعہ کے دن ستّر مرتبہ پڑھنا حصول خیر و برکت کا ذریعہ بنے گا۔

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ

اے ہمارے پروردگار! ہم کو اپنا بندہ فرمانبردار بنا اور ہماری نسل میں ایک امت پیدا کر جو

اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ

تیری حکم بردار ہو اور ہم کو ہماری عبادت کے طریقے بتا اور ہمارے قصوروں سے درگزر کر۔

اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۸﴾ رَبَّنَا وَابْعَثْ

بیشک تو ہی بڑا درگزر کرنے والا مہربان ہے۔ اے ہمارے رب ان مکہ والوں میں

فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ

ان ہی میں سے ایک رسول بھیج جو ان کو تیری آیتیں پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب آسمانی

الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ

اور عقل کی باتیں سکھائے اور ان کے نفوس کی اصلاح کرے بیشک تو ہی بااختیار اور

الْحَكِيْمُ ﴿۱۲۹﴾ ع

صاحب تدبیر ہے۔ (پ۱ البقرہ آیت ۱۲۸۔۱۲۹)

Marfat.com

طلب دنیا اور آخرت کی دعا

کاروبار گھر میں برکت اور دنیاوی حاجات کے لیے اس دعا کا پڑھنا بہت ہی اکسیر ہے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً

اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے

وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾

اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ (پ۲ بقرہ ۲۰۱)

حصولِ صبر واستقامت کی دعا

جو شخص اسے پڑھنے کا معمول بنائے گا اس میں صبر واستقامت کا وصف پیدا ہو جائے گا۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا

اے ہمارے رب ہمارے صبر میں زیادتی کر اور ہمیں ثابت قدم کر دے اور ہماری مدد فرما

عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ﴿۲۵۰﴾

کافروں کی قوم پر ۔ (پ۲ بقرہ ۲۵۰)

گناہوں سے معافی کی دعا

اس دعا کو صبح وشام چند بار پڑھنے سے ہر طرح کی خطائیں معاف ہو جائیں گی۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا

اے ہمارے رب ہمارے بھولنے اور خطا کرنے پر مواخذہ نہ کر اے ہمارے رب

وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی

ہم پر بھاری وزن نہ ڈال جیسا کہ تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر

Marfat.com

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ

ڈالا تھا اے ہمارے رب ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جسے برداشت کرنے کی ہم میں طاقت

لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ

نہیں ہمیں معاف فرما اور ہماری مغفرت کر اور ہم پر رحم کر تو

مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾ ع

ہمارا مولیٰ ہے۔ پس کافروں کی قوم پر ہماری مدد فرما۔ (پ۳ بقرہ ۲۸۶)

حصول ہدایت ورحمت کی دعا

اس دعا کو ہر نماز کے بعد پڑھنا حصول ہدایت ورحمت کا ذریعہ بنے گا۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا

اے ہمارے رب ہدایت عطا کرنے کے بعد ہمارے دلوں کو کسی اور طرف نہ پھیر اور

مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۸﴾

ہمارے لئے رحمت کا نزول فرما بیشک تو عطا کرنے والا ہے (پ۳ آل عمران ۸)

خاتمہ بالایمان کی دعا

اس دعا کو کثرت سے پڑھنا خاتمہ بالایمان اور آخرت میں نجات کا سبب بنے گا۔

رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اِنَّ

اے ہمارے رب تو سب لوگوں کو اس دن جمع کرنے والا ہے جس میں شک نہیں بیشک

اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۹﴾ ع

مقرر شدہ وقت بدلتا نہیں۔ (پ۳ آل عمران۔۹)

Marfat.com

گناہوں کی مغفرت

ہر نماز کے بعد اس دعا کا پڑھنا گناہوں کی مغفرت اور نجات کا باعث بنے گا۔

رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۶﴾

اے رب ہم ایمان لائے پس ہمارے گناہ معاف کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا

صاحب عزت بننے کی دعا

اس دعا کو کثرت سے پڑھنے والا ہمیشہ صاحب عزت رہے گا اور حکمت پیدا ہوگی۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾

اس کے سوا کوئی معبود نہیں جو غلبے والا حکمت والا ہے۔ (پ ۳ آل عمران ۱۸)

کشادگی رزق کی دعا

کشادگی رزق اور ادائیگی قرض کے لیے حسب ذیل دعا کا کثرت سے ورد نفع بخش ہے۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ

اس طرح کہیں کہ اے اللہ ملک کے مالک تو جسے چاہے ملک عطا کرے

وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ

اور جس سے چاہے ملک چھین لے اور تو جسے چاہے عزت عطا کرے اور

تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ

جسے چاہے ذلت دے بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے بیشک تو ہر چیز

شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ

پر قادر ہے اے اللہ تو رات سے دن کو ظاہر کرتا ہے اور دن

Marfat.com

النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ

کو رات میں تبدیل کرتا ہے اور زندہ کو مردے سے پیدا کرتا ہے اور مردے کو زندہ سے

الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾

نکالتا ہے اور جسے چاہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔ (پ ۳ آل عمران ۲۶ تا ۲۷)

حصول اولاد کی دعا

یہ دعا حضرت یحیٰ علیہ السلام کی ہے حصول اولاد کے لیے اس کا پڑھنا بہت مفید ہے۔

رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ إِنَّكَ

اے میرے رب مجھے اپنے ہاں سے صالح اولاد عطا کر بیشک تو

سَمِيعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾

دعا کو سننے والا ہے۔ (پ ۳ آل عمران ۳۸)

اقامت ایمان کی دعا

یہ دعا حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کی ہے اسے پڑھنے سے ایمان مستحکم ہو جائے گا۔

رَبَّنَآ آمَنَّا بِمَآ أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ

اے ہمارے رب ہم ایمان لائے اس پر جو تو نے رسول پر اتارا ہے پس ہمیں شمار کر لے

الشَّاهِدِينَ ﴿۵۳﴾

گواہوں میں سے۔ (پ ۳ آل عمران ۵۳)

مجاہدین اسلام کی دعا

اللہ کی راہ میں لڑنے والوں کے لیے اس دعا کا پڑھنا فتح مندی کی دلیل ہے۔

Marfat.com

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ

اے ہمارے رب ہمارے گناہ معاف کر دے اور کاموں میں ہماری زیادتیاں بھی معاف

اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾

کر اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافروں پر ہماری مدد فرما دے۔ (پ ۳ آل عمران ۱۴۷)

حصول مراد کا وظیفہ

اس دعا کو گیارہ سو مرتبہ روزانہ پڑھنا حصول مراد کا سبب بنے گا۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿۱۷۳﴾

ہمارے لئے اللہ کافی ہے اور وہ بہتر کارساز ہے۔ (پ ۴ آل عمران ۱۷۳)

تہجد کے وقت کی دعا

تہجد کے وقت اس دعا کو پڑھنا دنیا اور آخرت میں نفع بخش ثابت ہوگا۔

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ

اے ہمارے رب ہم نے منادی کرنے والے کو سنا جو ایمان کی طرف بلا رہا تھا کہ

اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۚ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ

اپنے رب پر ایمان لے آؤ پس ہم ایمان لے آئے۔ اے رب ہمارے گناہ معاف کر

كَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا

دے اور ہم سے برائیوں کو دور کر دے اور ہمیں ابراروں کے ساتھ موت دے۔ اے

مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

ہمارے رب ہمیں وہ عطا کر جو تو نے اپنے رسولوں سے وعدہ کیا اور ہمیں قیامت کے دن

Marfat.com

إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ﴿۹۴﴾

رسوانہ کرنا بیشک تو اپنے وعدہ کے خلاف نہیں جاتا (پ۳ آل عمران ۱۹۳-۱۹۴)

ظالموں کے ظلم سے نجات کی دعا

ظالموں کے ظلم سے نجات کے لیے اس دعا کی پڑھائی بڑی اکسیر ہے۔

رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا ۚ

اے ہمارے رب ہمیں اس بستی کے ظالم لوگوں سے نجات دے

وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ

اور ہمارے لئے اپنے پاس سے کوئی دوست بنا دے اور اپنی طرف سے

لَّدُنْكَ نَصِيرًا ﴿۷۵﴾

ہمارا کوئی مددگار بنادے۔ (پ۴ نساء ۷۵)

فسق و فجور سے نجات کی دعا

فاسق لوگوں سے بچنے کے لیے اس دعا کی پڑھائی انتہائی مؤثر ہے۔

رَبِّ إِنِّي لَا أَمْلِكُ إِلَّا نَفْسِي وَأَخِي فَافْرُقْ بَيْنَنَا

اے میرے رب مجھے تو اپنا اور اپنے بھائی کا صرف اختیار ہے تو ہم میں

وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ﴿۲۵﴾

اور اس فاسق قوم میں جدائی ڈال دے۔ (پ-۶ مائدہ-۲۵)

طلب رشد و ہدایت کی دعا

نماز فجر کے بعد اس دعا کو ۳۳ مرتبہ پڑھنے سے رشد و ہدایت پر گامزن رہے گا۔

Marfat.com

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَمَا لَنَا لَا

اے ہمارے رب ہم ایمان لائے تو ہمیں گواہوں میں شمار کر لے ہمیں کیا ہے کہ

نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ

ہم اللہ پر اور جو حق ہمارے پاس آیا اس پر ایمان نہ لائیں اور آرزو کرتے ہیں کہ

يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۴﴾

ہمارا رب ہمیں صالحین کی قوم میں داخل کر دے۔ (پ ۷ مائدہ ۸۳-۸۴)

حصول مال و دولت کی دعا

اس دعا کو روزانہ چند بار پڑھنے کا معمول بنانے سے مال و دولت میں اضافہ ہوگا۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ

اے اللہ ہم پر آسمان سے کھانے کا ایک خوان نازل فرما جو ہمارے لئے اور ہم سے پہلے اور

تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ

بعد میں آنے والوں کیلئے خوشی کا موقع بن جائے جو تیری طرف سے نشانی ہو

وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

اور ہمیں رزق دے اور تو سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ (پ ۷ مائدہ ۱۱۴)

حصول رضا کی دعا

اس دعا کو کثرت سے پڑھنے کا معمول بنانے سے اللہ تعالیٰ راضی ہوگا۔

اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ

بیشک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کیلئے ہے

Marfat.com

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَ بِذٰلِكَ

جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے یہی

اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۶۳﴾

حکم ہے کہ میں سب سے پہلے مسلمان ہوں۔ (پ ۸ انعام ۱۶۲۔۱۶۳)

مشکل سے نجات کی دعا

مشکل سے نجات کے لیے اس دعا کا پڑھنا مشکل میں آسانی کا سبب بنے گا۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۟ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا

اے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہماری بخشش نہ کرے اور ہم پر رحم نہ کرے تو

لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾

ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ (پ ۸ اعراف ۲۳)

اصحاب اعراف کی دعا

جو شخص یہ دعا پڑھے گا تو وہ عذاب دوزخ سے محفوظ رہے گا۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾ ع

اے ہمارے رب ہمیں ظالم قوم میں شامل نہ کر۔ (پ ۸ اعراف ۴۷)

مقدمہ میں کامیابی کی دعا

مقدمہ میں کامیابی کے لیے اس دعا کو کثرت سے پڑھنا فتح مندی کا سبب بنے گا۔

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ

اے ہمارے رب! ہم میں اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ فرما کیونکہ تو سب فیصلے کرنے والوں

Marfat.com

الْفَتِحِيْنَ ﴿۸۹﴾

سے بہتر فیصلے کرنے والا ہے۔ (پ ۸ الاعراف آیت ۸۹)

استقامت صبر کی دعا

اگر کوئی اہل صبر اسے ہر روز گیارہ مرتبہ پڑھے گا تو انشاءاللہ اسے ایمان پر موت آئے گی۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲۶﴾

اے رب اضافہ کر ہمارے صبر میں اور موت دے کہ ہم مسلمان ہوں۔ (اعراف ۱۲۶)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعائے توبہ

جو شخص اس دعا کو روزانہ سو مرتبہ پڑھے گا۔ اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔

سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴۳﴾

تو پاک ہے میں توبہ کرتا ہوں اور تجھ پر ایمان لانے والوں میں پہلا ہوں۔ اعراف ۱۴۳

مسلمان بھائی کیلئے استغفار

مسلمان بھائی کی نادانی یا غلطی کی معافی کی سفارش کیلئے مندرجہ ذیل دعا پڑھنی چاہئے۔

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ

اے میرے رب مجھے اور میرے بھائی کو معاف کر دے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل کر اور

اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾

تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم والا ہے۔ (پ ۹ اعراف ۱۵۱)

زیارت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

اس آیت کو روزانہ بکثرت پڑھنے سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوگی۔

Marfat.com

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ

بیشک تمہارے پاس تم میں سے رسول تشریف لائے جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں

حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢٨﴾

ہے۔تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان ہیں۔(توبہ ۱۲۸)

حصول عنایات کی دعا

اضافہ رزق کے لئے اس دعا کو روزانہ بعد نماز عشاء ۷۰۰ مرتبہ ۴۰ یوم تک پڑھنا چاہئے

حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ

میرے لیے اللہ ہی کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے اُسی پر بھروسہ کیا

رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿١٢٩﴾

جو عرش عظیم کا رب ہے۔(پ ۱۱ توبہ ۱۲۹)

ظالم قوم سے نجات کی دعا

ظلم وتشدد سے بچنے کیلئے اس دعا کو صبح شام پڑھنے سے ظالموں کے ظلم سے نجات ملے گی۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ

اے ہمارے پروردگار! ہم کو اِن ظالم لوگوں کے ظلم کا تختہ مشق نہ بنا اور اپنی رحمت سے ہم کو

مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٦﴾

ان لوگوں کے پنجے سے نجات دے جو کافر ہیں۔(پ ۱۱ یونس ۸۵۔۸۶)

دین کے دشمنوں پر غلبہ پانے کی دعا

دین کے دشمنوں پر غلبہ پانے کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ دعا پڑھی۔

Marfat.com

رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِى

اے ہمارے پروردگار! تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو زینت اور دولت دے رکھی دنیا

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا

کی زندگی میں اے رب یہ ساز و سامان تو نے ان کو اس لیے دیا کہ لوگوں کو تیرے رستے سے

اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا

بہکائیں۔ تو اے رب ان کے مالوں پر جھاڑو پھیر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے کہ یہ

يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۸۸﴾

لوگ عذاب دردناک کے دیکھے بدون ایمان ہی نہ لائیں گے۔ (پ ۱۱ یونس آیت ۸۸)

حضرت نوح علیہ السلام کا استغفار

یہ حضرت نوح کا استغفار ہے معافی کے لئے اس دعا کو ۴۰ یوم تک بعد نماز عشاء پڑھے۔

رَبِّ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِىْ بِهٖ

اے رب میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں ایسا سوال کروں کہ جس کا مجھے علم نہ ہو اور اگر تو

عِلْمٌ ۭ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِىْ وَتَرْحَمْنِىْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۴۷﴾

مجھے نہ بخشے اور رحم نہ کرے تو میں نقصان اٹھانے والوں سے ہو جاؤں۔ (پ ۱۲ ہود ۴۷)

اللہ سے طلب مدد کی دعا

مہم میں اس دعا کو ۳۱۳ مرتبہ سات روز تک پڑھے اللہ کی مدد سے مہم سے نجات ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ۭ اِنَّ رَبِّىْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۱﴾

اللہ ہی کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے بیشک میرا رب غفور ہے رحیم ہے۔ (ہود۔ ۴۱)

Marfat.com

حضرت شعیب علیہ السلام کی دعا

اللہ کی توفیق کو شامل حال کرنے کے لئے اس دعا کو کثرت سے پڑھنا بہت بہتر ہے۔

اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ وَمَا تَوْفِیْقِیْۤ

یہ کہ ارادہ کرے اگر اصلاح کا تو اس کی استطاعت سے ہوگا اور مجھے اللہ ہی کی طرف سے

اِلَّا بِاللّٰہِ ؕ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ ﴿۸۸﴾

توفیق ملتی ہے۔ اسی پر توکل اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ (پ ۱۲ ہود آیت ۸۸)

حفاظت عصمت کی دعا

حفاظت عصمت کے لئے اس دعا کو ۴۰ دن میں سوا لاکھ مرتبہ پڑھنا بہت مفید ہے۔

رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْۤ اِلَیْہِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ

اے رب قید مجھے زیادہ محبوب ہے جس کی طرف وہ مجھے بلاتی ہے اور اگر تو مجھ سے ان کا مکر

عَنِّیْ کَیْدَہُنَّ اَصْبُ اِلَیْہِنَّ وَاَکُنْ مِّنَ الْجٰہِلِیْنَ ﴿۳۳﴾

نہ پھیرے تو میں ان کی طرف جھک کر نادانوں سے ہو جاؤں گا۔ (یوسف۔ ۳۳)

دنیا و آخرت میں حصول فلاح کی دعا

یہ حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا ہے اسے پڑھنے سے دنیا و آخرت میں فلاح حاصل ہوگی

رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْکِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ

اے میرے رب تو نے مجھے ایک مملکت دی اور خوابوں کی تعبیر کا علم دیا

الْاَحَادِیْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۟ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی

پس اے آسمانوں اور زمین کو بنانے والے تو میرا دنیا اور آخرت میں کارساز ہے۔ مجھے

Marfat.com

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۱﴾

مسلمانی پر وفات دینا اور صالحین کے ساتھ شامل کر دینا۔(پ ۱۳ یوسف ۱۰۱)

امن وعافیت کی دعا

اس دعا کو امن وعافیت سلوک واتفاق کیلئے روزانہ چند بار پڑھنا بہت مفید ہے۔

رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ

اس شہر یعنی مکہ کو امن و الا شہر بنا دے مجھے اور میری اولاد کو بچائے رکھ۔

نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ﴿۳۵﴾

بتوں کی پرستش سے (پ ۱۳ ابراہیم ۳۵)

دعائے خیر وبرکت

نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھنے سے جان، مال، عزت اور رزق میں خیر وبرکت پیدا ہوگی۔

رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ

اے ہمارے رب میں نے تیرے معزز گھر کعبے کے پاس اس بیابان مکہ میں جہاں کھیتی نہیں

عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ

اپنی کچھ اولاد لا کر بسائی ہے تا کہ اے ہمارے پروردگار یہ لوگ یہاں نمازیں پڑھیں تو ایسا

اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ

کر کہ لوگوں کے دل ان کی طرف مائل ہوں اور دوسرے ملکوں کی پیداوار سے ان کو روزی

لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۷﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا

دے۔تا کہ یہ تیرا شکر کریں۔اے ہمارے پروردگار! جو مطلب ہم چھپاتے اور ظاہر کرتے

Marfat.com

نُعْلِنُ ؕ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ

ہیں تجھ کو سب معلوم ہیں اور اللہ پر کوئی چیز چھپی نہیں رہتی نہ زمین میں اور نہ آسمان میں۔ خدا

وَلَا فِي السَّمَآءِ ﴿۳۸﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ

کا شکر ہے جس نے مجھ کو باوجود بڑھاپے کے اسمٰعیل اور اسحاق دو بیٹے عنایت کئے۔ کچھ

اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۹﴾ رَبِّ

شک نہیں کہ میرا پروردگار دعا کو سنتا ہے۔ اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں نماز

اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَ

پڑھتا رہوں اور نہ صرف مجھ کو بلکہ میری اولاد کو بھی اور اے ہمارے پروردگار میری دعا قبول

تَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ

فرما۔ اے ہمارے رب جس دن اعمال کا حساب ہونے لگے، مجھ کو اور میرے ماں باپ اور

يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾

سب ایمان والوں کو بخش دینا۔ (پ ۱۳ ابراہیم ۳۷۔۴۱)

اطاعت الٰہی کی توفیق مانگنے کی دعا

برائیوں سے بچنے اور اطاعت الٰہی کیلئے اسے جمعہ کی نماز کے بعد ستر مرتبہ پڑھنا چاہئے۔

رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ

اے ہمارے رب ہمیں تھوڑی مدت کیلئے مہلت دے دے کہ ہم تیرے پیغام کو تسلیم کرلیں

الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ

اور تیرے رسولوں کی اطاعت میں لگ جائیں کیا تم اس سے قبل بھی قسمیں نہیں کھا رہے

Marfat.com

مِّنۡ زَوَالٍ ﴿۴۴﴾

تھے کہ تمہارے لئے زوال نہیں۔ (پ ۱۳ ابراہیم ۴۴)

والدین کے لیے اولاد کی دعا

اپنے فوت شدہ والدین کی قبر میں راحت کے لئے ۴۱ مرتبہ یہ آیت پڑھیں۔

رَبِّ ارۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِىۡ صَغِيۡرًا ؕ ﴿۲۴﴾ رَبُّكُمۡ اَعۡلَمُ بِمَا

اپنے رب سے دعا کرو کہ جس طرح انہوں نے مجھ پر بچپن میں رحم کیا ایسے ہی تو ان پر رحم

فِىۡ نُفُوۡسِكُمۡ ؕ اِنۡ تَكُوۡنُوۡا صٰلِحِيۡنَ فَاِنَّهٗ كَانَ

فرما اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے تمہارا رب اسے جانتا ہے اگر تم صالح ہو گئے تو بیشک وہ

لِلۡاَوَّابِيۡنَ غَفُوۡرًا ﴿۲۵﴾

رجوع کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔ (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۲۴-۲۵)

سفر یا ہجرت کی دعائے خیر

جب کوئی گھر بار کو چھوڑ کر سفر پر جا رہا ہو تو اللہ کی مدد شامل حال کرنے کے لئے یہ دعا پڑھے

رَبِّ اَدۡخِلۡنِىۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّاَخۡرِجۡنِىۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ

اے میرے رب مجھے سچائی کے ساتھ مدینے میں داخل کر اور مکے سے سچائی کے ساتھ نکال

وَّاجۡعَلۡ لِّىۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ سُلۡطٰنًا نَّصِيۡرًا ﴿۸۰﴾

اور میرے لئے اپنے ہاں سے غلبہ دینے والا مددگار عطا کر۔ (بنی اسرائیل ۸۰)

حصول رحمت و ہدایت کی دعا

یہ دعا اصحاب کہف کی دعا ہے۔ حصول رحمت و ہدایت کے لئے یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔

Marfat.com

رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا

ہمارے رب ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر اور ہمارے کام میں

رَشَدًا ﴿۱۰﴾

ہدایت مہیا کردے۔ (پ ۱۵ کہف ۱۰)

حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا

حصول اولاد کے لئے اس دعا کو کثرت سے پڑھے۔ انشاء اللہ مراد پوری کرے گا۔

رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ

اے میرے رب میری ہڈیاں کمزور پڑ گئی ہیں اور میرے سر کے بال سفید ہو چکے ہیں اور

شَیْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآىِٕكَ رَبِّ شَقِیًّا ﴿۴﴾ وَاِنِّیْ خِفْتُ

اے میرے رب دعا کرنے میں کبھی محروم نہیں رہا اور دنیا سے جانے کے بعد مجھے اپنے

الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ وَكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ

عزیزوں سے خوف ہے کہ میرے بعد دین میں کچھ خرابی نہ ڈالیں اور میری بیوی بانجھ

لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ﴿۵﴾ یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ

ہے۔ پس مجھے ایک جانشین عطا فرما جو میرا اور نسل یعقوب کا وارث ہو یعنی دین کو سنبھالے

یَعْقُوْبَ ۫ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا ﴿۶﴾

اور اے میرے رب مجھ سے راضی ہو کر دعا کو قبول فرمالے۔ (پ ۱۶ مریم آیت ۴-۶)

شرح صدر کی دعا

کشادگی ذہن کیلئے اس آیت کو صبح کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ روزانہ پڑھنا چاہئے۔

9701۸

Marfat.com

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ﴿۲۵﴾ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ ﴿۲۶﴾ وَاحْلُلْ

اے میرے رب میرا سینہ کھول دے اور میرے کام کو میرے لئے آسان کر دے اور میری

عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ﴿۲۷﴾ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ﴿۲۸﴾ وَاجْعَلْ لِّیْ

زبان میں جو لکنت کی گرہ پڑی ہوئی ہے اس کو بھی کھول دے تا کہ لوگ میری بات سمجھیں اور

وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ ﴿۲۹﴾ هٰرُوْنَ اَخِیْ ﴿۳۰﴾ اشْدُدْ بِهٖۤ اَزْرِیْ ﴿۳۱﴾

میرے کنبے والوں میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا بوجھ بٹانے والا بنا کر میری ڈھارس

وَاَشْرِكْهُ فِیْۤ اَمْرِیْ ﴿۳۲﴾ كَیْ نُسَبِّحَكَ كَثِیْرًا ﴿۳۳﴾ وَّنَذْكُرَكَ

بندھا اور میرے کام میں ان کو شریک کر تا کہ ہم ایک ہو کر تیری تسبیح کریں اور کثرت سے

كَثِیْرًا ﴿۳۴﴾ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِیْرًا ﴿۳۵﴾

تیری یاد میں لگے رہیں تو ہمارے حال کو خوب دیکھ رہا ہے۔ (پ ۱۶ طٰہٰ ۲۵ تا ۲۷)

خوف سے بچنے کی دعا

اس دعا کو پڑھنے سے اللہ تعالیٰ جابر حاکم کے سامنے حق گوئی کی توفیق عطا فرما دے گا۔

رَبَّنَاۤ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیْنَاۤ اَوْ اَنْ یَّطْغٰی ﴿۴۵﴾

اے ہمارے رب یہ ڈر ہے کہ کہیں وہ ہم پر زیادتی کر کے سرکشی میں نہ بڑھے (طٰہٰ۔ ۴۵)

اضافہ علم کی دعا

روزانہ بعد نماز فجر ایک سو گیارہ مرتبہ پانی پر دم کر کے بچے کو پانی پلانے سے اضافہ علم ہوگا۔

رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾

اے میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما دے۔ (پ ۱۶ طٰہٰ ۱۱۴)

Marfat.com

حضرت ایوب علیہ اسلام کی دعا

یہ دعا حضرت ایوبؑ ہے شدید بیماری میں اس دعا کو کثرت سے پڑھنے سے شفاء ملے گی۔

اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۸۳﴾

بیشک مجھے تکلیف ہوئی ہے اور تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ (پ ۱۷ انبیاء ۸۳)

مشکل سے نجات کی دعا

مصیبت و پریشانی میں سوالاکھ مرتبہ اس آیت کا ورد مشکل سے نجات کا سبب بنے گا۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۸۷﴾

نہیں کوئی معبود مگر تو پاک ہے میں ہی بے جا کرنے والوں میں سے ہوں۔ (انبیاء ۸۷)

اللہ سے نیک اولاد طلب کرنے کی دعا

جس شخص کو اولاد کے حصول کی خواہش ہو تو اسے چاہئے کہ اس دعا کو بکثرت سے پڑھے۔

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ﴿۸۹﴾

اے میرے رب مجھے اکیلا نہ رکھ اور تو بہتر وارثوں میں سے ہے۔ (پ ۱۷ انبیاء ۸۹)

اللہ سے مدد مانگنے کی دعا

مشکل کام میں اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے کے لیے اس دعا کو کثرت سے پڑھے۔

رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ

اے رب حق کے ساتھ فیصلہ کر دے اور جو باتیں تم بناتے ہو اس پر ہمارے رب رحمان ہی

عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

کی مدد کی ضرورت ہے۔ (پ ۱۷۔ انبیاء ۱۱۲)

Marfat.com

سفر میں حفاظت کی دعا

سورای پر سوار ہوتے وقت اس دعا کو پڑھنا سفر میں حفاظت کا باعث بنے گا۔

رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ﴿۲۹﴾

اے اللہ مجھے برکت والی جگہ پر اتار اور تو ہی بہتر منزل دینے والا ہے۔ (مومنون ۲۹)

غضب الٰہی سے محفوظ رہنے کی دعا

اس دعا کو روزانہ گیارہ مرتبہ پڑھنے والا غضب الٰہی سے محفوظ رہے گا۔

رَبِّ اِمَّا تُرِیَنِّیْ مَا یُوْعَدُوْنَ ﴿۹۳﴾ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِیْ فِی

اے رب جس عذاب کا وعدہ کافروں سے کیا گیا ہے اگر وہ تو مجھے دکھائے تو اے رب ان

الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۹۴﴾

زیادتی کرنے والوں میں کہیں مجھ کو نہ شامل کر دینا۔ (پ ۱۸ - المومنین آیت ۹۳ تا ۹۴)

فحش برائیوں سے بچنے کی دعا

جو شخص اسے نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد گیارہ بار پڑھے گا وہ برائیوں سے محفوظ رہے گا

رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ﴿۹۷﴾ وَاَعُوْذُ بِكَ

اے میرے رب میں شیطانوں کے وسوسوں سے پناہ طلب کرتا ہوں اور اے میرے رب

رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾

میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔ (پ ۱۸ مومنون ۹۷۔۹۸)

شیطان سے پناہ مانگنے کی دعا

ہر کام سے پہلے اس دعا کو سات مرتبہ پڑھنا شیطانی حملوں سے بچنے کے لیے مفید ہے

Marfat.com

وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ

اور شیطان کا ان پر کچھ غلبہ نہ تھا یہ کہ ہم میں تمیز کردیں کہ کون

بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ؕ وَرَبُّكَ عَلٰى

آخرت پر ایمان لاتا ہے اور کون اس سے شک میں رہتا ہے اور تمہارا رب ہر چیز

كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿۲۱﴾ ع

کی حفاظت کرنے والا ہے۔ (پارہ ۲۲ سورہ سبا ۲۱)

غلبہ حق کی دعا

غلبہ حق کے لیے اس دعا کو تہجد کے وقت کثرت سے پڑھنا بہت ہی اکسیر ہے۔

رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ﴿۱۰۶﴾

اے رب ہم پر ہماری بدبختی غالب آئی اور ہو گئے ہم گمراہ اے ہمارے رب ہمیں اس سے

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۰۷﴾

باہر لے آ پھر اگر ہم ویسا ہی کریں تو بیشک ہم ظالم ہوں گے۔ (پ ۱۸ مومنون ۱۰۶۔۱۰۷)

گناہوں کی بخشش مانگنے کی دعا

صبح کے وقت اس دعا کو ستر مرتبہ روزانہ پڑھنے سے گناہوں کی بخشش کا دروازہ کھل جائے گا

اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ

بیشک اللہ تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ بلاشبہ وہی بخشنے والا

الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾

رحم کرنے والا ہے (پ ۲۴ الزمر ۵۳)

Marfat.com

دعائے رحم وکرم

کبیرہ گناہوں سے بچنے کے لیے اس دعا کو ۲۱ مرتبہ صبح اور ۲۱ مرتبہ شام روزانہ پڑھنا چاہیے

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾

اے رب ہم ایمان لائے ہمیں بخش اور ہم پر رحم فرما اور تو بہتر رحم والا ہے۔ (مومنون ۱۰۹)

طلب مغفرت ورحم کی دیگر دعا

اس دعا کو ۱۱۰۰ سو مرتبہ روزانہ پڑھنے سے گناہوں سے بچنے کی توفیق ملے گی۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

اے میرے رب بخش دے اور رحم کر اور تو بہتر رحم کرنے والا ہے۔ (پ ۱۸ مومنون ۱۱۸)

عذاب جہنم سے بچنے کی دعا

ہر نماز کے بعد اس دعا کو پڑھنا عذاب جہنم سے محفوظ رہنے کا سبب بنے گا۔

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ

اے ہمارے رب ہم سے جہنم کے عذاب کو دور رکھ بیشک اس کا عذاب بڑا خطرناک ہے

غَرَامًا ﴿۶۵﴾ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿۶۶﴾

بلاشبہ وہ ٹھہرنے اور قیام کرنے کی جگہ بہت بری ہے۔ (پ ۱۹ فرقان ۶۵-۶۶)

نیک اہل خانہ کے حصول کی دعا

اس آیت کو بعد نماز عشاء کثرت سے پڑھنا نیک اہل خانہ کے حصول کا ذریعہ بنے گا۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا

اے ہمارے رب ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کی طرف سے ہمیں آنکھوں کی ٹھنڈک پہنچا

Marfat.com

لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾

اور ہم کو پرہیز گاروں کا امام بنادے۔ (پ ۱۹ فرقان ۷۴)

حصول سعادت کی دعا

اس دعا کو روزانہ فجر کی نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ پڑھنے سے سعادت دارین حاصل ہوگی۔

رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَاجْعَلْ لِّيْ

اے میرے رب مجھے حکم عطا کر اور مجھے اپنے صالحین کے ساتھ ملا دے اور

لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ

آئندہ آنے والوں میں میرا ذکر خیر کر دے اور مجھے جنت نعیم کے

وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ﴿۸۵﴾

وارثوں میں سے بنادے۔ (پ ۱۹ شعرا ۸۳ تا ۸۵)

فتح طلب کرنے کی دعا

اس دعا کو بعد نماز عصر ۱۰۰ مرتبہ ۴۰ یوم تک پڑھنے سے دشمنوں پر فتحیابی کا ذریعہ بنے گا

رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ﴿۱۱۷﴾ فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ

اے میرے رب میری قوم نے مجھے جھٹلایا ہے پس میرے اور ان کے درمیان فیصلہ کر دے

فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

اور مجھے اور میرے ساتھ مومنین کو نجات۔ (پ ۱۹ شعرا ۱۱۸)

مصیبت سے خلاصی کی دعا

مصیبت سے نجات کے لیے اس دعا کو روزانہ بعد نماز عشاء ۷۰۰ مرتبہ پڑھا جائے۔

Marfat.com

رَبِّ نَجِّنِیْ وَاَهْلِیْ مِمَّا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾

اے رب مجھے اور میرے اہل کو برے اعمال سے نجات دے۔ (پ ۱۹ شعرا ۱۶۹-)

مستجاب الدعوات

جو شخص اس دعا کو کثرت سے پڑھنے کا معمول بنائے گا وہ مستجاب الدعوات بن جائے گا۔

سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۸﴾

ساری دنیا کا رب پاک ہے۔ (پ ۱۹ نمل آیت ۸)

حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا

اس دعا کو فجر کے وقت ۴۰ دن تک روزانہ ۳۳ مرتبہ پڑھنے سے نیک اعمال کی توفیق ملے گی

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ

اے رب مجھے توفیق دے کہ جو نعمت تو نے مجھے عطا کی ہے اس نعمت کا شکر ادا کروں اور جو

وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِیْ

نعمت میرے ماں باپ کو دی ہے اور میں اس طرح کا صالح عمل کروں جس میں تیری رضا

بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۹﴾

ہو اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے قریبی بندوں میں شامل کر لے۔ (پ ۱۹ نمل ۱۹)

بسم اللہ شریف کے فیوض و برکات

ہر کام کے شروع میں بسم اللہ شریف پڑھنا خیر و برکت کا باعث ہوتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۳۰﴾

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ (پ ۱۹ نمل ۳۰)

Marfat.com

طلب مغفرت کی دعا

اس دعا کو گناہوں کی معافی طلب کرنے کی غرض سے کثرت سے پڑھنا انتہائی مؤثر ہے

رَبِّ اِنِّیۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ فَاغۡفِرۡلِیۡ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ

اے رب مجھ سے اپنی جان پر زیادتی ہوگئی پس تو میری مغفرت کردے۔ (۲۰ قصص ۱۶)

ظالم کے ظلم سے نجات کی دعا

اس دعا کو ۱۰۱ مرتبہ بعد نماز عشاء پڑھنے سے ظالم کے ظلم سے نجات ملے گی۔

رَبِّ نَجِّنِیۡ مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۲۱﴾

اے رب مجھے ظالموں کی قوم سے نجات دے۔ (پ ۲۰ قصص ۲۱)

اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا

طبرانی میں ہے کہ جس شخص نے صبح وشام اس دعا کو پڑھ لیا اس نے سعادت کو پالیا۔

فَسُبۡحٰنَ اللّٰهِ حِیۡنَ تُمۡسُوۡنَ وَحِیۡنَ تُصۡبِحُوۡنَ ﴿۱۷﴾

پس اللہ کی پاکی بیان کرو جب تم شام کرو اور جب تم صبح کرو

وَلَهُ الۡحَمۡدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَعَشِیًّا وَّحِیۡنَ

اور آسمانوں اور زمین میں ہر طرح کی حمد و ثناء اسی کیلئے ہے اور سہ پہر اور

تُظۡهِرُوۡنَ ﴿۱۸﴾ یُخۡرِجُ الۡحَیَّ مِنَ الۡمَیِّتِ وَیُخۡرِجُ

دوپہر کے وقت بھی اس کی حمد بیان کرو۔ وہ زندہ کو مردے سے نکالتا ہے اور مردے کو زندہ

الۡمَیِّتَ مِنَ الۡحَیِّ وَیُحۡیِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا ؕ

سے نکالتا ہے اور زمین کو مردہ ہونے کے بعد زندگی عطا کرتا ہے اور

Marfat.com

وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾

اسی طرح تم کو نکالا جائے گا۔ (پ ۲۱ روم ۱۷ تا ۱۹)

نیک کام کرنے کی دعا

اس دعا کو پڑھنے سے نیک کاموں کی توفیق ملے گی اور اس کا خاتمہ بالخیر ہوگا۔

رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿۱۲﴾

اے رب اب ہم نے دیکھا اور سنا ہمیں پھر بھیج کہ نیک کام کریں ہم کو یقین آ گیا۔ سجدہ ۱۲

نفس کے ظلم سے بچنے کی دعا

ناشکری کے گناہ کی معافی کے لیے اس دعا کو پڑھ لینے سے اللہ گناہ معاف کر دے گا۔

رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ

اے رب ہمارے سفر دور دراز کے کر دے انہوں نے اپنا نقصان کیا اس لئے ہم نے انہیں

اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ

گزشتہ واقعات کر دیا اور انہیں پوری پریشانی سے پراگندہ کر دیا۔ (پ ۲۲ سبا ۱۹)

خلاصی گناہ کی دعا

جو شخص اسے کثرت سے پڑھے گا اللہ اس کے سابقہ گناہ معف کر دے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہم سے غم دور کئے بیشک ہمارا پروردگار

لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۳۴﴾

بخشنے والا بڑا قدردان ہے۔ (پ ۲۲ فاطر ۳۴)

Marfat.com

نیک اعمال کرنے کی تمنا

کفر وشرک اور گمراہی سے محفوظ رہنے کے لیے اس دعا کو ۷ مرتبہ پڑھنا انتہائی مفید ہے۔

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِىْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ اَوَلَمْ

اے ہمارے رب اچھے کاموں کے لیے ہمیں علیحدہ کر دے ہم برے عمل نہیں کریں گے کیا

نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ ؕ

ہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی تھی کہ جس نے سمجھنا ہوتا وہ سمجھ جاتا اور تمہارے پاس ڈرانے والا

فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿۳۷﴾

بھی آیا پس آج اس کا مزا چکھو کہ ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہے۔ (پ ۲۲ فاطر ۳۷)

نیک اولاد حاصل کرنے کی دعا

حضرت ابراہیمؑ کی دعا کو صبح وشام ۱۰۰ مرتبہ حصول اولاد کے لیے پڑھنا انتہائی اکسیر ہے۔

رَبِّ هَبْ لِىْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۰﴾

اے میرے رب مجھے صالح اولاد عطا کر۔ (پ ۲۳ صافات ۱۰۰)

حضرت سلیمان علیہ السلام کا استغفار

حضرت سلیمانؑ کے اس استغفار کو پڑھنا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سچی توبہ کا ذریعہ بنے گا۔

رَبِّ اغْفِرْ لِىْ وَهَبْ لِىْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِىْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِىْ ۚ

اے میرے رب! مجھے معاف کر اور مجھے ایسا ملک دے جس کی مثال میرے بعد بھی نہ

اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۳۵﴾

ملے۔ بیشک تو بہت دینے والوں میں سے ہے۔ (پ ۲۳ ص آیت ۳۵)

Marfat.com

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

اس دعا کو ۱۱ مرتبہ صبح، شام پڑھنے سے قلبی سکون ملے گا اور مخالفین پر غلبہ حاصل ہوگا۔

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

اے اللہ آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے غیب اور ظاہر کو جاننے والے تو ان میں اور

اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾

اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرما جن میں ایک دوسرے کا اختلاف ہے۔ (زمر ۴۶)

وسعت رحمت کی دعا

اس آیت کو روزانہ ۳۳ مرتبہ پڑھنے سے علم اور اللہ کی رحمت میں وسعت کا ذریعہ بنے گا۔

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ

اے رب تیری رحمت اور علم ہر چیز کی وسعت پر احاطہ کئے ہوئے ہے پس توبہ کرنے والوں

تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۷﴾

کو بخش دے اور انہیں بھی جو تیری راہ پر چلتے ہیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ (مومن ۷)

حصول جنت کی دعا

بعد نماز عصر اس دعا کو پڑھنے کا معمول بنا لینے والا آخرت میں جنت میں جائے گا۔

رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ

اے ہمارے رب! ان کو دائمی بہشتوں میں داخل فرما جن کا تیری طرف سے وعدہ ہے۔

وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ط

ان کے والدین، بیویوں اور اولاد میں سے جو اس انعام کے لائق ہو

Marfat.com

اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۸ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ؕ وَمَنْ

بلاشبہ تو زبردست حکمت والا ہے اور بچا ان کو سختیوں سے۔ اس دن تو جس کو

تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ

مصیبت سے بچا لے گا اس پر تیرا بڑا ہی احسان ہو گا اور یہ بیشک بہت

الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۹

بڑی کامیابی ہے۔ (پ ۲۴ - المومن آیت ۸ تا ۹)

نجات دوزخ کی دعا

دوزخ کی آگ سے نجات کے لیے اس دعا کو ہمیشہ ورد میں رکھا جائے۔

رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا

اے رب ہمارے تو نے ہمیں دو بار مردہ کیا اور دو بار زندہ کیا اب ہم اپنے گناہ پر مقرر ہوئے

بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝۱۱

تو آگ سے نکلنے کی بھی کوئی راہ ہے۔ (پارہ نمبر ۲۴ سورۃ المومن آیت ۱۱)

فراوانی رزق کی دعا

اس دعا کو ۱۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھنا رزق میں فراوانی ہو گی اور مفلسی بھی دور ہو گی۔

اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر مہربان ہے جس کو چاہتا ہے روزی دیتا ہے اور وہ قوت والا

الْعَزِيْزُ ۝۱۹

زبردست ہے۔ (پ ۲۵ شوریٰ آیت ۱۹)

Marfat.com

سفر میں حفاظت کی دعا

روانگی سفر سے پہلے اس دعا کو پڑھ لینا اللہ کی پناہ میں رہنے کی دلیل ہے۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ﴿۱۳﴾

پاک ہے وہ جس نے ہمارے لئے سواریوں کو مسخر کر دیا کیونکہ ہم انہیں تابع کرنے کی قوت

وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

نہ رکھتے تھے اور بیشک ہم نے اپنے رب کی طرف پلٹ کر واپس جانا ہے۔ زخرف ۱۳۔۱۴

نافرمان اولاد کو فرمانبردار کرنا

تہجد کے وقت اس دعا کو کثرت سے پڑھنے سے نافرمان اولاد نیک اور صالح ہو جائے گی۔

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ

اے میرے رب مجھے اپنی نعمت کا شکر کرنے کی توفیق عطا کر دے وہ نعمت جو تو نے مجھ پر اور

وَعَلٰى وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِیْ

میرے باپ پر کی ہے اور میں تیری رضا کے مطابق صالح عمل کروں اور میری اولاد کو

فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۵﴾

اصلاح پر قائم رکھ بیشک میں توبہ کرتا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ (احقاف ۱۵)

نفس کی گمراہی سے بچنے کی دعا

نفس کو شیطانی حملوں سے بچانے کے لئے اس آیت کو سات مرتبہ روزانہ پڑھنا چاہیے

رَبَّنَا مَآ اَطْغَیْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِیْ ضَلٰلٍۢ بَعِیْدٍ ﴿۲۷﴾

شیطان کہے گا اے رب میں نے گمراہ نہیں کیا بلکہ یہ دور کی گمراہی میں پڑ گیا۔ (ق۔۲۷)

Marfat.com

دشمن سے بچاؤ کی دعا

دشمنان دین پر غلبہ اور فتح پانے کے لئے اس دعا کو روزانہ کثرت سے پڑھتے رہنا چاہئے۔

رَبِّ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ﴿۱۰﴾

اے رب میں مغلوب ہوں پس میری مدد فرما۔ (پ ۲۷۔ قمر ۱۰)

طلب رزق کی دعا

اگر کوئی بھوکا اس دعا کو کثرت سے پڑھے تو اس کے قیام وطعام کا بندوبست ہو جائے گا

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ﴿۲۴﴾

اے رب جو کچھ تو نے مجھے نیکی کی توفیق دی ہے میں اس کا طالب تھا۔ (پ ۲۰ قصص ۲۴)

مفسد لوگوں سے محفوظ رہنے کی دعا

اس دعا کو پڑھنے سے اللہ تعالیٰ برائیوں سے محفوظ کر دے گا اور دشمنوں پر غالب کر دے گا۔

رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۳۰﴾

اے میرے رب فساد کرنے والی قوم پر میری مدد کر دے۔ (پ ۲۰ عنکبوت ۳۰)

دشمن سے بچنے کی دعا

اگر کوئی شخص ۱۴۴ مرتبہ روزانہ اس آیت کو بارہ دن تک پڑھے تو دشمن دشمنی ترک کر دے گا

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۲۷﴾

زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے اور باقی ہے تمہارے رب کی ذات، عظمت والا اور بزرگی والا۔ (پ ۲۷ الرحمٰن ۲۶ تا ۲۷)

Marfat.com

حصول فضل کا وظیفہ

جو شخص روزانہ اس آیت کا ۴۱ مرتبہ ورد کرے وہ بہت جلد صاحب فضل ہو جائے گا۔

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾

اور اللہ تعالیٰ عظیم فضل والا ہے۔ (پ ۲۷ الحدید آیت ۲۹)

حسد، بغض و کینہ سے بچنے کی دعا

اس آیت کو کثرت سے پڑھنے سے دل سے حسد، بغض، کینہ اور دیگر بیماریاں نکل جائیں گی

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ

اے ہمارے رب ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے بخش دے اور

وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ

ہمارے دلوں میں ایمان والوں کیلئے بغض پیدا نہ ہونے دے اے ہمارے رب بیشک تو

رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰﴾

شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔ (پ ۲۸ حشر ۱۰)

کافروں سے محفوظ رہنے کی دعا

جو شخص اس دعا کو روزانہ ۷۰ مرتبہ صبح و شام پڑھے تو وہ کفار کی اذیت سے محفوظ رہے گا۔

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۴﴾ رَبَّنَا

اے رب ہم نے تجھی پر توکل کیا ہے اور تیری طرف رجوع کیا اور تیری طرف ہی لوٹنا ہے۔

لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ

اے رب ہمیں اہل کفر کی آزمائش میں مبتلا نہ کر اور اے ہمارے رب ہمیں بخش دے

Marfat.com

اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝۵

بیشک تو عزیز ہے حکیم ہے۔ (پ ۲۸ ممتحنہ ۴-۵)

پل صراط سے بحفاظت گزرنے کی دعا

روز محشر پل صراط سے بحفاظت گزرنے کے لیے اس دعا کو پڑھتے رہنا انتہائی مؤثر ہوگا۔

رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ

اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارے نور کو پایہ تکمیل تک پہنچا دے اور ہمیں بخش دے

قَدِیْرٌ ۝۸

بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ (پ ۲۸ تحریم ۸)

فرعون کی بیوی آسیہ کی دعا

اگر کوئی عورت کسی سرکش کے قبضہ سے رہائی چاہتی ہو تو وہ اس دعا کا کثرت سے ورد کرے

رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَنَجِّنِیْ مِنْ

اے میرے رب میرے لئے اپنے پاس ایک گھر بنا اور مجھ کو فرعون اور اس کے کردار

فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝۱۱

بد سے نجات دے اور نیز مجھ کو ان ظالم لوگوں سے نجات دے۔ (پ ۲۸ التحریم آیت ۱۱)

اللہ کی حمد

نفسانی خواہشات کے غلبہ سے نجات کے لیے اس آیت کا ورد کرتے رہنا بہت مجرب ہے

سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ۝۲۹

ہمارے پروردگار تو پاک ہے بیشک ہم ظالم ہیں۔ (پ ۲۹ قلم آیت ۲۹)

Marfat.com

توبہ واستغفار کی دعا

اس آیت کو روزانہ ایک مرتبہ پڑھ لینے سے پڑھنے والے پر رقت طاری ہو جاتی ہے

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا

مومنین تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور جب وہ رسول کے پاس

كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ

کسی خاص کام کے لئے جمع کئے گئے ہوں تو اجازت لئے بغیر نہ جائیں

اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

بیشک جو لوگ آپ سے اجازت مانگتے ہیں وہی درحقیقت اللہ اور رسول پر

بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ

ایمان رکھتے ہیں پس جب وہ آپ سے کسی کام کے لئے اجازت مانگیں

فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

تو آپ جسے چاہیں اجازت دے دیں اور اللہ سے ان کے لئے استغفار کریں بیشک اللہ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۲﴾

بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ (پ ۱۸ نور ۶۲)

حضرت نوح علیہ السلام کی دعا

اس دعا کا ورد فتنہ وفساد اور لڑائی جھگڑے سے امن میں رکھتا ہے۔

رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿۲۶﴾

اے میرے پروردگار زمین پر کافروں میں سے کوئی باشندہ نہ چھوڑ

Marfat.com

اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا

اگر تو نے انہیں رہنے دیا تو تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور نسل بھی جو ہو گی

فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ

سو کافر اور فاجر ہو گی یا الٰہی! مجھے میرے باپ اور اس کو جو میرے گھر میں ایماندار ہو کر

دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ط

داخل ہو جائے اور باقی ایماندار مردوں اور عورتوں سب کو بخش دے

وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾

اور ان ظالموں کی ہلاکت کو بڑھا دے۔ (پ۲۹ نوح ۲۶-۲۸)

محبت الٰہی حاصل کرنے کا ورد

تہجد کے وقت اس آیت کو روزانہ ۱۱۰۰ مرتبہ پڑھتے رہنے سے محبت الٰہی حاصل ہوتی ہے

وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ﴿۱۴﴾

اور وہ بخشنے والا، محبت کرنے والا ہے۔ (پ۳۰ البروج آیت ۱۴)

راہ راست پر قائم رہنے کی دُعا

سورۃ کافرون کا ورد راہ حق پر قائم رہنے کے لیے بڑا ہی اکسیر ہے۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱﴾ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲﴾

آپ فرما دیں اے کفر کرنے والو میں ان کی پوجا نہیں کرتا جن کی تم پوجا کرتے ہو اور نہ تم

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴿۳﴾ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا

اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں اور نہ ہی میں ان کی عبادت

Marfat.com

عَبَدْتُّمْ ﴿۴﴾ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴿۵﴾ لَكُمْ

کرنیوالا ہوں جس کی تم عبادت کرتے ہو اور نہ تم اس کی عبادت کرتے ہو جس کی میں

دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ﴿۶﴾

کرتا ہو۔ تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین ہے۔ (پ ۳۰ کافرون ۱ تا ۶)

ہر جائز خواہش پوری ہونا

یہ سورۃ ہر جائز خواہش کے پورا ہونے کے لیے ۱۱۱ مرتبہ ۴۰ دن تک پڑھنی چاہئے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿۲﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ

آپ فرما دیجئے وہ اللہ احد ہے اللہ صمد ہے نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ وہ

يُوْلَدْ ﴿۳﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

کسی سے جنا گیا ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔ (پ ۳۰ اخلاص ۱ تا ۴)

تسخیر خلق کا ورد

ایک ہزار مرتبہ روزانہ پڑھنے والے پر تسخیر خلق اور خیر و برکت کا دروازہ کھل جائے گا۔

اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿۲﴾

اللہ بے نیاز ہے۔ (پ ۳۰ اخلاص آیت ۲)

ہر طرح کے شر سے محفوظ رہنا

جو شخص اس سورۃ کو ۱۳۰ مرتبہ روزانہ پڑھتا رہے گا وہ ہر قسم کے شر سے محفوظ رہے گا

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾

آپ فرما دیں میں صبح کے رب کی پناہ لیتا ہوں اس کی تمام مخلوق کے شر سے اور اندھیرے

Marfat.com

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝۳ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ

کے شر سے پناہ لیتا ہو جب وہ چھا جائے اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکیں

فِی الْعُقَدِ ۝۴ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝۵

مارنے والی ہیں اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔ (پ ۳۰ فلق ۱ تا ۵)

جنات کے شر سے بچنے کی دعا

اس کی پڑھائی ہر قسم کے جنات اور برے لوگوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے اکسیر ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱ مَلِكِ النَّاسِ ۝۲ اِلٰهِ

آپ فرمادیں میں لوگوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں جو تمام لوگوں کا بادشاہ ہے سب لوگوں کا

النَّاسِ ۝۳ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۝۴ الَّذِیْ

معبود ہے اس کے شر سے جو بار بار وسوسہ ڈالے جو چھپ کر حملے کرے جو لوگوں کے دلوں

یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ ۝۵ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝۶

میں وسوسے ڈالتا ہے خواہ وہ جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے ہو۔ (الناس ۱-۶)

ہر مشکل سے نجات کا ورد

اس آیت کو ۳۰۳ مرتبہ ۴۰ یوم تک پڑھنے سے ہر مشکل سے نجات ملے گی۔

اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝۱۶۳

وہ تمہارا معبود وہی معبود واحد ہے نہیں کوئی دوسرا معبود مگر وہی مہربانی اور رحم کرنے والا ہے۔

آمدن میں اضافے کی دعا

اس آیت کو روزانہ ۱۲۱ مرتبہ پڑھنا آمدن میں اضافے اور خیر و برکت کا ذریعہ بنے گا

Marfat.com

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ

فرما دیجئے کہ فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ

وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ

وسعت والا علم والا ہے۔ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت کیلئے مخصوص کر لیتا ہے اور اللہ

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾

عظیم فضل والا ہے۔ (ال عمران ۷۳-۷۴)

تزکیہ نفس کی دعا

خیالات میں پاکیزگی، سوچ میں حکمت اور تزکیہ نفس کے لیے ۱۱ مرتبہ اسے پڑھنا مفید ہے

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا

بیشک اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان فرمایا ہے کہ انہی میں سے ایک رسول معبوث فرمایا

مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَ

جو ان پر اس کی آیتیں تلاوت کرتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے۔ اور

يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ

کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے بیشک وہ اس سے قبل

لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾

کھلی گمراہی میں تھے۔ (پ ۴ آل عمران ۱۶۴)

گھریلو خوشحالی کی دعا

میاں بیوی کے مابین سلوک و اتفاق اور گھریلو خوشحالی کے لیے یہ پڑھائی بڑی مؤثر ہے۔

Marfat.com

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ﴿۳۵﴾

بیشک اللہ علم والا خبر والا ہے۔ (پ ۵ نساء ۳۵)

سفر میں راستہ کی رہنمائی کی دعا

راستہ بھول جانے کی صورت میں اسے پڑھنا منزل مقصود پر پہنچنے کا سبب بنے گا۔

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ

بیشک وہی ہے جس نے ستاروں کو تمہیں راہ دکھلانے کیلئے بنایا ہے۔ اس سے خشکی

ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ

اور سمندر کی تاریکی میں راہ ملتا ہے جاننے والی قوم کیلئے ہم نے وضاحت سے آیتوں کو

يَّعْلَمُوْنَ ﴿۹۷﴾

بیان کر دیا ہے۔ (پ ۷۔ انعام ۹۷)

غربت دور کرنے کی دعا

نماز عصر کے بعد اس دعا کو ۱۱۱ مرتبہ پڑھنے سے مالی تنگی اور غربت دور ہو گی۔

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ

اور بیشک ہم نے تمہیں زمین پر آباد کیا اور اس میں تمہارے لئے ذرائع معاش بنا دیئے مگر تم

قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۰﴾

میں سے کم ہی شکر کرتے ہیں۔ (پ ۸ اعراف آیت ۱۰)

ثابت قدم رہنے کی دعا

ہر کام میں ثابت قدم رہنے کے لیے اسے روزانہ ۲۰۰ مرتبہ چالیس یوم تک پڑھا جائے

Marfat.com

وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ﴿۱۱﴾

اور تمہارے دلوں کو مضبوط کر دے اور قدموں میں ثابت قدمی پیدا کر دے۔ (انفال ۱۱)

اللہ کی حفاظت میں رہنے کی دعا

اس آیت کی بعد نماز فجر ۱۱۱ مرتبہ تلاوت دشمن کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے بڑی مفید ہے

فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۶۴﴾

پس اللہ بہتر حفاظت کرنے والا اور سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔ (یوسف ۶۴)

اچھی عورت سے شادی

اچھے اور مناسب رشتے کے حصول کے لیے اسے روزانہ ۱۳۳ مرتبہ پڑھنا اکسیر ہے۔

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ

اور اے سننے والے اپنی آنکھوں کو کافروں کی دولت کی طرف نہ جھکاؤ جو ہم نے ان میں

زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَرِزْقُ رَبِّكَ

میاں بیوی کو دیا ہے یہ دنیا کی دلکش حیات ہے۔ اس سے ہم انہیں فتنے میں ڈالیں گے اور

خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۳۱﴾ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ

تیرے رب کا رزق سب سے اچھا اور باقی رہنے والا ہے اور اپنے اہل خانہ کو نماز کی ترغیب

عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَالْعَاقِبَةُ

دو اور خود اس پر ثابت قدم رہو ہم تجھ سے رزق کا سوال نہیں کرتے بلکہ تمہیں رزق دیتے

لِلتَّقْوٰى ﴿۱۳۲﴾

ہیں اور عاقبت اہل تقویٰ کیلئے ہے۔ (پ ۱۶ طٰہٰ ۱۳۱-۱۳۲)

Marfat.com

شر شیطان سے بحفاظت رہنا

شر شیطان سے محفوظ رہنے کے لیے اس آیت کو ۱۰۱ مرتبہ پڑھنا چاہیے۔

وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۱۷﴾

اور تمام راندے ہوئے شیطانوں سے اسے محفوظ کر دیا (پ ۱۴ حجر ۱۷)

راہ ہدایت پر چلنے کی دعا

صراط مستقیم یعنی رُشد و ہدایت والی راہ پر گامزن رہنے کے لیے اسے پڑھتے رہنا چاہیئے

لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ

بیشک ہم نے واضح آیات کو نازل فرمایا ہے اور اللہ جسے چاہتا ہے صراط مستقیم کی

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۶﴾

ہدایت دے دیتا ہے۔ (پ ۱۸ نور ۴۶)

انجام معلوم کرنے کا عمل

خواب میں کسی چیز کے بارے میں معلوم کرنے کے لیے اسے ۱۱۱ مرتبہ پڑھا جائے۔

وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ

اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا اور کوئی شخص یہ بھی نہیں جانتا کہ اسے کس

بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۳۴﴾

سرزمین میں موت آئے گی بیشک اللہ علم والا خبر والا ہے۔ (پ ۲۱ لقمان ۳۴)

جلد شادی ہونے کی دعا

لڑکے یا لڑکی کے لیے مناسب رشتہ کے لیے اسے روزانہ ۳۱۳ مرتبہ ۴۰ دن تک پڑھا جائے

Marfat.com

سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ

وہ ذات پاک ہے جس نے ان کے نفسوں اور زمین کی پیداوار کو جوڑوں کی صورت میں پیدا

وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾

کیا ہے اور جس کے متعلق انہیں علم نہیں ہے۔ (پ ۲۳ یٰسین ۳۶)

مصیبت سے نجات کی دعا

مصائب کے رنج والم سے نجات کے لیے بعد نماز عشاء اس کی ۱۱۱ مرتبہ پڑھائی اکسیر ہے

فَسَتَذْكُرُوْنَ مَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ ؕ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ

پس وہ وقت بہت جلد آئے گا جس کے متعلق میں تمہیں کہہ رہا ہوں اور میں اپنے کام اللہ

اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾

کے سپرد کرتا ہوں بیشک اللہ بندوں کو دیکھنے والا ہے۔ (پ ۲۴ مومن ۴۴)

ولادت میں آسانی

زچگی کے وقت ولادت میں آسانی کے لیے اس کی پڑھائی بہت موثر ہے۔

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴿۱﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿۲﴾

جب آسمان پھٹ جائے گا اور اپنے رب کا حکم سن لے گا تو اس کا حکم بجالانا ہی حق ہے اور

وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ﴿۳﴾ وَاَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَتَخَلَّتْ ﴿۴﴾

جب زمین ایک جیسی کر دی جائے گی اور جو کچھ اس کے اندر ہے نکال کر خالی ہو جائے گی

سرٹیفکیٹ

میں نے اس کتاب کی قرآنی عربی کو حرف بحرف پڑھا ہے اور تصدیق کی جاتی ہے کہ اس کے متن میں کوئی غلطی نہیں۔ حافظ محمد حبیب اللہ

Marfat.com

اسمائے گرامی عہدہ داران

اُمورعلمیہ کمیٹی Religious publishing commatti چاہ میراں لاہور

چیئرمین
طاہر ندیم بٹ

جنرل سیکرٹری
شیخ نعیم احمد

فنانس سیکرٹری
محمد اعظم

سینئر وائس چیئرمین
جاوید رحمت

وائس چیئرمین
شیخ مبشر حسین
(ایڈووکیٹ)

صدر
ملک عبدالحق

سینئر نائب صدر
محمد نعیم رنگائی والے

نائب صدر
حاجی خلیل احمد

اسسٹنٹ نائب صدر
حافظ ارشد علی

ڈپٹی جنرل سیکرٹری
محمد اعجاز

جوائنٹ سیکرٹری
محمد اسلم ٹیلر ماسٹر

سیکرٹری نشرواشاعت
سید شبیر حسین شاہ بخاری

سیکرٹری ریسرچ
محمد شبیر علی

اراکین۔محمد محسن فقری۔شیخ مقصود احمد۔سہیل علی۔عبدالرحمٰن بٹ۔فصیح الرحمٰن بٹ
محمد عبداللہ اعظم۔عبداللہ جاوید رحمت۔عدنان خلیل۔علی رضا اسلم۔

Marfat.com

لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۷۹﴾

مستجاب دعائیں

علامہ عالم فقری

طاہر ندیم بٹ چیئرمین
(امور علمیہ کمیٹی چاہ میراں لاہور)

Marfat.com

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
مستجاب دعائیں	۷	بھٹکے کو سیدھی راہ پر چلانا	۱۴
جلدی امراض کا علاج	۷	رنج وغم دور کرنا	۱۵
گردے، پتے کی پتھری کا علاج	۷	فتح اور حصول کامیابی	۱۵
راہ ہدایت کا حصول	۸	معذور کیلئے عمل	۱۵
ہر قسم کی بیماری سے شفاء	۸	ظالم پر حصول غلبہ	۱۶
تنگی رزق کا ازالہ	۸	یرقان سے بچاؤ	۱۶
دل کی بیماری اور گھبراہٹ	۹	رزق میں ترقی اور برکت	۱۷
مقدمہ کی کامیابی	۹	اسباب حج کا پیدا ہونا	۱۷
غصہ کو دور کرنا	۱۰	دل اور چہرے کو پرنور بنانا	۱۸
اولاد کے لیے مناسب رشتہ	۱۰	محبت اور اتفاق پیدا کرنا	۱۸
معاشی تنگی سے نجات	۱۰	ظالم کے ظلم سے نجات	۱۹
لوگوں کی نظر میں عزت	۱۱	حصول نیک اولاد	۱۹
ہر کام میں کامیابی	۱۱	دشمن سے بچاؤ	۲۰
حصول عزت ووقار	۱۲	حصولِ فضل کا ورد	۲۰
اصلاح اختلاف میاں بیوی	۱۲	نافرمان اولاد کی اصلاح	۲۱
لڑکی کے لئے رشتہ	۱۳	رزق میں فراوانی کا ورد	۲۱
کند ذہنی کا علاج	۱۳	حصول تندرستی	۲۲
اولاد کو فرمانبردار بنانا	۱۴	نئے کاروبار میں کامیابی	۲۲

Marfat.com

عنوان	صفحہ
تیز بخار کم کرنے کا دم	۲۳
نہ سمجھ آنے والی بیماری سے شفاء	۲۳
اولاد کی محرومی کا ازالہ	۲۳
خواب میں زیارت	۲۴
بیٹی کی شادی کا عمل	۲۵
رات کا بہترین عمل	۲۵
نمازِ عشاء کے بعد کا عمل	۲۶
اولاد ہونے کا وظیفہ	۲۷
مصیبت سے نجات	۲۷
جائز خواہش کا پورا ہونا	۲۷
دماغی حالت کی درستگی	۲۸
موذی بیماریوں سے نجات	۲۹
بیماری سے شفاء	۲۹
حصول نعمت دنیا و آخرت	۳۰
وظیفہ شوگر کنٹرول	۳۱
دشمن سے نجات کا عمل	۳۱
ترک برے اعمال	۳۱
پابندی نماز	۳۲
دکھ اور پریشانی سے نجات	۳۲
مصیبتوں سے نجات	۳۳
الزام یا بہتان کا تدارک	۳۳
غم یا پریشانی سے نجات	۳۳
کنٹرول بلڈ پریشر	۳۴
وصولی قرض کا ورد	۳۴
خاوند کی بری عادات کی اصلاح	۳۵
اغوا شدہ کو واپس لانا	۳۶
قید سے رہائی کا وظیفہ	۳۷
رُکی شادی ہونے کا مجرب ورد	۳۷
گم شدہ بچہ واپس مل جائے	۳۸
ساس اور بہو میں سلوک و اتفاق	۳۹
اچھا رشتہ ملنے کا وظیفہ	۴۰
نظر بد کا علاج	۴۱
ترک نشہ کا عمل	۴۱
قید سے رہائی	۴۲
کشادگی رزق کا مجرب وظیفہ	۴۳
دکان یا کارخانہ چلانے کا وظیفہ	۴۴
مشکل میں آسانی	۴۴
ہر مصیبت سے نجات کا ورد	۴۵
مخالفین سے با حفاظت رہنا	۴۶
روزمرہ کے سفر میں حفاظت	۴۷
حاسدوں کی نظر سے بچنے کا عمل	۴۷
حفاظت حمل کا ورد	۴۸

Marfat.com

فضیلت دعا

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں ارشاد فرمایا ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں قبول فرماؤں گا۔ایک اور مقام پر فرمایا کہ وہ پریشان حال کی دعا کا جواب دیتا ہے جب وہ اس سے دعا کرتا ہے۔ایک اور مقام پر فرمایا ہے کہ گڑگڑا کر یا آہستہ سے اپنے رب سے دعا کرو ۔ایک اور مقام پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دعا قبول فرماتا ہے۔جب کوئی اسے پکارنے والا پکارتا ہے۔دعا کرنے والے کو چاہئے کہ وہ اس کا حکم مانے اور اس پر ایمان لائے پھر وہ ہدایت پائے گا۔اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہر حال میں دعا کرنی چاہئے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں بھی دعا مانگنے کو بہت پسند فرمایا گیا ہے۔

دعا مصیبت دور کرتی ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا ہر اس مصیبت کو رفع کرتی ہے جو آچکی ہو یا آنے والی ہو لہٰذا اے اللہ کے بندوں خود پر دعا کو لازم کرلو۔(جامع ترمذی)

دعا عبادت کا مغز ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا عبادت کا مغز ہے۔(جامع ترمذی)

دعا تقدیر بدل دیتی ہے

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے اور نیک اعمال کرنے سے عمر بڑھ جاتی ہے۔

Marfat.com

دعا قبول ہونے کی وجہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین طرح کے لوگوں کی دعائیں قبول ہو جاتی ہیں۔ والد کی دعا اولاد کے حق میں، مسافر کی دعا سبب پیدا ہونے کے حق میں اور مظلوم کی دعا ظالم کے خلاف قبول ہو جاتی ہے۔

قبولیت دعا کے بارے میں ارشاد

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا رب حی اور کریم ہے۔ جب بندہ دعا کے لیے اس کی بارگاہ میں ہاتھ اُٹھاتا ہے تو اس کو حیا آتی ہے کہ وہ بندے کے ہاتھوں کو خالی رکھے۔ (ترمذی)

دعا آخرت کا ذخیرہ ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان جو دعا بھی مانگتا ہے وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔ یعنی یا تو دعا کا بدلہ دنیا ہی میں دے دیا جاتا ہے یا آخرت کے لیے ذخیرہ بنا دی جاتی ہے یا اس کی دعا کی مقدار کے مطابق گناہ مٹا دیے جاتے ہیں یعنی دعا کا ہر صورت میں صلہ ملتا ہے۔

دعا کا ثواب

حضرت یزید رکاشی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندوں کی مانگی ہوئی تمام دعائیں ان کے سامنے کرے گا جو دنیا میں اُنہوں نے مانگی ہوں گی مگر قبول نہ ہوئی ہوں گی اس وقت اللہ ارشاد فرمائے گا کہ اے میرے بندو تم نے فلاں وقت یہ دعا کی تھی جسے میں نے تیرے لیے آخرت میں جمع کر لیا اور آج اس کا تجھے ثواب دیا جاتا ہے غرضیکہ پوری نہ ہونے والی دعاؤں کا صلہ کثیر ثواب کی صورت میں مل جائے گا۔

Marfat.com

اردو زبان میں دعا

اے اللہ! تو ہمارا مالک اور خالق ہے، ہم تیری ہی پاکی بیان کرتے ہیں اور تیرے ہی آگے دعا کے لیے ہاتھ پھلاتے ہیں، ہمارے تمام ظاہر اور باطنی، صغیرہ اور کبیرہ گناہوں کو معاف فرمادے۔ ہماری خطاؤں سے درگزر فرما۔ اے اللہ! ہمیں پکا اور سچا مسلمان بنادے اور ہمیں صراط مستقیم پر استقامت عطا فرما۔ اے اللہ! ہم سے راضی ہوجا اور ہمیں شر شیطان اور شر نفس سے اپنی پناہ میں رکھ اور ہمیں ہر قسم کے فتنہ سے بچا۔

اے اللہ! ہمیں ہر طرح کی بیماریوں سے محفوظ رکھ اور ہمارے دلوں کو حسد، بغض اور کینہ سے پاکیزہ کردے اے اللہ! ہم سے غربت اور افلاس کو دور کردے۔ اے اللہ! حلال روزی میں برکت عطا فرما اور ہمارے ذریعہ معاش میں برکت پیدا کردے۔ اے اللہ! تو ہی ہمارا نگہبان ہے۔ ہمارے جان و مال، عزت و آبرو، مکان و دوکان میں ترقی عطا فرما۔ اے اللہ! ہمیں دشمنوں کے شر سے ہمیشہ اپنی پناہ میں رکھ اور ہمارے دشمنوں کو ہمیشہ کے لیے مغلوب کردے۔ اے اللہ! ہمیں آزمائش سے بچا اور ہمارے ساتھ رحم و کرم کا معاملہ فرما، ہمیں شکر کرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان اور تیری یاد میں رونے والی آنکھ عطا فرما۔ اے اللہ! ہمیں ایمان اور کلمے کے ساتھ دنیا سے جانے کی توفیق عطا فرمادے۔ اے اللہ ہماری موت اور قبر کی منزلوں کو آسان فرمادینا۔ ہماری قبر کو جنت کے باغوں سے ایک باغ بنادینا۔ اے اللہ منکر نکیر کے سوالوں کے جواب میں آسانی پیدا فرمادینا۔ یا اللہ ہمیں حج اور عمرہ کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اے اللہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نصیب فرما اور ہمیں اولیاء و صالحین کی خدمت کرنے کی توفیق دے۔ اے اللہ ہماری جائز خواہشوں کو قبول فرما اور ہماری پریشانیوں کو دور فرما، اے اللہ جو والدین اپنے بچوں کے رشتے چاہتے ہیں اُن کو اچھے رشتے جلدی عطا فرما۔ آمین

Marfat.com

مستجاب دعائیں

جلدی امراض کا علاج

اگر کسی کے جسم پر ناسور یا کوئی داغ دھبہ یا جلدی مرض ہو ہو تو ۴۱ مرتبہ دوا یا مرہم پر یہ آیت پڑھ کر پھونکیں اور پھر استعمال کریں۔ انشاءاللہ داغ دھبہ دور ہو جائے گا۔

مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيهَا ؕ

ترجمہ: بے عیب ہے، کوئی داغ نہیں اس میں۔ (پ ابقرہ، آیت ۷۱)

گردے اور پتے کی پتھری کا علاج

گردے اور پتے کی پتھری دور کرنے کیلئے ۴۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے اس وقت تک پلائیں جب تک کامیابی نہ ہو۔

وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۴﴾

ترجمہ: اور بیشک بعض پتھروں سے نہریں پھوٹ نکلتی ہیں۔ اور بیشک ان میں سے بعض پھٹ جاتے ہیں تو ان سے پانی نکلتا ہے اور ان میں سے بعض اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں، اور اللہ اس سے بے خبر نہیں جو تم کرتے ہو۔

(پ ابقرہ، آیت ۷۸)

Marfat.com

راہ ہدایت کا حصول

جو شخص دین سے غافل ہو اور سیدھے راستے سے بھٹک جائے یا برے افعال میں مبتلا ہو جائے تو یہ آیت ۱۰۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے اس کو ۴۱ دن تک پلائیں۔

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵

ترجمہ: وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی لوگ کامیاب ہیں۔ (پ البقرہ آیت ۵)

ہر قسم کی بیماری سے شفاء

ہر قسم کی بیماری سے شفا حاصل کرنے کیلئے ۷ یا ۱۱ مرتبہ جس جگہ تکلیف ہو وہاں ہاتھ رکھ کر پڑھیں اور تھتھلا دیں۔

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۭ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۱۷

ترجمہ: اور اگر اللہ تمہیں کوئی سختی پہنچائے تو کوئی دور کرنے والا نہیں اس کے سوا اسے اور اگر وہ کوئی بھلائی پہنچائے تمہیں تو وہ ہر شے پر قادر ہے۔

(پ ۷ انعام آیت ۱۷)

تنگی رزق کا ازالہ

رزق کی تنگی دور کرنے کے لئے یا کسی خاص چیز کے کھانے کی حاجت ہو تو اس

Marfat.com

آیت کو ۷ مرتبہ پڑھ کر آسمان کی طرف پھونکیں اور دعا پوری ہونے کے بعد اللہ رب العزت کا شکر ادا کریں۔

رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے اخوان اتار کہ ہمارے پہلوں اور پچھلوں کے لئے عید ہو اور تیری طرف سے نشان ہو اور ہمیں روزی دے، تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔ (پ ۷ المائدہ، آیت ۱۱۴)

دل کی بیماری اور گھبراہٹ

دل کی بیماری اور گھبراہٹ دور کرنے کے لئے ۴۱ مرتبہ پانی پر دم کر کے پئیں۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴿۲۸﴾

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے اور جن کے دل اللہ کی یاد سے اطمینان پاتے ہیں، یاد رکھو! اللہ کی یاد ہی سے دل اطمینان پاتے ہیں۔ (پ ۱۳، الرعد، آیت ۲۸)

مقدمہ کی کامیابی

حق پر ہوتے ہوئے مقدمہ کی کامیابی کے لئے روزانہ کسی بھی نماز کے بعد اس آیت کو ۱۳۳ مرتبہ پڑھے، ناحق پڑھنے والا خود مصیبت میں گرفتار ہو سکتا ہے۔

Marfat.com

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿۸۱﴾

ترجمہ: اور کہہ دیں حق آیا اور باطل نابود ہو گیا، بیشک باطل ہی نیست و نابود ہونے والا ہے۔ (پ ۱۵ بنی اسرائیل، آیت ۸۱)

غصہ کو دور کرنا

غصہ کو دور کرنے کے لئے ۱۰۱ مرتبہ پڑھ کر چینی پر دم کر کے کھلائیں۔

وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۚ ﴿۱۳۴﴾

ترجمہ: اور غصہ پی جاتے ہیں اور معاف کر دیتے ہیں لوگوں کو اور اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ (پ ۴ آل عمران، آیت ۱۳۴)

اولاد کے لیے مناسب رشتہ

جس کی اولاد کا رشتہ نہ ہوتا ہو وہ اٹھتے بیٹھتے اس کا ورد جاری رکھے۔

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ

ترجمہ: بھلا کون ہے؟ جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور وہ برائی کو دور کرتا ہے۔ (پ ۲۰ النمل، آیت ۶۲)

معاشی تنگی سے نجات

اگر کسی کے پاس رہنے کی جگہ یا مکان نہ ہو یا روزی کا ذریعہ نہ ہو یا رزق کی تنگی ہو یا

Marfat.com

مسافر ہو اور اس کے پاس کوئی سامان نہ ہو تو وہ اس آیت کو ۱۵۱ مرتبہ روزانہ پڑھے جب تک کامیابی نہ ہو۔ انشاء اللہ العزیز کامیابی ہوگی۔

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ⑩

ترجمہ: اور بیشک ہم نے تمہیں زمیں میں ٹھکانہ دیا، اور ہم نے اس میں تمہارے لئے زندگی کے سامان بنائے، تم میں سے بہت کم ہیں جو شکر کرتے ہوں۔

(پ ۸ الاعراف، آیت ۱۰)

لوگوں کی نظر میں عزت

اگر کوئی شخص لوگوں کی نظر سے گر گیا ہو اور وہ چاہتا ہو کہ اس کی عزت قائم ہو جائے تو وہ اس آیت کو ۱۱ مرتبہ پڑھ کر اپنے پھونک لے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اسے کامیابی ہوگی۔

فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ⑧③

ترجمہ: پس وہی ذات پاک ہے جس کے ہاتھ میں ہر شے کی بادشاہت ہے اور اسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے۔ (پ ۲۳ یٰسین، آیت ۸۳)

کام میں کامیابی

مسلمان پر واجب ہے کہ تمام امور میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرے۔ اس کے سوا کسی اور پر وثوق نہ کرے۔ مدد اور کامیابی اسی قوت والے کے ہاتھ میں ہے جو سب کا پیدا کرنے والا ہے۔ ہر جائز مراد کیلئے ۱۴ مرتبہ ۱۱ دن تک پڑھیں۔ انشاء اللہ کام میں کامیابی ہوگی۔

Marfat.com

اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۝۹

ترجمہ: جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری دعا قبول کر لی بیشک میں تمہاری ایک ہزار فرشتوں سے مدد کرنے والا ہوں جو پے در پے آئیں گے۔۔(پ۹ الانفال آیت ۹)

حصول عزت ووقار

عزت ووقار حاصل کرنے کیلئے، بخار سے شفاء، زخم کو ٹھیک، اچھے کاموں میں نام پیدا کرنے کیلئے اور اعمال کا وزن بھاری کرنے کیلئے روزانہ ۷ مرتبہ یہ آیات پڑھیں

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۳۶ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۳۷

ترجمہ: پس تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جو آسمانوں کا رب ہے اور زمین کا رب ہے اور رب ہے تمام جہانوں کا۔ اور اسی کیلئے ہے کبریائی آسمانوں میں اور زمین میں اور وہ غالب ہے حکمت والا ہے۔(پ۲۵ جاثیہ، آیت ۳۷-۳۶)

اصلاح اختلاف میاں بیوی

اگر میاں بیوی میں اختلاف ہے یعنی آپس میں پیار و محبت نہیں ہے تو اس آیت کو ۹۹ مرتبہ کسی مٹھاس پر ۳ دن پڑھ کر دم کریں اور دونوں کو کھلائیں۔

Marfat.com

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾

ترجمہ: اوراس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری جنس سے ازواج پیدا کیں تا کہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو، اوراس نے تمہارے درمیان محبت اور مہربانی پیدا کی، بیشک اس میں ان لوگوں کیلئے نشانیاں ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں۔ (پ۲۱ روم، آیت ۲۱)

لڑکی کے لئے رشتہ

اگر کسی لڑکی کیلئے رشتہ نہ آتا ہو، یا آتا ہو مگر پسند نہ آتا تو وہ ۱۱۳ مرتبہ اس دعا کو اور تین مرتبہ سورۃ الضحیٰ پڑھیں۔ ہر مہینے ۱۱ دن تک پڑھیں اور ۳ مہینے یہ عمل جاری رکھیں۔

رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿۲۴﴾

ترجمہ: اے میرے پروردگار! بیشک جو نعمت تو نے میری طرف اتاری، میں اس کا محتاج ہوں۔ (پ۲۰ القصص، آیت ۲۴)

کند ذہنی کا علاج

اگر کند ذہن بچے کو طالب علم کو ۱۲۱ مرتبہ پانی پر دم کر کے روزانہ پلائیں تو انشاء اللہ العزیز اس کی برکت سے عالم فاضل ہو جائے گا۔

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ

Marfat.com

عَلَيْكَ عَظِيمًا ﴿۱۱۳﴾

ترجمہ: اور آپ کو سکھایا کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا بڑا فضل ہے۔ (پ ۵ النساء، آیت ۱۱۳)

اولاد کو فرمانبردار بنانا

اولاد کی فرمانبرداری کیلئے اور خدا کے پسندیدہ عمل کرنے کیلئے ۳ مرتبہ روزانہ پڑھیں انشاءاللہ العزیز یہ عمل مفید ثابت ہوگا۔

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۵﴾

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے تو توفیق دے کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر انعام فرمائی اور میرے ماں باپ پر اور یہ کہ میں نیک عمل کروں جسے تو پسند کرے اور میرے لئے میری اولاد میں اصلاح کر دے بیشک میں نے تیری طرف توبہ کی اور بیشک میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

(پ ۲۶ الاحقاف، آیت ۱۵)

بھٹکے کو سیدھی راہ پر چلانا

اگر کوئی شخص سیدھی راہ سے بھٹک جائے، اسے اچھائی برائی کی کوئی تمیز نہ رہے تو اس کو ۳۱۳ مرتبہ پانی پر دم کر کے اس وقت تک پلائیں جب تک اس کی حالت سدھر نہ جائے۔

Marfat.com

وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۸﴾

ترجمہ: اوران دونوں کوہم نے سیدھے راستے کی ہدایت دی۔(پ۲۳ صف ۱۱۸)

رنج وغم دور کرنا

عشاء کی نماز کے بعد ۱۰۱ مرتبہ پڑھنے سے ہر رنج اور غم دور کرنے کیلئے غیب سے مدد کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ط اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾

ترجمہ: اور میں اپنا کام اللہ کوسونپتا ہوں، بیشک بندوں کود یکھنے والا ہے
(پ۲۴ المومن، آیت ۴۴)

فتح اور حصول کامیابی

فتح اور کامیابی کیلئے یا امتحان میں آسان پرچوں کیلئے، جانے سے پہلے ۷ مرتبہ ضرور پڑھ لیں۔

فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰہُ ط ھُوَ الَّذِیْٓ اَیَّدَكَ بِنَصْرِہٖ وَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۶۲﴾

ترجمہ: پس بیشک تمہارے لئے اللہ کافی ہے، وہ جس نے تمہیں اپنی مدد سے اور مسلمانوں سے زور دیا۔(پ۱۰ الانفال، آیت ۶۲)

معذور کیلئے عمل

اگر کوئی ہاتھ، پیر، کان، آنکھ یا ٹانگ سے معذور ہو تو اس آیات کو کثرت سے پڑھ کر

Marfat.com

مریض پر دم کر کے پلائیں۔

اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ
يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ
اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ط

ترجمہ: کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلتے ہیں یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے وہ پکڑتے ہیں یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہیں یا ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہیں۔ (پ ۹ الاعراف، آیت ۱۹۵)

ظالم پر حصول غلبہ

کسی جابر اور ظالم پر غلبہ حاصل کرنے کے لیے درج ذیل آیت کو آسمان کی طرف منہ کر کے ۳۱۳ مرتبہ روزانہ ۲۱ روز تک پڑھنا حصول غلبہ کے لیے انتہائی اکسیر ہے۔

فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۝١٠

ترجمہ: پس اس نے اپنے رب کو پکارا کہ میں مغلوب ہوں پس میرا انتقام لے۔
(پ ۲۷ القمر، آیت ۱۰)

یرقان سے بچاؤ

یرقان کا مرض انتہاء موذی ہے اور یہ بندے کو تھوڑے ہی عرصے میں انسان کو ناکارہ کر دیتا ہے لہٰذا اگر کسی شخص کو یرقان ہو گیا ہو تو سورۃ الفاتحہ ایک مرتبہ، پھر سورۃ الحشر ے مرتبہ اور پھر ایک مرتبہ سورۃ القریش پڑھ کر پانی پر دم کر کے اس وقت تک پلائیں جب تک فائدہ نہ ہو۔

Marfat.com

رزق میں ترقی اور برکت

اگر کسی کے رزق میں تنگی اور کمی ہوتو تو اس کے ازالے کے لیے یہ عمل نہایت ہی لاجوب ہے لہٰذا رزق کی ترقی اور برکت کیلئے یا کوئی کام بس سے باہر ہو اور کوئی وسیلہ نظر نہ آتا ہو یا اگر کسی کام میں آسانی اور جلدی مطلوب ہوتو سورۃ المزمل ایک بیٹھک میں ۴۱ مرتبہ تین دن تک پڑھیں۔

اسباب حج کا پیدا ہونا

اگر کسی شخص کو حج پر جانے کی طلب ہو اور کوئی وسیلہ جانے کا نہ ہوتو کثرت سے اس آیات کا ورد کریں۔اس وقت تک یہ عمل جاری رکھیں جب تک امید کی کرن نہ مل جائے۔

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۲۷﴾

ترجمہ: یقیناً اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا خواب حقیقت کے مطابق دکھایا کہ اللہ نے چاہا تو تم ضرور مسجد حرام میں داخل ہو گے امن وامان کے ساتھ اپنے سر منڈاتے ہوئے، بال کتراتے ہوئے، تمہیں کوئی خوف نہ ہوگا، پس اس نے معلوم کرلیا جو تم نہیں جانتے تھے، پس اس نے اس سے پہلے ہی ایک فتح یعنی فتح مکہ قریب کردی۔(پ ۲۶ الفتح، آیت ۲۷)

Marfat.com

دل اور چہرے کو پرنور بنانا

دل میں اور چہرے پرنور پیدا کرنے کیلئے روزانہ امرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر پھونکیں۔

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا
مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا
كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ
وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ
عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَيَضْرِبُ
اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۳۵﴾

ترجمہ: اللہ نور ہے زمین اور آسمانوں کا، اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق ہو، اس میں ایک چراغ ایک شیشہ کی قندیل میں ہو وہ شیشہ گویا ایک چمکدار ستارہ ہے، وہ روشن کیا جاتا ہے مبارک درخت زیتون سے جس کا رُخ نہ مشرق نہ مغرب ہے، قریب ہے کہ اس کا تیل روشن ہو جائے خواہ اسے آگ نہ چھوئے، نور علیٰ نور سرار یعنی روشنی ہے اللہ جس کو چاہتا ہے اپنے نور کی طرف راہنمائی کرتا ہے، اور اللہ لوگوں کیلئے مثالیں بیان کرتا ہے اور اللہ ہر شے کو جاننے والا ہے۔ (پ ۱۸ النور، آیت ۳۵)

محبت اور اتفاق پیدا کرنا

جس شخص کے دل میں اپنی محبت ڈالنی ہو یا جس خاندان میں نا اتفاقی ہو تو اتفاق پیدا

Marfat.com

کرنے کیلئے یہ آیت ۱۱ مرتبہ روزانہ پڑھے۔

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۳﴾

ترجمہ: اور الفت ڈال دی ان کے دلوں میں اگر تم سب کچھ خرچ کر دیتے جو زمین میں ہے ان کے دلوں میں الفت نہ ڈال سکتے لیکن اللہ نے ان کے درمیان الفت ڈال دی، بیشک وہ غالب حکمت والا ہے۔ (پ ۱۰ الانفال، آیت ۶۳)

ظالم کے ظلم سے نجات

ظالم کے ظلم سے نجات کے لئے ۳ دن روزانہ ۲۱ مرتبہ پڑھنا فائدہ مند ہے۔ یاد رہے کہ یہ آیت بڑی جلالی ہے کسی ناجائز مقصد کیلئے پڑھنا اپنا نقصان خود کرنا ہے اور صرف انتہائی مشکل حالت میں دشمن کے ظلم سے نجات کیلئے پڑھیں۔

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۵﴾

ترجمہ: پھر ظالم قوم کی جڑ کاٹ دی گئی اور ہر تعریف اللہ کیلئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ (۷ الانعام، آیت ۴۵)

حصول نیک اولاد

بے اولاد جوڑے ۴۱ دن تک ۳۰۰ مرتبہ پڑھ کر کسی میٹھی چیز پر دم کر کے میاں بیوی

Marfat.com

دونوں کھائیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے نیک صالح اولاد نصیب ہوگی۔

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ
يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾

ترجمہ: اور اللہ کے لیے سلطنت ہے آسمانوں کی اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، وہ پیدا کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

(پ ٦ المائدہ، آیت ١٧)

دشمن سے بچاؤ

دشمن سے کسی قسم کا خوف ہو یا نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو اس آیت کو روزانہ ٧ مرتبہ پڑھ لیں، دشمن کے شر سے ہر طرح سے محفوظ رہے گا۔

قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَاۤ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ
وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾

ترجمہ: آپ کہہ دیں، ہمیں ہرگز نہ پہنچے گا مگر وہی جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ دیا ہے، وہی ہمارا مولا ہے اور مومنوں کو اللہ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے۔

(پ ١٠ التوبہ، آیت ٥١)

حصولِ فضل کا ورد

اللہ تعالیٰ کا فضل بڑا وسیع ہے لہٰذا اس کی عظیم نعمتوں کے فضل کو حاصل کرنے کے لیے صبح وشام ٧ مرتبہ روزانہ درج ذیل آیت کو پڑھنے کا معمول بنالینا چاہئے انشاء اللہ اللہ کی مہربانی سے ہر طرح کا فضل اور نعمت حاصل ہوگی۔

Marfat.com

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾

ترجمہ: آپ کہہ دیں بیشک فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ دیتا ہے جس کو وہ چاہتا ہے اور اللہ وسعت والا جاننے والا ہے وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت سے خاص کر دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ (پ ۳ آل عمران، آیت ۷۳-۷۴)

نافرمان اولاد کی اصلاح

نافرمان اولاد کی نافرمانی سے تنگ والدین بچے کی پیشانی کے بال پکڑ کر ۱۱ مرتبہ پڑھ کر پھونک ماریں۔

اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۶﴾

ترجمہ: میں نے اللہ پر بھروسہ کیا جو میرا رب ہے اور تمہارا رب ہے، کوئی چلنے پھرنے والا نہیں مگر وہ اس کو چوٹی سے پکڑنے والا ہے یعنی قبضہ میں لئے ہوئے ہے بیشک میرا رب سیدھے راستہ پر ہے۔ (پ ۱۲ ہود، آیت ۵۶)

رزق میں فراوانی کا ورد

رزق میں فراوانی کیلئے بعد از نماز فجر ۱۱ مرتبہ روزانہ پڑھیں۔

Marfat.com

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ
وَيَقْدِرُ لَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۲﴾

ترجمہ: اللہ اپنے بندوں میں سے جس کیلئے چاہے روزی فراخ کرتا ہے اور جس کیلئے چاہے تنگ کر دیتا ہے بیشک اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

(پ ۲۱ العنکبوت، آیت ۶۲)

حصول تندرستی

جو مسلمان اس بات کا خواہشند ہو کہ وہ مرتے دم تک تندرست رہے اس کے جسم کے تمام اعضاء ٹھیک کام کرتے رہیں، وہ روزانہ ۳ مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتا رہے۔

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ
فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ
الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾

ترجمہ: پس اللہ کے دین کیلئے سب سے کٹ کر ایک رخ ہو کر اپنا چہرہ سیدھا رکھو، اللہ کی فطرت ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا اس کی بنائی ہوئی خلق کی فطرت میں کوئی تبدیلی نہیں، سیدھا دین ہے اور لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں۔

(پ ۲۱ روم، آیت ۳۰)

نئے کاروبار میں کامیابی

نیا کاروبار کرنے والے کاروبار کی کامیابی اور رزق کی خوشحالی کیلئے اس آیت کو

Marfat.com

روزانہ ۱۴۱ مرتبہ پڑھیں، انشاءاللہ تعالیٰ کاروبار میں برکت ہوگی۔

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۶﴾

ترجمہ: اللہ ہی کیلئے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے بیشک اللہ غنی تعریف کیا گیا ہے۔ (پ ۲۱ لقمان، آیت ۲۶)

تیز بخار کم کرنے کا دم

تیز بخار کی شدت کم کرنے کیلئے پڑھ کر مریض پر دم کریں نیز کسی کا غصہ اور ضد ختم کرنے کیلئے بھی یہ دعا اکسیر ہے۔

يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۶۹﴾

ترجمہ: اے آگ! تو ابراہیمؑ پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا۔ (پ ۱۷، الانبیا ۶۹)

نہ سمجھ آنے والی بیماری سے شفاء

نہ سمجھ آنے والی بیماری میں مبتلا دکھی مرد، عورت، بچے، بذات خود اس آیت کا کثرت سے ورد کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے شفاء نصیب ہوگی۔

رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۸۳﴾

ترجمہ: اپنے رب کو پکارا کہ مجھے تکلیف پہنچی اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔ (پ ۱۷ الانبیآ، آیت ۸۳)

اولاد کی محرومی کا ازالہ

اولاد کی نعمت سے محروم میاں بیوی اللہ تعالیٰ کی شان پر بھروسہ کرتے ہوئے کثرت

Marfat.com

سے اس آیات کا وظیفہ کرتے رہیں۔

الَّذِیْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ
مِنْ طِیْنٍ ۝۷ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ
مَّهِیْنٍ ۝۸ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ
لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝۹

ترجمہ: وہ جس نے جو چیز بنائی خوب بنائی اور پیدائش انسان کی تخلیق کی ابتداء مٹی سے کی پھر ایک بے وقعت پانی کے خلاصے سے اس کا سلسلہ نسل جاری کر دیا، پھر اسے سنوارا اور اس میں اپنی طرف سے روح پھونکی اور تمہیں کان اور آنکھیں اور دل عطا کئے اس کے باوجود بہت تھوڑے شکر ادا کرتے ہیں (پ ۲۱ السجدہ ۷-۹)

خواب میں زیارت

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت خوش بختی کی دلیل ہے لہٰذا زیارت کے خواہش مند حضرات رات کو سوتے وقت اس کی تسبیح پڑھیں، اللہ تعالیٰ کے کرم سے خواہش پوری ہوگی۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّهَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝۵۶

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے نبی پر اے ایمان والوان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ (پ ۲۲ احزاب آیت ۵۶)

Marfat.com

بیٹی کی شادی کا عمل

جس گھر میں بیٹے یا بیٹی کا عقد کسی وجہ سے نہ ہو رہا ہو، وہ اپنی مراد پوری کرنے کیلئے ۲۱ دن تک ۳۱۳ مرتبہ لگاتار پڑھتے رہیں۔

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهْرًا ؕ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا ﴿۵۴﴾

ترجمہ: اور وہی ہے جس نے پانی سے بنایا آدمی پھر اس کے رشتے اور سسرال والے مقرر کئے اور تمہارا رب قدرت والا ہے۔ (پ ۱۹ الفرقان، آیت ۵۴)

رات کا بہترین عمل

یہ آیات بے نمازی کو نماز کی رغبت دلاتی ہیں اور پڑھ کر سوئے ہوؤں کی عزت کی حفاظت کرتی ہیں۔ پڑھنے والا ہر قسم کی برائیوں اور شر سے محفوظ رہتا ہے۔ اسے رات کو سونے سے قبل ضرور پڑھ کر سوئیں

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ﴿۲﴾ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ﴿۳﴾ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ﴿۴﴾ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۚ﴿۶﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ

Marfat.com

ذٰلِكَ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۙ﴿٧﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ
وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۙ﴿٨﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ
يُحَافِظُوْنَ ۘ﴿٩﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۙ﴿١٠﴾ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ
الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿١١﴾

وقف لازم

ترجمہ: بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں اور وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے اور وہ کہ زکوۃ دینے کا کام کرتے ہیں اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں تو پھر جو کوئی ان کے سوا اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(پ ۱۸ المومنون، آیت ۱ تا ۱۱)

نمازِ عشاء کے بعد کا عمل

بعد از نماز عشاء دو نفل استخارہ کی نیت سے پڑھیں اور پھر ان آیات کو ۱۰۱ مرتبہ پڑھ کر کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں۔

وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ ﴿١٣﴾ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿١٤﴾

Marfat.com

ترجمہ: اورتم اپنی بات آہستہ کہو یا آواز سے وہ تو دلوں کی جانتا ہے کیا وہ نہیں جانتا جس نے پیدا کیا اور وہی باریک بین ہے اور وہ ہر چیز سے باخبر ہے۔
(پ۲۹ الملک، آیت ۱۳-۱۴)

اولاد ہونے کا وظیفہ

جس کی اولاد نہ ہوئی ہو وہ یہ دعا ۱۳۳ مرتبہ پانی میں دم کر کے نماز کے بعد میاں بیوی دونوں پئیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ رب کریم کے پیارے کلام کی برکت سے مراد پوری ہوگی۔

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾

ترجمہ: اللہ ہی کیلئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت، پیدا کرتا ہے جو چاہے جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے۔ (پ۲۵ الشوریٰ، آیت ۴۹)

مصیبت سے نجات

جس کی اولاد دنیا میں آکر مرجاتی ہو یا کوئی مصیبت میں مبتلا رہتا ہو وہ اس دعا کو صبح و شام ۱۱ مرتبہ پڑھتا رہے۔

وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾ۖ

ترجمہ: اور ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو بڑی تکلیف سے نجات دی۔
(پ۲۳، الصافات، آیت ۷۶)

جائز خواہش کا پورا ہونا

Marfat.com

ہر جائز خواہشات کیلئے جس میں کسی کی حق تلفی نہ ہوتی ہو یہ آیات ۱۱۳ مرتبہ پڑھیں

يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۴﴾ بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ
الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۙ﴿۵﴾

ترجمہ: ایمان والے خوش ہوں گے، اللہ مدد کرتا ہے جس کی چاہے اور وہی عزت والا مہربان ہے۔ (پ ۲۱ روم، آیت ۴-۵)

دماغی حالت کی درستگی

اگر کسی کے بارے میں یہ شبہ ہو کہ اس کی دماغی حالت درست نہیں رہی یا یہ شبہ ہو کہ کسی نے اس پر کوئی گندہ عمل کر دیا ہے تو اس آیت کو ۴۱ مرتبہ پانی پر دم کر کے اسے پلا دیں کلام الٰہی کی برکتوں سے وہ ٹھیک ہو جائے گا۔

ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ۙ﴿۲۰﴾ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ؕ﴿۲۱﴾
وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۚ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ
الْمُبِيْنِ ۚ﴿۲۳﴾ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ۚ﴿۲۴﴾ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ
شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۙ﴿۲۵﴾ فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ؕ﴿۲۶﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ
لِّلْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۲۷﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ؕ﴿۲۸﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ
اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۹﴾ ع

ترجمہ: جو صاحبِ قوت ہے، عرش کے مالک کے ہاں اسے بلند مرتبہ حاصل ہے۔

Marfat.com

وہاں اسکا حکم ہے جوامین ہے۔اور تمھارے صاحبِ جنون سے متاثر شدہ نہیں ہیں۔اور بلاشبہ اسے روشن کنارے پر دیکھا اور یہ نبی غیب بتانے میں بخل سے کام نہیں لیتے اور یہ قرآن کسی شیطان مردود کی بات نہیں ہے۔پھر تم کِدھر جارہے ہو۔یہ تو جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔جو تم میں سے سیدھی راہ چاہتا ہے۔اور تم کیا چاہو گے مگر جو اللہ چاہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔پ۳۰التکویر،۲۰تا۲۹

موذی بیماریوں سے نجات

ہر مسلمان کو چاہیے کہ سرطان، طاعون، پھوڑے، پھنسی سے نجات کیلئے اس دعا کو صبح وشام ۱۱مرتبہ پڑھتا رہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس بیماری سے محفوظ رہے گا۔

یَامَالِکُ یَاقُدُّوْسُ یَاسَلَامُ

بیماری سے شفاء

اگر گھر کا کوئی مرد، بچہ یا بچی، بزرگ بیمار رہتا ہو، کمزور ہورہا ہو، سوکھتا چلا جاتا ہو اور بظاہر کوئی بیماری بھی نظر نہ آئے تو اول وآخر تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر ۲۱دن ۱۴۱مرتبہ اس کو پڑھیں۔انشاءاللہ تعالیٰ شفا نصیب ہوگی۔

وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۚ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ ۭ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۵۶

ترجمہ: اور ہم نے یوسف کو ملک پر قدرت بخشی اس میں جہاں چاہے رہے ہم اپنی رحمت جسے چاہیں پہنچائیں اور نیکیوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔پ۱۳یوسف ۵۶

Marfat.com

حصول نعمت دنیا وآخرت

جس کی یہ خواہش ہو کہ وہ دنیا میں ہر نعمت سے لطف اندوز ہو اور پھر آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کسی نعمت سے محروم نہ کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اس آیت کو صبح وشام تین مرتبہ پڑھنا اپنا معمول بنالے۔ دین ودنیا میں ہر نعمت سے مالا مال رہے گا۔

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ⑮

ترجمہ: احوال اس جنت کا وعدہ پرہیزگاروں سے ہے اس میں ایسی پانی کی نہریں ہیں جو کبھی نہ بگڑے اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہ بدلا اور ایسی شراب کی نہریں ہیں جس کے پینے میں لذت ہے، اور ایسی شہد کی نہریں ہیں جو صاف کیا گیا اور ان کے لیے اس میں ہر قسم کے پھل ہیں اور اپنے رب کی مغفرت ان لوگوں کی آسودگی ہمیشہ آگ میں رہنے والوں کی مانند ہے نہیں اُنہیں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جس سے ان کی آنتیں ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گی۔ (پ ۲۶ محمد، ۱۵)

وظیفہ شوگر کنٹرول

Marfat.com

شوگر کی موذی بیماری میں مبتلا اس دعا کو ۴۱ مرتبہ روزانہ پڑھا کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے افاقہ ہوگا۔

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ﴿۸۰﴾

ترجمہ: اے میرے رب مجھے سچی طرح داخل کر اور سچی طرح باہر لے جا اور مجھے اپنی طرف سے مددگار غلبہ دے۔ (پ ۱۵ بنی اسرائیل، آیت ۸۰)

دشمن سے نجات کا عمل

اگر کسی شخص کو ہر وقت اپنے دشمن سے خوف لگا رہتا ہو یا اس کی دشمنی کسی سے بڑھتی جا رہی ہو تو دشمن سے بچاؤ کیلئے اس آیت کو ۱۱ مرتبہ روزانہ پڑھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ دشمن سے نجات حاصل ہوگی۔

اِنَّ اللّٰهَ یُدٰفِعُ عَنِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۸﴾ ع

ترجمہ: بے شک اللہ بلائیں ٹالتا ہے مسلمانوں کی بے شک اللہ دوست نہیں رکھتا ہر بڑے دغاباز، ناشکرے کو۔ (پ ۱۷ الحج، آیت ۳۸)

ترک برے اعمال

اگر کسی شخص میں کوئی برائی ہو اور وہ راہ حق سے بھٹک کر برے معاملات میں پڑ گیا ہو اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہ کر رہا ہو تو اس آیت مبارکہ کو روزانہ ۱۰۱ مرتبہ پانی پر دم کر کے اسے پلائیں۔

Marfat.com

وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿۱۹﴾

ترجمہ: اور تجھے تیرے رب کی طرف راہ بتاؤں کہ تو ڈرے۔

(پ۳۰ نازعات، ۱۹)

پابندیِ نماز

نماز پابندی سے پڑھنے کے خواہشمند اور ہر برائی سے اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنے کی خواہش رکھنے والے اس دعا کو روزانہ پڑھ کر اپنے اوپر پھونکیں انشاءاللہ تعالیٰ رب کریم کا فضل ہوگا۔

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۵﴾

ترجمہ: اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو اور صبر کرو کہ اللہ نیکیوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ (پ۱۲ ہود، آیت ۱۱۵-۱۱۴)

دکھ اور پریشانی سے نجات

اگر کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی امتحان میں مبتلا ہو یا کسی شخص کی وجہ سے دکھی ہو تو اس دعا کو پڑھے۔ انشاءاللہ تعالیٰ ہر دکھ ہر پریشانی ختم ہو جائے گی۔

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ ؕ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۴﴾

Marfat.com

ترجمہ: سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا۔
(پ۱۳الرعد، آیت۲۴)

مصیبتوں سے نجات

اگر کوئی شخص کسی جھوٹے مقدمے میں گرفتار ہو یا کسی بد بخت نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی ہو یا کسی شخص کی عزت خطرے میں ہو وہ اس دعا کا اٹھتے بیٹھتے کثرت سے ورد کرے۔ بیشک کلام الٰہی میں ہر مشکل کا حل موجود ہے۔

وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۸۲﴾

ترجمہ: اور اللہ اپنی باتوں سے حق کو حق کو دکھاتا ہے پڑے برا مانیں مجرم۔
(پ۱۱یونس، آیت۸۲)

الزام یا بہتان کا تدارک

کسی الزام یا کسی بہتان سے اگر کسی شخص کی عزت خطرے میں ہو وہ اس دعا کو صبح و شام ۴۱ مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر پھونک مارے۔ اللہ تعالیٰ اپنے پاک اور بے عیب کلام کی برکتوں سے ہر مسئلے کا حل کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔

وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؕ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۵﴾

ترجمہ: اور تم ان کی باتوں کا غم نہ کرو بے شک عزت ساری اللہ کیلئے ہے وہی سنتا جانتا ہے۔ (پ۱۱یونس، آیت۶۵)

غم یا پریشانی سے نجات

Marfat.com

کوئی مسلمان مرد وعورت کسی غم یا پریشانی میں مبتلا ہو اور اس کی مالی حالت بگڑتی جا رہی ہو تو ہر وقت جب بھی موقع ملے اس کا کثرت سے ورد کرے۔

اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا ﴿۸۷﴾

ترجمہ: مگر تمہارے رب کی رحمت بے شک تم پر اس کا بڑا فضل ہے۔
(پ ۱۵، بنی اسرائیل، آیت ۸۷)

کنٹرول بلڈ پریشر

بلڈ پریشر کے مرض میں مبتلا حضرات اس دعا کو ۱۰۱ مرتبہ روزانہ پڑھا کریں انشاء اللہ تعالیٰ شفا نصیب ہوگی۔

وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ ۚ

ترجمہ: اور رنج میں اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔ (پ ۴ آل عمران، آیت ۱۳۴)

وصولی قرض کا ورد

وصولی قرض کے لیے ان آیات کو روزانہ ۴۰ یوم تک ۱۱۱ مرتبہ پڑھا جائے اور اللہ تعالیٰ سے وصول قرض کی التجا کی جائے اور اللہ تعالیٰ دعا کو قبول فرمانے والا ہے۔

اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَ اِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۴۰﴾ وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ

Marfat.com

وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍ بِهٖ ۪ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا
قَلِيْلًا وَّاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ﴿۴۱﴾ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ
وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾

ترجمہ: تم پر انعام کیا اور میرے عہد کو پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا اور مجھ ہی سے ڈرو اور جو میں نے اتارا اس پر ایمان لاؤ وہ اس کی تصدیق کرتا ہے جو تمہارے پاس ہے اس کے اولین منکروں میں نہ بنو اور میری آیتوں کے عوض تھوڑے دام نہ لو اور مجھ ہی سے ڈرو اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ اور حق کو جانتے ہوئے نہ چھپاؤ۔

(پ۱، بقرہ ۴۰۔۴۲)

خاوند کی بری عادات کی اصلاح

خاوند کی اصلاح کیلئے عورت کو چاہئے کہ وہ اس آیت کو بلا ناغہ ۴۰ یوم تک ۳۰۳ مرتبہ روزانہ پڑھے اور پڑھائی کے آخری دن پانی دم کر کے اسے پلائے اگر ایسا نہ کر سکے تو اس آیت کو لکھے اور اس کے نیچے اس مرد کا نام لکھ دے اور اس کاغذ کو کسی بہتے پانی میں بہا دے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرد راہ راست پر آ جائے گا اور بدچلنی کو ترک کر کے اپنے گھر کی طرف متوجہ ہو جائے گا۔

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ
كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

Marfat.com

ترجمہ: آپ فرمادیجئے کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں خواہ ناپاک کی کثرت تمہیں اچھی لگے۔اے عقل والو! پس اللہ سے ڈروتا کہ تم فلاح پاجاؤ۔

(پ ۷ مائدہ:۱۰۰)

اغواشدہ کو واپس لانا

اگر کسی کا کوئی عزیز یا کوئی قریبی آدمی گم ہوگیا ہو یا اغوا ہوگیا ہو اور اس کے بارے میں پتہ نہ چلتا ہو کہ وہ کہاں ہے لہٰذا اسے واپس لانے کیلئے مکان کی چھت کے اوپر کھلے آسمان تلے ایک جگہ مقرر کر کے باوضو حالت میں اس آیت کو ۷ اروز تک بلاناغہ ۱۱۷ مرتبہ پڑھا جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اغواشدہ آدمی کے واپس لانے کا اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی ذریعہ بنانے پر قادر ہے اور جب وہ واپس آئے تو گھر والوں کو چاہئے کہ کچھ کھانا پکا کر اللہ کی راہ میں تقسیم کردیں۔

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَ نُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ ۖ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ۭ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۭ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۷۱

ترجمہ: فرمادیں کہ کیا ہم اللہ کے سوا ان کو پوجیں جو ہمیں نہ نفع اور نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں اور اللہ سے ہدایت ملنے کے بعد پھر ہم الٹے پاؤں پھر جائیں اس کی طرح جسے شیاطین نے زمین میں بھٹکا دیا ہو اور وہ حیران ہو اس کے ساتھ اسے بلا

Marfat.com

رہے ہوں کہ ہمارے پاس ہدایت میں آ جا۔ فرما دیجئے کہ ہدایت تو وہی ہے جسے وہ دے دیتا ہے اور ہم کو حکم ہے کہ ہم جہانوں کے رب کے سامنے سرخم تسلیم کر دیں۔ (پ ۷ انعام ۷۱)

قید سے رہائی کا وظیفہ

اگر کوئی شخص بلا وجہ قید ہو گیا ہو تو اسے چاہئے کہ قید میں چلتے پھرتے توبہ و استغفار کا ورد کرے اور ہر نماز کے بعد اس آیت کو ۱۰۰ مرتبہ پڑھے اور پانچوں وقت اس آیت کی پڑھائی کے بعد قید سے رہائی کیلئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کرے اللہ کو منظور ہوا تو اسے قید سے رہائی مل جائے گی۔

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ؕ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۶۴﴾

ترجمہ: فرما دیجئے کہ کیا میں اللہ کے سوا کسی اور رب کو تلاش کروں اور وہی ہر چیز کا رب ہے اور ہر شخص جو کرے گا وہ اسی کیلئے ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا پھر تم نے اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے تو وہ بتا دے گا جس میں تم اختلاف کرتے تھے۔ (پ ۸ انعام ۱۶۴)

رُکی شادی ہونے کا مجرب ورد

جن لڑکوں اور لڑکیوں کی شادیاں رک جاتی ہیں ان کے والدین کیلئے بڑی پریشانی

Marfat.com

کا باعث بنتی ہیں ایسی رکی ہوئی شادیوں کی راہ کھولنے کیلئے والدین کو چاہئے کہ ان میں سے کوئی مندرجہ بالا آیات کو ۲۱ یوم تک بلا ناغہ فجر کی نماز کے بعد ۱۱۱ مرتبہ پڑھے اور اس کے بعد ۱۱۱ مرتبہ ہی یَا اَللّٰہُ یَا فَتَّاحُ کا ذکر کرے۔ اس ورد کو لڑکا اور لڑکی خود بھی پڑھ سکتے ہیں۔ آخر میں اللہ کے حضور رکی ہوئی شادی ہونے کیلئے دعا کرے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾ اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ﴿۷۵﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿۷۶﴾

ترجمہ اور وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کی طرف سے ہمیں آنکھوں کی ٹھنڈک پہنچا اور ہم کو پرہیزگاروں کا امام بنا دے یہی وہ لوگ ہیں جن کو ان کے صبر کی بدولت جنت کے بالا خانے انعام میں ملیں گے اور وہاں ان کا استقبال خیر عافیت اور سلامتی کے ساتھ کیا جائے گا۔ اس میں ہمیشہ رہیں گے جو ٹھہرنے اور قیام کرنے کی بہت عمدہ جگہ ہے۔ (پ ۱۹ فرقان ۷۴۔۷۶)

گم شدہ بچہ واپس مل جائے

اگر کسی کا کوئی بچہ گم ہو گیا ہو اور یہ بھی پتہ نہ چل رہا ہو کہ وہ کہاں گیا ہے کہ یا اسے کوئی اٹھا کر لے گیا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ سے خصوصی مدد طلب کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ چند افراد اکٹھے ہوں پاک صاف لباس پہنیں اور قبلہ رو ہو کر پاکیزہ مقام پر عشاء کی نماز کے بعد اس آیت کا ایک ہزار ۳۲۱ مرتبہ ورد کریں اور اللہ تعالیٰ سے بچے کی واپسی کی

Marfat.com

دعائیں کریں اللہ قبول فرمانے والا ہے۔

فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَ لِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾

ترجمہ: تو ہم نے اس طرح اسے اس کی ماں کے پاس پہنچا دیا تا کہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور اسے غم نہ ہو اور معلوم ہو جائے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہوتا ہے مگر لوگوں کی اکثریت کو اس کا علم نہیں ہے۔ (پ ۲۰ قصص ۱۳)

ساس اور بہو میں سلوک و اتفاق

ساس اور بہو کا رشتہ انتہائی قریبی رشتہ ہوتا ہے اس لئے ان میں سلوک اور اتفاق کا رہنا انتہائی ضروری ہوتا ہے کیونکہ ان کے باہمی تعاون اور سلوک سے گھر کا سکون وابستہ ہوتا ہے اس لئے ان میں سلوک و اتفاق کیلئے یہ آیت بڑی سریع التاثیر کی حامل ہے لہٰذا گھر کے کسی فرد کو چاہئے کہ وہ اس آیت کو شام کی نماز کے بعد ۱۲۷ مرتبہ بڑی توجہ کے ساتھ پڑھے اور اس عمل کو ۲۱ یوم تک کیا جائے۔ آخری دن پانی دم کر کے کسی طرح ساس اور بہو کو پلا دیا جائے اللہ تعالیٰ ساس اور بہو میں سلوک اور اتفاق عطا فرمائے۔

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى

Marfat.com

اَوۡلٰٓئِکُمۡ مَّعۡرُوۡفًا ؕ کَانَ ذٰلِکَ فِی الۡکِتٰبِ مَسۡطُوۡرًا ﴿۶﴾

ترجمہ: نبی محترم کا حق اہل ایمان پر ان کی جانوں سے زیادہ ہے اور نبی محترم کی ازواج ان کی مائیں ہیں۔ کتاب اللہ کے مطابق مومنوں اور مہاجروں کی نسبت قریبی رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں کے ساتھ تعاون کرنا چاہو تو یہ بھی کر سکتے ہو یہ حکم کتاب یعنی قرآن میں لکھ دیا گیا ہے۔

(پ ۲۱۔ احزاب ۶)

اچھا رشتہ ملنے کا وظیفہ

اچھے رشتے کا ملنا انسان کی انتہائی خوش قسمتی ہوتی ہے۔ اگر عورت کو اچھا خاوند مل جائے تو اس کی زندگی پرسکون گزر جاتی ہے۔ ایسے ہی اگر کسی مرد کو اچھی بیوی مل جائے تو اس کی زندگی دنیا میں مثل جنت ہے۔ اس لئے جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اسے نیک سیرت رشتہ ملے تو اسے چاہئے کہ فجر کی نماز کے بعد اس آیت کو باوضو حالت میں ۱۰۰ مرتبہ پڑھے اور ایسے ہی مغرب کی نماز کے بعد اسی آیت کا ۱۰۰ مرتبہ ورد کرے اس عمل کو ۲۷ یوم تک کرے اور اس کے بعد اچھے رشتے کیلئے دعا کرے تو اللہ تعالیٰ دعا کو قبول فرمانے والا ہے۔

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ خَلَقَ الۡاَزۡوَاجَ کُلَّهَا مِمَّا تُنۡۢبِتُ الۡاَرۡضُ وَمِنۡ اَنۡفُسِهِمۡ وَمِمَّا لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۶﴾

ترجمہ: وہ ذات پاک ہے جس نے ان کے نفسوں اور زمین کی پیداوار کو جوڑوں کی صورت میں پیدا کیا ہے اور جس کے متعلق انہیں علم نہیں ہے۔

(پ ۲۳ یٰسین ۳۶)

Marfat.com

نظر بد کا علاج

اگر کسی کو نظر بد لگ گئی ہو تو اس کے علاج بارے میں یہ بیان ہوا ہے کہ اسے تھوڑا سا لوبان لینا چاہئے اور پھر ان آیات کو ۴۱ مرتبہ پڑھنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے نظر بد کو دور کرنے کیلئے التجا کرنی چاہئے اللہ تعالیٰ نظر بد کے اثرات زائل کرنے پر قادر ہے۔ لوبان کو جلا کر مریض کو دھونی دینی چاہئے۔

اِنْ هِیَ اِلَّاۤ اَسْمَآءٌ سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَی الْاَنْفُسُ ۚ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰی ؕ﴿۲۳﴾ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰی ۖ﴿۲۴﴾

ترجمہ: یہ تو صرف نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لئے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق کوئی سند نازل نہیں کی یہ تو صرف اپنے گمان کے پیچھے چلتے ہیں اور خواہشات نفس کی پیروی کرتے ہیں حالانکہ ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے ہدایت آ چکی ہے کیا انسان کو ہر چیز مل جاتی ہے جس کی وہ آرزو کرتا ہے۔ (پ ۲۷ نجم ۲۳۔۲۴)

ترک نشہ کا عمل

اگر کسی شخص کو نشہ کی عادت پڑ جائے یعنی شراب، افیون، چرس یا ہیروئن وغیرہ کا نشہ لگ جائے تو اس سے بری عادت کو ختم کرنے کیلئے گھر کے کسی شخص کو چاہئے کہ وہ ان یت کو ۱۰۷ مرتبہ عصر کی نماز کے بعد پڑھے اور پانی دم کر کے روزانہ نشے کے عادی

Marfat.com

شخص کو پلائے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ اس شخص کا نشہ چھوٹ جائے اس عمل کو ۴۰ یوم تک کرے۔

يَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٨

ترجمہ: اس دن اللہ تعالیٰ اپنے نبی اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو باعزت رکھے گا ان کا نور ان کے آگے اور ان کے دائیں جانب پھیلتا جائے گا اور وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہمارے لئے نور کو پایہ تکمیل تک پہنچا دے اور ہمیں بخش دے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ (پ ۲۸ تحریم ۸)

قید سے رہائی

اگر کسی شخص کو کسی ظالم یا کسی جابر حاکم نے بلاوجہ قیدی بنالیا ہو اور وہ اسے رہا کرنے پر آمادہ نہ ہوتا ہو تو قیدی کے کسی لواحق کو چاہئے کہ وہ اپنے گھر میں عشاء کی نماز کے بعد کچھ افراد کو جمع کرے اور اس آیت کو ۱۱۰۰ مرتبہ مجموعی طور پر پڑھا جائے اور اس عمل کو ۱۱ یوم تک کیا جائے اللہ تعالیٰ قیدی کی رہائی کا ذریعہ بنادے گا۔

اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ

Marfat.com

الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۱﴾

ترجمہ: جب اس نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کی اے میرے رب میرے لئے جنت میں اپنے ہاں ایک گھر بنا دے اور مجھے فرعون اور اس کے اعمال سے بچا لے اور مجھے ظالموں کی قوم سے نجات دے۔ (پ ۲۸ تحریم ۱۱)

کشادگی رزق کا مجرب وظیفہ

یہ آیات کشادگی رزق کیلئے بڑی مشہور ہیں خاص کر اہل توکل کیلئے ان کا ورد بڑا ہی مفید ہے۔ لہٰذا جس شخص کا کوئی ذریعہ معاش نہ ہو اور وہ چاہتا ہو کہ اس کی روزی کا کوئی معقول ذریعہ بن جائے تو اسے چاہئے کہ ہر نماز کے بعد ان آیات کو ۱۰۱ مرتبہ ۴۰ یوم تک پڑھنے کا معمول بنائے اور اللہ تعالیٰ سے حصول رزق کی دعا کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کی روزی کا کوئی ذریعہ بنا دے گا۔

اگر کوئی شخص ان آیات کو روزانہ کثرت سے پڑھنے کا معمول بنا لے تو اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں خیر و برکت عطا فرمائے گا اور غیب سے اس کی روزی کے اسباب بنا دے گا اگر وہ دکان کرتا ہوگا تو دکان کی آمدن میں برکت پڑنا شروع ہو جائے گی اور اس کا کاروبار خوب چمکے گا۔

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ﴿۲﴾ وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ﴿۳﴾

Marfat.com

ترجمہ: اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ اس کیلئے نجات کے اسباب پیدا کر دیتا ہے اور اسے وہاں سے روزی دیتا ہے جہاں سے اسے گمان تک نہیں ہوتا اور جو اللہ پر توکل کرتا ہے تو اس کیلئے اللہ کافی ہے۔ بے شک اللہ اپنے کام کو پایہ تکمیل تک پہنچاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کیلئے تقدیر بنا رکھی ہے۔ (پ ۲۸ طلاق ۲۔۳)

دکان یا کارخانہ چلانے کا وظیفہ

جس شخص کی دکان یا کارخانہ نہ چلتا ہو تو اسے اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنی چاہئے اور اس کے بعد ان آیات کو روزانہ ۳۰۳ مرتبہ عشاء کی نماز کے بعد خلوت کے مقام پر پڑھنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے دکان یا کارخانہ چلانے کی التجا کرنی چاہئے اللہ تعالیٰ اسباب پیدا کرنے والا ہے۔

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَهَبْ لِیْ مُلْكًا لَّا یَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۳۵﴾ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّیْحَ تَجْرِیْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَیْثُ اَصَابَ ﴿۳۶﴾

ترجمہ: آپ فرمادیں کے بے شک میں تو ڈرانے والا ہوں اور اللہ کے سوال کوئی اور معبود نہیں جو واحد ہے زبردست ہے۔ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں میں ہے ان کا رب ہے غلبے والا ہے بخشنے والا ہے آپ فرمادیں کہ یہ ایک عظیم خبر ہے جس سے تم منہ پھیرے ہوئے ہو۔ (پ ۲۳ ص ۳۵۔۳۶)

مشکل میں آسانی

یہ آیت مشکل کو آسان کرنے کیلئے بھی بڑی مفید ثابت ہوتی ہے اگر کسی شخص پر کوئی شدید مشکل آجائے تو ۲۱ آدمیوں کو اکٹھا کیا جائے اور ہر شخص ۲ رکعت نماز نفل پڑھے اس

Marfat.com

کے بعد ۷ مرتبہ سورت فاتحہ اور ۷ مرتبہ کوئی استغفار پڑھ لیں بعدازاں سارے بندے مجموعی طور پر ان آیات کو ایک لاکھ ۲۷ ہزار مرتبہ پڑھیں اور آخر میں اللہ تعالیٰ سے مشکل دور کرنے کی التجا کریں اللہ تعالیٰ مہربانی فرمانے والا ہے۔

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۲﴾
غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي
الطَّوْلِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۳﴾

ترجمہ : حٰمٓ :اس کتاب کا نزول اللہ کی طرف سے ہوا جو غلبے والا علم والا ہے۔ گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا ہے۔ سخت عذاب دینے والا ہے۔ بڑے کرم والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔
(پ ۲۴ مومن ۱۔۳)

ہر مصیبت سے نجات کا ورد

جو شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ مصیبتوں سے بچا رہے اور اس کا مکان لوگوں کے شر سے محفوظ رہے تو اسے چاہئے کہ ۲۱ مرتبہ صبح اور ۲۱ مرتبہ شام کو ان آیات کا ورد کرے۔ اللہ تعالیٰ کی عنایت سے وہ ہر طرح کے فتنے اور نقصان دہ چیزوں سے محفوظ رہے گا۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً
وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۴﴾

Marfat.com

هُوَ الْحَیُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ؕ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۵﴾

ترجمہ: اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو جائے قیام اور آسمان کو چھت بنایا ہے اور تمہاری صورتیں بناتے وقت تمہاری صورتوں کو خوبصورت بنا دیا اور پاک چیزوں کا تمہیں رزق دیا۔ یہ تمہارا اللہ ہے جو تمہارا رب ہے پس اللہ بڑی برکتوں والا ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ وہ زندہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس اس کے دین میں اخلاص کو اختیار کرتے ہوئے اس کی عبادت کرو تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جو رب العالمین ہے۔ (پ ۲۴ مومن ۶۴۔۶۵)

مخالفین سے باحفاظت رہنا

مخالف کے شر سے بچنے کیلئے بندے کو چاہئے کہ ان آیات کو سورج ڈھلنے کے بعد غلبہ حاصل کرنے کی نیت سے ۱۳۳ مرتبہ پڑھے اور اس عمل کو ۲۷ یوم تک جاری رکھے اللہ تعالیٰ اپنے کلام کی تلاوت کے باعث اپنی حفظ ایمان میں رکھے گا۔

قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِیْ شِقَاقٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۵۲﴾ سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْۤ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ؕ اَوَلَمْ یَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ﴿۵۳﴾

ترجمہ: آپ فرمادیں کہ اس حقیقت کو دیکھو کہ اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہو پھر

Marfat.com

تم اس سے انکار کرو تو اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہوگا جو ضد کی بنا پر دور ہو گیا ہو۔ ہم انہیں عنقریب آفاق میں اور خود ان کی ذاتوں میں اپنی نشانیاں دکھائیں گے تا کہ ان پر حقیقت ظاہر ہو جائے کہ قرآن دراصل حق ہے کیا آپ کے رب کا بلاشبہ ہر چیز پر گواہ ہونا کافی نہیں ہے۔ (پ ۲۵ حٰمٓ سجدہ ۵۲۔۵۳)

روزمرہ کے سفر میں حفاظت

سواری خواہ کسی طرح کی ہو تو اس پر سوار ہوتے ہوئے ان آیات کو چند بار پڑھا جائے یعنی ویگن، کار، موٹر سائیکل، سائیکل اور ٹرک وغیرہ پر سفر کرتے وقت اس وظیفہ کو پڑھنا انتہائی مفید ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کلام کی برکت سے پڑھنے والے کو سواری پر بحفاظت رکھے گا۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ﴿۱۳﴾
وَاِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

ترجمہ: وہ ذات جس نے ہمارے لئے ان سواریوں کو مسخر کر دیا کیونکہ ہم انہیں تابع کرنے کی قوت نہ رکھتے تھے اور بے شک ہم نے اپنے رب کی طرف پلٹ کر واپس جانا ہے۔ (پ ۲۵ زخرف ۱۳۔۱۴)

سرٹیفکیٹ

میں نے اس کتاب کی قرآنی عربی کو حرف بحرف پڑھا ہے اور تصدیق کی جاتی ہے کہ اس کے متن میں کوئی غلطی نہیں۔

حافظ محمد حبیب اللہ

Marfat.com

اسمائے گرامی عہدہ داران

اُمور علمیہ کمیٹی Religious publishing commatti چاہ میراں لاہور

چیئرمین
طاہر ندیم بٹ

جنرل سیکرٹری
شیخ نعیم احمد

فنانس سیکرٹری
محمد اعظم

سینئر وائس چیئرمین
جاوید رحمت

وائس چیئرمین
شیخ مبشر حسین
(ایڈووکیٹ)

صدر
ملک عبدالحق

سینئر نائب صدر
محمد نعیم رنگائی والے

نائب صدر
حاجی خلیل احمد

اسسٹنٹ نائب صدر
حافظ ارشد علی

ڈپٹی جنرل سیکرٹری
محمد اعجاز

جوائنٹ سیکرٹری
محمد اسلم ٹیلر ماسٹر

سیکرٹری نشر و اشاعت
سید شبیر حسین شاہ بخاری

سیکرٹری ریسرچ
محمد شبیر علی

اراکین۔ محمد محسن فقری۔ شیخ مقصود احمد۔ سہیل علی۔ عبدالرحمٰن بٹ۔ فصیح الرحمٰن بٹ
محمد عبداللہ اعظم۔ عبداللہ جاوید رحمت۔ عدنان خلیل۔ علی رضا اسلم۔

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے منتخب کردہ دعائیں

مسنون دُعائیں

علامہ عالم فقری

طاہر ندیم بٹ چیئرمین

(امور علمیہ کمیٹی چاہ میراں لاہور)

Marfat.com

مسنون دُعائیں

احادیث کی کتب سیاح ستہ میں سے ان دعاؤں کو جمع کر کے پیش کیا جاتا ہے جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود پڑھا کرتے تھے اور پڑھنے کی تلقین بھی کیا کرتے تھے لہٰذا سنت پر عمل کرنے والے حضرات کے لئے زندگی کے شب و روز سے متعلقہ دعائیں حسب ذیل ہیں۔

صبح کے وقت کے کلمات

حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ صبح کے وقت یہ کلمات پڑھتے۔

اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَ کَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰی دِیْنِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ عَلٰی مِلَّةِ اَبِیْنَا اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ.

ہم نے اسلام کی فطرت پر توحید کے کلمہ پر اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر اور اپنے والد حضرت ابراہیم علیہ اسلام کے دین حنیف پر جو مشرکوں میں نہ تھے صبح کی۔ (مشکوٰۃ جلد اول کتاب الدعوات حدیث)

دن کے معمولات کی تلافی

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت اس آیت کو پڑھے۔

Marfat.com

فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ

پس اللہ تعالیٰ پاک ہے جب تم شام کرو اور جب تم صبح کرو زمین و آسمانوں میں اسی کی تعریفیں ہیں شام کے بعد اور دوپہر کے بعد جس نے یہ دو آیتیں صبح کو تلاوت کیں تو یہ دن کے رہ جانے والے معمولات کی تلافی کرتی ہیں اور جس نے شام کو تلاوت کیں تو یہ رات کو رہ جانے والے معمولات کی تلافی کر دیتی ہیں۔ (ابوداؤد جلد سوم ابواب النوم حدیث 1641)

اللہ کی عظمت اور حمد

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے صبح کے وقت کہا اور شام کے وقت بھی اسی طرح کہا تو مخلوق میں سے کسی کو بھی اس کے برابر ثواب نہیں ملے گا۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ

اللہ پاک ہے، بڑی عظمت والا ساتھ اپنی تعریفوں کے"۔ (ابوداؤد)

اللہ سے خیر و برکت اور ہدایت طلب کرنا

حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی صبح کرے تو یہ کلمات کہے اسی طرح شام کے وقت کہے۔

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَ نُوْرَهٗ وَ بَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ

Marfat.com

ہم نے صبح کی اور پروردگارِ عالم کے مالک نے صبح کی اے اللہ! میں آج کے دن کی فتح ونصرت نور برکت اور ہدایت طلب کرتا ہوں۔ میں آج کے دن اوراس کے بعد آنے والے دنوں کی برائی سے پناہ طلب کرتا ہوں۔

(ابوداؤد جلد سوم ابواب النوم حدیث 1646)

نعمت ملنے کی دعا

حضرت عبداللہ بن غنام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت یہ دعائیہ کلمات کہے۔

اَللّٰھُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِّعْمَۃٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَآ شَرِیْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ.

اے اللہ! جو نعمت مجھے یا تیری مخلوق میں سے کسی کو صبح کو ملتی ہے تیری ذات واحد سے ہے تیرا کوئی شریک نہیں تیرے لیے حمد ہے۔ تیری ذات لائق شکر ہے۔ جو مسلمان صبح کے وقت کلمات تشکر ادا کرے تو اس نے دن کا شکر ادا کیا اور جس نے شام کو یہ کلمات کہے تو اس نے رات کا شکر ادا کیا۔ ابوداؤد

اللہ کی قدرت اور علم کا اقرار

ایک صاحبزادی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں صبح کے وقت اس دعا کو پڑھنے کی تعلیم دیتے تھے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ مَاشَآءَ اللّٰہِ كَانَ وَمَا لَمْ یَشَاْ لَمْ یَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا.

Marfat.com

پاک اور لائق حمد ہے اللہ رب العالمین کی ذات قوت واقتدار اسی کے پاس ہے جو وہ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور علم الٰہی ہر چیز کو محیط ہے۔ جو شخص یہ کلمات صبح کو کہے گا تو شام تک محفوظ رہے گا اور جو شام کو کہے گا وہ صبح تک حفاظت میں رہے گا۔ (ابوداؤد جلد سوم ابواب النوم حدیث)

توحید الٰہی کا اقرار کرنا

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صبح کے وقت یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ.

اے اللہ! میں نے اس حال میں صبح کی کہ میں تجھے اور تیرے عرش کے اٹھانے والوں کو اور تیرے فرشتوں کو اور تیری تمام مخلوق کو گواہ بناتا ہوں اس بات پر کہ تو ہی اللہ ہے بجز تیرے اور کوئی عبادت کے لائق نہیں تو (اپنی ذات وصفات میں) یکتا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرے بندے ہیں اور تیرے رسول ہیں۔ (ابوداؤد جلد سوم ابواب النوم حدیث 1635)

صبح کے وقت تین آیات پڑھنے کا ثواب

حضرت مقعل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص صبح کو تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھ کر (سورۂ حشر کی) یہ آخری تین آیات پڑھے۔

آنے والی رات میں بھلائی طلب کرنا

حضرت عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا کا معمول یہ تھا کہ جب شام ہوتی تو آپ کہتے تھے۔

اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ وَخَیْرِ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْھَرَمِ وَسُوْءِ الْکِبَرِ وَفِتْنَۃِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

ہم نے شام کی اور اللہ تعالیٰ کا ملک بھی شام کے وقت میں داخل ہوا تمام تعریفیں خالق و مالک کے لیے ہیں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لئے حمد ہے وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اے اللہ! میں اس رات میں بھی بھلائی ہو طلب کرتا ہوں اور اس رات میں جو بھی شر ہے اس سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں سستی سے بڑھاپے سے تکبر سے دنیا کے فتنوں سے اور عذاب قبر سے۔ (ترمذی جلد دوم کتاب الدعا باب ما شرح مسلم شریف جلد 7 کتاب ذکر و دعا)

شام کے وقت مخلوق کے شر سے بچنے کی دعا کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم سے آ کر عرض کیا یا رسول اللہ مجھے گزشتہ رات بچھو نے کاٹ لیا۔ اس وقت آپ نے فرمایا اگر تم شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لیتے تو تمہیں کوئی چیز نقصان نہ پہنچاتی وہ کلمات یہ ہیں۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ.

میں اللہ تعالیٰ سے اس کے کامل حکمات کے ذریعے مخلوق کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں تو وہ تمہیں ضرر نہ پہنچاتا۔ (مشکوٰۃ جلد اول)

نماز مغرب کے بعد پڑھنے والے کلمات

حضرت حارث بن مسلم تمیمی اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے آہستہ سے فرمایا نماز مغرب سے فارغ ہونے کے بعد کسی سے بغیر بولے یہ کلمات سات مرتبہ پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ

اے اللہ! مجھے نار دوزخ سے پناہ دے۔ (ابوداؤد جلد سوم)

اگر اسی رات تمہاری موت واقع ہوگئی تو آتش دوزخ سے آزاد ہو جاؤ گے اور اگر فجر کی نماز کے بعد پڑھو اور اسی دن میں موت آ جائے تو نار دوزخ سے خلاصی ملے گی۔

شام کے وقت کی اجتماعی دعا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شام کے وقت دعا میں ان الفاظ کا اضافہ کیا جائے۔

اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ يُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ

Marfat.com

اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَءَ وَبَرَءَ.

اور ہم نے اور پورے ملک نے اللہ کے لیے شام کی اور سب تعریف اللہ کے لے ہے جو اللہ آسمان کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے۔ آسمان زمین پر گر نہیں سکتا مگر اللہ کے حکم سے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا فرمائی اور عالم میں پھیلائی اور ٹھیک ٹھیک بنائی۔

(حصن حصین دوسری منزل بحوالہ طبرانی فی الکبیر)

ہر نقصان سے بچنے کی دعا

حضرت ابان بن عثمان نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ روزانہ صبح وشام تین مرتبہ یہ کلمات کہے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ○

اس خالق و مالک کے نام کے ساتھ جس کے نام سے زمین و آسمان کی کوئی چیز ضرر نہیں پہنچاتی وہ سننے والا اور جاننے والا ہے تو اس کو کوئی تکلیف یا نقصان نہ ہوگا۔

جناب ابان کو فالج ہو گیا تو ایک شخص رات کے وقت عیادت کے لئے آیا اور ان کو دیکھنے لگا تو جناب ابان نے کہا تو کیا دیکھتا ہے۔ حدیث کی صداقت مسلم ہے لیکن جس دن مجھ پر مرض کا حملہ ہوا اس دن میں یہ دعا نہیں پڑھ سکا تھا (ترمذی۔ ابن ماجہ)

جسم سماعت اور بصارت کی عافیت طلب کرنا

حضرت عبدالرحمان بن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے معلوم کیا میں نے دیکھا ہے کہ آپ روزانہ صبح وشام یہ کلمات پڑھتے ہیں۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ
اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ.

اے اللہ! تو میرے جسم سماعت اور بصارت کو عافیت عطا فرما تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ (ابوداؤد جلد سوم ابواب النوم حدیث 1651)

تو انہوں نے بتایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح دعا کرتے سنا ہے اس لیے میں بھی یہ محبوب رکھتا ہوں کہ نبی علیہ السلام کی سنت پر عمل کروں۔

صبح شام کا مجرب وظیفہ

حضرت ابو مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمیں ایسا وظیفہ بتایئے جو ہم صبح وشام اور سوتے وقت پڑھا کریں۔ آپ نے انہیں حکم دیا کہ یوں کہا کرو۔

اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اَنْتَ رَبُّ کُلِّ شَیْءٍ وَالْمَلٰئِکَۃُ یَشْھَدُوْنَ اِنَّکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ فَاِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ اَنْفُسِنَا وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ وَشِرْکِہٖ وَاَنْ نَقْتَرِفَ سُوْٓءًا عَلٰی اَنْفُسِنَا اَوْ نَجُرَّہٗٓ اِلٰی مُسْلِمٍ.

اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! پوشیدہ اور ظاہر چیزوں کے جاننے والے! تو ہر چیز کا رب ہے اور فرشتے گواہی دیتے ہیں کہ نہیں کوئی معبود مگر تو۔ پس ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اپنے نفسوں کی شرارت سے اور راندے ہوئے شیطان کی شرارت سے اور اس کی شرکت سے اور اس

Marfat.com

سے کہ اپنی جانوں کے ساتھ برا سلوک کریں یا کسی مسلمان سے کریں۔

حصول جنت کی دعا

ابن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو صبح اور شام کے وقت کہے۔'' اگر اس روز دن یا رات میں وہ مر جائے تو جنت میں داخل ہوگا۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّہٗ لَآ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ.

اے اللہ! تو میرا رب ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر تو تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں بساط بھر اپنے عہد اور وعدے پر قائم ہوں۔ میں اپنی کارکردگی کی برائی سے تیری پناہ لیتا ہوں اور تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں۔ پس مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخش سکتا۔'' (ابوداؤد جلد سوم ابواب النوم)

عیبوں سے پردہ پوشی اور عافیت طلب کرنا

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح وشام یہ دعا پابندی کے ساتھ پڑھتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ اَللّٰھُمَّ اسْتُرْعَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ

Marfat.com

رَدْعَاتِی اَللّٰھُمَّ احْفِظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظْمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ یَعْنِی الْخَسْفَ

اے اللہ! میں تجھ سے دین و دنیا میں عافیت طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں دین دنیاوی امور میں اپنے اہل و مال میں عفو اور عافیت کا طلبگار ہوں۔ اے اللہ! میرے عیبوں کی پردہ پوشی فرما خوف سے امن دے دائیں بائیں آگے پیچھے اوپر نیچے ہر طرف سے حفاظت فرما اے اللہ! میں تیری عظمت کا اعتراف کرتا ہوں اور نیچے سے ہلاکت میں پڑنے یعنی زمین میں دھنسے جانے سے پناہ مانگتا ہوں۔ (ابوداؤد جلد سوم ابواب النوم حدیث 1639)

دنیا اور آخرت میں سلامتی طلب کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور شام کو ان دعائیہ الفاظ کا کبھی ناغہ نہیں کیا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِیْ وَقَالَ عُثْمَانُ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ اَللّٰھُمَّ احْفِظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظْمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ قَالَ وَكِیْعٌ یَعْنِی الْخَسْفَ.

Marfat.com

اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں سلامتی مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین' اپنی دنیا' اپنے گھر والوں اور اپنے مال میں عفو اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میری پردہ پوشی فرما۔'' عثمان راوی نے کہا کہ میرے پردوں کو چھپا اور میرے دل کو اطمینان بخش۔ اے اللہ! میرے آگے' میرے پیچھے' میرے دائیں' میرے بائیں اور میرے اوپر کی جانب سے میری حفاظت فرما اور میں نیچے دھنس جانے سے تیری عظمت کی پناہ لیتا ہوں۔ وکیع نے کہا کہ مراد دھنسنا ہے۔ (ابوداؤد جلد سوم ابواب النوم)

حصول رضا کی دعا

حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ مومن شام کے وقت اور صبح کے وقت تین تین مرتبہ یہ کلمات کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ خود پر لازم کر لیتا ہے کہ اس کو قیامت کے دن راضی کرے وہ کلمات یہ ہیں۔''

رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا اِلَّا کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّرْضِیَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ.

میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت' اسلام کے دین برحق ہونے اور محمد مصطفےٰ کی رسالت پر راضی ہوا۔ (ترمذی جلد دوم ابواب الدعوات حدیث 1315)

نفس کی برائیوں سے اللہ کی پناہ طلب کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' ہی روایت کرتے ہیں کہ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' نے فرمایا میں نے سرکار دو عالم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایسی چیز کی تعلیم دیں جس کو میں صبح و شام پڑھا کروں تب نبی علیہ السلام نے فرمایا تم یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ

Marfat.com

وَالْاَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَیْءٍ وَّمَلٰٓئِكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطٰنِ وَشِرْكِهٖ

اے اللہ! ظاہر و باطن کو جاننے والے زمین و آسمان کو پیدا کرنے والے ہر چیز کو درجہ کمال تک پہنچانے والے ہر چیز کے مالک میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے اپنے نفس کی برائیوں سے پناہ طلب کرتا ہوں اے اللہ! میں شیطان کے شر اور اس کے شرک سے پناہ مانگتا ہوں۔ (ابوداؤد جلد سوم کتاب نوم حدیث 1632)

یہ دعائیہ کلمات صبح و شام اور رات کو سوتے وقت پڑھ لیا کرو۔

حال سنوارنے کی اکسیر دعا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس دعا کو صبح شام پڑھا جائے۔

یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ اَصْلِحْ لِیْ شَانِیْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ

اے زندہ اور قائم رکھنے والے تیری رحمت کا واسطہ دے کر فریاد رسی کرتا ہوں، میرے حال کو سنوار دے اور مجھے میرے نفس کی طرف پلک جھپکنے کے برابر بھی سپرد نہ فرما۔ (نسائی)

تفکرات سے نجات کی دعا

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سات مرتبہ صبح و شام یہ کلمات پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس کے دنیا اور آخرت

Marfat.com

کے تمام تفکرات کی کفایت فرمائے گا۔

حَسِبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط

مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہ عرش عظیم کا رب ہے۔ (حصن حصین ص 128 بحوالہ ابن السنی)

اللہ کی حمد وثناء کے بعد اللہ سے گناہوں کی معافی طلب کرنے کی دعا

حضرت ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبح شام یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اَحَقُّ مَنْ ذُکِرَ وَاَحَقُّ مَنْ عُبِدَ وَانْصَرُ مَنِ ابْتَغٰی وَاَرْاَفُ مَنْ مَّلَکَ وَاَجْوَدُ مَنْ سُئِلَ وَاَرْسَعُ مَنْ اَعْطٰی اَنْتَ الْمَلِکُ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَالْفَرْدُ لَا نِدَّلَکَ کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَکَ لَنْ تُطَاعَ اِلَّا بِاِذْنِکَ وَلَنْ تُعْصٰی اِلَّا بِعِلْمِکَ تُطَاعُ فَتَشْکُرُ وَتُعْصٰی فَتَغْفِرُ اَقْرَبُ شَھِیْدٍ وَّاَدْنٰی حَفِیْظٍ حُلْتَ دُوْنَ النُّفُوْسِ وَاَخَذْتَ بِالنَّوَاصِیْ وَکَتَبْتَ الْاٰثَارَ وَنَسَخْتَ الْاٰجَالَ○ اَلْقُلُوْبُ لَکَ مُفْضِیَّۃٌ وَالسِّرُّ عِنْدَکَ عَلَانِیَۃٌ الْحَلَالُ مَا اَحْلَلْتَ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمْتَ وَالدِّیْنُ مَا شَرَعْتَ وَالْاَمْرُ مَا قَضَیْتَ وَالْخَلْقُ خَلْقُکَ وَالْعَبْدُ عَبْدُکَ وَاَنْتَ

Marfat.com

اللّٰهُ الرَّؤُفُ الرَّحِيْمُ ○ اَسْئَالُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَبِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَكَ وَبِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ اَنْ تُقِيْلَنِیْ فِیْ هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ وَاَنْ تُجِيْرَنِیْ مِنَ النَّارِ بِقُدْرَتِكَ○

اے اللہ! تو ان میں سب سے زیادہ یاد کا مستحق ہے جن کی یاد کی جاتی ہے اور تو ہی عبادت کا مستحق ہے اور جن سے مدد طلب کی جاتی ہے تو ہی ان میں سب سے بڑھ کر مددگار ہے اور مالکوں میں تو ہی سب سے بڑھ کر مہربان ہے اور جن سے سوال کیا جاتا ہے تو ہی ان میں سب سے بڑھ کر سخی ہے اور جو دینے والے ہیں ان میں تیری عطا سب سے زیادہ وسیع ہے تو بادشاہ ہے تیرا کوئی شریک نہیں تو بالکل یگانہ ہے تجھ جیسا کوئی نہیں۔ تیرے علاوہ ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے تیری اجازت کے بغیر تیری فرمانبرداری ہرگز نہیں ہو سکتی، تیری اطاعت کی جاتی ہے تو تو قدردانی فرماتا ہے اور تیری نافرمانی کی جاتی ہے تو بخش دیتا ہے تو سب سے زیادہ قریب ترین گواہ ہے اور سب سے زیادہ قریب ترین نگہبان ہے۔ تو لوگوں کے اور ان کی جانوں کے درمیان حائل ہے یعنی سب کی جانیں تیرے ہی تصرف میں ہیں اور مخلوق کی پیشانی تیرے ہی قبضے میں ہے تو نے اعمال لکھے ہیں اور اجلیں لکھی ہیں یعنی زندگیوں کی مدتیں مقرر کی ہیں دل تیرے سامنے کھلے ہوئے ہیں اور ہر بھید تیرے سامنے بالکل عیاں ہے حلال وہ ہے جسے تو نے حلال قرار دیا اور حرام وہ ہے جسے تو نے حرام قرار دیا اور حرام وہ ہے جسے تو نے حرام قرار دیا اور صحیح دین وہی ہے جسے تو نے جاری فرمایا اور حقیقی حکم وہی ہے جس کا تو نے فیصلہ فرمایا۔ ساری مخلوق تیری ہی مخلوق ہے اور سب بندے تیرے

Marfat.com

ہی بندے ہیں اور تو اللہ ہے مہربان ہے بہت زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔
میں تیری ذات کے اس نور کے وسیلہ سے جس کی وجہ سے تمام آسمان وزمین
روشن ہیں اور ہر اس حق کا واسطہ دے کر جو تیرا حق تیری مخلوق پر ہے اور اس
حق کا واسطہ دے کر جو سوال کرنے والے کا تجھ پر ہے تجھ سے سوال کرتا
ہوں کہ تو اس صبح میں (یا اس شام میں) میرے گناہ معاف کر دے اور اپنی
قدرت سے مجھے دوزخ سے محفوظ فرما دے۔ (طبرانی فی الکبیر)

اس دعا کو اگر صبح کو پڑھے تو ان تقیلنی کے بعد فی هذه الغداة کہے اور اگر شام
کو پڑھے تو فی هذه العشية کہے۔

سوتے وقت استغفار پڑھنا

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
سونے کیلئے بستر پر لیٹتے وقت یہ دعا تین مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو اگر چہ
وہ سمندر کے جھاگ یا ریگستان عظیم کے ریت کے برابر یا درختوں کے پتوں کے برابر دنیا
کے دنوں کے برابر ہوں ان کی مغفرت فرما دیتا ہے وہ دعا یہ ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ
وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

میں اس ذات سے پناہ طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ حی
وقیوم ہے میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ (ترمذی جلد دوم)

بستر پر لیٹتے وقت کے کلمات

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
بستر پر لیٹتے تو یہ کلمات پڑھتے۔

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَفَانِیْ وَاٰوَانِیْ وَاَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ وَالَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ فَاَفْضَلَ الَّذِیْ اَعْطَانِیْ فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَّمَلِیْکَهٗ وَاِلٰهَ کُلِّ شَیْءٍ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ.

تمام تعریفیں خالق و مالک کے لئے ہیں جس نے مجھے کفایت کی۔ مجھے ٹھکانا عطا کیا۔ اور مجھے کھلایا پلایا وہ ذات جس نے مجھ پر احسان فرمایا اور بہت کچھ دیا۔ وہ ذات جس نے مجھ پر عطاؤں کے دروازے کھول دیئے اور بہت عطا فرمایا اس رب کی ہر حالت میں تعریف ہے۔ ہر چیز کے مالک اور ہر چیز کو مرتبہ کمال تک پہنچانے والے سب کے معبود میں تجھ سے نار دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں۔ (ابوداؤد جلد سول ابواب النوم حدیث 1623)

بستر پر کروٹ لیتے وقت کی دعا

حضرت ابوالازہر اغاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب بستر پر جاتے تو یہ کلمات پڑھتے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِیْ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَاَخْسَاْ شَیْطَانِیْ وَفُکَّ رِهَانِیْ وَاجْعَلْنِیْ فِی النَّدِیِّ الْاَعْلٰی○

اللہ تعالیٰ کے لئے میں نے بستر پر کروٹ لی۔ اے اللہ! میرے گناہوں کی مغفرت فرما اور میرے شیطان کو مجھ سے دور فرما۔ قرضوں کی ادائیگی کرادے اور مجھ کو اعلیٰ مجلسوں میں جگہ عطا فرما۔ (ابوداؤد جلد سوم)

بستر کو جھاڑنا اور دعا پڑھنا

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر جانے لگے تو اپنے بچھونے کو جھاڑ لے اپنی ازار کے ایک پلے سے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد کون آیا۔ پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جائے، پھر کہے۔

بِاسْمِكَ رَبِّی وَضَعْتُ جَنْبِی وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِی فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ الصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكَ○

اے میرے رب! تیرے نام کے ساتھ میں نے اپنا پہلو رکھا اور تیرے ساتھ اٹھاتا ہوں۔ اگر تو میری جان روکے تو مجھ پر رحم فرمانا اور اگر اسے بھیجے تو اس کی حفاظت فرمانا جیسے تو نے اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرمائی۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم ابواب النوم حدیث 1615)

سوتے وقت سرکار دو عالم کی دعا

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے یہ دعا پڑھتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ○ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ○ اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُتَخَلَّفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ○

اے اللہ! تیری بزرگ ذات کی پناہ پکڑتا ہوں اور تیرے مکمل کلمات کی، اس

Marfat.com

کے شر سے جس کو تو پیشانی سے پکڑنے والا ہے۔ اے اللہ! تو ہی قرض ادا کرواتا اور گناہوں کو معاف کرتا ہے۔ اے اللہ! تیرے لشکر کو شکست نہیں ہوگی اور تیرا وعدہ غلط نہیں ہوگا۔ تیرے سامنے کسی زور آور کا زور نہیں چلتا۔ تو پاک ہے اور سب تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم)

خوابگاہ میں جانے کی دعا

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو جب اپنی خوابگاہ میں جانے لگتے تو کہتے۔

بِاسْمِكَ نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ○

تیرے نام کے ساتھ ہم مرتے اور جیتے ہیں اور جب بیدار ہوتے تو کہتے سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مرنے کے بعد ہمیں زندہ کر دیا اور اسی کی طرف جمع ہونا ہے۔ (بخاری جلد سوم کتاب الدعوات)

سونے کا مسنون طریقہ اور دعا

حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو سونے کا ارادہ فرماتے تو ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر لیٹتے پھر کہتے۔

اَللّٰهُمَّ قِنِىْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ اَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ○

اے اللہ! مجھے اس دن کے عذاب سے محفوظ فرما جس دن تو بندوں کو جمع فرمائے گا یا یہ کہا کہ بندوں کو اٹھائے گا۔ ترمذی جلد دوم ابواب الدعوات

ہاتھ رخسار کے نیچے رکھنا اور دعا پڑھنا

Marfat.com

حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو بستر پر لیٹتے تو داہنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ کر کہتے۔

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی وَاِذَا اسْتَیْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ○

اے اللہ! تیرا نام لے کر مرتے ہیں اور تیرا نام لے کر زندہ ہوتے ہیں۔ (یعنی تیرا نام لے کر سوتے اور جاگتے ہیں) اور جب نیند سے بیدار ہوتے تو اس طرح کہتے: اس رب کی تعریف ہے جس نے مرنے کے بعد زندگی عطا فرمائی اور اس کی طرف لوٹنا ہے۔ (بخاری شریف جلد سوم)

رات کے وقت بیداری کے وقت کے کلمات

عَنْ شُرَیْقُ الْھَوْزَنِیُّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَآئِشَةَ فَسَاَلْتُھَا بِمَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَفْتَتِحُ اِذَاھَبَّ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَتْ لَقَدْ سَاَلْتَنِیْ عَنْ شَیْءٍ مَا سَاَلَنِیْ عَنْهُ اَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ اِذَا ھَبَّ مِنَ اللَّیْلِ كَبَّرَ عَشْرًا وَحَمَّدَ عَشْرًا وَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَشْرًا وَقَالَ سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ عَشْرًا وَاسْتَغْفَرَ عَشْرًا وَھَلَّلَ عَشْرًا ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضِیْقِ الدُّنْیَا وَاَضْیَقِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ عَشْرًا ثُمَّ یَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ○

Marfat.com

شریق ہوزنی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے تو کس طرح دعا مانگا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ تم نے مجھ سے ایسی چیز پوچھی ہے جو تم سے پہلے کسی نے نہیں پوچھی۔ حضور جب رات کو بیدار ہوتے تو اَللّٰہُ اَکْبَرُ دس دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ دس دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ دس دفعہ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ دس دفعہ استغفار دس دفعہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ..... پھر دس دفعہ کہا کرتے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں دنیا کی تنگی سے اور قیامت کے روز کی تنگی سے یہ بھی دس دفعہ کہتے اور پھر نماز شروع کیا کرتے۔ (ابوداؤد جلد سوم)

رات کو آنکھ کھلے تو یہ دعا پڑھے

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی رات کو آنکھ کھل جائے تو بیداری کی حالت میں کہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَآ شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ دَعَا رَبِّ اغْفِرْلِیْ ○

نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور سب تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہ طاقت ہے اور نہ قوت مگر اللہ کے ساتھ پھر دعا کرے کہ اے اللہ! مجھے بخش دے۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم)

Marfat.com

سوتے وقت کی تسبیحات

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو وظیفے ایسے ہیں کہ جو بندہ مسلمان ان کی حفاظت کرے۔ وہ جنت میں داخل ہوگا وہ پڑھنے میں آسان ہیں لیکن انہیں پڑھنے والے تھوڑے ہیں یعنی ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور 33 ۳۴ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہے۔ یہ زبان پر سو اور میزان میں ایک ہزار ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ انہیں انگلیوں پر شمار فرمایا کرتے تھے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ ان کا پڑھنا آسان اور ان پر عمل کرنے والے تھوڑے کیوں ہیں؟ فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سونے لگے تو ان کلمات کے کہنے سے پہلے شیطان اسے سلا دیتا ہے اور اس کی نماز کے اندر آتا ہے اور انہیں پڑھنے سے پہلے کوئی دوسرا کام یاد کروا دیتا ہے۔ (ابوداؤد جلد سوم کا ابواب النوم حدیث 1630)

نیند میں ڈرنے کے وقت کی دعا

عمرو بن شعیب کے دادا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی نیند کی حالت میں ڈر جائے تو یہ پڑھے کیوں کہ جو یہ پڑھے گا اسے خواب آنے کا نقصان نہ پہنچے گا۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ○

اللہ کے تمام کلمات کے واسطے میں اللہ کے غضب' اور اس کے عذاب' اور اس کے بندوں کے شر' اور شیطان کے وسواسات سے اور میرے پاس ان کے آنے سے پناہ چاہتا ہوں۔

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کی عادت تھی کہ اپنے سمجھ دار بچوں کو تو یہ دعا سکھا دیتے تھے اور نا سمجھ بچوں کے لئے اس کو کاغذ پر لکھ کر ان کی گردن میں ڈال دیتے تھے۔ (ترمذی جلد دوم کتاب الدعوات حدیث 1450)

ڈر اور وحشت دور ہونے کی دعا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈر وحشت کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ پڑھو۔

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ رَبِّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ

"اس کی پاکی جس کی بادشاہت پاک ہے جو فرشتوں اور روح کا رب ہے"۔ (مجمع الزوائد از ابوبکر ہیثم جلد 10)

نیند نہ آنے کا علاج

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب خالد بن ولید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے نیند نہ آنے کی شکایت ہوگئی ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا جب تم بستر پر لیٹو تو دعا کرو۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرْضِيْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضَلَّتْ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ اَنْ يَّبْغِيَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَآءُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ○

اے اللہ! ساتوں آسمان کے بنانے والے اور جن پر وہ سایہ فگن ہیں اور جو کچھ وہ اٹھائے ہوئے ہیں ان کے بنانے والے اے شیاطین اور جن کو یہ

Marfat.com

گمراہ کرتے ہیں کے پیدا کرنے والے مجھے تمام اپنی مخلوق کے شر سے پناہ عطا فرما اور مجھے ہر زیادتی کرنے والے کی زیاتی اور ظلم سے محفوظ فرما۔ تیری پناہ سب سے محفوظ ہے تیری ثناء سب سے بلند ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہی معبود حقیقی ہے۔ (ترمذی شریف جلد دوم ابواب الدعوات)

اچھا خواب آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اچھا خواب دیکھے تو وہ اللہ کی طرف سے ہے پس اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے اور اس کا ذکر کرے۔ (بخاری)

برا خواب دیکھنے پر اللہ کی پناہ مانگنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو تین بار بائیں جانب تھتھکار دے اور پھر یہ دعا پڑھے کچھ نقصان نہ ہوگا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ وَسَیِّئَاتِ الْاَحْلَامِ

''اے اللہ میں شیطان کی حرکتوں سے اور بے خوابوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' (ابن سنی)

اچھا خواب آنے کی التجا کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب سونے کا ارادہ کرتیں تو یہ دعا پڑھ لیتی۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رُؤْیَا صَالِحَةً صَادِقَةً غَیْرَ كَاذِبَةٍ نَافِعَةً غَیْرَ ضَارَّةٍ (ابن سنی)

Marfat.com

''اے اللہ میں آپ سے اچھے خواب کا جو سچا ہو جھوٹا نہ ہو، نفع بخش ہو نقصان دہ نہ ہو سوال کرتی ہوں''۔

تعبیر دیتے وقت کی دعا

حضرت ضحاک جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پوچھنے پر کہ کس نے خواب دیکھا تو میں نے کہا میں نے دیکھا ہے تو آپ نے کہا:

خَيْرٌ تَلْقَاهُ وَشَرٌّ تَوَقَّاهُ وَخَيْرٌ لَّنَا وَشَرٌّ لِّاَعْدَائِنَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

''تم کو بھلائی حاصل ہو۔ برائی سے محفوظ رہو بھلائی ہمارے لئے برائی دوسروں کیلئے تعریف اللہ کی جو جہانوں کا پالنے والا ہے''۔ (ابن سنی)

بیداری کی دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیند سے بیدار ہونے کے بعد یہ دعا پڑھی جائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ فِیْ جَسَدِیْ وَرَدَّ عَلَیَّ رُوْحِیْ وَاَذِنَ لِیْ بِذِکْرِهٖ ○

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جس نے میرے جسم کو تندرستی عطا فرمائی اور میری روح کو واپس لوٹایا اور مجھے اپنے ذکر کی توفیق عطا فرمائی۔

(نسائی عمل الیوم ولیل حدیث 866)

جاگنے کے بعد دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نیند سے بیدار ہو تو یہ دعا پڑھے۔

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ النَّوْمَ وَالْیَقْظَةَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بَعَثَنِیْ سَالِمًا سَوِیًّا اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ یُحْیِ الْمَوْتٰی وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ○

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جس نے نیند اور بیداری کو پیدا کیا ہے تعریف اسی اللہ ہی کی ہے جس نے صحیح سالم بیدار کیا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہی موت کے بعد زندہ کرتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

(ابن سنی)

بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ

اللہ کا نام لے کر (میں داخل ہوتا ہوں) اے اللہ میں ناپاک جنوں اور جنیوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ (ابن ماجہ جلد اول طہارت)

بیت الخلاء سے باہر آنے کی دعائیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جائے ضرورت سے نکلتے تو فرماتے: غُفْرَانَكَ۔ الٰہی میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں۔

ایک اور حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو آپ یہ دعا پڑھتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّیَ الْاَذٰی وَعَافَانِیْ○

Marfat.com

حمد کے لائق ہے اللہ جس نے دور کیا مجھ سے دکھ اور آرام بخشا مجھے۔

(ابن ماجہ جلد اول طہارت حدیث 322)

تکمیل وضو کی دعا

حضرت عمر سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کامل وضو کرے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْـدَهٗ لَآ شَـرِيْكَ لَـهٗ وَاَشْهَـدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِىْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِىْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ○

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اے اللہ مجھے کثرت سے توبہ کرنے والوں سے بنا دے اور مجھے پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے کر دے۔ (ترمذی جلد اول)

وضو کے بعد ذیل دعا پڑھنا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے وضو کیا اور یہ دعا پڑھی اس کے لئے قیامت تک مہر کا کام دے گی۔

سُبْـحَـانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ○

پاک ہے تو اے اللہ! اور تیری ہی حمد و ثناء ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے

Marfat.com

سوا کوئی لائق عبادت نہیں، تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور (اپنے گناہوں سے) توبہ کرتا ہوں۔ (حصن حصین بحوالہ طبرانی فی الاوسط)

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

حضرت ابواُسیّد انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اے اللہ تو اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے۔

(ابوداؤد جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث 462)

مسجد سے نکلنے کی دعائیں

حضرت ابواُسیّد انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسجد سے نکلو یہ پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ

اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل اور رحمت مانگتا ہوں۔

(ابن ماجہ جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث 818)

نماز کے بعد کی دعائیں

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے اختتام کا علم اَللّٰہُ اَکْبَرُ سے ہوتا یعنی حضور جب نماز ختم کرتے تو بلند آواز سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے۔ (مسلم شریف کتاب المساجد ذکر بعد الصلوٰۃ حدیث 1217)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو 3 مرتبہ استغفار پڑھتے پھر فرماتے۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ○

ولید راوی نے حضرت اوزاعیؒ سے پوچھا کہ استغفار کیسے کرتے تھے کہا کہ یہ استغفار پڑھتے

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ.

(شرح مسلم جلد دوم کتاب المساجد باب استحاب الذکر بعد الصلوٰۃ حدیث 1235)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد اس طرح اذکار پڑھے تو اس کے گناہ اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں تو بھی بخشے جاتے ہیں:

سُبْحَانَ اللّٰہِ (اللہ پاک ہے) 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (تمام تعریف اللہ کی ہے) 33 مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے) 33 مرتبہ۔

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ○

(ابوداؤد جلد اول کتاب الصلوٰۃ باب دعا حدیث 1490)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کے اے معاذ! واللہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ حضرت معاذ نے فرمایا اے اللہ کے رسول میرے ماں باپ آپ پر فدا، خدا کی قسم میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ کسی بھی نماز کے بعد اس دعا کو نہ چھوڑنا۔

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنَ

Marfat.com

عِبَادَتِكَ○

اے اللہ میری اپنے ذکر و شکر اور اپنی اچھی عادت پر مدد فرما۔

(ابوداؤد جلد اول ابواب الوتر باب استغفار حدیث 1508)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد سلام پھیرتے تو یہ دعا پڑھتے۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَآ شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ○

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کے لئے حکومت اور اسی کے لئے تعریف ہے وہ ہر شے پر قادر ہے۔ اے اللہ جسے تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو نہ دینا چاہے تو اسے اور کوئی دے نہیں سکتا۔ تیری گرفت اور پکڑ سے کسی مالدار کو مال فائدہ نہیں دے سکتا۔ (شرح مسلم جلد دوم کتاب المسجد حدیث 1243)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے بعد یہ پڑھتے۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ○

تیرا رب عزت والا ہے اس بات سے پاک ہے جو وہ کہتے ہیں اور سب رسولوں پر سلام ہو اور ہر تعریف اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب

Marfat.com

ہے۔(ترمذی شریف جلداول ابواب الصلوٰۃ حدیث283)وحصن حصین

سجدہ تلاوت کی دعا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدۂ تلاوت میں تین بار یہ دعا پڑھی۔

(مشکوٰۃ شریف)

سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ○

میرے چہرے نے سجدہ کیا اس ہستی کے لئے جس نے اسے پیدا کیا اور اس کی صورت بنائی اور کھولے اس کے کان اور آنکھیں اپنی خاص حفاظت اور امداد کے ساتھ، برکت والا ہے اللہ بہت اچھا پیدا کرنے والا۔

روزہ رکھنے کی دعا

روزہ رکھتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

وَبِصَوْمِ غَدٍ نَوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ○

اور میں نے رمضان المبارک کے روزہ کی نیت کی۔

روزہ افطاری کی دعا

حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت روزہ افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ○

اے اللہ میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے رزق سے افطار کیا۔

روزہ افطار کرنے کی جامع دعا

Marfat.com

روزہ افطار کرنے کی دیگر جامع دعا حسب ذیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ○

اے اللہ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیرے عطا کردہ رزق سے افطار کیا۔

روزہ افطار کے بعد کی دعا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم روزہ افطار کے بعد یہ دعا پڑھتے۔

ذَھَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی○

پیاس جاتی رہی رگیں تر ہو گئیں اس کا ثواب ثابت ہو گیا اگر اللہ نے چاہا۔

شب قدر کی دعا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر مجھے شب قدر کا پتہ چل جائے تو میں اس وقت کیا پڑھوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ پڑھا کرو۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

یا اللہ تو مجھے معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے والے کو پسند کرتا ہے مجھے بھی معاف فرما۔

میت کو قبر میں اتارنے کی دعا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس

Marfat.com

وقت میت کو قبر میں نیچے اتارتے تو یہ دعا پڑھتے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ○

اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے حکم سے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر اتارتا ہوں۔

(ترمذی جلد اول ابواب الجفائز باب ادخل المیت فی القبر حدیث 1034)

دفن سے فارغ ہونے کے بعد دعا کرنا

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریقہ تھا کہ جب میت کے دفن سے فارغ ہو جاتے تو تھوڑی دیر وہاں ٹھہر جاتے اور فرماتے کہ اپنے بھائی کے لئے اللہ سے مغفرت کا سوال کرو اور اس کے لئے منکر ونکیر کے سوالوں کے جواب میں ثابت قدم رہنے کی دعا مانگو کیونکہ اس وقت اس سے سوال ہوگا۔ (بیہقی۔ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میت کے دفن کرنے کے بعد سورۃ بقرہ کا شروع کا حصہ یعنی الٓمّٓ سے اَلْمُفْلِحُوْنَ تک سرہانے کی جانب پڑھا جائے اور سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں امن الرسول سے اختتام سورۃ تک پائنتی جانب پڑھی جائے تا کہ اللہ مہربانی فرمائے۔ (بیہقی)

زیارت قبور کے وقت کی دعائیں

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو تعلیم دیتے تھے کہ جب قبرستان جاتے تو فرماتے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَّنَحْنُ

Marfat.com

لَكُمْ تَبَعٌ○

اے (اس) بستی کے رہنے والے مومنوں اور مسلمانوں تم پر سلام! بیشک ہم بھی انشاء اللہ تم سے عنقریب ملنے والے ہیں' ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لئے عافیت کی دعا کرتے ہیں۔تم ہم سے پہلے جانے والے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔(ابن ماجہ جلد اول کتاب)

گناہوں کی مغفرت طلب کرنے کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَخَطَئِیْ وَعَمَدِیْ○

یا الٰہی میرے عمداً اور سہواً کیے ہوئے گناہ بخش دے۔(طبرانی فی الاوسط)

خطاء اور نادانی کی دعائے مغفرت

حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَھْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ○

یا الٰہی میری خطا' میری نادانی اور میرا اپنے کام میں حد سے بڑھنا اور وہ تمام گناہ جن کو تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے معاف کردے۔(بخاری مسلم)

بخشش باعث رحمت ہوئی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَدْخِلْنِیِ الْجَنَّۃَ○

یاالٰہی مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے جنت میں داخل کر۔ (طبرانی)

پوشیدہ اور ظاہری گناہوں کی دعائے بخشش

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ، لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ○

یاالٰہی میرے سب گناہ معاف فرمادے جو میں نے پہلے کیے اور جو میں نے بعد میں کیے اور جو میں نے پوشیدہ کیے اور جو ظاہری کیے اور جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، نہیں کوئی معبود مگر تو ہی ہے۔ (حاکم، مسند احمد)

عمداً گناہوں کی دعائے مغفرت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ جِدِّیْ وَھَزْلِیْ وَخَطَئِیْ وَعَمْدِیْ وَکُلُّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ○

اے میرے اللہ جو گناہ میں نے ارادہ سے کیے ہیں اور جو خوشی سے اور جو خطا سے اور جو قصداً مجھ سے سرزد ہوئے ہیں سب کو معاف فرمادے اور یہ سب میں نے ہی کیے ہیں تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا

Marfat.com

ہے اور تو ہی ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

قصداً گناہوں کی معافی طلب کرنے کی دعا

حضرت ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ جِدِّیْ وَھَزْلِیْ وَخَطَئِیْ وَعَمَدِیْ وَکُلُّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ○

یا الٰہی جو میں نے سچے ارادہ سے اور جو خوشی سے اور جو خطا سے اور قصداً جو گناہ میں نے کیے ہیں سب کو معاف فرما اور یہ سبھی مجھ سے ہوا ہے۔

ہر خطا کی بخشش مانگنے کی دعا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا دَیْنًا اِلَّا قَضَیْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِلَّا قَضَیْتَھَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ○

یا الٰہی ہماری کوئی خطا بخشے بغیر اور کوئی فکر دور کیے بغیر اور کوئی قرض ادا کیے بغیر اور کوئی حاجت پوری کیے بغیر خواہ دنیا کی ہو یا آخرت کی ہو نہ چھوڑ اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔ (طبرانی فی الکبیر)

گناہوں سے حصول پاکیزگی کی دعا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ عَنِّیْ خَطَایَایَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَایَایَ کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ○

یاالٰہی میری خطاؤں کو برف اور اولے کے پانی سے پاک کر دے اور میرے دل کی سیاہی کو اس طرح صاف کر دے جیسا کہ تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا اور میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنا تو نے مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ رکھا ہے۔

مغفرت، رحم، عافیت اور حصول رزق کی دعا

حضرت ابی مالک رضی اللہ تعالیٰ وعنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاھْدِنِیْ○

یاالٰہی مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے عافیت دے اور مجھے رزق عطا فرما اور مجھے حق کی طرف چلا۔

اللہ کی بارگاہ میں اپنے گناہوں کا اقرار

حضرت عبداللہ بن عمرہ بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَظُلْمَنَا وَھَزْلَنَا وَجِدَّنَا وَخَطَأَنَا وَعَمَدَنَا وَکُلَّ ذٰلِكَ عِنْدَنَا○

Marfat.com

اے پروردگار ہمارے گناہ اور ظلم بخش دے او جو خوشی سے کیے ہیں جوارا تاً کیے ہیں اور جو خطا سے صادر ہوئے ہیں اور یہ تمام کچھ ہماری طرف سے ہوا ہے۔(احمد، طبرانی)

برکات سے محروم نہ ہونے کی دعا

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِئِیْ وَعَمَدِیْ وَھَزْلِیْ وَجِدِّیْ وَلَا تَحْرِمْنِیْ بَرَکَۃَ مَا اَعْطَیْتَنِیْ وَلَا تَفْتِنِّیْ فِیْمَا اَحْرَمْتَنِیْ○

یاالٰہی جو گناہ مجھ سے خطاً اور عملاً اور جو مذاقاً جوارادۃً صادر ہوئے وہ تمام کے تمام معاف فرما دے اور جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا اس کی برکت سے محروم نہ کر اور جس چیز سے محروم کیا اس کے بارے میں فتنہ میں نہ ڈال۔

استقامت ایمان

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا لَّا یَرْتَدُّ وَنَعِیْمًا لَّا یَنْفَدُ وَمُرَافَقَۃَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اَعْلٰی دَرَجَۃِ الْجَنَّۃِ جَنَّۃِ الْخُلْدِ○

یاالٰہی میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں جو جانے والا نہ ہو اور ایسا آرام جو ختم نہ ہو اور جنت الخلد کے اعلیٰ درجہ میں اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

Marfat.com

رفاقت مانگتا ہوں۔(نسائی' ابن حبان' حاکم)

حصول کامیابی اور فلاح کی دعا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَالُکَ صِحَّۃً فِیْ اِیْمَان وَّاِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَّنَجَاحًا تَتْبَعُہٗ فَلَاحًا وَّرَحْمَۃً مِنْکَ وَعَافِیَۃً وَمَغْفِرَۃً مِنْکَ وَرِضْوَانًا○

اے اللہ میں تجھ سے صحت ایمان کے ساتھ' اور ایمان حسن اخلاق کے ساتھ مانگتا ہوں اور اس کامیاب کا سوالی ہوں جس کے بعد فلاح ہو اور تیری رحمت' تیری مغفرت کا اور تیری رضا کا سائل ہوں۔(نسائی' حاکم)

دین اسلام پر ثابت قدم رہنے کی دعا

یَاوَلِیَّ الْاِسْلَامِ وَاَھْلِہٖ ثَبِّتْنِیْ بِہٖ حَتّٰی اَلْقَاکَ○

اے اسلام اور اہل اسلام کے مددگار مجھے اسلام پر ثابت قدم رکھ یہاں تک کہ میں تجھ سے ملوں۔(طبرانی)

حصول قوت وعزت کی دعا

حضرت بریدہ بن حصیب الاسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ فِیْ رِضَاکَ ضُعْفِیْ وَخُذْ اِلَی الْخَیْرِ بِنَاصِیَتِیْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَھٰی رِضَائِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ وَاِنِّیْ ذَلِیْلٌ

Marfat.com

فَاَعِزَّنِیْ وَاِنِّیْ فَقِیْرٌ فَارْزُقْنِیْ○

یاالٰہی میں ناتواں ہوں' میری ناتوائی کو اپنی رضا میں قوت کی چیز بنادے اور میری پیشانی پکڑ کر مجھے بھلائی پر لگا دے اور میں ذلیل ہوں مجھے عزت دے' میں فقیر ہوں مجھے رزق دے۔ (حاکم' ابن شیبہ)

اللہ تعالیٰ سے اکرام اور خوشی طلب کرنے کی دعا

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَکْرِمْنَا وَلَا تُھِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَیْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا○

یاالٰہی ہمیں زیادہ دے اور کم نہ دے' اور ہمیں اکرام دے اور ہمیں ذلیل نہ فرما اور ہمیں عطا کر' اور ہمیں محروم نہ کر اور ہمیں خوشی عطا فرما اور ہم سے راضی ہوجا۔ (ترمذی' نسائی' حاکم)

دنیا وآخرت میں حصول عافیت کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَسْئَلُ اللّٰہُ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ○

یاالٰہی میں تیری بارگاہ میں دنیا وآخرت کی عافیت کا سوالی ہوں۔ (ترمذی)

بیوی اور اولاد کے لئے دعائے برکت

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا وَاَھْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِیْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَ ذَرِّیَّاتِنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِیْنَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِیْنَ بِھَا قَابِلِیْھَا وَاَتْمِمْھَا عَلَیْنَا○

یاالٰہی ہمارے دلوں میں الفت پیدا فرمادے اور ہمارے آپس کے تعلقات کو بہتر بنادے اور ہمیں سلامتی والی راہ دے اور ہمیں تاریکیوں سے نجات عطا فرما کر اپنے نور کی طرف لا اور ہمیں ظاہری اور پوشیدہ بے حیائیوں سے دور رکھ اور ہمارے کانوں میں اور ہماری آنکھوں میں اور ہمارے قلوب میں اور ہماری ازواج میں اور ہماری اولاد میں برکت عطا فرما اور ہماری توبہ قبول فرما بے شک تو توبہ قبول کرنے والا ہے اور رحم والا اور ہمیں اپنی نعمتوں پر شکر گزار اور ثناء کرنے والا بنا اور نعمتوں کے قابل بنا اور ان کو ہم پر پورا کر دے۔ (ابوداؤد، طبرانی، ابن حبان، حاکم)

بڑھاپے میں باعزت رہنے کی دعا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَیَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّیْ

Marfat.com

وَانْقِطَاعِ عُمُرِیْ○

یاالٰہی مجھے بڑھاپے اور آخری عمر میں وسیع تر روزی عطا فرما۔

عزت والی موت کے لئے دعا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَالُکَ عَیْشَۃً نَّقِیَّۃً وَّمِیْتَۃً سَوِیَّۃً وَمَرَدًّ اَغَیْرَ مَخْزِیٍّ وَّلَا فَاضِحٍ○

یاالٰہی میں تیری بارگاہ سے پاکیزہ زندگی اور صحیح طریقہ کی موت اور دنیا سے ایسی واپسی کا سائل ہوں جس میں ذلت اور رسوائی نہ ہو۔ (طبرانی)

حصول غنا کی دعا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَالُکَ غِنَایَ وَغِنَاءَ مَوْلَایَ○

یاالٰہی میں تجھ سے اپنے اور اپنے متعلقین کا غنا مانگتا ہوں۔ (طبرانی)

نیک بندوں کی صحبت طلب کرنے کی دعا

حضرت عبداللہ بن بریدہ الخطمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یَّنْفَعُنِیْ حُبُّہٗ عِنْدَکَ اَللّٰھُمَّ فَلَمَّا رَزَقْتَنِیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْہُ قُوَّۃً لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ اَللّٰھُمَّ وَمَا زَوَیْتَ عَنِّیْ مِمَّآ اُحِبُّ

Marfat.com

فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ○

یاالٰہی مجھے اپنی محبت عطا فرما' اوراس شخص کی محبت جو مجھے تیرے در پر نفع دے یااللہ جس طرح تو نے مجھے وہ دیا جو مجھے پسند ہے تو تو اسے اس کام میں میرا مددگار بنا جو تجھے پسند ہو اور جس طرح تو نے مجھ سے میری پسند کی چیزیں دور رکھیں تو ان کا دور ہونا میرے لیے ان چیزوں کے ذریعے فرصت کا ذریعہ بنا جو تجھے پسند ہو۔ (ترمذی)

حصول علم نافع کی دعا

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَارْزُقْنِیْ عِلْمًا تَنْفَعُنِیْ بِہٖ○

یاالٰہی جو علم تو نے مجھے عطا کیا اس سے مجھے نفع دے اور مجھے نفع دینے والا علم سیکھا اور مجھے ایسا علم سیکھا جس کے ذریعے تو مجھے نفع دے۔

(نسائی' حاکم)

استفادہ سماعت و بینائی کی دعا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاجْعَلْھُمَا الْوَارِثَ مِنِّیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ یَّظْلِمُنِیْ وَخُذْ مِنْہُ بِثَارِیْ○

Marfat.com

یاالٰہی مجھے میری سماعت' اور بینائی سے استفادہ نصیب فرما اور آخر عمر تک ان دونوں کو باقی رکھ اور جو مجھ پر ظلم کرے اس کے مقابلہ میں میری مدد کر اور اس سے میرا بدلہ لے۔ (ترمذی' نسائی' حاکم' ابویعلیٰ)

برائیوں سے چھٹکارے کی دعا

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ الطَّیِّبَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ وَاَنْ تَتُوْبَ عَلَیَّ وَاِنْ اَرَدْتَّ بِعِبَادِکَ فِتْنَۃً اَنْ تَقْبِضَنِیْ اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ○

یاالٰہی میں تیرے دربار میں پاکیزہ اشیاء کا سائل ہوں اور برائی ترک کرنے کا اور مسکینوں سے محبت رکھنے کا اور تو میری توبہ قبول فرما اور جب تو بندوں کو کسی فتنہ میں مبتلا کرنے کا ارادہ کرے تو مجھے فتنہ میں مبتلا کیے بغیر اٹھالے (بزار)

کھیتی باڑی میں برکت کی دعا

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ ضَعْ فِیْ اَرْضِنَا بَرَکَتَھَا وَزِیْنَتَھَا وَسَکَنَھَا○

یاالٰہی ہماری زمین میں برکت عطا فرما اور زینت اور آرام وسکون دینے والی چیزیں پیدا فرما۔ (طبرانی فی الاوسط)

بہترین سیرت کی دعا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ○

یاالٰہی تو نے میری صورت بہتر بنائی ہے پس تو میری سیرت بھی بہتر کر دے۔(احمد ابویعلیٰ)

ناگہانی آفات سے پناہ

حضرت ابویاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْھَدَمِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْغَرْقِ وَالْحَرَقِ وَالْھَرَمِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِی الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا○

یاالٰہی میں کسی عمارت کے نیچے دب جانے سے اور گر کر اور ڈوب کر اور جل کر مرنے سے اور زیادہ بڑھاپے سے تیری پناہ لیتا ہوں اور اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ موت کے وقت شیطان مجھے گمراہ کرے اور اس سے پناہ مانگتا ہوں کے تیرے راستے سے پیٹھ پھیر کر مروں اور اس سے پناہ چاہتا ہوں کہ سانپ اور بچھو کے ڈنگ سے موت ہو۔(ابوداؤد، نسائی، حاکم)

بری بیماریوں سے پناہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَیِّئِ الْاَسْقَامِ○

Marfat.com

یاالٰہی میں برص اور جنون' اور جذاب اور بری بیماریوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔(ابوداؤد' نسائی ابن ابی شیبہ)

نفاق اور برے اخلاق سے پناہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْٓءِ الْاَخْلَاقِ○

یاالٰہی میں جھگڑے سے اور نفاق سے اور برے اخلاق سے تیری پناہ چاہتا ہوں (ابوداؤد)

بزدلی' بخیلی' فتنہ سینہ اور عذاب قبر سے پناہ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْٓءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ○

یاالٰہی میں بزدلی اور بخیلی سے اور بری عمر سے اور ہیضہ کے فتنہ سے اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔(ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' ابن حبان)

غربت اور برے ساتھی سے پناہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ

Marfat.com

اَلضَّجِیْعُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِیَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ ط

یاالٰہی میں بھوک سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ برا ساتھی ہے جو پاس رہتا ہے اور خیانت سے تیری پناہ چاہتا ہوں اس لیے کہ وہ بری ہمراز ہے۔(ابوداؤد)

بزدلی بے بسی کنجوسی اور بڑھاپے سے پناہ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَكَّهَا اَنْتَ وَلِیُّهَا وَمَوْلَاهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا یُسْتَجَابُ لَهَا○

یاالٰہی میں بے بسی اور سستی اور بزدلی سے اور کنجوسی سے اور کمزوری سے اور زیادہ بڑھاپے سے اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے میرے پروردگار میرے نفس کو ستھرا کر دے اور اسے پاک فرما دے تو ہی اس کو بہتر پاک کرنے والا ہے تو ہی اس کا مددگار اور مولا ہے اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جس میں نفع نہ ہو اور اس قلب سے جس میں خشوع نہ ہو اور اس نفس سے جو بھوکھا رہے اور اس دعا سے جس میں قبولیت نہ

Marfat.com

ہو۔(بخاری، مسلم، ترمذی)

دل آنکھ کان کی برائی سے پناہ

حضرت شکل بن حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِی وَمِنْ شَرِّ بَصَرِی وَمِنْ شَرِّ لِسَانِی وَمِنْ شَرِّ قَلْبِی وَمِنْ شَرِّ مُنِیِّی○

یاالٰہی میں اپنے کان اور آنکھ اور دل اور معنی کی برائی سے تیری پناہ لیتا ہوں۔(ترمذی، ابوداؤد، نسائی، حاکم)

آٹھ بری چیزوں سے پناہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَال○

یاالٰہی میں فکر اور غم سے اور عاجزی سے اور سستی سے اور بزدلی اور بخیلی سے اور قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

فتنہ دجال سے پناہ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم نے فرمایا:

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ○

ہم عذاب نار سے اور ہم تمام فتنوں سے جو ظاہری ہوں یا پوشیدہ ہوں اور دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ (ابوعوانہ)

اللہ کی ناراضگی سے پناہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ○

یاالٰہی میں تیری نعمت کے چلے جانے سے اور تیری عافیت کے چلے جانے سے اور تیری سزا کے اچانک آجانے سے اور تیری ہر طرح کی خفگی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی)

برے علم کے شر سے پناہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَالَمْ اَعْلَمْ○

یاالٰہی میں اپنے علم کے شر اور جہالت کی برائی سے تیری پناہ لیتا ہوں۔

Marfat.com

(نسائی، ابن ابی شیبہ)

برے اعمال سے پناہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ○

یا الٰہی میں اپنے ان اعمال کے شر سے جو مجھ سے ہو چکے اور ان اعمال کی برائی سے جو ابھی نہیں کیے تیری پناہ لیتا ہوں۔ (مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ)

برے دن بری رات برے وقت اور برے دوست سے پناہ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِکَ مِنْ یَوْمِ السُّوْٓءِ وَمِنَ اللَّیْلَةِ السُّوْٓءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْٓءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْٓءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْٓءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ○

یا الٰہی میں برے دن سے اور بری رات سے اور برے وقت سے اور برے صاحب سے اور مستقل مقام کے برے پڑوسی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔
(طبرانی فی الکبیر)

دنیا کے فتنے اور عذاب قبر سے پناہ

حضرت سعید بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ○

یاالٰہی میں بخیلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور بے کار بڑھاپے کی عمر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دنیا کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(بخاری، ترمذی، نسائی)

برے ہمسایہ سے پناہ مانگنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِکَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ فَاِنَّ جَارَ الْبَادِیَةِ یَتَحَوَّلُ○

یاالٰہی میں تیری پناہ لیتا ہوں، مستقل برے پڑوسی سے اس لیے کہ سفر کا ساتھی تو علیحدہ ہو جاتا ہے۔ (نسائی، ابن حبان، حاکم)

زندگی اور موت کے فتنے سے پناہ مانگنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ

Marfat.com

اَلْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ○

یاالٰہی میں عاجزی سے اور سستی سے اور بزدلی سے اور زیادہ بڑھاپے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ لیتا ہوں اور میں زندگی اور موت کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(بخاری مسلم، ابوداؤد، ترمذی، طبرانی فی الصغیر)

مصائب سے محفوظ رہنے کی دعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ جُهْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْكِ الشَّقَآءِ وَسُوْءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ○

یاالٰہی ہم بلا اور سخت مصیبت سے اور بدبختی کے پانے سے اور قضا کے فیصلے سے جو ہمارے حق میں بہتر نہ ہو اور دشمنوں کی خوشی سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ (بخاری)

افلاس ذلت اور ظلم سے پناہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْفَاقَةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ○

یاالٰہی میں تیری پناہ چاہتا ہوں فقر و فاقہ سے اور ذلت سے اور ظلم اور مظلوم بننے سے۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، حاکم)

Marfat.com

مسافر کو الوداع کرنے والی دعا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب آپ کسی کو رخصت کرتے تو آپ اس کا ہاتھ پکڑ لیتے اور اس وقت تک نہ چھوڑتے جب تک وہ خود ہاتھ نہ چھڑاتا اور ان الفاظ سے دعا کر۔

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَاٰخِرَ عَمَلِكَ○

میں نے تیرے دین اور تیری امانت اور تیرے آخری عمل کو اللہ کی امان میں دیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اور جو شخص یوں کہے کہ میں سفر کو جانا چاہتا ہوں مجھے وصیت کیجئے' تو اسے یہ وصیت کیجئے۔

عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ○

اللہ کے خوف کو اور ہر بلندی پر تکبیر لازم پکڑو۔ (ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)

سفر پر رخصت ہوتے وقت کی دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسافر رخصت کرنے والے کے حق میں یہ دعا کرے۔

اَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَا تَخِيْبُ وَدَائِعُهٗ○

تم کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کی نگہبانی میں دی ہوئی چیزیں ضائع نہیں ہوتیں۔ (طبرانی)

مسافر کیلئے دعا سلامتی

پھر جب وہ روانہ ہو جائے تو اس کو یہ دعا دے۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اَطْوِلَہُ الْبُعْدَ وَھَوِّنْ عَلَیْہِ السَّفَرَ○

یا الٰہی اس کا سفر آسانی سے طے ہو اور اس کے لئے اس پر سفر آسان فرما۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

مسافر کے لئے دعا کا تحفہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم میرا سفر کا ارادہ ہے مجھے کچھ (دعا کا) تحفہ دیجئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعائیں دیں۔

زَوَّدَکَ اللّٰہُ التَّقْوٰی وَغَفَرَ ذَنْبَکَ وَیَسَّرَ لَکَ الْخَیْرَ حَیْثُ مَا کُنْتَ ○

اللہ تعالیٰ تقویٰ کو تیرے سفر کا سامان بنائے اور تیرے گناہ معاف کر دے اور جہاں تو جائے تیرے لیے خیر آسان ہو۔ (ترمذی، حاکم)

سواری پر سوار ہونے کی دعا

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سواری کیلئے جانور لایا گیا جب آپ نے رکاب میں پیر رکھا تو بسم اللہ کہا اور جب سواری کی پشت پر بیٹھے تو الحمد اللہ کہا پھر یہ پڑھا،

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ○

اللہ پاک ہے جس نے اس کو ہمارے قبضہ میں دیا اور اس کی قدرت کے بغیر ہم اسے قبضہ میں کرنے والے نہ تھے اور تحقیق ہم کو اپنے رب کی طرف جانا ہے۔

اس کے بعد پھر الحمد للہ تین مرتبہ اور اَللّٰہُ اَکْبَر تین مرتبہ کہا پھر یہ کلمات کہے

Marfat.com

سُبْحَانَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ○

اے اللہ! تیری ذات پاک ہے، میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا تو میری مغفرت فرما تیرے سوا اور کوئی مغفرت کرنے والا نہیں۔

یہ کلمات کہہ کر جناب علی مسکرائے تو لوگوں نے کہا اے امیر المومنین مسکرانے کی وجہ کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا میں نے وہی عمل کیا جو سرکار کو کرتے دیکھا تھا میں نے سرکار کو مسکراتے دیکھ کر معلوم کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ بندہ جب اپنے رب سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتا ہے تو رب کریم فرماتا ہے کہ بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی مغفرت نہیں کرتا۔ (ترمذی جلد دوم ابواب الدعوات حدیث 1374)

سفر پر جاتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کے لیے روانہ ہونے لگتے تو آسمان کی طرف انگلی اٹھا کر یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ○ اَللّٰهُمَّ اَصْحَبْنَا بِنُصْحِكَ وَاَقْلِبْنَا جِذْمَةً اَللّٰهُمَّ ازْوِلَنَا الْاَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَیْنَا السَّفَرَ ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَابَةِ الْمُنْقَلَبِ○

یا الٰہی تو ہی سفر میں ہمارا دوست ہے اور تو ہی ہمارے گھر بار میں محافظ ہے اور ہم نے تیرے حکم کے ساتھ صبح کی اور تیرے ذمہ کو قبول کیا۔ اے اللہ تو اپنی بھلائی کے ساتھ ہمیں واپس لا یا الٰہی تو ہمارے لیے زمین کو سکڑ دے اور

Marfat.com

اس سفر کو ہمارے لیے آسان کر دے یا الٰہی میں تیری پناہ چاہتا ہوں سفر کی سختی اور تکلیف دے واپسی سے۔

(ترمذی جلد دوم ابواب الدعوات باب مایقول اذا خرج مسافر احدیث 1365)

بلندی پر چڑھنے اور نیچے اترنے کی دعا

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَاِذَا انْزَلْنَا سَبَّحْنَا○

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمارا معمول یہ تھا کہ جب بلندی پر چھڑتے تو تکبیر پڑھتے یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے اور نیچے اترتے تو تسبیح بیان کرتے یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ کہے۔ (بخاری)

بلندی پر تکبیر کہنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد، حج یا عمرہ سے واپس تشریف لاتے آپ راستہ میں ہر بلندی پر تین مرتبہ تکبیر پڑھتے اس کے بعد فرماتے۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ○ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابُ وَحْدَهٗ○

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہی اقتدار اور حمد کا سزاوار ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم لوٹنے والے توبہ کرنے والے عبادت اور سجدہ کرنے والے ہیں اور اپنے رب کے لیے حمد کرنے والے

Marfat.com

ہیں۔اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کیا اپنے بندے کی مدد فرمائی اور کافروں کے لشکر کو تنہا شکست دی۔(بخاری)

جب سفر میں رات پڑ جائے

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دوران سفر رات پڑ جائے تو یہ پڑھو۔

يَا اَرْضُ رَبِّىْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَّاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِى الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ○

اے زمین تیرا اور میرا پرودگار اللہ تعالیٰ ہے۔ میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں' تیرے شر سے اور ان چیزوں کے شر سے جو تجھ میں پیدا کی گئیں اور جو تجھ پر چلتی ہیں اور اللہ کی پناہ لیتا ہوں' شیر سے' اژدھے سے اور سانپ سے' اور بچھو سے اور اس شہر کے باشندوں کے شر سے اور باپ کے شر سے اور اولاد کے شر سے۔(نسائی' حاکم)

جب وہ مقام نظر آئے جہاں جانا ہو

حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرْضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ فَاِنَّا نَسْئَلُكَ خَيْرَ

Marfat.com

هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ اَهْلِهَا وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ اَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا○

اے اللہ جو پروردگار ہے ساتوں آسمانوں اور ان تمام چیزوں کا جو ان کے نیچے ہیں اور جو سات زمینوں کا پروردگار ہے اور ان تمام چیزوں کا جو ان کے اوپر ہیں اور جو شیاطین کا پروردگار ہے اور ان سب کا جن کو شیاطین نے گمراہ کیا اور جو پروردگار ہے ہواؤں کا اور ان تمام چیزوں کا جنہیں ہواؤں نے اڑایا ہے پس ہم تجھ سے اس آبادی کی اور اس میں رہنے والوں کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں اور اس کے شر سے اور اس کی آبادی کے شر سے اور ان چیزوں کے شر سے جو اس کے اندر ہیں تیری پناہ لیتے ہیں۔

منزل پر پہنچنے کے کلمات

حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو کسی منزل پر اُترے اور یہ کلمات کہہ لے۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهٖ ذٰلِكَ○

میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ لیتا ہوں مخلوق کے شر سے۔ تو اسے کوئی چیز نقصان نہ پہنچائے گی یہاں تک کہ اپنی اس منزل سے کوچ کر جائے۔

(مسلم)

کسی شہر یا بستی میں داخل ہونے کی دعا

جب مسافر کسی شہر یا بستی میں داخل ہونے لگے تو اس دعا کو تین بار پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا

Marfat.com

وَحَبِّبْنَا اِلٰی اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَهْلِهَا اِلَیْنَا○

یا الٰہی تو ہمیں اس میں برکت عطا فرما' یا الٰہی تو ہمیں اس کے میوے نصیب فرما اور یہاں کے رہنے والوں کے دلوں میں ہماری محبت اور یہاں کے نیک بندوں کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا کر دے۔ (حصن حصین)

بحری سفر میں ڈوبنے سے محفوظ رہنے کا عمل

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص یہ چاہے کہ وہ سمندری سفر میں ڈوبنے سے محفوظ رہے تو وہ یہ دونوں آیات پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ○

اللہ تعالیٰ کے نام سے ہے اس کا چلنا اور ٹھہرنا۔ بے شک میرا رب بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

سفر سے واپسی کی دعا

جب سفر سے واپس ہو تو ہر بلندی پر تین مرتبہ تکبیر کہے (اَللّٰهُ اَکْبَرُ) اس کے بعد یہ پڑھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ سَائِحُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ○

Marfat.com

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم واپس ہونے والے ہیں۔ توبہ کرنے والے ہیں۔ عبادت کرنے والے۔ سجدہ کرنے والے ہیں۔ زمین میں سفر کرنے والے ہیں۔ اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دیا اور اپنے بندہ کی مدد فرمائی اور تمام مخالف جماعتوں کو اسی نے تنہا شکست دی۔ (حصن حصین)

واپسی پر سفر کے دوران جب اپنے شہر میں داخل ہو

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ○

ہم واپس ہونے والے ہیں' توبہ کرنے والے ہیں' عبادت کرنے والے ہیں اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں۔ (بخاری' نسائی' مسلم)

سفر سے واپسی پر گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَّا یُغَادِرُ عَلَیْنَا حَوْبًا○

ہم توبہ کرتے ہیں' ہم توبہ کرتے ہیں' اپنے پروردگار کے حضور رجوع کرتے ہیں ایسی توبہ اور رجوع جو ہمارے اوپر کوئی گناہ نہ چھوڑے۔

(طبرانی فی الکبیر' احمد)

کھانا سامنے آنے کی دعا

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب کھانا پیش کیا جاتا ہے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْمَا رَزَقْتَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ بِسْمِ اللّٰهِ○

''اے اللہ جو نوازا ہے تو نے اس میں برکت عطا فرما اور عذاب دوزخ سے بچا' اللہ کے نام سے شروع ہے''۔(الدعا)

کھانا شروع کرنے کی دعا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کھانے پر ہاتھ لگاؤ (یعنی شروع کرو) تو یہ دعا پڑھو۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ

''شروع ہے اللہ کے نام سے اور اس کی برکت پر''۔(حصن حصین)

آغاز کھانا کے وقت پوری بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا:

شروع میں صرف بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ لینا بھی کافی ہے اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم پڑھ لینا بہتر ہے۔علامہ نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ افضل بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ہے اور بِسْمِ اللّٰهِ سے بھی سنت ادا ہو جائے گی۔

(شرح مواہب)

علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ شارح مواہب نے لکھا ہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْمَا رَزَقْتَنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ

اے اللہ اس کھانے میں ہمارے لئے برکت ڈال دے اور تو بہتر رزق

Marfat.com

دینے والا ہے۔(شرح مواہب جلد۴)

کھانے میں برکت کی دعا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ کھانا کھلائے تو یہ کہے۔

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ○

''اے اللہ اس میں ہمیں برکت عطا فرما اور اس سے بہتر کھانا نواز''۔

(ترمذی)

آغاز میں بِسْمِ اللّٰہِ بھولنے کا تدارک:

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شروع میں بِسْمِ اللّٰہِ بھول جائے تو جب یاد آ جائے تو بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ پڑھ لے۔(ابوداؤد، ترمذی، حاکم)

پہلا لقمہ لینے کی دعا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلا لقمہ لیتے تو یَاوَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ اے وسیع مغفرت والے کہتے۔(سیرت الشامی)

ہر لقمے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندے سے خوش ہوتے ہیں جو ایک لقمہ کھائے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے اور ایک گھونٹ پانی پیئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے۔ مسلم شریف۔

اس سے معلوم ہوا کہ ہر لقمہ پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا خوشنودی رب کا باعث ہے اور مزید ثواب کا باعث ہے۔

Marfat.com

کھانا کھاتے وقت کی دعا:

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھاتے یا پیتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَہٗ وَجَعَلَ لَہٗ مَخْرَجًا○

''اللہ کا شکر ہے جس نے کھلایا پلایا حلق سے اُترنا آسان کیا اور نکلنے کا راستہ بنایا''۔(ابوداؤد)

پیٹ بھر جانے کی دعا:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا جب پیٹ بھر جاتا تو یہ دعا پڑھتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا غَیْرَ مَکْفُوْرٍ وَّلَا مُوَدَّعٍ○

''تمام تعریف اللہ کے لئے' ایسی تعریف جو بہت ہو' پاکیزہ ہو' بابرکت ہو' نہ ناشکری کی گئی نہ چھوڑی گئی''۔(عمل الیوم نسائی نمبر ۲۸۳)

دسترخوان سے اُٹھتے وقت کی دعا:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب دسترخوان اُٹھنے لگتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا○

''ایسی تعریف جو بہت زیادہ پاکیزہ ہو' بابرکت ہو' نہ اس پر کفایت کی گئی ہو

Marfat.com

نہ اسے چھوڑا گیا' نہ اس سے بے پرواہی کی گئی۔ اے پروردگار ہمارے''۔

(ترمذی شریف)

دودھ پینے کی دعا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے خدا دودھ پلائے تو یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ (ترمذی)

''اے اللہ اس میں ہمارے لئے برکت عطا فرما اور زیادہ عطا فرما''۔

پانی پینے کی دعائیں:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم برتن سے پانی پیتے تو تین سانس میں پیتے اور ہر مرتبہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ** کہتے اور آخر میں شکر ادا کرتے۔ (ابن سنی)

حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی پیتے تو یہ دعا فرماتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سَقَانَا عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِهٖ وَلَمْ يَجْعَلْ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا○

''تعریف اللہ پاک کی جس نے اپنی رحمت سے شیریں پانی پلایا اور ہمارے گناہوں کے سبب نمکین اور کھارا نہیں بنا''۔ (الدعا)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی مانگا میں پیالہ میں پانی لے کر حاضر ہوا۔ اس میں بال معلوم ہوا میں نے اسے نکال دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ دعا دی۔ **اَللّٰھُمَّ جَمِّلْهُ** (اے اللہ اسے اچھا رکھیو) راوی نے

Marfat.com

کہا کہ میں نے ان کو ۹۳ سال کی عمر میں دیکھا ان کے سر اور داڑھی کے بال سیاہ تھے۔ یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا اثر تھا۔ (ابن سنی)

نیا کپڑا پہننے کی دعا:

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کپڑے پہن کر یہ دعا پڑھے تو اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا وَ رَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ○

اللہ ہی کے لیے ہیں تمام خوبیاں جس نے یہ کپڑا مجھے پہنایا اور نصیب کیا ہے بغیر میری کوشش اور قوت کے۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ حاکم)

ہر نئی چیز پہننے کی دعا:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لے کر فرماتے کہ اللہ نے مجھے یہ عنایت فرمایا، عمامہ ہوتا یا کرتہ ہوتا یا چادر ہوتی یا اس کے علاوہ اور کوئی کپڑا ہوتا اس کے بعد نیچے لکھی ہوئی دعا پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِیْهِ اَسْئَلُكَ خَیْرَهٗ وَخَیْرَ مَاصُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَاصُنِعَ لَهٗ○

اے اللہ سب تعریف تیرے ہی لیے ہے جیسا کہ تو نے یہ کپڑا مجھے پہنایا۔ میں تجھ سے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس چیز کی بھلائی کا سوال

Marfat.com

کرتا ہوں جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس کی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے جس کیلئے یہ بنایا گیا ہے۔

(ابوداؤد، ترمذی، سنائی، ابن حبان حاکم)

نئے لباس پر پرانا لباس صدقہ کرنا:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نئے کپڑے پہن کر یہ دعا کرے اور پھر پرانے کپڑے کو صدقہ کر دے تو زندگی میں اور مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور اس کے چھپانے میں رہے گا یعنی خدائے ذوالجلال اسے مصیبتوں سے محفوظ رکھے گا اور اس کے گناہوں کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَااُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ○

''ہر طرح کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے مجھے لباس پہنایا جس سے میں اپنے جسم کو چھپاتا ہوں اور زندگی میں اس کے ذریعے سے زینت قائم کرتا ہوں۔'' (ابن ماجہ جلد دوم کتاب اللباس)

روزمرہ کپڑے پہننے کی دعا:

حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جب کپڑے پہننے لگو تو یوں کہو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَالُكَ مِنْ خَیْرِهٖ وَ خَیْرِ مَا هُوَلَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّمَا هُوَلَهٗ○

''یا الٰہی میں تجھ سے اس کپڑے کی بھلائی اور جس مقصد کے لئے ہے اس کی بھلائی کا سوالی ہوں اور اس کی برائی سے اور یہ جس مقصد کے لئے ہے اس

Marfat.com

کی برائی سے تیری پناہ لیتا ہوں۔(ابن السنی)

دوسرے کو نیا لباس پہنے دیکھے:

حضرت ابی درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی مسلمان کو نیا کپڑا پہنتے دیکھو تو یوں کہو۔

تُبْلِیْ وَیُخْلِفُ اللّٰہُ ○

''تم اس کپڑے کو پرانا کرو اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ تمہیں اور کپڑا عطا کرے''۔

حصول بارش کی دعا:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بارش کے لیے یہ دعا مانگتے دیکھا۔

اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُّغِیْثًا مَّرِیْئًا مَّرِیْعًا نَّافِعًا غَیْرَ ضَآرٍّ عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ○

اللہ ہمارے لیے بارش عطا فرما تاکہ ہماری مدد ہو اور انجام اچھا ہو نفع دینے والی بارش، نقصان دینے والی نہ ہو جلدی آنے والی ہو دیر سے آنے والی نہ ہو۔

دعائے استسقاء:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دفعہ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بارش رک جانے کے بارے میں عرض کی اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہ کو عید گاہ میں جمع ہونے کا حکم دیا۔ ابھی سورج کا کنارہ ظاہر ہوا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور یہ دعا پڑھی۔

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ○ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ○ اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَآ اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّ بَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ○

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو جہانوں کا رب ہے۔ رحمٰن رحیم ہے۔ آخرت کے دن کا مالک ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ الٰہی تو ہی اللہ ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو غنی ہے اور ہم فقیر ہیں۔ ہم پر بارش نازل فرما اور بارش کو ہمارے لئے باعث قوت بنا پہنچنے کے وقت تک کر دے۔

بارش لئے جب بادل نظر آئے:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب آسمان پر بادل آتے دیکھتے تو یوں کہتے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلَ بِهٖ اَللّٰهُمَّ سَيِّبًا نَّافِعًا○

اے اللہ! ہم اس چیز کی برائی سے تیری پناہ چاہتے ہیں جسے لے کر یہ بادل بھیجا گیا ہے اے اللہ! نفع دینے والی بارش فرما۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

بارش برستے وقت کی دعا:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بارش برستے وقت یہ پڑھتے۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَافِعًا ○

اے اللہ! اس کو بہت برسنے والا اور نفع دینے والا بنا۔ (بخاری)

نقصان دینے والی بارش سے بچنے کی دعا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بارش کے ضرر سے محفوظ رہنے کیلئے یہ دعا فرماتے۔

اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالْاٰجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِیَۃِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ ○

اے اللہ! ہمارے آس پاس برسا اور ہم پر نہ برسا اے اللہ! ٹیلوں پر اور بنوں میں اور پہاڑوں اور نالوں میں اور درخت پیدا ہونے کی جگہوں میں برسا۔

تیز آندھی کے وقت کی دعا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تیز آندھی دیکھتے تو یہ کلمات فرماتے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ ○

یا الٰہی میں تجھ سے اس ہوا کی خیر کا اور اس چیز کی خیر کا جو اس میں ہے سوال کرتا ہوں جس کو لے کر یہ بھیجی گئی ہے اور تجھ سے پناہ چاہتا ہوں اس ہوا کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے اور اس چیز کے شر سے جس کو لے کر یہ آئی ہے۔ (مسلم، ترمذی، نسائی)

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تیز ہوا چلتی تو اس طرح دعا کرتے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَالُکَ مِنْ خَیْرِ مَا اُمِرَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اُمِرَتْ بِہٖ ○

اے اللہ! میں تجھ سے اس چیز کی خیر کا سوال کرتا ہوں جس کا اس کو حکم دیا گیا ہے اور میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں اس چیز کے شر سے جس کا اسے حکم دیا گیا ہے۔ (ابویعلٰی)

آئینہ دیکھنے کی دعا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آئینہ دیکھتے تو یہ پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ ○

اے اللہ! جیسے تو نے میری صورت اچھی بنائی میرے اخلاق بھی اچھے کر دے۔ (ابن حبان)

دارمی میں یہ روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

گھر سے نکلتے وقت کی دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ○

میں اللہ کے نام کے ساتھ نکلا۔ میں نے اللہ پر ہی بھروسہ کیا' طاقت اور قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ (ابوداؤد' ترمذی' نسائی ابن حبان' ابن سنی)

Marfat.com

بازار میں داخل ہونے کی دعا:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بازار میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَالُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ السُّوْقِ وَ خَیْرَمَا فِیْھَا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّمَا فِیْھَا ط اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اُصِیْبَ فِیْھَا یَمِیْنًا فَاجِرَۃً اَوْ صَفْقَۃً خَاسِرَۃً ○

میں اللہ کا نام لے کر داخل ہوا اے اللہ! میں تجھ سے اس بازار کی اور جو کچھ اس بازار میں ہے اس کی خیر طلب کرتا ہوں اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس بازار کے شر سے اور جو کچھ اس بازار میں ہے اس کے شر سے اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ یہاں جھوٹی قسم کھاؤں یا معاملہ میں نقصان اُٹھاؤں۔ (مستدرک حاکم' ابن سنی)

نیا چاند دیکھنے کی دعا

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نیا) چاند دیکھتے تو دعائیہ کلمات اس طرح کہتے۔

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ ○

اے اللہ! امن' سلامتی اور اسلام کے ساتھ (زیر سایہ) ہم پر چاند کو نکال دے۔ اے چاند! تمہارا اور ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ (جامع ترمذی)

زندگی کا بہتر انجام چاہنے کی دعا:

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیماری یا تکلیف کی وجہ سے جینا برا معلوم ہو تو موت کی تمنا اور دعا ہرگز نہ کرے۔ اگر دعا مانگنا ہی ہو تو یوں دعا مانگے۔

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ ○

اے اللہ! تو مجھے زندہ رکھ جب تک کہ زندگی میرے لیے بہتر ہو اور جب میرے لئے موت بہتر ہو تو مجھے اُٹھا لے۔ (بخاری مسلم، ابوداؤد)

بدخیالی سے بچنے کی دعا:

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بری سوچ نہ اپنائے۔ اگر کوئی بدخیال میں آجائے تو اس کے کفارہ کے لئے یہ پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُکَ وَلَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ ○

اے اللہ! کوئی خیر نہیں تیری خیر کے سوا اور کوئی مبارکی نہیں تیری مبارکی کے سوا اور کوئی معبود نہیں تیرے سوا۔ (مسند احمد۔ طبرانی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم کسی ناگوار چیز کو دیکھو جس کی وجہ سے انسان کا ذہن اچھائی سے بدلتا ہوا نظر آئے تو اس صورت میں یہ دعا پڑھنی چاہئے۔

اَللّٰھُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یُذْھِبُ بِالسَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَ ○

یا الٰہی! بھلائیوں کو تو ہی وجود دیتا ہے اور بدحالیوں کو صرف تو ہی دور کرتا ہے

Marfat.com

برائی سے بچانے اور نیکی کی توفیق کی طاقت صرف تیری طرف سے ہے۔

(ابن ابی شیبہ' ابوداؤد' عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

اسم اعظم

اسم اعظم سے مراد اللہ تعالیٰ کا وہ صفاتی یا ذاتی نام ہے جسے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ سے خصوصی تعلق پیدا ہوتا ہے۔ معرفت کے دروازے کھلتے ہیں۔ اسم اعظم پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے مالا مال کر دیتا ہے۔ وہ اپنے رب سے اسم اعظم کی بدولت جو کچھ مانگتا ہے سو پاتا ہے۔ اسم اعظم کے صدقے اس کی ہر دعا قبول ہوتی ہے۔ جن لوگوں کو اسم اعظم کا راز ہاتھ آ جاتا ہے وہ اس کے خاص بندے بن جاتے ہیں۔ اللہ انہیں دین و دنیا میں انعام یافتہ بنا دیتا ہے۔ انہیں نہ مٹنے والی عزت ملتی ہے اور نہ ختم ہونے والی دولت میسر آتی ہے گویا کہ اسم اعظم ہر کام کی کنجی ہے اور گونا گوں فیوض و برکات کا حامل ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام اور ہر صفاتی نام اس کی ایک خاص شان کا مظہر ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کو جس شان یعنی جس صفاتی نام سے پکارتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی اسی شان کے فیوض و برکات سے اسے نواز دیتا ہے اور اپنی اس خاص شان کا راز اس پر کھول دیتا ہے یعنی اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو رحمٰن کہہ کر پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے مالا مال کر دیتا ہے اور اس کا وجود دوسروں کے لیے باعث رحمت بنا دیتا ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ جس نام سے ہم اسے پکاریں گے اسی سے اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل ہو جائے گی اور یہی قربت جس لفظ سے میسر آتی ہے وہ اسم اعظم ہوتا ہے۔ لہٰذا اسم اعظم تلاش کرنے کا ایک عام اصول پیش کرتا ہوں کہ جس آیت یا لفظ میں اللہ تعالیٰ کی شان معبودیت' شان رحمانیت' شان قیومیت' شان صمدیت' شان قدرت' شان جلالیت' شان علویت' شان بدیعیت' شان لطافت کا اظہار ہوتا ہو وہ لفظ یا آیت اسم اعظم

Marfat.com

ہوگی۔

مثلاً اللہ تعالیٰ معبود ہے ہم اس کی عبادت کرتے ہیں اس لیے لفظ اللہ یا ایسی آیت جس میں یہ لفظ ہو کہ اللہ ہمارا معبود ہے وہ اسم اعظم ہے لہٰذا لفظ اللہ اور لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ اسم اعظم ہے۔

ایسے ہی اللہ اپنی مخلوق پر ہر وقت رحم کرتا ہے لہٰذا لفظ رحمٰن اور رحیم یا ایسی آیت جس سے رحمت باری کا مفہوم ظاہر ہو وہ اسم اعظم ہوگی۔ اسی طرح اللہ ہمیشہ سے قائم دائم اور زندہ ہے لہٰذا جو شخص اسے حـی الـقیوم کہہ کر پکارتا ہے وہ اسے ہمیشہ کے لئے قائم و دائم کر دیتا ہے۔ لہٰذا یہ لفظ اور ایسی آیت جس سے قائم اور ہمیشہ زندہ رہنے کا مفہوم نکلے وہ اسم اعظم ہوگی۔ اسی طرح اس کی ایک اور شان یہ ہے کہ ہر چیز کا خزانہ اس کے پاس ہے یعنی اسے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے چنانچہ وہ ہر لحاظ سے بے نیاز اور مالا مال ہے لہٰذا لفظ اللہ الـصمد اسم اعظم ہوا اس لیے جو اسے اللہ الـصمد یعنی یہ کہتا ہے کہ تو میرا بے نیاز معبود ہے تو وہ اسے بے نیاز بندہ بنا دیتا ہے۔ ایسے ہی لفظ یَـا ذَاالْـجَلَالِ وَالْاِکْـرَامِ یَـا لَـطِیْفُ یَـا قَادِرُ یَاعَلِیُّ یَابَدِیْعُ اسم اعظم ہیں کیونکہ ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی ایک خصوصی شان مضمر ہے جو ان الفاظ کے پڑھنے سے ظاہر ہوتی ہے۔ اس ضابطہ کی روشنی میں مندرجہ ذیل آیات اور احادیث کے الفاظ کا شمار اسم اعظم میں ہوتا ہے اور ان اسماء کو کثرت سے پڑھنے کے بعد جو دعا بھی اللہ کے حضور کی جائے گی وہ انشاء اللہ قبول ہوگی۔

۱۔ کلمہ طیبہ اسم اعظم ہے:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمام اذکار سے افضل کلمہ طیبہ ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

Marfat.com

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (ترمذی شریف جلد دوم ابواب الدعوات حدیث ۱۳۰۹)

۲-حضرت یونس علیہ السلام کی دعا اسم اعظم ہے:

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں یہ دعا پڑھی تھی لہٰذا جو مسلمان کسی حاجت کے وقت اس دعا کو پڑھ کر جو بھی دعا کرتا ہے وہ قبول ہوتی ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ○

اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بے شک میں ظالموں سے تھا۔ (حصن حصین' از امام الجزری ص ۱۰۱ بحوالہ مستدرک حاکم)

۳-اسم اعظم والی دو آیتیں:

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں چھپا ہوا ہے۔

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ○ الٓمّٓ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ○

اور وہی تمہارا واحد معبود ہے' اس کے سوا کوئی معبود نہیں جو رحمٰن و رحیم ہے (بقرہ) الف لام میم اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ قائم ہے۔ (آل عمران) (ترمذی جلد دوم باب الدعوات جامع دعائیں ۱۴۰۳)

۴-اسم اعظم قبولیت دعا کا ذریعہ ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا' نماز کے بعد اس نے یہ دعا مانگی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے واسطہ سے دعا

Marfat.com

مانگی ہے اور اسم اعظم وہ نام ہے کہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے جو التجا کی جاتی ہے وہ پوری ہوتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ○

اے اللہ میں تجھ سے التجا کرتا ہوں بے شک تو ہی حمد کے لائق ہے نہیں کوئی معبود تیرے سوا تو بڑا مہربان احسان کرنیوالا ہے آسمانوں اور زمین کو تو نے ایجاد کیا اے جلال اور اکرام کے مالک اے زندہ اور قائم۔

(ترمذی جلد دوم ابواب الدعوات حدیث ۱۴۶۹)

۵-اسم اعظم والی دعا:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ان الفاظ کا ورد کرتے ہوئے سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس بندے نے اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم اختیار کر کے دعا کی یہ اسم اعظم ایسا ہے کہ اس کے ذریعے جو دعا مانگی جاتی ہے اللہ قبول فرماتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ○

اے اللہ میں تجھ سے اس لیے التجا کرتا ہوں کہ بے شک تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو اکیلا ہے، بے نیاز ہے، نہ تو نے کسی کو جنا اور نہ تو کسی سے جنا گیا اور تیرا کوئی ہم سر نہیں۔

Marfat.com

(ترمذی جلد دوم ابواب الدعوات حدیث ۱۴۰۲)

۶-اسم اعظم کے ذریعے جو چاہے اللہ سے مانگے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو یہ کہہ رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ تو جو چاہے مانگ اللہ کی نگاہ کرم تجھ پر ہے۔ (مستدرک حاکم)

یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ○

اے سب پر رحم کرنے والے زیادہ رحم کرنے والے

۷-یاذالجلال والاکرام اسم اعظم ہے:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حسب ذیل الفاظ کہتے ہوئے سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلاشبہ تمہاری دعا قبول ہوگی۔ (ترمذی جلد دوم کتاب الدعوات حدیث ۱۴۵۵)

یَاذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

اے صاحب جلال واکرام

۸- بِسْمِ اللّٰہِ شریف اسم اعظم ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بِسْمِ اللّٰہِ شریف کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے مبارک اسماء ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم میں اتنی نزدیکی ہے جیسے آنکھ میں پتلی اور سفیدی ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم فرمانے والا ہے۔

Marfat.com

۹-اسم اعظم والے کلمات طیبات:

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص ان پانچ کلموں کے ساتھ دعا کر کے جو سوال بھی کرے گا اللہ اسے پورا کرے گا۔ (طبرانی)

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَآ شَرِيْكَ لَهٗ ○ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ○ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ○ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ○

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کا تمام ملک ہے اور اسی کی تمام تعریف۔ اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور کوئی بھی طاقت اور کوئی بھی قوت اس کے بغیر میسر نہیں ہے۔

۱۰-استغفار میں بھی اسم اعظم پوشیدہ ہے:

حضرت زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی یہ مبارک کلمات کہے گا تو اس کی مغفرت ہو جائے گی اگرچہ وہ میدان جنگ ہی سے کیوں نہ بھاگا ہوا ہو۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ○

میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے قائم ہے اور میں اسی کے حضور توبہ کرتا ہوں۔ (ترمذی جلد دوم)

۱۱-غم سے نجات کے اسماء:

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم کسی معاملے میں پریشان ہوتے تو سر انور آسمان کی طرف اٹھا کر یہ کلمات کہتے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اور دعا میں یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ کہتے۔

(ترمذی شریف جلد دوم ابواب الدعوات ۱۳۶۳)

۱۲-اسم اعظم کے ذریعے حاجت کا پورا ہونا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سختی یا پریشانی میں مبتلا ہوتے تو یہ دعا مانگتے۔

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ

اے زندہ اور قائم رہنے والے میں تیری رحمت کے ساتھ مدد طلب کرتا ہوں۔ (ترمذی شریف جلد دوم ابواب الدعوات حدیث ۱۴۵۳)

۱۳-اسماء الٰہی سے اسم اعظم:

اکثر اہل علم حضرات نے اسماء الٰہی میں سے لفظ

اَللّٰہُ. یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ. یَا رَحْمٰنُ. یَارَحِیْمُ. اَللّٰہُ الصَّمَدُ. لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ. یَاذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ. یَاقَادِرُ. یَاحَنَّانُ. یَامَنَّانُ. یَالَطِیْفُ. یَااَللّٰہُ

اسم اعظم ہیں اور جو شخص ان میں سے کسی ایک کا کروڑوں کی تعداد میں ورد کرے وہ اسم اعظم کے اسرار کو پالے گا اور اس کے بعد زبان سے جو نکالے وہی پورا ہوگا۔ ورد کا آسان طریقہ یہ ہے کہ دس ہزار مرتبہ صبح اور دس ہزار مرتبہ سونے سے پہلے ورد کیا جائے اور سات سال تک یہی معمول جاری رکھا جائے تو آخر حسب خواہش اسم اعظم کے فوائد حاصل ہونے لگیں گے۔

Marfat.com

اسمائے گرامی عہدہ داران

اُمور علمیہ کمیٹی Religious publishing committi چاہ میراں لاہور

چیئرمین
طاہر ندیم بٹ

جنرل سیکرٹری
شیخ نعیم احمد

فنانس سیکرٹری
محمد اعظم

سینئر وائس چیئرمین
جاوید رحمت

وائس چیئرمین
شیخ مبشر حسین
(ایڈووکیٹ)

صدر
ملک عبدالحق

سینئر نائب صدر
محمد نعیم رنگائی والے

نائب صدر
حاجی خلیل احمد

اسسٹنٹ نائب صدر
حافظ ارشد علی

ڈپٹی جنرل سیکرٹری
محمد اعجاز

جوائنٹ سیکرٹری
محمد اسلم ٹیلر ماسٹر

سیکرٹری نشر و اشاعت
سید شبیر حسین شاہ بخاری

سیکرٹری ریسرچ
محمد شبیر علی

اراکین۔ محمد محسن فقری۔ شیخ مقصود احمد۔ سہیل علی۔ عبدالرحمٰن بٹ۔ فصیح الرحمٰن بٹ

محمد عبداللہ اعظم۔ عبداللہ جاوید رحمت۔ عدنان خلیل۔ علی رضا اسلم۔

Marfat.com

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

علامہ عالم فقری

طاہر ندیم بٹ

چیئرمین اُمور علمیہ کمیٹی چاہ میراں لاہور

جنرل سیکرٹری
شیخ نعیم احمد

فنانس سیکرٹری
محمد اعظم

سینئر نائب صدر
محمد نعیم رنگائی والے

Marfat.com

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

شب معراج انتہائی افضل اور مبارک رات ہے کیونکہ اس رات کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج سے ہے اور یہ معراج ۲۷ رجب کی شب کو ہوئی اسی وجہ سے یہ رات شب معراج کے نام سے مشہور ہوئی۔

معراج النبی سے مراد یہ ہے کہ رات کے کچھ حصے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام یعنی خانہ کعبہ سے مسجد اقصیٰ تک تشریف لے گئے۔ راستے میں مختلف عجائبات الٰہیہ کا مشاہدہ فرمایا۔ وہاں انبیائے کرام علیہم السلام کے اجتماع کو نماز پڑھائی۔ پھر وہاں سے آسمانوں کی سیر کرتے ہوئے سدرۃ المنتہیٰ تک گئے۔ وہاں سے ذات باری تک تشریف لے گئے۔ وہاں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوا اور لاتعداد عنایتوں سے سرفراز ہو کر واپس تشریف لائے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے محبوب پر عنایت خاص ہے لہٰذا اس رات کو آپ کے معراج سے شرف و بزرگی حاصل ہوگئی۔ معراج النبی کے متعلق قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ط

ترجمہ: پاکی ہے اسے جو اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک۔ جس کے اردگرد ہم نے دینی و دنیوی برکت دے رکھی ہے کہ اسے ہم ملکوت سماوات وارض کی اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں۔

(پ ۱۵ اسرائیل ۱:)

یہ آیت پاک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کے بارے میں ہے۔ معراج کا

Marfat.com

لفظ عروج سے ہے جس کا مطلب پستی سے بلندی کی طرف جانا ہے۔ واقعہ معراج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ایک بڑا اہم معجزہ ہے اور یہ واقعہ انسانی عقل کو بہت حیران کر دینے والا واقعہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے کچھ حصہ میں تمام کائنات کی سیر کرتے ہوئے پروردگار عالم کے پاس ملاقات کے لئے گئے اور پھر واپس آ گئے اور یہ شرف اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ذات گرامی کو بخشا ہے اس لئے واقعہ معراج تمام معجزات میں ممتاز حیثیت رکھتا ہے اور واقعہ معراج میں میں حکمت و دانش کے بیشمار اسرار و رموز پوشیدہ ہیں۔

مفسرین کرام نے اس آیت کریمہ کی تفسیر یوں بیان کی ہے کہ سُبْحَانَ الَّذِی یہ تسبیح کا اسم ہے اللہ تعالیٰ مخلوقات کی تمام صفات سے منزہ ہے اس لئے جس جملے کے شروع میں یہ لگایا جاتا ہے اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کا تنزیہ ظاہر کرنا ہوتا ہے اس کے بعد جو کلام آئے گا وہ اللہ تعالیٰ کے دائرہ اختیار میں ہوتا ہے اگر چہ اس کا ہونا تعجب انگیز نظر آتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم عالم کثیف میں جلوہ افروز ہیں۔ عالم کثیف سے نکل کر عالم لطیف میں جانا واقعی تعجب انگیز ہے اس لئے معراج پاک کی آیت کو اللہ تعالیٰ نے سُبْحَانَ الَّذِی سے شروع فرمایا ہے۔

اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ اس کا مطلب کہ جو اپنے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لے گیا یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندے کو سیر کروائی عبدہ پر جو حرف ب ہے یہ مصاحبت کے لئے ہے اس میں اشارہ ہے کہ سیر کروانے والا سیر کرنے والے کے ساتھ ساتھ تھا یہ معیت بے کیف تھی جو ادراک میں نہیں آسکتی عبد مضاف ہے ہٖ کی طرف اور ہٖ ضمیر متصل ہے گویا عبد اپنے معبود کی طرف بتمامہ مائل تھا اور معبود اپنے عبد کی طرف بانعامہ وکرامہ۔ عبدہٗ سے مراد عبد کامل ہے اور عبد کامل حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہیں۔ جسمانی معراج کی دلیل بھی لفظ عبدہٖ سے ظاہر ہوتی ہے کیوں کہ عبد روح اور جسم دونوں کو کہا جاتا ہے۔

Marfat.com

لَیۡلًا . رات کو۔ اس میں اشارہ ہے کہ اسراء رات کے تھوڑے سے وقت میں ہوا اس لئے کہ لیلاً کی تنکیر بغضیت کی دلالت کرتی ہے۔ لفظ لیلاً کے مفرد ہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے تھوڑے سے حصے میں معراج ہوئی۔ اسی طرح وہ رات کے ایک ہی فرد میں ہوا بخلاف اس کے کہ کہا جائے کہ اس وقت اللیل یعنی لیل کو بالام لایا جاتا تو اس میں مذکورہ بالا معنی صحیح نہ ہوتا اس سے ثابت ہوا کہ معراج ساری رات ہوئی اسی معنی پر لیلاً اسراء کے معیار ہوگی نہ ظرف حالانکہ مقصود یہ ہے کہ لیلاً اسراء کے لئے ظرف ہو۔

معراج نبوت کے بارھویں سال ستائیس رجب سوموار کی شب کو ہوئی اسی پر اکثر اُمت کا اتفاق ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پیر کی رات کو معراج ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیر کے دن مکہ معظّمہ سے ہجرت کر کے روانہ ہوئے اور پیر کے دن مدینہ منورہ میں داخل ہوئے اور پیر کے دن ہی آپ کا وصال ہوا۔

مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ؛ بعض احادیث میں ہے کہ معراج کے سفر کا آغاز حطیم کعبہ سے ہوا اور بعض احادیث میں ہے کہ آپ اپنی چچا زاد آرام فرما رہے تھے اور وہاں سے حطیم کعبہ آئے اور پھر حطیم سے معراج کو گئے۔

صاحب روح البیان نے لکھا کہ صحیح تر روایات سے یونہی معلوم ہوتا ہے کہ بی بی اُم ہانی بنت ابی طالب کے گھر سے معراج شروع ہوئی اور بی بی کا گھر حرم شریف میں ہے اور ظاہر ہے کہ حرم شریف سارے کا سارا مسجد حرم شریف ہے۔ حرم شریف کا احاطہ مدینہ طیبہ کی طرف سے ذوالحلیفہ اور اعراق سے ذات عراق اور شام کی طرف سے حجفہ اور طائف کی طرف سے قرن المنازل اور جدہ کی طرف سے یلملم ہے۔

میقات کے مواقیت خمسہ خود حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائے ہیں کہ ان پانچوں مقامات سے حرم شریف کے لئے احرام باندھا جائے اور وہ میقات حرم ہیں اور حرم شریف مسجد حرام میں فنا ہے۔

Marfat.com

اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا. مسجد اقصیٰ سے مراد بیت المقدس ہے اور اسے اقصیٰ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اقصیٰ بمعنی بعد ہے اور چونکہ مسجد حرام سے یہاں تک سوائے اسی مسجد اقصیٰ کے کوئی اور مسجد نہیں تھی اس لئے اسے اقصیٰ یعنی بعد کے نام سے موسوم کیا گیا ہے یعنی اقصیٰ بمعنی بعد المساجدین مکہ۔ مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ کی درمیانی مسافت ایک ماہ کی راہ تھی۔

الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَہٗ. وہ مسجد کے جس کے گرد ہم نے برکات نازل فرمائی ہیں یعنی اس مسجد کا ماحول دینی و دنیوی برکات سے مالا مال ہے اس لئے کہ یہاں وحی اور ملائکہ کا نزول ہوتا ہے اور موسیٰ علیہ السلام کے وقت سے لے کر تا خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم' انبیاء علیہم السلام کی عبادت گاہ رہی اور ہر طرف سے انہار اور پھلدار شجر ہیں۔ دمشق' اردن' فلسطین جیسے آباد اور مشہور بلاد اس کے قریب میں واقع ہیں۔

لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا. تا کہ دکھائیں ہم اسے اپنی نشانیاں۔ یہ متعلق ہے اسراء کے یعنی سیر کیوں کروائی گئی تا کہ ہم انہیں اپنی نشانیاں دکھائیں گویا یہ سیر برائے رویت تھی یہاں بعض حضرات کا یہ اعتراض ہے کہ مِنْ اٰیٰتِنَا میں لفظ من تبعیض کے لئے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض نشانیاں دکھائیں تمام نہیں دکھائیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ آیات مختلف تھیں بعض کا تعلق دیکھنے سے تھا اور بعض کا تعلق سُننے سے ہے اور بعض کا چکھنے سے تو جن آیات کا سُننے سے تھا وہ کل آیات کا بعض تھیں۔ اس کا دوسرا جواب یہ ہے کہ لفظ من تبعیضیہ نہیں ہے بلکہ تفسیر یہ ہے۔

اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ. بے شک وہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال سے سُنتا ہے لیکن کان کے بغیر جیسے وہ بولتا ہے آلہ حکم کے بغیر یعنی اللہ تعالیٰ کو نہ زبان کی کی محتاجی ہے اور نہ کان کی۔ اسی طرح ہر شے کو جانتا ہے یعنی علم کے آلہ کے بغیر یعنی اسے قلب کی بھی ضرورت نہیں جیسے انسان کو کسی شے کے جاننے اور سمجھنے کے

Marfat.com

لئے قلب کی محتاجی ہے۔

اَلْبَصِیْرُ. اور وہ بالا بصر ہر شے کو دیکھتا ہے یعنی اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی جس طرح چاہتا ہے تعظیم وتوقیر کرتا ہے اور اسے اپنا مقرب بناتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ معراج صرف حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکریم وتعظیم کے اظہار کے لئے ہوئی ورنہ اللہ تعالیٰ تو ہر وقت اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال وافعال سُنتا اور دیکھتا ہے اسے ان امور میں معراج کی ضرورت نہیں ہے۔ (روح البیان)

اللہ تعالیٰ نے معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مزید اپنے کلام میں فرمایا ہے کہ

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ج فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰی اَفَتُمٰرُوْنَہٗ عَلٰی مَا یَرٰی وَلَقَدْ رَاٰہُ نَزْلَۃً اُخْرٰی

پھر وہ جلوۂ حق (اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم) کے قریب ہوا۔ پھر خوب تر آیا (زیادہ قریب ہوا) تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ بلکہ اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔ اب اللہ نے اپنے بندے کو بلا واسطہ وحی فرمائی جو بھی وحی فرمائی دل نے نہ جھٹلایا جو (آنکھ نے) دیکھا۔ تو (اے مشرکو!) کیا تم ان سے ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو؟ اور انہوں نے تو وہ جلوۂ حق دوبار دیکھا۔ (پ ۲۷، نجم ۸ تا ۱۳)

مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی

جلوۂ حق سے آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد تک بڑھی، بیشک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں۔ (پ ۲۷: نجم ۱۷ تا ۱۸)

ان آیات سے یہ بات عیاں ہے کہ شب معراج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدائے پاک کا وہ قرب خاص حاصل ہوا جو کسی بھی نبی، رسول اور فرشتہ مقرب کو حاصل نہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی بارگاہ خاص میں بڑے اعزاز کے ساتھ

Marfat.com

بلایا۔ہم کلامی کا شرف بخشا۔اپنے دیدار سے نوازا اور آپ کی اُمت کے لئے نماز جیسی پاکیزہ عبادت کا تحفہ عطا کیا اور ماہ رمضان کے روزے اور لیلۃ القدر جیسی عظیم رات بھی عطا فرمائی۔

جس رات کو یہ شرف حاصل ہو کہ اس میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی ہو۔اس میں خدائے پاک نے اپنے محبوب کو خصائص نعم سے نوازا ہوا اور اپنے دیدار کی نعمت کبری سے سرفراز کیا ہو وہ رات کتنی افضل و بزرگ و برتر ہوگی اس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔واقعہ معراج کی تفصیل کے بارے میں حدیث معراج حسب ذیل ہے۔

حدیث معراج

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے اس رات کی کیفیت بیان فرمائی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تھی۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں حطیم کعبہ میں تھا۔یکا یک میرے پاس ایک آنے والا آیا اراس نے میرا سینہ یہاں سے لیکر یہاں تک چاک کیا۔راوی کہتا ہے کہ میں نے جارود سے پوچھا وہ میرے قریب بیٹھے ہوئے تھے کہ یہاں سے یہاں تک کا کیا مطلب ہے؟ توانہوں نے بتایا کہ حلقوم شریف سے لے کر ناف مبارک تک۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اس آنے والے نے میرا سینہ چاک کرنے کے بعد میرا دل نکالا۔پھر میرے پاس سونے کا ایک طشت لایا گیا جو ایمان وحکمت سے لبریز تھا۔اس کے بعد میرا دل دھویا گیا پھر وہ امیان وحکمت سے لبریز ہو گیا۔اس قلب کو سینہ اقدس میں اس کی جگہ پر رکھ دیا گیا۔اس کے بعد میرے پاس ایک جانور سوار ہونے کے لئے لایا گیا۔جو خچر سے نیچا اور گدھے سے اونچا تھا۔(جارود نے حضرت انس رضی اللہ عنہ

Marfat.com

سے پوچھا کہ اے ابوحمزہ! کیا وہ براق تھا؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں! وہ اپنا قدم منتہائے نظر پر رکھتا تھا۔ میں اس پر سوار ہوا۔ پھر جبرئیل علیہ السلام مجھے لے کر چلے یہاں تک کہ ہم آسمان دنیا پر پہنچے تو جبرئیل علیہ السلام نے اس کا دروازہ کھلوایا۔ پوچھا گیا کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم! پوچھا گیا وہ بلائے گئے ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے جواب دیا کہ ہاں! کہا گیا انہیں خوش آمدید ہو۔ ان کا آنا بہت اچھا اور مبارک ہے۔ دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو آدم علیہ السلام ملے۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ آپ کے باپ آدم علیہ السلام ہیں۔ آپ انہیں سلام کیجئے۔ میں نے سلام کیا، انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا خوش آمدید ہو صالح بیٹے اور صالح نبی کو۔ پھر جبرئیل علیہ السلام میرے ہمراہ اوپر چڑھے۔ یہاں تک کہ دوسرے آسمان پر پہنچے اور انہوں نے اس کا دروازہ کھلوایا۔ پوچھا گیا کون؟ انہوں نے کہا جبرئیل! دریافت کیا گیا تمہارے ہمراہ کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم! پھر پوچھا گیا کہ وہ بلائے گئے ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا ہاں! اس دوسرے آسمان کے دربان نے کہا خوش آمدید ہو۔ ان کا آنا بہت اچھا اور مبارک ہے۔ یہ کہہ کر دروازہ کھول دیا۔ پھر جب میں وہاں پہنچا تو وہاں یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام ملے اور وہ دونوں آپس میں خالہ زاد بھائی ہیں۔

جبریل علیہ السلام نے کہا یہ یحییٰ اور عیسیٰ ہیں۔ آپ انہیں سلام کیجئے۔ میں نے انہیں سلام کیا ان دونوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا خوش آمدید ہو اخی صالح اور نبی صالح کو پھر جبریل علیہ السلام مجھے تیسرے آسمان پر لے گئے اور اس کا دروازہ کھلوایا تو پوچھا کہ کون؟ انہوں نے جبریل علیہ اسلام دریافت کیا کہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے بتایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پھر دریافت کیا گیا کہ وہ بلائے گئے ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا ہاں! اس کے جواب میں کہا گیا انہیں خوش آمدید ہو۔ ان کا آنا بہت ہی اچھا اور مبارک ہے۔ اور دروازہ کھول دیا گیا۔ پھر جب

Marfat.com

میں وہاں پہنچا تو یوسف علیہ السلام ملے۔ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ یوسف ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر انہوں نے کہا کہ خوش آمدید ہو اخی صالح اور نبی صالح کو۔ اس کے بعد جبریل علیہ السلام چوتھے آسمان پر مجھے لے گئے اور اس کا دروازہ کھلوایا پوچھا گیا کون؟ انہوں نے کہا جبرئیل۔ پھر دریافت کیا گیا کہ تمہارے ہمراہ کون ہے جبرئیل علیہ السلام نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ پھر پوچھا گیا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں! چوتھے آسمان کے دربان نے کہا انہیں خوش آمدید ہو ان کا آنا بہت ہی اچھا اور نہایت مبارک ہے۔ اور دروازہ کھول دیا گیا پھر جب میں وہاں پہنچا تو ادریس علیہ السلام ملے۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہ ادریس علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجئے، میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اس کے بعد کہا خوش آمدید ہو اخی صالح اور نبی صالح کو پھر جبریل علیہ السلام مجھے ساتھ لے کر اوپر چڑھے، یہاں تک کہ پانچویں آسمان پر پہنچے اور انہوں نے اس کا دروازہ کھلوایا پوچھا گیا کون؟ انہوں نے کہا جبریل! دریافت کیا گیا تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم !پوچھا گیا وہ بلائے گئے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں! پانچویں آسمان کے دربان نے کہا انہیں خوش آمدید ہو ان کا آنا بہت ہی اچھا اور مبارک ہے۔ پھر جب میں وہاں پہنچا تو ہارون علیہ السلام ملے۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہ ہارون علیہ السلام ہیں، انہیں سلام کیجئے۔ میں نے ان کو سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر کہا خوش آمدید! اخی صالح اور نبی صالح کے لئے۔ پھر جبرئیل علیہ السلام مجھے اوپر چڑھا لے گئے۔ یہاں تک کہ ہم چھٹے آسمان پر پہنچے۔ جبرئیل علیہ السلام نے اس کا دروازہ کھلوایا۔ پوچھا گیا کون؟ انہوں نے کہا جبرئیل، دریافت کیا گیا تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم !پوچھا گیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں اس فرشتے نے کہا انہیں خوش آمدید ہو ان کا آنا بہت ہی اچھا اور مبارک ہے میں وہاں

Marfat.com

پہنچا تو موسیٰ علیہ السلام ملے۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہ موسیٰ ہیں انہیں سلام کیجئے، میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا خوش آمدید ہو اصالح اور نبی صالح کو۔ پھر جب میں آگے بڑھا تو وہ روئے۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ کیوں روتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ میں اس لئے روتا ہوں کہ میرے بعد ایک مقدس لڑکا مبعوث کیا گیا جس کی امت کے لوگ میری اُمت سے زیادہ جنت میں داخل ہوں گے۔ پھر جبرئیل علیہ السلام مجھے ساتویں آسمان پر چڑھا لے گئے اور اس کا دروازہ کھلوایا۔ پوچھا کون ہے؟ انہوں نے کہا جبرئیل علیہ السلام! پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا گیا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں! تو اس فرشتے نے کہا انہیں خوش آمدید ہو ان کا آنا بہت اچھا اور نہایت مبارک ہے پھر جب میں وہاں پہنچا تو ابراہیم علیہ السلام ملے۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہ آپ کے باپ ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ انہیں سلام کیجئے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا خوش آمدید ہو ابن صالح اور نبی صالح کو۔ پھر میں سدرۃ المنتہیٰ تک چڑھایا گیا تو اس درخت سدرہ کے پھل مقام ہجر کے مٹکوں کی طرح تھے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں جیسے تھے۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے اور وہاں چار نہریں تھیں۔ دو پوشیدہ اور دو ظاہر۔ میں نے پوچھا اے جبرئیل علیہ السلام! یہ نہریں کیسی ہیں؟ انہوں نے کہا ان میں جو پوشیدہ ہیں وہ تو جنت کی نہریں ہیں جو ظاہر ہیں وہ نیل وفرات ہیں۔ پھر بیت المعمور میرے سامنے ظاہر کیا گیا۔ اس کے بعد مجھے ایک برتن شراب کا اور ایک دودھ کا اور ایک برتن شہد کا دیا گیا۔ میں نے دودھ کو لے لیا۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہ فطرت (دین اسلام) ہے۔ آپ اور آپ کی اُمت اس پر قائم رہیں گے۔ اس کے بعد مجھ پر ہر روز پچاس نمازیں فرض کی گیں۔ جب میں واپس لوٹا تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ کی اُمت پچاس نمازیں روزانہ نہ پڑھ سکے

Marfat.com

گی۔خدا کی قسم میں آپ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل کے ساتھ میں نے سخت برتاؤ کیا ہے لہٰذا آپ اپنے رب کے پاس لوٹ جایئے اور اپنی اُمت کے لیے تخفیف کی درخواست کیجئے۔چنانچہ میں لوٹا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے دس نمازیں معاف کر دیں۔میں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا انہوں نے پھر اسی طرح کہا۔میں پھر خدا کے پاس واپس گیا تو مجھے ہر روز پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس لوٹ کر آیا تو انہوں پوچھا کہ اب آپ کو کیا حکم ملا۔میں نے کہا روزانہ پانچ نمازوں کا حکم ملا ہے۔انہوں نے کہا کہ آپ کی اُمت پانچ نمازیں بھی نہ پڑھ سکے گی۔میں نے آپ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کیا ہے اور بنی اسرائیل سے سخت برتاؤ کر چکا ہوں لہٰذا پھر آپ اپنے رب کی بارگاہ میں جایئے اور اپنی اُمت کے لئے تخفیف کی درخواست کیجئے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب تعالیٰ سے کئی مرتبہ درخواست کی، مجھے شرم آتی ہے لہٰذا اب میں راضی ہوں اور اپنے رب کے حکم کو تسلیم کرتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آگے بڑھا تو ایک پکارنے والے نے آواز دی کہ میں نے اپنا حکم جاری کر دیا اور اپنے بندوں سے تخفیف فرما دی۔(بخاری، جلد اول ص ۵۴۸)

نفل نماز شب معراج

ماہِ رجب کی ستائیسویں شب کو بارہ رکعت نماز تین سلام سے پڑھے۔پہلی چار رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر تین تین مرتبہ ہر رکعت میں بعد سلام کے ستر مرتبہ بیٹھ کر یہ پڑھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ۔اس کے بعد چار رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ نصر تین تین مرتبہ ہر رکعت میں بعد سلام کے بیٹھ کر ستر مرتبہ یہ پڑھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ۔اس کے چار رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ ہر رکعت میں بعد سلام کے بیٹھ کر ستر مرتبہ یہ سورت

Marfat.com

پڑھے:

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ
الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ؕ فَاِنَّ مَعَ
الْعُسْرِ یُسْرًا ۙ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ؕ فَاِذَا فَرَغْتَ
فَانْصَبْ ۙ وَ اِلٰی رَبِّكَ فَارْغَبْ

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور بڑے اخلاص کے ساتھ دُعا مانگیں۔

چار رکعت نوافل

بزرگوں سے مذکور ہے کہ ستائیسویں رجب کو رات کے وقت چار رکعت نوافل دو دو کر کے پڑھے جائیں۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۲۷ مرتبہ سورۂ اخلاص یعنی قل ہو اللہ احد پڑھی جائے۔ سلام پھیرنے کے بعد اسی مقام پر بیٹھا رہے اور بیٹھ کر ستر مرتبہ یہ درود پاک پڑھے۔ بزرگوں کا کہنا ہے کہ ستائیسویں رجب کو اس طرح نوافل اور درود پڑھنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور پڑھنے والے کے گناہ معاف فرما دیتا ہے اور اس کے لیے رحمت کاملہ کا سایہ ہو جاتا ہے اور آخرت میں بھی یہ نوافل بخشش میں معاون ثابت ہوں گے۔ درود پاک یہ ہے:

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَآ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ
وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ ؕ

دو رکعت نفل

رجب کی ستائیسویں رات کو دو رکعت نماز نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد

Marfat.com

شریف کے بعد قل ہواللہ احد اکیس مرتبہ پڑھے۔نماز سے فارغ ہوکر دس مرتبہ درود شریف پڑھے اور پھر کہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ بِمُشَاھِدَۃِ اَسْرَارِ الْمُحِبِّیْنَ○ وَ بِالْخِلْوَۃِ الَّتِیْ خَصَّصْتَ بِھَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ حِیْنَ اَسْرَیْتَ بِہٖ لَیْلَۃَ السَّابِعِ وَ الْعِشْرِیْنَ اَنْ تَرْحَمَ قَلْبِیَ الْخَزِیْنَ وَ تُجِیْبُ دَعْوَتِیْ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ○

تو اللہ تعالیٰ اس کی دُعا قبول فرمائے گا اور جب دوسروں کے دل مردہ ہو جائیں گے تو اس کا دل زندہ رکھے گا۔(نزہۃ المجالس ج ا ص ۳۰)

آٹھ رکعت نوافل

شبِ معراج کو آٹھ رکعت نوافل دو دو کر کے چار سلاموں سے یوں پڑھے جائیں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ یہ آیات پڑھی جائیں۔ان نوافل کے پڑھنے سے قلبی پاکیزگی پیدا ہوگی اور اللہ کی حمد وثنا کی طرف دل خوب مائل ہوگا اور اللہ کی بندگی میں کیف وسرور پیدا ہوگا۔اگر کسی سالک کو کامل راہنما اور ہادی کی ضرورت ہو تو ان نوافل کی برکت سے اچھا راہنما ملنے کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں غرضیکہ ان نوافل کے بے پناہ فوائد ہیں۔آیات یہ ہیں:

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ط اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ○ وَ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَ جَعَلْنٰہُ ھُدًی لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَلَّا

Marfat.com

تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَکِیْلًا○ ذُرِّیَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ط اِنَّهٗ کَانَ عَبْدًا شَکُوْرًا○

بعد نمازِ ظہر نوافل

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ جب ستائیسویں رجب آتی تو وہ اعتکاف میں بیٹھے ہوتے تھے اور بعد نماز ظہر نفل پڑھنے میں مشغول ہو جاتے اس کے بعد وہ چار رکعتیں پڑھتے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ سورۃ القدر تین بار اور سورۃ اخلاص پچاس مرتبہ پڑھتے تھے۔ پھر عصر تک دُعاؤں میں مشغول رہتے انہوں نے فرمایا کہ سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی معمول تھا۔

بارہ رکعت نوافل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص رجب کی ستائیسویں کو بارہ رکعت نفل کی نیت سے اس ترکیب سے پڑھے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ اور بارہ مرتبہ سورۂ اخلاص اور اس کے بعد یعنی نماز سے فارغ ہو کر ایک بار درود شریف اور ۱۰۰ مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھے جو یہ ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَکْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ○

صلوٰۃِ تسبیح

صلوٰۃِ تسبیح نفلی نمازوں میں سے ہے اسے نماز تسبیح اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس کی ہر ایک رکعت میں ۷۵ مرتبہ تسبیح پڑھی جاتی ہے۔ اس کا پڑھنا مستحب ہے۔ اس نماز کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ ممنوعہ اوقات کو چھوڑ کر جب دل چاہے پڑھ لے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی چار رکعت پڑھی ہیں اس کا اجر وثواب بہت زیادہ

Marfat.com

ہے۔ یہ نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو سکھائی تھی اور فرمایا تھا کہ اس کے پڑھنے سے تمہارے اگلے' پچھلے' نئے پرانے' چھوٹے بڑے سب گناہ معاف ہو جائیں گے اور فرمایا تھا کہ اگر ہو سکے تو ہر روز یہ نماز پڑھ لیا کرو۔ اگر ہر روز نہ ہو سکے تو ہفتہ میں ایک دفعہ پڑھ لو۔ اگر ہر ہفتہ نہ ہو سکے تو ہر مہینہ میں پڑھ لیا کرو۔ ہر مہینہ میں بھی نہ ہو سکے تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لو اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک دفعہ (ضرور) پڑھ لو۔

اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ چار رکعت صلوٰۃ تسبیح کی نیت باندھے اور (سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ) کے بعد پندرہ دفعہ (سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ) پڑھے۔ اس کے بعد اَعُوْذُ بِاللّٰهِ' بِسْمِ اللّٰهِ' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور سورت پڑھ کر دس دفعہ وہی کلمہ پڑھے۔ پھر رکوع میں جاوے اور (سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم) کے بعد دس دفعہ پڑھے۔ پھر (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ) اور (رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ) کہنے کے بعد (کھڑے ہو کر) دس دفعہ پڑھے۔ پھر پہلے سجدہ میں (سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی) کے بعد دس دفعہ پڑھے۔ پھر ایک سجدہ کے بعد بیٹھ کر دس دفعہ پڑھے۔ پھر سجدہ کے بعد دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو (اور دوسری' تیسری اور چوتھی رکعت میں) کھڑے ہو کر پہلے وہی تسبیح پندرہ بار پڑھ لے پھر بِسْمِ اللّٰهِ' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور سورت پڑھ کے دس دفعہ پڑھے۔ پھر اسی طرح رکوع وغیرہ میں پڑھے اور (التحیات کے موقع پر نہ پڑھے) اس طرح چاروں رکعتوں میں پچھتر پچھتر بار پڑھنے سے کل تعداد تین سو ہو جائے گی۔ (ترمذی' عالمگیری) تسبیحات میں کمی بیشی ہو جانے سے سجدۂ سہو لازم نہیں آتا۔ اگر کوئی تسبیح کسی جگہ پڑھنا بھول گیا تو دوسرے نزدیک کے رُکن میں وہ باقی تعداد پوری کر لے۔ یعنی قیام میں بھول گیا تو رُکوع میں بیس مرتبہ پڑھ لے اور اگر رُکوع میں بھول گیا تو (قومہ میں نہ پڑھے بلکہ) سجدہ میں پڑھ لے اور قومہ میں بھول گیا تو بھی سجدہ میں اور سجدہ کی (جلسہ میں نہیں) سجدہ میں اور جلسہ کی بھی

Marfat.com

سجدہ میں پڑھے۔اسی طرح اگر کسی جگہ تسبیح زیادہ پڑھی گئی تو اس کے قریبی رُکن میں کمی کرے۔اگر سجدۂ سہو واجب ہو اور سجدے کرے تو ان دونوں میں تسبیحات نہ پڑھی جائیں۔سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس نماز میں کونسی سورت پڑھی جائے؟ فرمایا سُورت اَلتَّکَاثُر اور وَ الْعَصْرِ اور قل یٰٓاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔اور بعض نے کہا سورۂ حدید اور سورۂ حشر اور صف اور تغابن۔غرضیکہ معراج کی رات کو اور دن کے وقت کثرت عبادت و ذکر کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے صدقے راضی ہو۔

یوم معراج کے روزے کا اجر

ستائیسویں رجب کی رات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا۔اس رات کی فضیلت کے متعلق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ستائیسویں رجب کا روزہ رکھا اس کو ساٹھ مہینوں کے روزوں کا ثواب ملے گا۔اسی دن حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں رسالت لے کر نازل ہوئے۔

شیخ ہبۃ اللہ نے اپنی اسناد سے بروایت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہما نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ماہِ رجب میں ایک دن اور ایک رات ایسی ہے کہ اگر اس دن کا کوئی روزہ رکھے اور اس رات کو عبادت کرے تو اس کو ایک سو برس روزے رکھنے والے اور سو سال کی راتوں میں عبادت کرنے والے کے برابر اجر ملے گا۔یہ رات وہ ہے جس کے بعد رجب کی تین راتیں رہ جاتی ہیں (یعنی ستائیسویں شب) اور یہ وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رسالت عطا فرمائی۔(غنیۃ الطالبین)

Marfat.com

شب برأت کے فضائل، نوافل اور عبادت کا طریقہ کار

شب برأت

علامہ عالم فقری

طاہر ندیم بٹ

چیئرمین اُمور علمیہ کمیٹی چاہ میراں لاہور

نزد مین گیٹ دربار حضرت سید میراں حسین زنجانیؒ

Marfat.com

شب برأت

شعبان المعظم کی پندرھویں رات کوشب براءت کہا جاتا ہے۔شعبان کا مہینہ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے محبوب مہینوں میں سے ہے۔یوں تو یہ سارا مہینہ بڑی برکت والا ہے مگر اس ماہ کی پندرھویں رات بڑی برکت والی ہے کیونکہ لیلۃ القدر کے بعد شب برات سب سے افضل رات ہے۔اس رات کولیلۃ المبارکہ یعنی برکتوں والی رات کہا جاتا ہے۔اس کے علاوہ اسی رات کولیلۃ البراءۃ یعنی دوزخ سے چھٹکارے والی رات بھی کہا جاتا ہے ۔اسی رات کو لیلۃ الرحمۃ یعنی نزول رحمت کی رات بھی کہا جاتا ہے۔اسی رات کا ایک اورنام لیلۃ الصک بھی ہے جس سے مراد تفویض امور ہے۔

شب براءت سے مراد دراصل ایسی رات ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے باعث لاتعداد لوگوں کو دوزخ سے نجات یافتہ قرار دے دیتا ہے۔اسی نجات کے باعث اسے شب برأت کہا جاتا ہے۔قرآن مجید میں اسے لیلۃ المبارکہ کہا گیا ہے۔

حٰمٓ . وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ . اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ. فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ . اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ط اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

حٰمٓ۔اس کتاب روشن کی قسم ۔ہم نے اس کومبارک رات میں نازل فرمایا ہم تو راستہ دکھانے والے ہیں۔اسی رات میں تمام حکمت کے کام منتخب کیے جاتے

Marfat.com

ہیں۔ہمارے ہاں سے حکم ہوکر بیشک ہم ہی (پیغمبر کو) بھیجتے ہیں یہ تمہارے پروردگار کی رحمت ہے وہ تو سننے والا اور جاننے والا ہے''۔(دخان:۱تا۶)

مفسرین نے اللہ تعالیٰ کے اس کلام میں لیلۃ مبارکہ سے مراد شب برأت لی ہے مگر یہ بات غورطلب ہے کہ مبارک رات (اسے قرار دیا گیا ہے جس میں قرآن مجید کا نزول ہوا اور نزول قرآن کے بارے میں کلام پاک میں سورۃ القدر میں ارشاد ہوا ہے کہ ''اسے ہم نے شب قدر میں نازل فرمایا'' تو بظاہر یہ بات ایک دوسرے کے متضاد نظر آتی ہے مگر علماء نے اس کی وضاحت یوں فرمائی ہے کہ جب فرشتے کو قرآن پاک نازل کرنے کے سلسلے میں حکم دیا گیا کہ اسے لوح محفوظ سے نزول کے لیے نقل کرلو تو یہ شب مبارکہ تھی اور یہ پندرہ شعبان تھی اور قرآن مجید کا نزول جب حقیقی طور پر شروع ہوا تو رمضان المبارک کی شب قدر تھی۔بہرکیف مبارک رات پندرہ شعبان کی رات ہے۔لہٰذا یہی وہ باعظمت رات ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بے انتہا خوبیوں اور برکتوں کا جامع بنایا ہے اور بہت سے خصائص وامتیازات سے شرف بخشا ہے جو تقسیم امور نزول رحمت، فیضان بخشش، قبول شفاعت اور فضیلت عبادت ہیں۔غنیۃ الطالبین میں ہے کہ اسی طرح شب برأت بھی برکت والی چیزوں میں سے ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی مبارک فرمایا ہے کیونکہ اہل زمین کے لیے اس رات میں رحمت، برکت، خیر، گناہوں سے معافی، اور نزول مغفرت ہے۔

تقسیم امور

اس رات میں سال بھر میں ہونے والے تمام امور کائنات عروج وزوال، ادبار واقبال، فتح وشکست، فراخی وتنگی، موت وحیات اور کارخانہ قدرت کے دوسرے شعبہ جات کی فہرست مرتب کی جاتی ہے اور انتظام کار فرشتوں کو الگ الگ ان کے کاموں کی تقسیم کردی جاتی ہے۔

Marfat.com

ایک روایت میں منقول ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس رات میں روزی رزق کا پروگرام حضرت میکائیل کے سپرد فرما دیتے ہیں اور اعمال وافعال کا پروگرام آسمان اول کے فرشتے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے حوالے کر دیا جاتا ہے مصائب وآلام کا پروگرام حضرت عزرائیل علیہ السلام کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَدْرِیْنَ مَافِیْ هٰذِہِ اللَّیْلَةَ یَعْنِیْ لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ قَالَتْ مَافِیْهَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ فِیْهَا اَنْ یُّکْتَبَ کُلُّ مَوْلُوْدٍ مِّنْ بَنِیْ اٰدَمَ فِیْ هٰذِہِ السَّسَةِ وَفِیْهَا اَنْ یُّکْتَبَ کُلُّ هَالِكٍ مِّنْ بَنِیْ اٰدَمَ فِیْ هٰذِہِ السَّنَةِ وَ فِیْهَا تُرْفَعُ اَعْمَالُهُمْ وَفِیْهَا تَنْزِلُ اَرْزَاقُهُمْ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا مِنْ اَحَدٍ یَّدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَقَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ یَّدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰہِ تَعَالٰی ثَلٰثًا قُلْتُ وَلَا اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَوَضَعَ یَدَہٗ عَلٰی هَامَتِہٖ فَقَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ یَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰہُ مِنْہُ بِرَحْمَةٍ یَقُوْلُهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہیں تحقیق رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا تم جانتی ہو کہ یہ رات کونسی ہے یعنی نصف شعبان کی رات میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم !اس میں کیا خاص

Marfat.com

بات ہے؟ تو آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا اس میں سال بھر میں پیدا ہونے والے اور مرنے والے لوگوں کی فہرست مرتب کی جاتی ہے اس شب بندوں کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں اس رات لوگوں کے رزق اتارے جاتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا ہر کوئی جنت میں اللہ کی رحمت سے داخل ہوگا؟ تو سرکار صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا ہاں! کوئی شخص ایسا نہیں جو جنت میں اللہ کی رحمت کے بغیر داخل ہو۔ اور یہ کلمات آپ نے تین مرتبہ فرمائے میں نے عرض کیا اور آپ بھی یارسول اللہ! تو آپ نے اپنا دست مبارک میرے سر پر رکھ کر فرمایا اور میں بھی جب تک اللہ کی رحمت میرے شامل حال نہ ہو۔ یہ کلمہ بھی آپ نے تین بار فرمایا۔ (بیہقی)

اس حدیث میں اس امر کی وضاحت کردی گئی کہ سال بھر میں جو کام ہونا ہوتا ہے اسے متعلقہ سرانجام دینے والے فرشتوں کے ذمے لگایا جاتا ہے۔ یہی بات ایک اور حدیث میں یوں بیان ہوئی ہے:

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ الْاَخْنَسِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُقْطَعُ الْاٰجَالُ مِنْ شَعْبَانَ اِلٰى شَعْبَانَ حَتّٰى اَنَّ الرَّجُلَ لَيَنْكِحُ وَيُوْلَدُ لَهٗ وَقَدْ خَرَجَ اسْمُهٗ فِى الْمَوْتٰى

حضرت عثمان بن محمد فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ زمین والوں کی عمریں ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک لکھ دی جاتی

Marfat.com

ہیں یہاں تک کہ انسان شادی بیاہ کرتا ہے اس کے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ حالانکہ اس کا نام مردوں میں داخل ہو چکا ہوتا ہے۔ (ابن کثیر)

عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ اِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ دُفِعَ اِلٰى مَلَكِ الْمَوْتِ صَحِيْفَةٌ فَيُقَالُ اقْبِضْ مَنْ فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ فَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَغْرِسُ الْغَرَاسَ وَيَنْكِحُ الْاَزْوَاجَ وَيَبْنِي الْبُنْيَانَ وَاِنَّ اسْمَهٗ قَدْ نُسِخَ فِي الْمَوْتٰى

''حضرت عطاء بن یسار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب شعبان کی پندرہویں شب ہوتی ہے تو خدا کی طرف سے ایک فہرست ملک الموت کو دی جاتی ہے اور حکم دیا جاتا ہے کہ ان لوگوں کی روحوں کو اس سال قبض کر لینا ہے جن کے نام اس فہرست میں شامل ہیں۔ خواہ ان میں سے کوئی باغ کے درخت لگا رہا ہو یا کوئی شادی کر رہا ہو یا مکان تعمیر کر رہا ہو۔ غرضیکہ ان کا نام مردوں کی فہرست میں شامل ہو چکا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نظام موت وحیات کے اصول بڑے احسن طریقے سے مقرر شدہ ہیں اور ان کی حکمت اللہ ہی کو معلوم ہے دنیاداری میں ہر انسان ہر وقت کسی نہ کسی کام میں محو ہوتا ہے مگر اللہ تعالیٰ جب کسی کا اس دنیا سے مرنا لکھ دیتا ہے تو وہ یہ نہیں دیکھتا کہ وہ دنیا کے کسی بڑے اہم کام میں مصروف تھا۔ کیونکہ اللہ ہی کو معلوم ہے کہ اس کا اس وقت دنیا سے چلا جانا کیوں بہتر ہے۔

بخشش ومغفرت

اس رات کی فضیلت کی ایک اور وجہ بخشش اور مغفرت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس

Marfat.com

رات میں بے پناہ لوگوں کے گناہ معاف کردیتا ہے اور بے شمار لوگوں کی مغفرت کردیتا ہے۔

بخشش اور مغفرت کا تعلق اس کے فضل وکرم سے ہے جسے چاہے بخش دے۔ لہٰذا اس رات میں بخشش اور مغفرت طلب کرنی چاہیے تا کہ اللہ تعالیٰ اپنی شان کریمی کے باعث مہربانی اور عنایت کے دروازے کھول دے۔ بخشش اور مغفرت کے متعلق حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی چند احادیث حسب ذیل ہیں جن کا نفس مضمون ایک ہی ہے۔

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَخَرَجْتُ فَاِذَا هُوَ بِالبَقِيْعِ فَقَالَ اَكُنْتِ تَخَافِيْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَرَسُوْلُهٗ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ظَنَنْتُ اَنَّكَ اَتَيْتَ بَعْضَ نِسَآئِكَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ و تَعَالٰى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلٰى سَمَآءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِاَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس نہ پایا تو میں آپ کی جستجو میں نکلی۔ کیا دیکھتی ہوں کہ آپ جنت البقیع میں تشریف فرما ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! کیا تمہیں یہ خیال آیا کہ اللہ اور اس کا رسول تمہارا خیال نہ رکھیں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے یہ خیال ہوا کہ شاید آپ کسی دوسری اہلیہ کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ اللہ

Marfat.com

تبارک وتعالیٰ شعبان کی پندرھویں شب آسمان دنیا کی طرف نزول اجلال فرماتا ہے اور بنوکلب کی بکریوں کے بالوں برابر لوگوں کی مغفرت فرمادیتا ہے۔(ترمذی)

عَنْ اَبِی مُوسَی الْاَشْعَرِی عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَیَطَّلِعُ فِیْ لَیْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ لِجَمِیْعِ خَلْقِهٖ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نصف شعبان کی شب آسمان دنیا کی طرف متوجہ ہوتی ہیں اور رب کریم اپنے تمام بندوں کی مغفرت فرماتا ہے سوائے مشرک اور کینہ پرور کے۔(ابن ماجہ)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : یَطَّلِعُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰی خَلْقِهٖ لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ لِعِبَادِهٖ اِلَّا لِاثْنَیْنِ مُشَاحِنٍ وَّ قَاتِلِ نَفْسٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شعبان کی پندرھویں شب اللہ عزوجل اپنی مخلوق کی طرف نظر رحمت فرماتے ہوئے سوائے دو شخصوں کے باقی سب کی مغفرت فرمادیتے ہیں (۱) کینہ پرور اور (۲) کسی کو ناحق قتل کرنے والا۔

Marfat.com

(مسند امام احمد ج ۲ ص ۱۷۶)

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاص عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَذَا کَانَ لَیْلَۃُ انصف مِنْ شَعْبَانَ نَادٰی مُنَادٍ ھَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَہٗ ھَلْ مِنْ سَآئِلٍ فَاُعْطِیَۃَ فَلَا یَسْاَلُ اَحَدٌ شَیْئًا اِلَّآ اُعْطِیَ اِلَّا زَانِیَۃٌ بِغَرْجِھَا اَوْ مُشْرِکٌ

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب شعبان کی پندرھویں شب ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ کیا کوئی مغفرت کا طالب ہے کہ میں اس کی مغفرت کردوں۔ کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ میں اس کو عطا کردوں اس وقت خدا سے جو شخص مانگتا ہے اسے مل جاتا ہے لیکن زانیہ اور مشرک کو کچھ بھی نہیں ملتا۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لِعِبَادِہٖ اِلَّا لِمُشْرِکٍ اَوْ مُشَاحِنٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شعبان کی پندرھویں شب ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ سوائے مشرک اور کینور کے باقی سب کی مغفرت فرمادیتا ہے۔ (مجمع الزوائد ج ۸ ص ۶۵)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

ارشاد فرمایا کہ میرے پاس جبریل علیہ السلام شعبان کی پندرھویں رات میں تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا اے صاحب مدح کثیر! اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایئے میں نے پوچھا یہ کونسی رات ہے؟ فرمایا یہ وہ رات ہے جس میں اللہ تعالیٰ رحمت کے تین سو دروازے کھول دیتا ہے اور کافروں اور مشرکوں کے علاوہ باقی سب کو بخش دیتا ہے ۔مگر یہ کہ وہ جادوگر ہو کاہن (آہندہ کی باتیں اٹکل پچو سے بتانے والا یا بتانے کا دعویدار) ہو۔ یا شراب کا عادی ہو یا سود کا عادی ہو یا زنا کا عادی ہو کہ ان مجرموں کی اپنے اپنے گناہ سے توبہ کرنے سے پہلے بخشش نہیں ہوتی۔ پھر جب رات کا چوتھائی حصہ ہوا تو جبریل علیہ السلام اترے اور عرض کیا اے صاحب مدح عظیم! اپنا سر اٹھایئے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا کہ جنت کے سب دروازے کھلے ہیں۔ پہلے دروازے پر ایک فرشتہ ندا دے رہا ہے کہ اس رات میں رکوع کرنے والوں کو بشارت ہو۔ دوسرے دروازے پر ایک فرشتہ آواز دیتا ہے کہ اس رات میں دعا کرنے والوں کے لیے بھلائی ہو۔ چوتھے دروازے پر ایک فرشتہ آواز دیتا ہے کہ اس رات میں ذکر کرنے والوں کو مبارک ہو، پانچویں دروازے پر ایک فرشتہ آواز دیتا ہے کہ اس رات میں خدا سے ڈر کی وجہ سے رونے والوں کو مبارک ہو۔ چھٹے دروازے پر ایک فرشتہ آواز دیتا ہے کہ اس رات میں تمام مسلمانوں پر خدا کی رحمت ہو۔ ساتویں دروازے پر ایک فرشتہ پکارتا ہے کہ ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ اسے بخش دیا جائے اور آٹھویں دروازے پر ایک فرشتہ پکارتا ہے کہ ہے کوئی کچھ مانگنے والا کہ اسے منہ مانگی مراد دی جائے۔ میں نے پوچھا اے جبرئیل علیہ السلام! یہ دروازے کب تک کھلے رہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا شروع رات سے فجر کے نمودار ہونے تک۔ پھر فرمایا اے حمد والے! اس رات میں اللہ تعالیٰ قبیلہ کلب کی بکریوں کے بال کی تعداد میں لوگوں کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے۔ (غنیۃ

Marfat.com

الطالبین)

مندرجہ بالا احادیث کی رو سے جو حضرات اللہ کی رحمت اور بخشش سے محروم رہتے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) مشرک۔ جو خدائے وحدہٗ لاشریک لہٗ کے ساتھ دوسرے کو اس کا شریک ساجھی اور مستحق عبادت قرار دے اس کے بارے میں خدائے ذوالجلال کا فیصلہ ہے کہ بیشک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور شرک کے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے (قرآن) کافر اور مرتد بھی مشرک ہی کے حکم میں ہیں۔ (۲) ماں کے نافرمان۔ (۳) باپ کے نافرمان خدا اور رسول کے بعد حقوق العباد میں ماں باپ کا حق سب سے زیادہ ہے تو ان کی نافرمانی کا وبال بھی اسی طرح ہوگا۔ حدیث میں ماں باپ کی خدت نہ کرنے والے کے متعلق تین بار فرمایا گیا۔ وہ ذلیل ہووہ ذلیل ہووہ ذلیل ہو۔ (۴) کاہن جو آئندہ کی پوشیدہ باتیں اٹکل پچو سے بتائے۔ یا بتانے کا مدعی ہو۔ (۵) نجومی جو غیب کی خبر دے عالم غیب ہونے کا دعویٰ کرے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ نجومی کاہن ہے اور کاہن جادوگر ہے اور جادوگر کافر ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۳۹۴ بحوالہ رزین) (۶) جادوگر۔ یہ لوگوں کو اذا دیتا ہے اور زمین میں فساد مچاتا ہے۔ شرح فقہ اکبر میں ہے کہ جمہور علماء جادوگر کو قتل کر دینا لازم قرار دیتے ہیں یہی مسلک امام ابوحنیفہ، امام مالک اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہم کا ہے۔ قتل کا حکم حاکم وقت دے۔ (۷) فال نکالنے والے قرآن پاک میں فال نکالنے سے ممانعت فرمائی گئی ہے۔ وان تستقسموا بالازلام۔ (۸) سنت کیخلاف عمل کرنے والے۔ (۹) قاتل جو کسی محترم و معصوم جان کو ناحق مار ڈالے (۱۰) جلاد (۱۱) قرابت داروں سے رشتہ کاٹنے والے۔ (۱۲) کینہ ور جس کا سینہ کسی مسلمان سے کینہ کی آلودگی

Marfat.com

میں ملوث ہو۔(۱۳)عادی سودخور جس نے تین بار سود لیا ہو۔(۱۴)سود دینے کے عادی(۱۵)ناچ گانے والے(۱۶)زنا کے عادی مرد ہوں خواہ عورت(۱۷)شراب کے عادی

ان بدنصیبوں کو چاہیے کہ اپنے گناہ سے باز آ کر توبہ کریں اور خدائے پاک کے انعام واکرام سے سرفراز ہوں۔

شب برأت میں نزول رحمت:۔

اللہ کی رحمت دوطرح کی ہے ایک عام اور دوسری خاص۔اللہ کی عام رحمت ہرایک کے لئے ہے یعنی بلاقید مذہب۔خواہ مسلمان ہو یا کافر۔یہودی ہو یا نصرانی خدا کا دوست ہو یا دشمن ،انسان ہو یا حیوان ،درخت ہو یا پتھر، ہرایک پر رحمت نازل فرماتا ہے۔مثلاً جب بارش نازل ہوتی ہے تو وہ ہرامیر غریب ،نیک وبد کے کھیت پر پڑتی ہے یعنی وہ ہرایک کے لئے یکساں ہوتی ہے۔

اللہ کی خاص رحمت یہ ہوتی ہے کہ اگر کوئی اپنے حالات کے مطابق مانگتا ہے اللہ اسے بھی عنایت فرماتا ہے۔لہٰذا اس رات اللہ تعالیٰ دونوں طرح کی رحمتوں کا نزول فرماتا ہے جس کا ہر مادی روح کو فائدہ پہنچتا ہے۔نزول رحمت کے بارے میں چند احادیث حسب ذیل ہیں:

عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ لَیْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِطَّلَعَ اللّٰهُ اِلٰی خَلْقِهٖ فَیَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَیُمْلِیْ لِلْکَافِرِیْنَ وَیَدَعُ اَهْلَ الْحِقْدِ بِحِقْدِهِمْ حَتّٰی

Marfat.com

یَدَعُوْہُ

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شعبان کی پندرھویں شب ہوتی ہے تو خداوند کریم اپنی مخلوق پر نظر رحمت ڈال کر مسلمانوں کی مغفرت فرما دیتا ہے کافروں کو مہلت دیتا ہے اور کینہ وروں کو ان کے کینہ کی وجہ سے چھوڑ دیتے ہیں تاوقتیکہ وہ کینہ وری چھوڑ دیں۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

اللہ تعالیٰ چونکہ رحمان اور رحیم ہے اس لیے اپنی اس صفت کی بنا پر شعبان کی پندرھویں شب یعنی شب برأت کو اہل ایمان پر خاص طور پر اپنی شان رحمانیت کا اظہار فرماتا ہے اور اسی رحمت کی بنا پر ان کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ گناہوں کی معافی اسے ہی ملے گی۔ جو اس رات معافی کی التجا کرے گا۔ اس لیے اس رات میں یاد الٰہی کے بعد گناہوں کی مغفرت چاہنا ضروری ہے۔ یہی نفس مضمون ایک اور حدیث میں یوں بیان ہوا ہے۔

عَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَطَّلِعُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِلٰی خَلْقِہٖ فِیْ لَیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ لِجَمِیْعِ خَلْقِہٖ اِلَّا لِمُشْرِکٍ اَوْ مُشَاحِنٍ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ شعبان کی پندرھویں شب اپنی مخلوق کی طرف نظر رحمت فرما کر تمام مخلوق کی سوائے مشرک اور بغض رکھنے والے کے بخشش فرما دیتا ہے۔ (بیہقی۔ طبرانی)

Marfat.com

بعض صوفیاء کا کہنا ہے کہ اللہ سے ہمیشہ رحمت کے طالب رہنا چاہیے کیونکہ جب کوئی ہمیشہ نظر رحمت کا طالب رہے گا تو کبھی نہ کبھی نظر رحمت ہو ہی جائیگی اور جس پر نظر رحمت ہوگی تو وہ دونوں جہانوں میں فلاح پا جائے گا اور یہی انسان کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

قبولیتِ شفاعت:۔

اس رات کی فضیلت کی ایک اور وجہ قبول شفاعت ہے یعنی جو مسلمان اس رات میں عبادت کرے گا اور اللہ کو راضی کرے گا تو اسے روز قیامت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔ اس کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مندرجہ ذیل ہیں:

وَاُعْطِیْتُ مَا لَمْ یُعْطَیَنَّ اَحَدٌ قَبْلِیْ .....اِلٰی قَوْلِہٖ وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَۃَ

اور مجھے کچھ ایسے فضائل ملے کہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملے اور مجھے شفاعت دی گئی۔ (بخاری، مسلم، نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو ایک ''دعا خاص'' جناب باری سے ملتی ہے کہ جو چاہو مانگ لو بیشک دیا جائے گا۔ تمام انبیاء کرام سے عیسیٰ علیہم السلام تک سب اپنی اپنی دعا دنیا میں کر چکے ہیں اور میں نے وہ دعا آخرت کے لئے اٹھا رکھی ہے وہ ''دعا خاص'' قیامت کے دن میری امت کے لیے میری ''شفاعت'' ہے۔ میں نے اسے ساری امت کے لیے بچا رکھا ہے جو دنیا سے ایمان پر اٹھے گی۔ (احمد، بخاری، مسلم)

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد فرمایا:

خُیِّرْتُ بَیْنَ الشَّفَاعَةِ وَبَیْنَ اَنْ یُّدْخُلَ شَطْرُ اُمَّتِیْ الْجَنَّةَ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ لِاَنَّهَا اَعَمُّ وَاَکْفٰی اَتَرَوْنَهَا لِلْمُؤْمِنِیْنَ الْمُتَّقِیْنَ لَا وَلٰکِنَّهَا لِلْمُذْنِبِیْنَ الْخَاطِئِیْنَ

اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا کہ یا تو شفاعت لو یا یہ کہ تمہاری آدھی امت جنت میں جائے۔ میں نے شفاعت لی کہ وہ زیادہ عام اور زیادہ کام آنے والی ہے کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میری شفاعت پاکیزہ مسلمانوں کے لئے ہے نہیں بلکہ وہ ان گنہگاروں کے واسطے ہے جو گناہوں میں آلودہ اور خطا کار ہیں۔

(احمد، ابن ماجہ)

امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ نعمت عظمیٰ خدائے کریم نے اسی عظیم رات شب برأت میں عطا فرمائی ہوئی ہے چنانچہ حدیث میں ہے:

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان المعظم کی تیرھویں رات کو بارگاہ خداوندی میں اپنی امت کے لئے شفاعت کی درخواست کی تو ایک تہائی امت کی شفاعت مقبول ہوئی۔ پھر چودھویں رات میں دعا کی تو دو تہائی امت کی شفاعت عطا کی گئی۔

ثُمَّ سَأَلَ لَیْلَةَ الْخَامِسِ عَشَرَ فَاُعْطِیَ الْجَمِیْعَ اِلَّا مَنْ شَرَدَ عَنِ اللّٰهِ شَرَادَ الْبَعِیْرِ

Marfat.com

پھر پندرھویں رات ''شب برأت'' میں دعا کی تو ساری امت کے حق میں شفاعت قبول ہوگئی سوائے ان نافرمان بندوں کے جو اللہ کی اطاعت سے اونٹ کی طرح بدک کر بھاگتے ہیں۔ (مکاشفۃ القلوب)

شب برأت کی مسنون عبادت

شب برأت کی مبارک رات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بذات خود عبادت میں کثرت کی ہے۔ اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اس رات کو نوافل پڑھنا اور شب بیدار رہنا عین سنت ہے۔ اس رات کو عبادت کا اجر اور ثواب بہت زیادہ ہے کیونکہ اس رات کی عبادت کے اجر کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کثرت سے ہیں۔ ان کی روشنی میں اس شب کو کثرت سے نوافل پڑھنا اور شب بیداری کرنا مسنون ہے اس کے علاوہ ذکر واذکار اور تلاوت کرنا بھی بہت عمدہ ہے۔ کثرت عبادت کے متعلق احادیث مبارکہ حسب ذیل ہیں:

وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَتْ لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَیْلَھَا وَصُوْمُوْا یَوْمَھَا فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَنْزِلُ فِیْھَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ اَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَلَہٗ اَلَا مُسْتَرْزِقٍ فَاَرْزُقَہٗ اَلَا مُبْتَلًی فَاَعَافِیَہٗ اَلَا کَذَا اَلَا کَذَا حَتّٰی یَطْلُعَ الْفَجْرُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نصف شعبان کی رات آئے تو رات کو قیام کرو اور دن کو روزہ رکھو کیونکہ اس

Marfat.com

رات رب تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف توجہ فرما کر کہتا ہے کہ کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے کہ میں اس کی مغفرت کروں اور کوئی رزق کا طالب ہے کہ میں اس کو رزق عطا کروں اور کوئی مصیبت زدہ ہے کہ میں اس کو عافیت عطا کروں اور کوئی ایسا ہے اور کوئی ایسا ہے اور یہ سلسلہ طلوع فجر تک جاری رہتا ہے۔ (ابن ماجہ)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نصف شعبان کی رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری چادر کے اندر سے خاموشی کے ساتھ باہر نکل گئے خدا کی قسم! میری یہ چادر حریر کی تھی نہ قز کی نہ کتان کی اور نہ خز کی۔ عروہ نے عرض کیا پھر کس کپڑے کی تھی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس کا تانا بالوں کا تھا اور بانا اونٹ کے بالوں کا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اس طرح حضور کے نکل جانے سے مجھے یہ گمان ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور بی بی کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ میں نے اٹھ کر آپ کو حجرے میں تلاش کیا تو میرے ہاتھ حضور کے پاؤں سے چھو گئے۔ آپ اس وقت سجدے میں تھے میں نے دعا کے الفاظ یاد کر لیے تھے آپ سجدے میں فرما رہے تھے۔

سَجَدَلَكَ سَوَادِیْ وَ جَنَاتِیْ وَاٰمَنَ بِكَ فُؤَادِیْ اَبُوْءُ لَكَ بِالنِّعَمِ وَاَعْتَرِفُ لَكَ بِالذَّنْبِ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِعَفْرِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِرَحْمَتِكَ مِنْ نَقْمَتِكَ وَاَعُوْذُ بِرَضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا

Marfat.com

اُحْصِیْ ثَنَاءُ عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ

یااللہ! میرا جسم اور میرا دل تجھے سجدہ کرتا ہے میرا دل تجھ پر ایمان لایا اور میں تیری نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہوں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے۔ تیرے سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں ہے میں تیرے عذاب سے بچنے کے لئے تیری پناہ میں آتا ہوں تیرے غضب سے بچنے کے لئے تیری رضا کا طالب ہوں۔ تیرے عذاب سے امن میں رہنے کے لئے تجھ ہی سے درخواست کرتا ہوں۔ تیری حمد وثنا کوئی بیان نہیں کرسکتا تو نے آپ اپنی ثنا کی ہے تو ہی آپ اپنی ثنا کرسکتا ہے اور کوئی نہیں کرسکتا۔ (غنیۃ الطالبین)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ صبح تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبادت میں مصروف رہے۔ کبھی آپ کھڑے ہوجاتے اور کبھی بیٹھ کر عبادت فرماتے۔ یہاں تک کہ آپ کے پائے مبارک متورم ہوگئے۔ میں آپ کے پاؤں کو دباتے ہوئے کہنے لگی میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے تمام گناہ معاف نہیں فرمادیے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ ایسا (کرم) نہیں کیا اور آپ پر لطف وکرم نہیں کیا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں خدا کا شکرگزار بندہ نہ بنوں؟ تمہیں معلوم ہے کہ یہ کیسی رات ہے؟ میں نے عرض کیا آپ فرمائیں یہ رات کیسی ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس رات میں سال بھر میں پیدا ہونے والے ہر بچہ کا نام لکھا جاتا ہے۔ اور اسی کے ساتھ ہر مرنے والے کا نام بھی لکھا جاتا ہے۔ اسی رات مخلوق کا رزق تقسیم ہوتا ہے اسی رات ان کے اعمال وافعال اٹھائے جاتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو اللہ کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل ہو؟ آپ صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص بھی اللہ کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل نہیں ہوگا میں نے عرض کیا کیا آپ بھی؟ آپ نے فرمایا ہاں میں بھی مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لیا ہے اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے چہرے اور سر پر پھیرا۔ (غنیۃ الطالبین)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات میں کثرت سے عبادت کی۔ اس لیے ہمیں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اس رات خوب سجدہ ریزی کرنی چاہیے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ شعبان کے نفلی روزوں کو رمضان المبارک سے ملا دیتے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ماہ شعبان کے روزے آپ کو دوسرے مہینوں کی بہ نسبت زیادہ محبوب پسندیدہ ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا:

نَعَمْ يَا عَآئِشَةُ اِنَّهٗ لَيْسَ نَفْسٌ تَمُوْتُ فِىْ سَنَةٍ اِلَّا كُتِبَ اَجَلُهَا فِىْ شَعْبَانَ فَاُحِبُّ اَنْ يُّكْتَبَ اَجَلِىْ وَاَنَا فِىْ عِبَادَةِ رَبِّىْ وَعَمَلَ صَالِحٍ وَفظ ابن النجار يَاعَائِشَةُ اِنَّهٗ يَكْتُبُ فِيْهَا مَلَكُ الْمَوْتِ مَنْ يُّقْبَضُ فَاُحِبُّ اَنْ لَّا يُنْسَخَ اِسْمِىْ اِلَّا وَاَنَا صَائِمٌ

ہاں اے عائشہ! جو بھی سال بھر میں فوت ہوتا ہے اس کا وقت (وفات) شعبان ہی کے مہینے میں لکھ دیا جاتا ہے تو یہ بات مجھے محبوب ہے کہ میرے وصال کا وقت اس حال میں لکھا جائے کہ میں اپنے رب کی عبادت اور نیک کام میں مشغول ہوں ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا اے عائشہ! اسی مہینے

Marfat.com

میں ملک الموت فوت ہونے والوں کے نام لکھ دیتے ہیں تو مجھے یہ پسند ہے کہ میرا نام روزہ کی حالت میں لکھا جائے۔(درالمنثور)

غنیۃ الطالبین میں شیخ ابونصر کی استاد سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا! یہ کونسی رات ہے؟ انہوں نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بخوبی واقف ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ نصف شعبان کی رات ہے اس رات میں دنیا کے اعمال (بندوں کے اعمال) اوپر اٹھائے جاتے ہیں (ان کی پیشی بارگاہ رب العزت میں ہوتی ہے) اللہ تعالیٰ اس رات بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد میں لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے۔تو کیا تم آج کی رات مجھے عبادت کی آزادی دیتی ہو؟ میں نے کہا ضرور پھر آپ نے نماز پڑھی اور قیام میں تخفیف کی سورۂ فاتحہ اور ایک چھوٹی سورۃ پڑھی۔ پھر آدمی رات تک آپ سجدے میں رہے۔ پھر کھڑے ہو کر دوسری رکعت پڑھی اور پہلی رکعت کی طرح اس میں قرأت فرمائی یعنی چھوٹی سورت پڑھی۔ پھر آپ سجدے میں چلے گئے۔ یہ سجدہ فجر تک رہا۔ میں دیکھتی رہی۔ مجھے یہ اندیشہ ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی روح مبارک قبض فرمالی ہے۔ پھر جب میرا انتظار طویل ہوا (بہت دیر ہو گئی) تو میں آپ کے قریب پہنچی اور میں نے حضور کے تلوؤں کو چھوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حرکت فرمائی۔ میں نے خود سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سجدے کی حالت میں یہ الفاظ ادا فرما رہے تھے۔

اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عَقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِرَحْمَتِكَ مِنْ نَّقْمَتِكَ وَاَعُوْذُ بِرَضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ ثَنَآءُ كَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءُ عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا

Marfat.com

اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ

الٰہی! میں تیرے عذاب سے تیرے عفواور بخشش کی پناہ میں آتا ہوں تیرے قہر سے تیری رحمت کی پناہ میں آتا ہوں اور تیری ناراضگی سے تیری رضا کی پناہ میں آتا ہوں تجھ سے ہی پناہ چاہتا ہوں۔ تیری ذات بزرگ ہے۔ میں تیری شایان شان ثناء بیان نہیں کرسکتا۔ تو ہی آپ اپنی ثناء کرسکتا ہے اور کوئی نہیں۔

صبح کو میں نے عرض کیا کہ آپ سجدے میں ایسے کلمات ادا فرمارہے تھے کہ ویسے کلمات میں نے آپ کو کبھی کہتے نہیں سنا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تم نے یاد کرلیے ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خود بھی یاد کرلو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ۔ کیونکہ جبریل علیہ السلام نے مجھے سجدے میں ان کلمات کو ادا کرنے کا کہا تھا۔

عن علاء بن الحارث ان عائشة قالت قام رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم من الليل يصلى فاطال السجود. حتى ظننت انه قدقبض فلمارايت ذلك قمت حتى عرلت ابهامه فتحرك فرجعت فلمارفع الى راسه من السجودوفرغ من صلوته قال ياعائشة اوياحميرآء اظننت ان النبى قدخاس بك. قلت الاواللّٰه شارسول اللّٰه ولكننى ظننت انتك قبضت لطول سجودك فقال اتدرين اى ليلة هذه؟قلت اللّٰه ورسوله اعلم قال هذه

Marfat.com

ليلة النصف من شعبان ان اللّٰه عزوجل يطلع على عباده فى ليلة النصف من شعبان فيغفر للمستغفرين ويرحم المسترحمين ويؤخر اهل الحقد كماهم.

حضرت علاء بن حارث رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے اور نماز پڑھنے لگے اور اتنے لمبے سجدے کیے کہ مجھے یہ خیال ہوا کہ آپ کی وفات ہوگی ہے۔ میں نے جب یہ معاملہ دیکھا تو میں اٹھی اور آپ کے پاؤں کے انگوٹھے دبائے اس میں حرکت ہوئی میں واپس لوٹ آئی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدے سے سر اٹھایا اور نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا! یا فرمایا اے حمیراء! کیا تمہارے دل میں یہ سوچ پیدا ہوئی کہ اللہ اور اس کا رسول تمہارا خیال نہ کریں گے۔ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! بخدا ایسی بات نہیں ہے درحقیقت مجھے یہ خیال ہوا کہ شاید آپ کی وفات ہوگئی ہے کیونکہ آپ نے سجدے بہت لمبے کیے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانتی بھی ہو یہ کہ کونسی رات ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں فرمایا یہ شعبان کی پندرہویں شب ہے اللہ عزوجل اس رات اپنے بندوں پر نظر رحمت فرماتا ہے اور بخشش چاہنے والوں کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ رحم مانگنے والوں پر رحم کر دیتا ہے مگر دل میں عناد رکھنے والوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیتا ہے۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

شب بیداری:۔

رات بھر جاگتے رہنے کو شب بیداری کہا جاتا ہے لہٰذا بہتر تو یہ ہے کہ شب برأت

Marfat.com

میں تمام رات بیدار رہا جائے چونکہ جب کوئی بیدار رہے گا تو لامحالہ اللہ کی عبادت کرے گا اگر ساری رات نہ جاگے گا تو رات کے پہلے پہر میں سولے پھر پچھلے پہر میں بیدار ہو کر اللہ کی عبادت کرے شب بیداری گھر میں یا مسجد میں دونوں طرح درست ہے یا کسی اور خلوت کے مقام پر بھی جائز ہے۔

حضرت شیخ ابوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو لوگ شب زندہ دار ہیں وہ اپنی رات میں اس سے کہیں زیادہ لذت پاتے ہیں جو لہو ولعب میں مشغول رہنے والے اس لہو ولعب میں مشغول رہ کر لذت پاتے ہیں۔ کسی بزرگ کا ارشاد ہے کہ ”دنیا میں کوئی چیز بھی جنتیوں کی نعمتوں کے مثل و مانند نہیں ہے۔ البتہ وہ حلاوت نعیم جنت کے مشابہ ہے جو رات کے وقت نیازمندانہ عبادت کرنے والے اپنی عبادت اور مناجات سے حاصل کرتے ہیں ذکر شب کی حلاوت نعیم جنت کے مشابہ ہے یہ حلاوت ایک ایسا ثواب عاجل ہے جو ان شب زندہ والوں کو فوراً حاصل ہو جاتا ہے۔

ایک اور عارف باللہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ صبح کے وقت شب زندہ دار حضرات کے دلوں کو دیکھتا ہے تو وہ ان کو اپنے نور سے بھر دیتا ہے جس کے فوائد سے مستفیض ہو کر ان کے دل نورانی بن جاتے ہیں اور ان کے قلوب سے یہ فوائد منتشر ہو کر غافلوں تک پہنچتے ہیں اور وہ ہدایت یاب ہوتے ہیں۔

حدیث شریف میں وارد ہے: عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ مَرْضَاةٌ لِرَبِّكُمْ“۔ رات کو اٹھ کر عبادت کرو اس میں تمہارے رب کی رضامندی ہے اور تم سے پہلے نیک بندوں کا یہی طریقہ رہا ہے یہ نماز گناہوں سے روکتی ہے اور اس کے بوجھ کو دور کرتی ہے شیطان کے مکر و فریب کو دور کرتی ہے اور بیماری کو جسم سے نکالتی ہے۔

بزرگان سلف کی ایک جماعت تمام رات عبادت کیا کرتی تھی۔ یہاں تک کہ

Marfat.com

چالیس تابعی حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے سلسلہ میں یہ منقول ہے کہ وہ عشاء کی نماز کے وضو سے فجر کی نماز پڑھا کرتے تھے شب بھر عبادت میں بسر کرتے تھے۔ان حضرات میں حضرت سعید بن مسیّب، حضرت فضیل بن عیاض ، حضرت وہیب بن الورد، حضرت ابوسلیمان دارانی، حضرت شیخ علی بن بکار، حضرت حبیب عجمی، حضرت کہمس بن المنہال، حضرت محمد بن المنکدر، حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت شیخ ابوحازم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین شامل تھے۔

بہرحال اگر کوئی شخ تمام رات عبادت نہ کر سکے تو دو تہائی، ایک تہائی یا رات کے کم از کم ۱/۶ حصہ میں عبادت کرنا مستحب ہے اور اس کی آسان صورت یہ ہے کہ یا تو رات کے پہلے ثلث میں سوئے اور اس کے بعد اٹھ کر عبادت کرے اور اس کے بقیہ حصہ میں سو جائے۔یا نصف شب تک سوئے اور اس کے بعد نصف کے نصف میں عبادت کرے اور پھر ۱/۴ حصہ میں سو جائے۔

روایت ہے کہ ایک بار حضرت داؤد علیہ السلام نے پروردگار عالم کے حضور میں عرض کیا کہ الٰہی ! میں چاہتا ہوں کہ شب میں تیری عبادت کروں تو میں کس وقت اٹھوں؟ باری تعالیٰ کا ارشاد ہوا کہ اے داؤد! نہ تم اول شب میں اٹھو اور نہ آخر شب میں۔کیونکہ جو رات کے اول وقت میں اٹھ کر عبادت کرتا ہے وہ آخر شب میں سوتا ہے اور جو آخر شب میں اٹھتا ہے وہ اول وقت (شب) میں سوتا ہے لیکن تم وسط شب میں اٹھو اور عبادت کرو تا کہ تم کو میرے ساتھ خلوت میسر ہو اور میں بھی تمہارے ساتھ تنہا رہوں۔اس وقت اپنی حاجتیں میرے حضور میں پیش کرو۔

پس شب بیداری ،خواب استراحت کے دونوں حصوں اول و آخر کے مابین ہونی چاہیے۔ورنہ اول شب ہی سے نفس غالب آجاتا ہے (اور سلا دیتا ہے) اس عرصہ میں نفلی نمازوں میں مشغول رہنا چاہیے اور جب نیند کا غلبہ ہو تو اول شب

Marfat.com

میں سوجائے۔ بیدار ہونے پر وضو کرے۔ اس طرح دو دفعہ اٹھنا ہوگا اور دو دفعہ سونا۔ (اول شب اور آخر شب میں) جو بہترین صورت ہے۔

اس وقت نماز شروع نہ کرے جب نیند کی حالت ہو نماز اس وقت پڑھے جب اچھی طرح بیدار ہو جائے اور اپنی کہی ہوئی بات کو اچھی طرح سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے۔ کیونکہ منقول ہے کہ ''رات میں اپنی ذات پر سختی برداشت نہ کرو''۔
(عوارف المعارف)

صلوٰۃُ التسبیح

صلوٰۃِ تسبیح نفلی نمازوں میں سے ہے اسے نماز تسبیح اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس کی ہر ایک رکعت میں ۷۵ مرتبہ تسبیح پڑھی جاتی ہے۔ اس کا پڑھنا مستحب ہے۔ اس نماز کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ ممنوعہ اوقات کو چھوڑ کر جب دل چاہے پڑھ لے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی چار رکعت پڑھی ہیں اس کا اجر وثواب بہت زیادہ ہے۔ یہ نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو سکھائی تھی اور فرمایا تھا کہ اس کے پڑھنے سے تمہارے اگلے' پچھلے' نئے پرانے' چھوٹے بڑے سب گناہ معاف ہو جائیں گے اور فرمایا تھا کہ اگر ہو سکے تو ہر روز یہ نماز پڑھ لیا کرو۔ اگر ہر روز نہ ہو سکے تو ہفتہ میں ایک دفعہ پڑھ لو۔ اگر ہر ہفتہ نہ ہو سکے تو ہر مہینہ میں پڑھ لیا کرو۔ ہر مہینہ میں بھی نہ ہو سکے تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لو اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک دفعہ (ضرور) پڑھ لو۔

اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ چار رکعت صلوٰۃ تسبیح کی نیت باندھے اور (سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ) کے بعد پندرہ دفعہ (سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ

Marfat.com

اَکْبَرُ) پڑھے۔اس کے بعد اَعُوْذُ بِاللّٰہِ، بِسْمِ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور سورت پڑھ کر دس دفعہ وہی کلمہ پڑھے۔ پھر رکوع میں جاوے اور (سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم) کے بعد دس دفعہ پڑھے۔ پھر (سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ) اور (رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ) کہنے کے بعد (کھڑے ہوکر) دس دفعہ پڑھے۔ پھر پہلے سجدہ میں (سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی) کے بعد دس دفعہ پڑھے۔ پھر ایک سجدہ کے بعد بیٹھ کر دس دفعہ پڑھے۔ پھر سجدہ کے بعد دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو (اور دوسری، تیسری اور چوتھی رکعت میں) کھڑے ہوکر پہلے وہی تسبیح پندرہ بار پڑھ لے پھر بِسْمِ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور سورت پڑھ کے دس دفعہ پڑھے۔ پھر اسی طرح رکوع وغیرہ میں پڑھے اور (التحیات کے موقع پر نہ پڑھے) اس طرح چاروں رکعتوں میں پچھتر پچھتر بار پڑھنے سے کل تعداد تین سو ہو جائے گی۔ (ترمذی، عالمگیری)

تسبیحات میں کمی بیشی ہو جانے سے سجدۂ سہو لازم نہیں آتا۔ اگر کوئی تسبیح کسی جگہ پڑھنا بھول گیا تو دوسرے نزدیک کے رُکن میں وہ باقی تعداد پوری کر لے۔ یعنی قیام میں بھول گیا تو رُکوع میں بیس مرتبہ پڑھ لے اور اگر رُکوع میں بھول گیا تو (قومہ میں نہ پڑھے بلکہ) سجدہ میں پڑھ لے اور قومہ میں بھول گیا تو بھی سجدہ میں اور سجدہ کی (جلسہ میں نہیں) سجدہ میں اور جلسہ کی بھی سجدہ میں پڑھے۔ اسی طرح اگر کسی جگہ تسبیح زیادہ پڑھی گئی تو اس کے قریبی رُکن میں کمی کرے۔ اگر سجدۂ سہو واجب ہو اور سجدے کرے تو ان دونوں میں تسبیحات نہ پڑھی جائیں۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس نماز میں کونسی سورت پڑھی جائے؟ فرمایا سُورت التَّکَاثُر اور وَ الْعَصْرِ اور قل یٰۤاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔ اور بعض نے کہا سورۂ حدید اور سورۂ حشر اور صف اور تغابن۔

Marfat.com

شب برأت کے نوافل:۔

شب برأت میں بعض صالحین نے جونوافل پڑھے ہیں ان کا طریقہ کار حسب ذیل ہے:

شعبان کی پندرہویں شب دورکعت نماز پڑھنی ہے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار، سورۂ اخلاص پندرہ پندرہ مرتبہ بعد سلام کے درود شریف ایک سو دفعہ پڑھ کر ترقی رزق کی دعا کرے انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کے باعث رزق میں ترقی ہو جائے گی۔

عذاب قبر سے نجات کے نوافل:۔

شب برأت میں چار رکعت نوافل اس طرح پڑھیں کہ دو رکعتوں میں سورت فاتحہ کے بعد ایک ایک بار سورت ملک پڑھیں دوسری دو رکعتوں میں سورت فاتحہ کے بعد سورت مزمل ایک ایک بار پڑھیں۔ یہ نوافل عذاب قبر سے نجات کے لئے بہت مؤثر ہیں کیونکہ سورۂ ملک اور سورۂ مزمل پڑھنے والے کے لیے قبر میں مغفرت اور نجات کا ذریعہ بنیں گی۔

آٹھ رکعت نوافل

پندرھویں شب کو آٹھ رکعت نماز دو سلام سے پڑھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص دس دس مرتبہ پڑھنی ہے۔ اللہ پاک اس نماز کے پڑھنے والے کے لئے بے شمار فرشتے مقرر کرے گا۔ جو اسے عذاب قبر سے نجات کی اور بہشت میں داخل ہونے کی خوشخبری دیں گے۔

بارہ رکعت نوافل

Marfat.com

شب برأت میں ۱۲ رکعت نوافل پڑھنا بھی بہت مفید ہے یہ نوافل دو دو کر کے پڑھیں۔ ہر پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کوثر اکتالیس مرتبہ پڑھیں اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص اکتالیس بار پڑھیں۔ نوافل مکمل ہونے کے بعد اطمینان سے بیٹھ کر گیارہ سو مرتبہ ہی وظائف پڑھیں۔ اس کے بعد اللہ کے حضور بڑی عاجزی سے اپنی حاجت کے لئے دعا کریں۔ اگر اللہ کو منظور ہوا تو حاجت پوری ہو جائے گی یہ نوافل بخشش اور مغفرت کے لئے بھی بہت اکسیر ہیں۔

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ط اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌم بِالْعِبَادِ".

اس کے بعد گیارہ سو مرتبہ یہ پڑھیں:

اَللّٰہُ لَطِیْفٌم بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَالْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ".

بیس رکعت نوافل:۔

شب برأت میں بیس رکعت نوافل دو دو کر کے یوں پڑھیں کہ ہر پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ القدر گیارہ مرتبہ اور ہر دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھیں۔ اس کے بعد ۱۲۸ مرتبہ یہ وظیفہ پڑھیں یہ نوافل دینی و دنیوی فیوض و برکات کے لئے بہت مفید ہیں۔

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ یَا حَنَّانُ اَللّٰہُ الصَّمَدُ یَامَنَّانُ لَمْ یَلِدْ یَا کَرِیْمُ وَلَمْ یُوْلَدْ یَارَحِیْمُ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ یَا عَزِیْزُ

Marfat.com

پچاس رکعت نوافل

اس رات میں ۵۰ رکعت میں نوافل یوں پڑھنا کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص سات مرتبہ پڑھیں۔ نوافل مکمل کرنے کے بعد ۱۱۱ مرتبہ آیت الکرسی کا ورد کریں۔ یہ نوافل بے شمار برکات کے حامل ہیں پڑھنے والے پر کشادگی اور رحمت کے ذرائع کھل جانے کا امکان ہے۔

صلوٰۃ الخیر

شب برأت میں جو نماز (سلف سے منقول اور) وارد ہے اس میں سو رکعتیں ہیں ایک ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص کے ساتھ یعنی ہر رکعت میں دس مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھی جائے۔ اس کا نام صلوٰۃ الخیر ہے اس کے پڑھنے سے برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔ سلف صالحین یہ نماز باجماعت پڑھتے تھے۔ اس نماز کی بڑی فضیلت آئی ہے اور اس کا ثواب کثیر ہے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھ سے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تیس صحابہ نے بیان کیا کہ اس رات میں جو شخص یہ نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف ستر بار دیکھتا ہے اور ہر بار کے دیکھنے میں ستر حاجتیں اس کی پوری کرتا ہے جن میں سے سب سے ادنی حاجت اس کے گناہوں کی مغفرت ہے مستحب ہے کہ اس نماز یعنی صلوٰۃ الخیر کے کو ان چودہ راتوں میں بھی پڑھے جن میں عبادت کرنا اور شب بیداری کرنا مستحب ہے ان راتوں کا ذکر ماہ رجب کے فضائل میں گزر چکا ہے تا کہ نماز پڑھنے والے کو عزت وفضیلت اور ثواب حاصل ہو۔ (غنیۃ الطالبین)

نوافل ودُعائے شعبان

نماز مغرب کے بعد چھ رکعتیں دو دو رکعت کر کے اس طرح پڑھیں کہ دو رکعت نفل درازی عمر بالخیر ہونے کی نیت سے اور دو رکعت نفل بلائیں دفع ہونے کی نیت

Marfat.com

سے اور دو رکعت نفل مخلوق کا محتاج نہ ہونے کی نیت سے پڑھیں۔ اور ہر دوگانہ کے بعد سورۂ یٰسین ایک بار یا سورۂ اخلاص اکیس بار اور اس کے بعد دعائے نصف شعبان المعظم پڑھیں جو یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ يَاذَا الْمَنِّ وَلَا يُمَنُّ عَلَيْهِ يَاذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَاذَالطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ظَهْرَ اللَّاجِيْنَ وَجَارُ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ وَاَمَانُ الْخَآئِفِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِيْ عِنْدَكَ فِيْ اُمِّ الْكِتٰبِ شَقِيًّا اَوْ مَحْرُوْمًا اَوْ مَطْرُوْدًا اَوْ مُقَتَّرًا عَلَيَّ فِي الرِّزْقِ فَامْحُ اَللّٰهُمَّ بِفَضْلِكَ شَقَاوَتِيْ وَحِرْمَانِيْ وَطَرْدِنِيْ وَاقْتِتَارَ رِزْقِيْ وَاَثْبِتْنِيْ عِنْدَكَ فِيْ اُمِّ الْكِتٰبِ سَعِيْدًا مَّرْزُوْقًا مُّوَفَّقًا لِلْخَيْرَاتِ فَاِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِيْ كِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتٰبِ ○ اِلٰهِيْ بِالتَّجَلِّي الْاَعْظَمِ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ شَعْبَانَ الْمُكَرَّمِ اَلَّتِيْ يُفْرَقُ فِيْهَا كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ وَّيُبْرَمُ اَنْ تَكْشِفَ عَنَّا مِنَ

Marfat.com

الْبَلَآءِ وَالْبَلْوَآءِ مَانَعْلَمُ وَمَا لَا نَعْلَمُ ط وَاَنْتَ بِهٖ
اَعْلَمُ ط اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَامُ ط وَصَلَّى اللّٰهُ
تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَسَلَّمْ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

وظیفہ شب برأت برائے روحانی فیوض

جو شخص راہ حقیقت کا متلاشی ہو تو اسے اس رات تہجد کے وقت کثرت سے یہ وظیفہ پڑھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اپنے ان اسماء کی بدولت اس کے لئے روحانی راہنمائی کے اسباب پیدا فرما دے گا۔ اگر کثرت سے نہ پڑھ سکیں تو کم از کم ہر وظیفہ ۳۰۰ مرتبہ ضرور پڑھیں۔ اس کے فوائد بے پناہ ہیں یہ وظیفہ قبلہ حاجی انور اختر صاحب کا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْم

اِنَّ اللّٰهَ وَكِيْلٌ الْكَفِيْلُ

اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

اِنَّ اللّٰهَ شَكُوْرُ الْعَلِيْمُ

اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ الْعَزِيْزُ

اِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ الْقَيُّوْمُ

اِنَّ اللّٰهُ عَزِيْزُ الْغَفَّارُ

Marfat.com

اسمائے گرامی عہدہ داران

اُمور علمیہ کمیٹی Religious publishing commatti چاہ میراں لاہور

چیئرمین
طاہر ندیم بٹ

جنرل سیکرٹری
شیخ نعیم احمد

فنانس سیکرٹری
محمد اعظم

سینئر وائس چیئرمین
جاوید رحمت

وائس چیئرمین
شیخ مبشر حسین
(ایڈووکیٹ)

صدر
ملک عبدالحق

سینئر نائب صدر
محمد نعیم رنگائی والے

نائب صدر
حاجی خلیل احمد

اسسٹنٹ نائب صدر
حافظ ارشد علی

ڈپٹی جنرل سیکرٹری
محمد اعجاز

جوائنٹ سیکرٹری
محمد اسلم ٹیلر ماسٹر

سیکرٹری نشر و اشاعت
سید شبیر حسین شاہ بخاری

سیکرٹری ریسرچ
محمد شبیر علی

اراکین۔ محمد محسن فقری۔ شیخ مقصود احمد۔ سہیل علی۔ عبدالرحمٰن بٹ۔ فصیح الرحمٰن بٹ

عبداللہ اعظم۔ عبداللہ جاوید رحمت۔ عدنان خلیل۔ علی رضا اسلم۔

Marfat.com

شب برأت کی عبادت اور نوافل پڑھنے کا طریقہ

عبادت ونوافل شب برأت

علامہ عالم فقری

طاہر ندیم بٹ

چیئرمین اُمور علمیہ کمیٹی چاہ میراں لاہور

نزد مین گیٹ دربار حضرت سید میراں حسین زنجانیؒ

جنرل سیکرٹری	فنانس سیکرٹری	سینئر وائس چیئرمین	سینئر نائب صدر
شیخ نعیم احمد	محمد اعظم	جاوید رحمت	محمد نعیم رنگائی والے

Marfat.com

شب برأت

شعبان المعظم کی پندرھویں رات کوشب برأت کہاجاتا ہے۔شعبان کا مہینہ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے محبوب مہینوں میں سے ہے۔یوں تو یہ سارا مہینہ بڑی برکت والا ہے مگر اس ماہ کی پندرھویں رات بڑی برکت والی ہے کیونکہ لیلۃ القدر کے بعد شب برات سب سے افضل رات ہے۔اس رات کولیلۃ المبارکہ یعنی برکتوں والی رات کہاجاتا ہے۔اس کے علاوہ اسی رات کولیلۃ البراءۃ یعنی دوزخ سے چھٹکارے والی رات بھی کہاجاتا ہے ۔اسی رات کو لیلۃ الرحمۃ یعنی نزول رحمت کی رات بھی کہاجاتا ہے۔اسی رات کاایک اورنام لیلۃ الصک بھی ہے جس سے مراد تفویض امور ہے۔

طریقہ عبادت

شب برأت کی مبارک رات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بذات خود عبادت میں کثرت کی ہے۔اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اس رات کونوافل پڑھنااورشب بیداررہناعین سنت ہے۔اس رات کوعبادت کااجراورثواب بہت زیادہ ہے کیونکہ اس رات کی عبادت کے اجر کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کثرت سے ہیں۔ان کی روشنی میں اس شب کوکثرت سے نوافل پڑھنااورشب بیداری کرنامسنون ہے اس کے علاوہ ذکرواذکاراورتلاوت کرنابھی بہت عمدہ ہے۔کثرت عبادت کے متعلق احادیث مبارکہ حسب ذیل ہیں:

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَتْ

Marfat.com

لَیْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَیْلَهَا وَصُوْمُوْا یَوْمَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَنْزِلُ فِیْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ اَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَلَهٗ اَلَا مُسْتَرْزِقٍ فَاَرْزُقَهٗ اَلَا مُبْتَلًی فَاَ عَافِیَهٖ اَلَا كَذَا اَلَا كَذَا حَتّٰی یَطْلُعَ الْفَجْرُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نصف شعبان کی رات آئے تو رات کو قیام کرو اور دن کو روزہ رکھو کیونکہ اس رات رب تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف توجہ فرما کر کہتا ہے کہ کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے کہ میں اس کی مغفرت کروں اور کوئی رزق کا طالب ہے کہ میں اس کو رزق عطا کروں اور کوئی مصیبت زدہ ہے کہ میں اس کو عافیت عطا کروں اور کوئی ایسا ہے اور کوئی ایسا ہے اور یہ سلسلہ طلوع فجر تک جاری رہتا ہے۔ (ابن ماجہ)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نصف شعبان کی رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری چادر کے اندر سے خاموشی کے ساتھ باہر نکل گئے خدا کی قسم! میری یہ چادر حریر کی تھی نہ قز کی نہ کتان کی اور نہ خز کی۔ عروہ نے عرض کیا پھر کس کپڑے کی تھی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس کا تانا بالوں کا تھا اور بانا اونٹ کے بالوں کا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اس طرح حضور کے نکل جانے سے مجھے یہ گمان ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور بی بی کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ میں نے اٹھ کر آپ کو حجرے میں تلاش کیا تو میرے ہاتھ حضور کے پاؤں سے چھو گئے۔ آپ اس وقت سجدے میں تھے میں نے دعا کے الفاظ یاد کر لیے تھے آپ سجدے میں فرما رہے تھے۔

Marfat.com

سَجَدَلَكَ سَوَادِیْ وَ جَنَاتِیْ وَاٰمَنَ بِكَ فُؤَادِیْ اَبُوْءُ لَكَ بِالنِّعَمِ وَاعْتَرِفُ لَكَ بِالذَّنْبِ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِعَفْرِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِرَحْمَتِكَ مِنْ نَقْمَتِكَ وَاَعُوْذُ بِرَضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ

یااللہ! میرا جسم اور میرا دل تجھے سجدہ کرتا ہے میرا دل تجھ پر ایمان لایا اور میں تیری نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہوں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے۔ تیرے سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں ہے میں تیرے عذاب سے بچنے کے لئے تیری پناہ میں آتا ہوں تیرے غضب سے بچنے کے لئے تیری رضا کا طالب ہوں۔ تیرے عذاب سے امن میں رہنے کے لئے تجھ ہی سے درخواست کرتا ہوں۔ تیری حمد وثنا کوئی بیان نہیں کرسکتا تو نے آپ اپنی ثنا کی ہے تو ہی آپ اپنی ثنا کرسکتا ہے اور کوئی نہیں کرسکتا۔ (غنیۃ الطالبین)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ صبح تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبادت میں مصروف رہے۔ کبھی آپ کھڑے ہوجاتے اور کبھی بیٹھ کر عبادت فرماتے۔ یہاں تک کہ آپ کے پائے مبارک متورم ہوگئے۔ میں آپ کے پاؤں کو دباتے ہوئے کہنے لگی میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے تمام گناہ معاف نہیں فرمادیے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ ایسا (کرم) نہیں کیا اور آپ پر لطف وکرم نہیں کیا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ تمہیں معلوم ہے کہ یہ کیسی رات ہے؟ میں نے عرض کیا آپ فرمائیں یہ رات کیسی ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس رات

Marfat.com

میں سال بھر میں پیدا ہونے والے ہر بچہ کا نام لکھا جاتا ہے۔اور اسی کے ساتھ ہر مرنے والے کا نام بھی لکھا جاتا ہے۔اسی رات مخلوق کا رزق تقسیم ہوتا ہے اسی رات ان کے اعمال وافعال اٹھائے جاتے ہیں۔میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو اللہ کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص بھی اللہ کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل نہیں ہوگا میں نے عرض کیا کیا آپ بھی؟ آپ نے فرمایا ہاں میں بھی مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لیا ہے اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے چہرے اور سر پر پھیرا۔(غنیۃ الطالبین)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات میں کثرت سے عبادت کی۔اس لیے ہمیں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اس رات خوب سجدہ ریزی کرنی چاہیے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ شعبان کے نفلی روزوں کو رمضان المبارک سے ملا دیتے۔میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ماہ شعبان کے روزے آپ کو دوسرے مہینوں کی بہ نسبت زیادہ محبوب پسندیدہ ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا:

نَعَمْ يَا عَآئِشَةُ اِنَّهٗ لَيْسَ نَفْسٌ تَمُوْتُ فِىْ سَنَةٍ اِلَّا كُتِبَ اَجَلُهَا فِىْ شَعْبَانَ فَاُحِبُّ اَنْ يُّكْتَبَ اَجَلِىْ وَاَنَا فِىْ عِبَادَةِ رَبِّىْ وَعَمَلَ صَالِحٍ وَفظ ابن النجار يَاعَائِشَةُ اِنَّهٗ يَكْتُبُ فِيْهَا مَلَكُ الْمَوْتِ مَنْ يُّقْبَضُ فَاُحِبُّ اَنْ لَّا يُنْسَخَ اِسْمِىْ اِلَّا وَاَنَا صَائِمٌ

ہاں اے عائشہ! جو بھی سال بھر میں فوت ہوتا ہے اس کا وقت (وفات) شعبان ہی کے مہینے میں لکھ دیا جاتا ہے تو یہ بات مجھے محبوب ہے کہ میرے وصال

Marfat.com

کاوقت اس حال میں لکھا جائے کہ میں اپنے رب کی عبادت اور نیک کام میں مشغول ہوں ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا اے عائشہ! اسی مہینے میں ملک الموت فوت ہونے والوں کے نام لکھ دیتے ہیں تو مجھے یہ پسند ہے کہ میرا نام روزہ کی حالت میں لکھا جائے۔ (درالمنثور)

غنیۃ الطالبین میں شیخ ابونصر کی استاد سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا! یہ کونسی رات ہے ؟انہوں نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بخوبی واقف ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ نصف شعبان کی رات ہے اس رات میں دنیا کے اعمال (بندوں کے اعمال) اوپر اٹھائے جاتے ہیں (ان کی پیشی بارگاہ رب العزت میں ہوتی ہے) اللہ تعالیٰ اس رات بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد میں لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے۔ تو کیا تم آج کی رات مجھے عبادت کی آزادی دیتی ہو؟ میں نے کہا ضرور پھر آپ نے نماز پڑھی اور قیام میں تخفیف کی سورۂ فاتحہ اور ایک چھوٹی سورۃ پڑھی۔ پھر آدمی رات تک آپ سجدے میں رہے۔ پھر کھڑے ہو کر دوسری رکعت پڑھی اور پہلی رکعت کی طرح اس میں قرأت فرمائی یعنی چھوٹی سورت پڑھی۔ پھر آپ سجدے میں چلے گئے۔ یہ سجدہ فجر تک رہا۔ میں دیکھتی رہی۔ مجھے یہ اندیشہ ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی روح مبارک قبض فرمالی ہے۔ پھر جب میرا انتظار طویل ہوا (بہت دیر ہو گئی) تو میں آپ کے قریب پہنچی اور میں نے حضور کے تلوؤں کو چھوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حرکت فرمائی۔ میں نے خود سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سجدے کی حالت میں یہ الفاظ ادا فرما رہے تھے۔

اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عَقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِرَحْمَتِكَ مِنْ نِّقْمَتِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ ثَنَآءُ كَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءُ

Marfat.com

عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ

الٰہی! میں تیرے عذاب سے تیرے عفواور بخشش کی پناہ میں آتا ہوں تیرے قہر سے تیری رحمت کی پناہ میں آتا ہوں اور تیری ناراضگی سے تیری رضا کی پناہ میں آتا ہوں تجھ سے ہی پناہ چاہتا ہوں۔ تیری ذات بزرگ ہے۔ میں تیری شایان شان ثناء بیان نہیں کرسکتا۔ تو ہی آپ اپنی ثناء کرسکتا ہے اور کوئی نہیں۔

صبح کو میں نے عرض کیا کہ آپ سجدے میں ایسے کلمات ادا فرما رہے تھے کہ ویسے کلمات میں نے آپ کو کبھی کہتے نہیں سنا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تم نے یاد کر لیے ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خود بھی یاد کرلو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ۔ کیونکہ جبریل علیہ السلام نے مجھے سجدے میں ان کلمات کو ادا کرنے کا کہا تھا۔

عن علاء بن الحارث ان عائشة قالت قام رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم من الليل يصلى فاطال السجود. حتى ظننت انه قدقبض فلمارايت ذلك قمت حتى عرلت ابهامه فتحرك فرجعت فلمارفع الى راسه من السجودوفرغ من صلوته قال ياعائشة اوياحميرآء اظننت ان النبى قدخاس بك. قلت الاواللّٰه شارسول اللّٰه ولكننى ظننت انتك قبضت لطول سجودك فقال اتدرين اى ليلة هذه؟قلت اللّٰه ورسوله اعلم قال هذه ليلة النصف من شعبان ان اللّٰه عزوجل يطلع على عباده فى ليلة النصف من شعبان فيغفرللمستغفرين ويرحم المسترحمين

Marfat.com

ویؤخر اھل الحقد کماھم.

حضرت علاء بن حارث رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے اور نماز پڑھنے لگے اور اتنے لمبے سجدے کیے کہ مجھے یہ خیال ہوا کہ آپ کی وفات ہوگی ہے۔ میں نے جب یہ معاملہ دیکھا تو میں اٹھی اور آپ کے پاؤں کے انگوٹھے دبائے اس میں حرکت ہوئی میں واپس لوٹ آئی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدے سے سر اٹھایا اور نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا! یا فرمایا اے حمیراء! کیا تمہارے دل میں یہ سوچ پیدا ہوئی کہ اللہ اور اس کا رسول تمہارا خیال نہ کریں گے۔ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! بخدا ایسی بات نہیں ہے درحقیقت مجھے یہ خیال ہوا کہ شاید آپ کی وفات ہوگئی ہے کیونکہ آپ نے سجدے بہت لمبے کیے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانتی بھی ہو یہ کہ کونسی رات ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں فرمایا یہ شعبان کی پندرہویں شب ہے اللہ عزوجل اس رات اپنے بندوں پر نظر رحمت فرماتا ہے اور بخشش چاہنے والوں کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ رحم مانگنے والوں پر رحم کر دیتا ہے مگر دل میں عناد رکھنے والوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیتا ہے۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

شب بیداری:۔

رات بھر جاگتے رہنے کو شب بیداری کہا جاتا ہے لہٰذا بہتر تو یہ ہے کہ شب برأت میں تمام رات بیدار رہا جائے چونکہ جب کوئی بیدار رہے گا تو لامحالہ اللہ کی عبادت کرے گا اگر ساری رات نہ جاگے گا تو رات کے پہلے پہر میں سو لے پھر پچھلے پہر میں بیدار ہو کر اللہ کی عبادت کرے شب بیداری گھر میں یا مسجد میں دونوں طرح

Marfat.com

درست ہے یا کسی اور خلوت کے مقام پر بھی جائز ہے۔

حضرت شیخ ابوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جولوگ شب زندہ دار ہیں وہ اپنی رات میں اس سے کہیں زیادہ لذت پاتے ہیں جولہوولعب میں مشغول رہنے والے اس لہوولعب میں مشغول رہ کرلذت پاتے ہیں۔ کسی بزرک کا ارشاد ہے کہ ''دنیا میں کوئی چیز بھی جنتیوں کی نعمتوں کے مثل ومانند نہیں ہے۔ البتہ وہ حلاوت نعیم جنت کے مشابہ ہے جورات کے وقت نیازمندانہ عبادت کرنے والے اپنی عبادت اورمناجات سے حاصل کرتے ہیں ذکرشب کی حلاوت نعیم جنت کے مشابہ ہے یہ حلاوت ایک ایسا ثواب عاجل ہے جوان شب زندہ والوں کو فوراً حاصل ہوجاتا ہے۔

ایک اورعارف باللہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ صبح کے وقت شب زندہ دارحضرات کے دلوں کو دیکھتا ہے تو وہ ان کو اپنے نور سے بھر دیتا ہے جس کے فوائد سے مستفیض ہوکران کے دل نورانی بن جاتے ہیں اوران کے قلوب سے یہ فوائد منتشر ہوکر غافلوں تک پہنچتے ہیں اوروہ ہدایت یاب ہوتے ہیں۔

حدیث شریف میں وارد ہے: عَلَیْکُمْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ فَاِنَّہٗ مَرْضَاۃٌ لِرَبِّکُمْ''۔ رات کواٹھ کرعبادت کرواس میں تمہارے رب کی رضامندی ہے اورتم سے پہلے نیک بندوں کا یہی طریقہ رہا ہے یہ نماز گناہوں سے روکتی ہے اوراس کے بوجھ کو دور کرتی ہے شیطان کے مکروفریب کو دور کرتی ہے اور بیماری کو جسم سے نکالتی ہے۔

بزرگان سلف کی ایک جماعت تمام رات عبادت کیا کرتی تھی۔ یہاں تک کہ چالیس تابعی حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے سلسلہ میں یہ منقول ہے کہ وہ عشاء کی نماز کے وضوسے فجر کی نماز پڑھا کرتے تھے شب بھرعبادت میں بسر کرتے تھے۔ان حضرات میں حضرت سعید بن مسیّب، حضرت فضیل بن عیاض، حضرت

Marfat.com

وہیب بن الورد، حضرت ابوسلیمان دارانی، حضرت شیخ علی بن بکار، حضرت حبیب عجمی، حضرت کہمس بن المنہال، حضرت محمد بن المنکدر، حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت شیخ ابوحازم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین شامل تھے۔

بہرحال اگر کوئی شخص تمام رات عبادت نہ کر سکے تو دو تہائی، ایک تہائی یا رات کے کم از کم ۱/۶ حصہ میں عبادت کرنا مستحب ہے اور اس کی آسان صورت یہ ہے کہ یا تو رات کے پہلے ثلث میں سوئے اور اس کے بعد اٹھ کر عبادت کرے اور اس کے بقیہ حصہ میں سو جائے۔ یا نصف شب تک سوئے اور اس کے بعد نصف کے نصف میں عبادت کرے اور پھر ۱/۴ حصہ میں سو جائے۔

روایت ہے کہ ایک بار حضرت داؤد علیہ السلام نے پروردگار عالم کے حضور میں عرض کیا کہ الٰہی! میں چاہتا ہوں کہ شب میں تیری عبادت کروں تو میں کس وقت اٹھوں؟ باری تعالیٰ کا ارشاد ہوا کہ اے داؤد! نہ تم اول شب میں اٹھو اور نہ آخر شب میں۔ کیونکہ جو رات کے اول وقت میں اٹھ کر عبادت کرتا ہے وہ آخر شب میں سوتا ہے اور جو آخر شب میں اٹھتا ہے وہ اول وقت (شب) میں سوتا ہے لیکن تم وسط شب میں اٹھو اور عبادت کرو تاکہ تم کو میرے ساتھ خلوت میسر ہو اور میں بھی تمہارے ساتھ تنہا رہوں۔ اس وقت اپنی حاجتیں میرے حضور میں پیش کرو۔

پس شب بیداری، خواب استراحت کے دونوں حصوں اول و آخر کے مابین ہونی چاہیے۔ ورنہ اول شب ہی سے نفس غالب آجاتا ہے (اور سلا دیتا ہے) اس عرصہ میں نفلی نمازوں میں مشغول رہنا چاہیے اور جب نیند کا غلبہ ہو تو اول شب میں سو جائے۔ بیدار ہونے پر وضو کرے۔ اس طرح دو دفعہ اٹھنا ہوگا اور دو دفعہ سونا۔ (اول شب اور آخر شب میں) جو بہترین صورت ہے۔

اس وقت نماز شروع نہ کرے جب نیند کی حالت ہو نماز اس وقت پڑھے جب

Marfat.com

اچھی طرح بیدار ہو جائے اور اپنی کہی ہوئی بات کو اچھی طرح سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے۔ کیونکہ منقول ہے کہ ''رات میں اپنی ذات پر سختی برداشت نہ کرو''۔ (عوارف المعارف)

صلوٰۃُ التسبیح

صلوٰۃِ تسبیح نفلی نمازوں میں سے ہے اسے نماز تسبیح اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس کی ہر ایک رکعت میں ۷۵ مرتبہ تسبیح پڑھی جاتی ہے۔ اس کا پڑھنا مستحب ہے۔ اس نماز کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ ممنوعہ اوقات کو چھوڑ کر جب دل چاہے پڑھ لے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی چار رکعت پڑھی ہیں اس کا اجر وثواب بہت زیادہ ہے۔ یہ نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو سکھائی تھی اور فرمایا تھا کہ اس کے پڑھنے سے تمہارے اگلے' پچھلے' نئے پرانے' چھوٹے بڑے سب گناہ معاف ہو جائیں گے اور فرمایا تھا کہ اگر ہو سکے تو ہر روز یہ نماز پڑھ لیا کرو۔ اگر ہر روز نہ ہو سکے تو ہفتہ میں ایک دفعہ پڑھ لو۔ اگر ہر ہفتہ نہ ہو سکے تو ہر مہینہ میں پڑھ لیا کرو۔ ہر مہینہ میں بھی نہ ہو سکے تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لو اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک دفعہ (ضرور) پڑھ لو۔

اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ چار رکعت صلوٰۃ تسبیح کی نیت باندھے اور (سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ) کے بعد پندرہ دفعہ (سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ) پڑھے۔ اس کے بعد اَعُوْذُ بِاللّٰهِ ' بِسْمِ اللّٰهِ ' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور سورت پڑھ کر دس دفعہ وہی کلمہ پڑھے۔ پھر رکوع میں جاوے اور (سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم) کے بعد دس دفعہ پڑھے۔ پھر (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ) اور (رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ) کہنے

Marfat.com

کے بعد (کھڑے ہوکر) دس دفعہ پڑھے۔ پھر پہلے سجدہ میں (سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی) کے بعد دس دفعہ پڑھے۔ پھر ایک سجدہ کے بعد بیٹھ کر دس دفعہ پڑھے۔ پھر سجدہ کے بعد دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو (اور دوسری، تیسری اور چوتھی رکعت میں) کھڑے ہوکر پہلے وہی تسبیح پندرہ بار پڑھ لے پھر بِسْمِ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور سورت پڑھ کے دس دفعہ پڑھے۔ پھر اسی طرح رکوع وغیرہ میں پڑھے اور (التحیات کے موقع پر نہ پڑھے) اس طرح چاروں رکعتوں میں پچھتر پچھتر بار پڑھنے سے کل تعداد تین سو ہو جائے گی۔ (ترمذی، عالمگیری)

تسبیحات میں کمی بیشی ہو جانے سے سجدۂ سہو لازم نہیں آتا۔ اگر کوئی تسبیح کسی جگہ پڑھنا بھول گیا تو دوسرے نزدیک کے رُکن میں وہ باقی تعداد پوری کر لے۔ یعنی قیام میں بھول گیا تو رُکوع میں بیس مرتبہ پڑھ لے اور اگر رُکوع میں بھول گیا تو (قومہ میں نہ پڑھے بلکہ) سجدہ میں پڑھ لے اور قومہ میں بھول گیا تو بھی سجدہ میں اور سجدہ کی (جلسہ میں نہیں) سجدہ میں اور جلسہ کی بھی سجدہ میں پڑھے۔ اسی طرح اگر کسی جگہ تسبیح زیادہ پڑھی گئی تو اس کے قریبی رُکن میں کمی کرے۔ اگر سجدۂ سہو واجب ہو اور سجدے کرے تو ان دونوں میں تسبیحات نہ پڑھی جائیں۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس نماز میں کونسی سورت پڑھی جائے؟ فرمایا سُورت اَلتَّکَاثُر اور وَ الْعَصْرِ اور قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔ اور بعض نے کہا سورۂ حدید اور سورۂ حشر اور صف اور تغابن۔

شب برأت کے نوافل:۔

شب برأت میں بعض صالحین نے جو نوافل پڑھے ہیں ان کا طریقہ کار حسب ذیل ہے:

Marfat.com

شعبان کی پندرہویں شب دو رکعت نماز پڑھنی ہے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار، سورۂ اخلاص پندرہ پندرہ مرتبہ بعد سلام کے درود شریف ایک سو دفعہ پڑھ کر ترقی رزق کی دعا کرے انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کے باعث رزق میں ترقی ہو جائے گی۔

آٹھ رکعت نوافل

پندرھویں شب کو آٹھ رکعت نماز دو سلام سے پڑھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص دس دس مرتبہ پڑھنی ہے۔ اللہ پاک اس نماز کے پڑھنے والے کے لئے بے شمار فرشتے مقرر کرے گا۔ جو اسے عذاب قبر سے نجات کی اور بہشت میں داخل ہونے کی خوشخبری دیں گے۔

بارہ رکعت نوافل

شب برأت میں ۱۲ رکعت نوافل پڑھنا بھی بہت مفید ہے یہ نوافل دو دو کر کے پڑھیں۔ ہر پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کوثر اکتالیس مرتبہ پڑھیں اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص اکتالیس بار پڑھیں۔ نوافل مکمل ہونے کے بعد اطمینان سے بیٹھ کر گیارہ سو مرتبہ ہی وظائف پڑھیں۔ اس کے بعد اللہ کے حضور بڑی عاجزی سے اپنی حاجت کے لئے دعا کریں۔ اگر اللہ کو منظور ہوا تو حاجت پوری ہو جائے گی یہ نوافل بخشش اور مغفرت کے لئے بھی بہت اکسیر ہیں۔

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ط اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌم بِالْعِبَادِ".

اس کے بعد گیارہ سو مرتبہ یہ پڑھیں:

اَللّٰہُ لَطِیْفٌم بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَالْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ".

بیس رکعت نوافل:۔

Marfat.com

شب برأت میں بیس رکعت نوافل دو دو کر کے یوں پڑھیں کہ ہر پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ القدر گیارہ مرتبہ اور ہر دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھیں۔اس کے بعد ۱۲۸ مرتبہ یہ وظیفہ پڑھیں یہ نوافل دینی و دنیوی فیوض و برکات کے لئے بہت مفید ہیں۔

قُلْ هُوَ اللّٰـهُ اَحَدٌ یَا حَنَّانُ اَللّٰهُ الصَّمَدُ یَامَنَّانُ لَمْ یَلِدْ یَا کَرِیْمُ وَلَمْ یُوْلَدْ یَارَحِیْمُ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ یَا عَزِیْزُ

پچاس رکعت نوافل

اس رات میں ۵۰ رکعت میں نوافل یوں پڑھنا کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص سات مرتبہ پڑھیں۔نوافل مکمل کرنے کے بعد ۱۱۱ مرتبہ آیت الکرسی کا ورد کریں۔یہ نوافل بے شمار برکات کے حامل ہیں پڑھنے والے پر کشادگی اور رحمت کے ذرائع کھل جانے کا امکان ہے۔

عذاب قبر سے نجات کے نوافل:۔

شب برأت میں چار رکعت نوافل اس طرح پڑھیں کہ دو رکعتوں میں سورت فاتحہ کے بعد ایک ایک بار سورت ملک پڑھیں دوسری دو رکعتوں میں سورت فاتحہ کے بعد سورت مزمل ایک ایک بار پڑھیں۔یہ نوافل عذاب قبر سے نجات کے لئے بہت مؤثر ہیں کیونکہ سورۂ ملک اور سورۂ مزمل پڑھنے والے کے لیے قبر میں مغفرت اور نجات کا ذریعہ بنیں گی۔

صلوٰۃ الخیر

شب برأت میں جو نماز (سلف سے منقول اور) وارد ہے اس میں سو رکعتیں ہیں

Marfat.com

ایک ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص کے ساتھ یعنی ہر رکعت میں دس مرتبہ قل ہواللہ احد پڑھی جائے۔اس کا نام صلوٰۃ الخیر ہے اس کے پڑھنے سے برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔سلف صالحین یہ نماز باجماعت پڑھتے تھے۔اس نماز کی بڑی فضیلت آئی ہے اور اس کا ثواب کثیر ہے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھ سے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تیس صحابہ نے بیان کیا کہ اس رات میں جو شخص یہ نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف ستر بار دیکھتا ہے اور ہر بار کے دیکھنے میں ستر حاجتیں اس کی پوری کرتا ہے جن میں سے سب سے ادنی حاجت اس کے گناہوں کی مغفرت ہے مستحب ہے کہ اس نماز یعنی صلوٰۃ الخیر کے کو ان چودہ راتوں میں بھی پڑھے جن میں عبادت کرنا اور شب بیداری کرنا مستحب ہے ان راتوں کا ذکر ماہ رجب کے فضائل میں گزر چکا ہے تا کہ نماز پڑھنے والے کو عزت وفضیلت اور ثواب حاصل ہو۔(غنیۃ الطالبین)

نوافل ودُعائے شعبان

نماز مغرب کے بعد چھ رکعتیں دو دو رکعت کر کے اس طرح پڑھیں کہ دو رکعت نفل درازی عمر بالخیر ہونے کی نیت سے اور دو رکعت نفل بلائیں دفع ہونے کی نیت سے اور دو رکعت نفل مخلوق کا محتاج نہ ہونے کی نیت سے پڑھیں۔اور ہر دوگانہ کے بعد سورۂ یٰسین ایک بار یا سورۂ اخلاص اکیس بار اور اس کے بعد دعائے نصف شعبان المعظم پڑھیں جو یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَللّٰهُمَّ يَاذَا الْمَنِّ وَلَا يُمَنُّ عَلَيْهِ ط يَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَاذَاالطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ظَهْرُ اللَّاجِيْنَ وَجَارُ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ ط وَاَمَانُ الْخَآئِفِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِيْ عِنْدَكَ فِيْ اُمِّ الْكِتٰبِ شَقِيًّا اَوْ

Marfat.com

مَحْرُوْمًا اَوْ مَطْرُوْدًا اَوْ مُقَتَّرًا عَلَيَّ فِي الرِّزْقِ فَامْحُ اَللّٰهُمَّ بِفَضْلِكَ شَقَاوَتِيْ وَحِرْمَانِيْ وَطَرْدِيْ وَاقْتِتَارَ رِزْقِيْ وَاثْبِتْنِيْ عِنْدَكَ فِيْ اُمِّ الْكِتٰبِ سَعِيْدًا مَّرْزُوْقًا مُّوَفَّقًا لِلْخَيْرَاتِ ط فَاِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِيْ كِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ ط يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتٰبِ ○ اِلٰهِيْ بِالتَّجَلِّي الْاَعْظَمِ ط فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ شَعْبَانَ الْمُكَرَّمِ ط اَلَّتِيْ يُفْرَقُ فِيْهَا كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ وَّيُبْرَمُ ط اَنْ تَكْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَآءِ وَالْبَلْوَآءِ مَانَعْلَمُ وَمَا لَا نَعْلَمُ ط وَاَنْتَ بِهٖ اَعْلَمُ ط اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَامُ ط وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

وظیفہ شوق عبادت:۔

اپنے دل کو دنیوی آلائشوں اور خواہشوں سے ہٹا کر اللہ کی طرف راغب کرنا چاہیے تا کہ آخرت میں نجات اور بخشش حاصل ہو تو اسے چاہیے کہ مسجد میں خلوت کے مقام پر بیٹھ جائے اور قبلہ رخ ہو کر ۱۰۱ مرتبہ یہ وظیفہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ قَلْبِ قَلْبِيْ مَاتُحِبُّ وَتَرْضٰى

پھر تازہ وضو کر کے مندرجہ ذیل وظیفہ ۱۰۱ مرتبہ پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ.

اس کے بعد پھر تازہ وضو کر کے ۷۰ مرتبہ یہ پڑھے:

وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ.

اس کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور بڑے عجز و نیاز سے اپنی دنیا و آخرت کی بہتری کے لیے دعا کرے اللہ تعالیٰ دعا کو قبول فرمانے والا ہے۔

Marfat.com

عبادت ماہ رمضان

علامہ عالم فقری

طاہر ندیم بٹ

چیئرمین اُمور علمیہ کمیٹی چاہ میراں لاہور

نزد مین گیٹ دربار حضرت سید میراں حسین زنجانیؒ

Marfat.com

رمضان المبارک کے روزوں کی عبادت

پہلا روزہ

رمضان المبارک کے پہلے روزے کی سحری کھانے کے بعد جب نماز فجر کی اذان ہو جائے تو پہلے فجر کی سُنتیں ادا کریں اس کے بعد سورۃ فاتحہ ۴۱ مرتبہ مع بسم اللہ کے پڑھیں اس کے بعد اللہ کے حضور قضائے حاجت کے لئے دعا مانگیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٢ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝٦

فجر کی نماز کے فرض ادا کرنے کے بعد ایک تسبیح کلمہ طیبہ کی پڑھیں۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ○

بعد نماز ظہر یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں

Marfat.com

بعد نماز عصر اسم ذات یَآ اَللّٰہُ کی گیارہ تسبیح پڑھیں۔

افطاری کر کے نماز مغرب پڑھنے کے بعد ۳۳ مرتبہ پڑھیں۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○

نماز عشاء اور نماز تراویح پڑھنے کے بعد آیت الکرسی ۷ مرتبہ پڑھیں۔

اٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا ۚ وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ○

Marfat.com

دوسرا روزہ

نماز فجر سے پہلے گیارہ مرتبہ یہ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

الٓمّٓ ۚ ﴿۱﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ
هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ ﴿۳﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ
بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى
مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾

نماز فجر ادا کرنے کے بعد **يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ** کی ایک تسبیح پڑھیں۔

نماز ظہر کے بعد **يَا قَوِيُّ يَا عَزِيْزُ** ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

نماز عصر کے بعد **يَا مَالِكَ الْمُلْكِ** کی ایک تسبیح پڑھیں۔

نماز مغرب کے بعد **يَا عَفُوُّ يَا غَفُوْرُ** کی ایک تسبیح پڑھیں۔

Marfat.com

نماز عشاہ اور نماز تراویح پڑھنے کے بعد ۷ مرتبہ درود تنجینا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِىْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِى الْحَيَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعْوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ وَيَا قَاضِىَ الْحَاجَاتِ وَيَا كَافِىَ الْمُهِمَّاتِ وَيَا دَافِعَ الْبَلِيَّاتِ وَيَا حَلَّ الْمُشْكِلَاتِ اَغِثْنِىْ اَغِثْنِىْ اَغِثْنِىْ يَا اِلٰهِىْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ○

Marfat.com

تیسرا روزہ

نماز فجر سے پہلے ایک مرتبہ درج ذیل آیات قرآن کی ایک مرتبہ تلاوت کریں۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا
مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ
نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١﴾ هُوَ اللّٰهُ
الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ
هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ
الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٢٣﴾
هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ
يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ ﴿٢٤﴾ ع

نماز فجر ادا کرنے کے بعد **يَا تَوَّابُ يَا رَحِيْمُ** ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

Marfat.com

نماز ظہر کے بعد **یَارَحِیْمُ یَاکَرِیْمُ** ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

نماز عصر کے بعد **یَاخَالِقُ یَابَارِئُ** ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

نماز مغرب کے بعد **یَاوَدُوْدُ یَامَجِیْدُ** ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

نماز عشاہ اور نماز تراویح پڑھنے کے بعد درج ذیل آیات گیارہ مرتبہ پڑھیں۔

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ۫ یُغْشِی
الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ
تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۵۴﴾ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا
وَّخُفْیَةً ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ﴿۵۵﴾ ۚ وَلَا
تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ
خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ
الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۶﴾

Marfat.com

چوتھا روزہ

نماز فجر سے پہلے ۷ مرتبہ درج ذیل آیات کی تلاوت کریں۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ
وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ز وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ
تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٦﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ
النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ز وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ
الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ز وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٧﴾

نماز فجر کے بعد بِسْمِ اللّٰهِ الشَّافِيْ ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

نماز ظہر کے بعد بِسْمِ اللّٰهِ الْكَافِيْ ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

نماز عصر کے بعد بِسْمِ اللّٰهِ الْمُعَافِيْ ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

نماز مغرب کے بعد ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ط

نماز عشاء اور نماز تراویح پڑھنے کے بعد درج ذیل آیات گیارہ مرتبہ پڑھیں۔

Marfat.com

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ
تُبْدُوْا مَا فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ
اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ
وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٨٤﴾ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ
بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ
اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۫ لَا نُفَرِّقُ
بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۫ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿٢٨٥﴾ لَا يُكَلِّفُ
اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا
مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِيْنَاۤ اَوْ
اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَاۤ اِصْرًا كَمَا
حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا
تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَ
اغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا
عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٨٦﴾ ع

Marfat.com

پانچواں روزہ

نماز فجر سے پہلے ۱۱ مرتبہ درج ذیل آیات کی تلاوت کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا
فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ
وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۱۰﴾ وَ
قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ
لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ
الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿۱۱۱﴾ ع

نماز فجر ادا کرنے کے بعد ۷۰ مرتبہ درج ذیل وظیفہ پڑھیں۔

① لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
② لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ③ وَهُوَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ④ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ⑤ وَ
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ

Marfat.com

نماز ظہر کے بعد **یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ** ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

نماز عصر کے بعد ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔ **یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ط**

نماز مغرب کے بعد ۷۰ مرتبہ یہ وظیفہ پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدَ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ط

نماز عشاء اور نماز تراویح پڑھنے کے بعد درج ذیل آیات ۴۱ مرتبہ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا ۲ وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ط وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ ط اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ ط قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ۳

Marfat.com

چھٹا روزہ

نماز فجر سے پہلے ۱۱ مرتبہ درج ذیل آیات کی تلاوت کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ
تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۡ وَتُعِزُّ مَنْ
تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ
وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۡ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ
وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۡ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ
بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾

نماز فجر ادا کرنے کے بعد

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ
الرَّحِيْمُ الٓمّٓ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ
الْقَيُّوْمُ ○ ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

Marfat.com

نماز ظہر کے بعد لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

نماز عصر کے بعد یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

نماز مغرب کے بعد ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ یَسِّرْ لَنَآ اُمُوْرَنَا

نماز عشاہ اور نماز تراویح پڑھنے کے بعد درج ذیل سورتیں ۱۱ مرتبہ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ○ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ○ لَمْ یَلِدْ ۙ
وَلَمْ یُوْلَدْ ۙ ○ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ○ ع سبع مرۃ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ ○
وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○ وَمِنْ شَرِّ
النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ ○ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ
اِذَا حَسَدَ ع ○ سبع مرۃ

Marfat.com

ساتواں روزہ

نماز فجر سے پہلے ۳ مرتبہ درج ذیل سورت کی تلاوت کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝۱ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۝۲
النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝۳ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝۴
فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝۵ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝۶
يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ۝۷ اِنَّهٗ عَلٰى
رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ۝۸ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۝۹ فَمَا لَهٗ مِنْ
قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۝۱۰ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۝۱۱ وَالْاَرْضِ
ذَاتِ الصَّدْعِ ۝۱۲ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝۱۳ وَّمَا هُوَ
بِالْهَزْلِ ۝۱۴ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝۱۵ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۝۱۶
فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝۱۷

نماز فجر ادا کرنے کے بعد ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

Marfat.com

نماز ظہر کے بعد **یَا بَرُّ یَا بَدِیْعُ** ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

نماز عصر کے بعد **یَا مُبْدِئُ یَا سَلَامُ** ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

نماز مغرب کے بعد **یَا وَلِیُّ یَا حَمِیْدُ** ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

نماز عشاء اور نماز تراویح پڑھنے کے بعد درج ذیل آیات گیارہ مرتبہ پڑھیں۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا
مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ
نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ اللّٰهُ
الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ
هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ
الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾
هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ
يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾ ع ع

Marfat.com

آٹھواں روزہ

نماز فجر سے پہلے ایک مرتبہ درج ذیل سورتوں کی تلاوت کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ○ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ○
وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ○ وَلَآ اَنَا
عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ○ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ
مَآ اَعْبُدُ ○ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ○ ع سبع مرّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ
وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○ ع سبع مرّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○
وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○ وَمِنْ شَرِّ

Marfat.com

النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ
اِذَا حَسَدَ ۝ سبع مرّۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ
اِلٰهِ النَّاسِ ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ
الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ مِنَ
الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝ ع سبع مرّۃ

نماز فجر ادا کرنے کے بعد ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ط

نماز ظہر کے بعد یَا جَامِعُ یَا مُعِیْدُ ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

نماز عصر کے بعد یَا رَحْمٰنُ یَا سَلَامُ ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

نماز مغرب کے بعد یَا حَفِیْظُ یَا رَقِیْبُ ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

نماز عشاء اور نماز تراویح پڑھنے کے بعد درج ذیل وظیفہ گیارہ مرتبہ پڑھیں۔

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا
الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝۱۸ ط

Marfat.com

نواں روزہ

نماز فجر سے پہلے ۷ مرتبہ سورۃ الضحیٰ کی تلاوت کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالضُّحٰى ۙ﴿۱﴾ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۙ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَكَ
رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ؕ﴿۳﴾ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ
الْاُوْلٰى ؕ﴿۴﴾ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ؕ﴿۵﴾
اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۪﴿۶﴾ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا
فَهَدٰى ۪﴿۷﴾ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ؕ﴿۸﴾ فَاَمَّا
الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ؕ﴿۹﴾ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ؕ﴿۱۰﴾
وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾

نماز فجر ادا کرنے کے بعد ۱۱ مرتبہ پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ
اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَ
لَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○

Marfat.com

نماز ظہر کے بعد **یَا وَھَّابُ یَا وَاسِعُ** ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

نماز عصر کے بعد **یَا حَیُّ یَا عَظِیْمُ** ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

نماز مغرب کے بعد **یَا قَوِیُّ یَا عَزِیْزُ** ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

نماز عشاء اور نماز تراویح پڑھنے کے بعد درج ذیل آیات گیارہ مرتبہ پڑھیں۔

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ۫ یُغْشِی
الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ
تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۵۴﴾ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا
وَّخُفْیَةً ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ﴿۵۵﴾ ۚ وَلَا
تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ
خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ
الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۶﴾

Marfat.com

دسواں روزہ

نماز فجر سے پہلے ۱۱ مرتبہ سورۃ انشرح کی تلاوت کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ﴿۱﴾ وَوَضَعْنَا عَنْكَ
وِزْرَكَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ﴿۳﴾ وَرَفَعْنَا لَكَ
ذِكْرَكَ ؕ﴿۴﴾ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ
يُسْرًا ؕ﴿۶﴾ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۙ﴿۷﴾ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۧ﴿۸﴾

نماز فجر ادا کرنے کے بعد ۱۱ مرتبہ پڑھیں۔

﴿۱﴾ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
﴿۲﴾ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ﴿۳﴾ وَهُوَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴﴾ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ﴿۵﴾ وَ
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ

نماز ظہر کے بعد ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

وَافْتَحْ لَنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ ○

Marfat.com

نماز عصر کے بعد ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

فَانْصُرْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ

نماز مغرب کے بعد ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

وَاغْفِرْ لَنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ○

نماز عشاء اور نماز تراویح پڑھنے کے بعد درج ذیل درود گیارہ مرتبہ پڑھیں۔

درود ناریہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلٰوةً كَامِلَةً وَّسَلِّمْ سَلَامًا
تَآمًّا عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِىْ
تَنْحَلُّ بِهِ الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهِ الْكُرَبُ
وَتُقْضٰى بِهِ الْحَوَآئِجُ وَتُنَالُ بِهِ الرَّغَآئِبُ
وَحُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ ط وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ
بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
فِىْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفْسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ
لَّكَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ ○

Marfat.com

گیارہواں روزہ

نماز فجر سے پہلے ۳ مرتبہ درج ذیل آیات پڑھیں۔

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ
تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ
اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ
وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۸۴﴾ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ
بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ
اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ لَا نُفَرِّقُ
بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا يُكَلِّفُ
اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا
مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ
اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا

Marfat.com

حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا
تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَقْفَة وَ
اغْفِرْ لَنَا ۟ وَقْفَة وَارْحَمْنَا ۟ وَقْفَة اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا
عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾ ع

نماز فجر ادا کرنے کے بعد ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ

نماز ظہر کے بعد ۳۳ مرتبہ پڑھیں۔

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ
الرَّحِيْمُ الٓمّٓ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ
الْقَيُّوْمُ ۚ

نماز عصر کے بعد يَا مُؤْمِنُ يَا نَافِعُ ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

نماز مغرب کے بعد يَا لَطِيْفُ يَا حَلِيْمُ ۳۰۳ مرتبہ پڑھیں۔

نماز عشاء اور نماز تراویح پڑھنے کے بعد درج ذیل وظیفہ ۳۳ مرتبہ پڑھیں۔

وَاحْفَظْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الْحٰفِظِيْنَ ○

Marfat.com

بارہواں روزہ

نماز فجر سے پہلے ۱۱ مرتبہ درج ذیل سورۃ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝١ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝٢
وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝٣ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝٤ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ
سٰفِلِيْنَ ۝٥ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝٦ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ
بِالدِّيْنِ ۝٧ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝٨

نماز فجر ادا کرنے کے بعد **يَا رَحِيْمُ يَا كَرِيْمُ** ۳۰۳ مرتبہ پڑھیں۔

نماز ظہر کے بعد **يَا وَهَّابُ يَا وَاسِعُ** ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

نماز عصر کے بعد **يَا سَمِيْعُ يَا مُجِيْبُ** ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

نماز مغرب کے بعد **يَا جَلِيْلُ يَا كَرِيْمُ** ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

Marfat.com

نماز عشاہ اور نماز تراویح پڑھنے کے بعد درج ذیل درود سات مرتبہ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ
الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِىْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ
الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ
وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا
بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ
فِى الْحَيَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ
الدَّعْوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ وَيَا قَاضِىَ
الْحَاجَاتِ وَيَا كَافِىَ الْمُهِمَّاتِ وَيَا دَافِعَ
الْبَلِيَّاتِ وَيَا حَلَّ الْمُشْكِلَاتِ اَغِثْنِىْ
اَغِثْنِىْ اَغِثْنِىْ يَا اِلٰهِىْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ
شَىْءٍ قَدِيْرٌ ○

Marfat.com

تیرہواں روزہ

نماز فجر سے پہلے ۷ مرتبہ درج ذیل سورۃ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ۝١ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ۝٢ وَالنَّهَارِ
اِذَا جَلّٰىهَا ۝٣ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا ۝٤ وَالسَّمَآءِ وَمَا
بَنٰىهَا ۝٥ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا ۝٦ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝٧
فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ۝٨ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝٩
وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝١٠ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ
بِطَغْوٰىهَا ۝١١ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۝١٢ فَقَالَ لَهُمْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝١٣ فَكَذَّبُوْهُ
فَعَقَرُوْهَا ۝١٤ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ
فَسَوّٰىهَا ۝١٤ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰىهَا ۝١٥

نماز فجر ادا کرنے کے بعد
۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط

Marfat.com

نماز ظہر کے بعد ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ○

نماز عصر کے بعد ۷۰ مرتبہ پڑھیں۔

وَاغْفِرْ لَنَا فَاِنَّكَ خَیْرُ الْغٰفِرِیْنَ ○

نماز مغرب کے بعد ۳۳ مرتبہ پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَآ اِلٰهَ
اِلَّآ اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یَا حَیُّ
یَا قَیُّوْمُ ۚ

نماز عشاء اور نماز تراویح پڑھنے کے بعد درج ذیل آیات ۷ مرتبہ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ
فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ﴿۱﴾ یَّهْدِیْٓ اِلَی
الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۙ﴿۲﴾ وَّاَنَّهٗ
تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۙ﴿۳﴾

Marfat.com

چودھواں روزہ

نماز فجر سے پہلے ۷ مرتبہ درج ذیل سورۃ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾ كَلَّا سَوْفَ
تَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۳﴾ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؕ﴿۴﴾ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ
عِلْمَ الْيَقِيْنِ ؕ﴿۵﴾ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۙ﴿۶﴾ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ
الْيَقِيْنِ ۙ﴿۷﴾ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ﴿۸﴾

نماز فجر ادا کرنے کے بعد ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحٰبِهٖ وَسَلَّمْ ؕ

نماز ظہر کے بعد يَا مُهَيْمِنُ يَا حَسِيْبُ ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

نماز عصر کے بعد يَا اٰخِرُ يَا هَادِيْ ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

نماز مغرب کے بعد يَا نُوْرُ ۳۰۳ مرتبہ پڑھیں۔

Marfat.com

نماز عشاہ اور نماز تراویح پڑھنے کے بعد درج ذیل آیات ۷ مرتبہ پڑھیں۔

اٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا
تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ
عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ
وَمَا خَلْفَھُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ
عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا ۚ وَھُوَ
الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ یَلِدْ ۙ
وَلَمْ یُوْلَدْ ۙ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ○ ع سبع مرۃ

Marfat.com

پندرہواں روزہ

نماز فجر سے پہلے ۴۱ مرتبہ درج ذیل سورۃ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٢ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝٦ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝٧

نماز فجر ادا کرنے کے بعد ۳۳ مرتبہ پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّةٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ ○

نماز ظہر کے بعد ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط

Marfat.com

نماز عصر کے بعد **یَا غَنِیُّ یَا مُغْنِیُ** ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

نماز مغرب کے بعد **یَا سَلَامُ** ۳۱۳ مرتبہ پڑھیں۔

نماز عشاہ اور نماز تراویح پڑھنے کے بعد درج ذیل آیات سات مرتبہ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۙ﴿۲﴾ فَالتّٰلِيٰتِ
ذِكْرًا ۙ﴿۳﴾ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ؕ﴿۴﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ؕ﴿۵﴾ اِنَّا زَيَّنَّا
السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ۨ الْكَوَاكِبِ ۙ﴿۶﴾ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ
شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ﴿۷﴾ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى
وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۖ﴿۸﴾ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ
عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۙ﴿۹﴾ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ
شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۰﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا
اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ﴿۱۱﴾

Marfat.com

سولھواں روزہ

نماز فجر سے پہلے ۷ مرتبہ درج ذیل آیات پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا
مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ
اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾ يُرْسَلُ
عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ
فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿۳۷﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ
وَّلَا جَآنٌّ ﴿۳۹﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾

نماز فجر ادا کرنے کے بعد ۳۳ مرتبہ پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى حَبِيْبِكَ
الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ ○

Marfat.com

نماز ظہر کے بعد ۳۳ مرتبہ پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ
اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَ
لَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○

نماز عصر کے بعد لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۷۰ مرتبہ پڑھیں۔

نماز مغرب کے بعد ۱۳۳ مرتبہ پڑھیں۔

وَارْزُقْنَا فَاِنَّكَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ○

نماز عشاء اور نماز تراویح پڑھنے کے بعد درج ذیل آیات سات مرتبہ پڑھیں۔

قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ
وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ز وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ
تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِیَدِكَ الْخَیْرُ ط اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ
شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ
النَّهَارَ فِی الَّیْلِ ز وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ
الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ ز وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾

Marfat.com

ستر ہواں روزہ

نماز فجر سے پہلے ۱۱ مرتبہ درج ذیل سورۃ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ﴿۱﴾ الَّذِىْ جَمَعَ
مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ﴿۲﴾ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۚ﴿۳﴾
كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِى الْحُطَمَةِ ۖ﴿۴﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ
مَا الْحُطَمَةُ ؕ﴿۵﴾ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۙ﴿۶﴾ الَّتِىْ
تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ؕ﴿۷﴾ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۙ﴿۸﴾
فِىْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿۹﴾

نماز فجر ادا کرنے کے بعد ۱۱ مرتبہ پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْۤ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَاۤ اِلٰهَ
اِلَّاۤ اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَىُّ
يَا قَيُّوْمُ ؕ

Marfat.com

نماز ظہر کے بعد ۶۶ مرتبہ پڑھیں۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○

نماز عصر کے بعد ۳۳ مرتبہ پڑھیں۔

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ

نماز مغرب کے بعد ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ یَسِّرْ لَنَآ اُمُوْرَنَا بِسْمِ اللّٰهِ الْكَافِیْ
بِسْمِ اللّٰهِ الشَّافِیْ بِسْمِ اللّٰهِ الْمُعَافِیْ

نماز عشاء اور نماز تراویح پڑھنے کے بعد درج ذیل آیات ۴۱ مرتبہ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ﴿۲﴾ وَّیَرْزُقْهُ
مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ
فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ
لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ﴿۳﴾

Marfat.com

اٹھارہواں روزہ

نماز فجر سے پہلے ۷ مرتبہ درج ذیل آیات پڑھیں۔

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۭ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۡ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝۲۸۵ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۭ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَي الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝۲۸۶ ع

نماز فجر ادا کرنے کے بعد ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

Marfat.com

نماز ظہر کے بعد ۱۱ مرتبہ پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی
اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ ○

نماز عصر کے بعد یَا لَطِیْفُ یَا حَلِیْمُ ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

نماز مغرب کے بعد یَا رَحِیْمُ یَا کَرِیْمُ ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

نماز عشاء اور نماز تراویح پڑھنے کے بعد درج ذیل درود ۳۳ مرتبہ پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ صَلٰوۃً دَآئِمًا وَّسَلِّمْ سَلَامًا
اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ وَسَیِّدِ النَّبِیِّكَ وَاٰلِهٖ
وَاَصْحٰبِهٖ اَجْمَعِیْنَ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○

Marfat.com

اُنیسواں روزہ

نماز فجر سے پہلے ۷ مرتبہ درج ذیل آیات پڑھیں۔

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی
الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ
تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۵۴﴾ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا
وَّخُفْیَةً اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ﴿۵۵﴾ وَلَا
تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ
خَوْفًا وَّطَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ
الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۶﴾

نماز فجر ادا کرنے کے بعد ۱۱ مرتبہ پڑھیں۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَعَلٰٓی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

Marfat.com

نماز ظہر کے بعد ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

نماز عصر کے بعد ۷۰ مرتبہ پڑھیں۔

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ○

نماز مغرب کے بعد ۳۳ مرتبہ پڑھیں۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ○

نماز عشاء اور نماز تراویح پڑھنے کے بعد درج ذیل آیات سات مرتبہ پڑھیں۔

قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ
تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ز وَتُعِزُّ مَنْ
تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِیَدِكَ الْخَیْرُ ط اِنَّكَ
عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ
وَتُوْلِجُ النَّھَارَ فِی الَّیْلِ ز وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ
وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ ز وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ
بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾

Marfat.com

بیسواں روزہ

نماز فجر سے پہلے ۷ مرتبہ درج ذیل آیات پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا
تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾ وَمَنْ يَّدْعُ
مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ
عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَقُلْ رَّبِّ
اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ ع

نماز فجر ادا کرنے کے بعد **يَا فَتَّاحُ** ۳۳۳ مرتبہ پڑھیں۔

نماز ظہر کے بعد ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَصْحٰبِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ○

Marfat.com

نماز عصر کے بعد ۷۰ مرتبہ پڑھیں۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○

نماز مغرب کے بعد ۳۰۳ مرتبہ پڑھیں۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

نماز عشاء اور نماز تراویح پڑھنے کے بعد درج ذیل آیات سات مرتبہ پڑھیں۔

آیات شفاء

۱ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴﴾ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ط

۲ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًی وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۷﴾

۳ شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ط

۴ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ

۵ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ﴿۸۰﴾ ۙ

۶ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًی وَّشِفَآءٌ ط

Marfat.com

اکیسواں روزہ

نماز فجر سے پہلے ۳ مرتبہ درج ذیل سورۃ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝۱ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝۲
وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝۳ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝۴
عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ۝۵ يٰٓاَيُّهَا
الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝۶ الَّذِيْ
خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝۷ فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا
شَآءَ رَكَّبَكَ ۝۸ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝۹ وَاِنَّ
عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝۱۰ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝۱۱ يَعْلَمُوْنَ مَا
تَفْعَلُوْنَ ۝۱۲ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝۱۳ وَاِنَّ الْفُجَّارَ
لَفِيْ جَحِيْمٍ ۝۱۴ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ۝۱۵ وَمَا هُمْ عَنْهَا
بِغَآئِبِيْنَ ۝۱۶ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝۱۷ ثُمَّ مَآ
اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝۱۸ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ

Marfat.com

شَيْـًٔا ؕ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿۱۹﴾

نماز فجر ادا کرنے کے بعد يَا مَالِكَ الْمُلْكِ کی ایک تسبیح پڑھیں۔

نماز ظہر کے بعد

۷ مرتبہ یہ آیات پڑھیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ ؕ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۟ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

نماز عصر کے بعد يَا بَدِيْعُ يَا بَاقِيْ کی ایک تسبیح پڑھیں۔

نماز مغرب کے بعد حسب ذیل وظیفہ ۳۳ مرتبہ پڑھیں۔

يَا اَللّٰهُ فَانْصُرْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ○

نماز عشاء اور نماز تراویح پڑھنے کے بعد حسب ذیل درود شریف ۲۱ مرتبہ پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ شَفَاعَةَ مُحَمَّدِنِ الْكُبْرٰى
وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ الْعُلْيَا وَاَعْطِهِ سُؤْلَهُ
فِى الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى كَمَآ اٰتَيْتَ اِبْرٰهِيْمَ
وَمُوْسٰى ○

Marfat.com

بائیسواں روزہ

نماز فجر سے پہلے ۳ مرتبہ درج ذیل سورۃ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۙ﴿۱﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۙ﴿۲﴾
وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۙ﴿۳﴾ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۙ﴿۴﴾
وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۙ﴿۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ
كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۚ﴿۶﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ
كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ﴿۷﴾ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۙ﴿۸﴾
وَّيَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ؕ﴿۹﴾ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ
كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۙ﴿۱۰﴾ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّيَصْلٰى
سَعِيْرًا ؕ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ كَانَ فِيْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ؕ﴿۱۳﴾ اِنَّهٗ
ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۚ﴿۱۴﴾ بَلٰۤى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ
بَصِيْرًا ؕ﴿۱۵﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ﴿۱۶﴾ وَالَّيْلِ وَمَا

Marfat.com

وَسَقَ ﴿۱۷﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴿۱۸﴾ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ
طَبَقٍ ﴿۱۹﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ
الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ﴿۲۱﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۲﴾
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ
اَلِيْمٍ ﴿۲۴﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ
اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۵﴾

نماز فجر ادا کرنے کے بعد **يَا عَفُوُّ يَا غَفُوْرُ** کی ایک تسبیح پڑھیں۔

نماز ظہر کے بعد ۱۱۱ مرتبہ یہ پڑھیں۔ **اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ** ﴿۱۷۳﴾

نماز عصر کے بعد **يَا جَبَّارُ يَا غَفَّارُ** کی ایک تسبیح پڑھیں۔

نماز مغرب کے بعد حسب ذیل وظیفہ ۳۳ مرتبہ پڑھیں۔

يَا اَللّٰهُ وَافْتَحْ لَنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ

نماز عشاء اور نماز تراویح پڑھنے کے بعد حسب ذیل درود شریف ۳۱۳ مرتبہ پڑھیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ

Marfat.com

تئیسواں روزہ

نماز فجر سے پہلے ۳ مرتبہ درج ذیل سورۃ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝١ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝٢ وَشَاهِدٍ
وَّمَشْهُوْدٍ ۝٣ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۝٤ النَّارِ ذَاتِ
الْوَقُوْدِ ۝٥ اِذْهُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۝٦ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ
بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ۝٧ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ
يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝٨ الَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ شَهِيْدٌ ۝٩
اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ
يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ۝١٠
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ
تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۝١١ اِنَّ

Marfat.com

بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ﴿۱۲﴾ إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ ﴿۱۳﴾
وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ﴿۱۴﴾ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ﴿۱۵﴾ فَعَّالٌ
لِّمَا يُرِيدُ ﴿۱۶﴾ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ﴿۱۷﴾ فِرْعَوْنَ
وَثَمُودَ ﴿۱۸﴾ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ﴿۱۹﴾
وَاللَّهُ مِن وَرَائِهِم مُّحِيطٌ ﴿۲۰﴾ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ
مَّجِيدٌ ﴿۲۱﴾ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ﴿۲۲﴾

نماز فجر ادا کرنے کے بعد **يَا قَادِرُ يَا مُقْتَدِرُ** کی ایک تسبیح پڑھیں۔

نماز ظہر کے بعد ایک تسبیح پڑھیں۔ **إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ** ﴿۶۳﴾

نماز عصر کے بعد **يَا حَفِيظُ يَا مُقِيتُ** کی ایک تسبیح پڑھیں۔

نماز مغرب کے بعد حسب ذیل وظیفہ ۳۳ مرتبہ پڑھیں۔

يَا اللَّهُ وَارْحَمْنَا فَإِنَّكَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ

نماز عشاء اور نماز تراویح پڑھنے کے بعد حسب ذیل درود شریف ۱۲۱ مرتبہ پڑھیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْكَرِيمِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

چوبیسواں روزہ

نماز فجر سے پہلے ۳ مرتبہ درج ذیل سورۃ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۙ﴿۱﴾ الَّذِىْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۙ﴿۲﴾
وَالَّذِىْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۙ﴿۳﴾ وَالَّذِىْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۙ﴿۴﴾
فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ؕ﴿۵﴾ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۙ﴿۶﴾ اِلَّا
مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ؕ﴿۷﴾ وَ
نُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۚ﴿۸﴾ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ؕ﴿۹﴾
سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۙ﴿۱۰﴾ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۙ﴿۱۱﴾ الَّذِىْ
يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۚ﴿۱۲﴾ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ؕ﴿۱۳﴾
قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۙ﴿۱۴﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ؕ﴿۱۵﴾
بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۖ﴿۱۶﴾ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّ
اَبْقٰى ؕ﴿۱۷﴾ اِنَّ هٰذَا لَفِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۙ﴿۱۸﴾ صُحُفِ
اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿۱۹﴾

Marfat.com

نماز فجر ادا کرنے کے بعد **یَا قَوِیُّ یَا مَتِیْنُ** کی ایک تسبیح پڑھیں۔

نماز ظہر کے بعد ۷ مرتبہ یہ آیات پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ

سُوْۗءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾

نماز عصر کے بعد **یَا غَفُوْرُ یَا شَکُوْرُ** کی ایک تسبیح پڑھیں۔

نماز مغرب کے بعد حسب ذیل وظیفہ ۳۳ مرتبہ پڑھیں۔

یَا نُوْرَ النُّوْرِ تَنَوَّرْتَ بِالنُّوْرِ وَالنُّوْرُ فِیْ نُوْرِ

نُوْرِكَ یَا نُوْرُ

نماز عشاء اور نماز تراویح پڑھنے کے بعد حسب ذیل درود شریف ۲۱ مرتبہ پڑھیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ اَكْرَمِ الْاَوَّلِيْنَ

وَالْاٰخِرِيْنَ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحٰبِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلَّمْ ○

Marfat.com

پچیسواں روزہ

نماز فجر سے پہلے ۳ مرتبہ درج ذیل سورۃ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۱﴾ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا
الْبَلَدِ ۙ﴿۲﴾ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۙ﴿۳﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا
الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ؕ﴿۴﴾ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ
عَلَيْهِ اَحَدٌ ۘ﴿۵﴾ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ؕ﴿۶﴾
اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ ؕ﴿۷﴾ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ
عَيْنَيْنِ ۙ﴿۸﴾ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۙ﴿۹﴾ وَهَدَيْنٰهُ
النَّجْدَيْنِ ۚ﴿۱۰﴾ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۖ﴿۱۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ
مَا الْعَقَبَةُ ؕ﴿۱۲﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ۙ﴿۱۳﴾ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ
ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۙ﴿۱۴﴾ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۙ﴿۱۵﴾ اَوْ مِسْكِيْنًا
ذَا مَتْرَبَةٍ ؕ﴿۱۶﴾ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ؕ﴿۱۷﴾ اُولٰٓئِكَ

Marfat.com

اَصۡحٰبُ الۡمَیۡمَنَةِ ﴿۱۸﴾ وَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِنَا هُمۡ
اَصۡحٰبُ الۡمَشۡئَمَةِ ﴿۱۹﴾ عَلَیۡهِمۡ نَارٌ مُّؤۡصَدَةٌ ﴿۲۰﴾

نماز فجر ادا کرنے کے بعد **یَا ظَاهِرُ یَا بَاطِنُ** کی ایک تسبیح پڑھیں۔

نماز ظہر کے بعد ۳۳ مرتبہ یہ پڑھیں۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۷۰﴾

نماز عصر کے بعد **یَا وَلِیُّ یَا حَمِیۡدُ** کی ایک تسبیح پڑھیں۔

نماز مغرب کے بعد حسب ذیل وظیفہ ۳۳ مرتبہ پڑھیں۔

یَا عَظِیۡمُ تَعَظَّمۡتَ بِالۡعَظَمَةِ وَالۡعَظَمَةُ
فِیۡ عَظَمَةِ عَظَمَتِكَ یَا عَظِیۡمُ

نماز عشاء اور نماز تراویح پڑھنے کے بعد حسب ذیل درود شریف ۲۱ مرتبہ پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اجۡعَلۡ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰی
مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ وَاَزۡوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ
وَذُرِّیَّتِهٖ وَاَهۡلِ بَیۡتِهٖ كَمَا صَلَّیۡتَ عَلٰۤی
اٰلِ اِبۡرَاهِیۡمَ اِنَّكَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ ○

Marfat.com

چھبیسواں روزہ

نماز فجر سے پہلے ۳ مرتبہ درج ذیل سورۃ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۙ﴿۱﴾ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۙ﴿۲﴾ وَمَا
خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰٓى ۙ﴿۳﴾ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ؕ﴿۴﴾
فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۙ﴿۵﴾ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۙ﴿۶﴾
فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ؕ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۙ﴿۸﴾
وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۙ﴿۹﴾ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ﴿۱۰﴾ وَمَا
يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ؕ﴿۱۱﴾ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۖ﴿۱۲﴾
وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ﴿۱۳﴾ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا
تَلَظّٰى ۚ﴿۱۴﴾ لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ۙ﴿۱۵﴾ الَّذِيْ كَذَّبَ
وَتَوَلّٰى ؕ﴿۱۶﴾ وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۙ﴿۱۷﴾ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ
يَتَزَكّٰى ۚ﴿۱۸﴾ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۙ﴿۱۹﴾
اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۚ﴿۲۰﴾ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۚ﴿۲۱﴾

Marfat.com

نماز فجر ادا کرنے کے بعد **یَآ اَوَّلُ یَآ اٰخِرُ** کی ایک تسبیح پڑھیں۔

نماز ظہر کے بعد ۷ مرتبہ یہ آیات پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ؕ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝۴

نماز عصر کے بعد **یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ** کی ایک تسبیح پڑھیں۔

نماز مغرب کے بعد حسب ذیل وظیفہ ۳۳ مرتبہ پڑھیں۔

یَا اَللّٰهُ وَاحْفَظْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الْحٰفِظِيْنَ ○

نماز عشاء اور نماز تراویح پڑھنے کے بعد حسب ذیل درود شریف ۲۱ مرتبہ پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَاةِ وَالصَّلَاةِ الْقَآئِمَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَجُعَلْنَا فِيْ شَفَاعَتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ○

Marfat.com

شب قدر

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اس رات کی عبادت ایک ہزار مہینے کی عبادت سے بھی بہتر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شبِ قدر اکیسویں یا تئیسویں یا پچیسویں یا ستائیسویں رات یا انتیسویں رات میں تلاش کرو۔ اس لیے شبِ قدر کی رات کو اللہ کی عبادت کرنا انتہائی سعادت مندی کا باعث بنتا ہے اکثر اوقات ستائیسویں رات شب قدر ہوتی ہے اس رات کی عبادت اس طرح ہے۔

عشاء کی نماز کے بعد سورۃ قدر ۷۰ مرتبہ پڑھنی چاہئے۔

إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿١﴾ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ﴿٢﴾ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ﴿٣﴾ تَنَزَّلُ الْمَلَٰٓئِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ﴿٤﴾ سَلَٰمٌ هِىَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿٥﴾

نوافل شب قدر

دو رکعت نوافل یوں پڑھیں کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد انا انزلنا ایک بار اور قل ہو اللہ احد تین بار پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس کو شب قدر کا ثواب عطا کرے گا اور اس کے نفل قبول فرمائے گا اور اس کو حضرت ادریس اور حضرت شعیب اور حضرت ایوب اور حضرت داؤد اور حضرت نوح علیٰ نبینا وعلیہم السلام کا ثواب عطا فرمائے گا اور اس کو جنت میں مشرق سے مغرب تک ایک شہر عنایت فرمائے گا۔

Marfat.com

شب قدر کو چار رکعت نفل اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد انا انزلنا ایک بار اور قل ہو اللہ احد ۲۷ بار پڑھے تو یہ شخص گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے گویا آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور اس کو اللہ کریم جنت میں ہزار محل عطا فرمائے گا۔

شب قدر کو بارہ رکعت نوافل نماز تین سلام سے اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر ایک ایک مرتبہ، سورۂ اخلاص پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھے بعد سلام کے ستر مرتبہ استغفار پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس نماز پڑھنے والے کو نبیوں کی عبادت کا ثواب عطا فرمائے گا۔ انشاء اللہ

شب قدر میں آدھی رات کے بعد چار چار رکعت کر کے سولہ نوافل اس طرح پڑھیں کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون تین مرتبہ اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پانچ مرتبہ، تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ فلق تین مرتبہ اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ ناس گیارہ مرتبہ پڑھیں۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل وظیفہ کثرت سے پڑھیں وظیفہ یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ ○

حضور صلی اللہ علیہ وسلم شب قدر میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

اَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ عِقَابِکَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ جَلَّ وَجْھُکَ اَللّٰھُمَّ لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ

Marfat.com

ستائیسواں روزہ

نماز فجر سے پہلے ۳ مرتبہ درج ذیل سورۃ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ
مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۙ﴿۱﴾ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ
يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ﴿۲﴾ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ؕ﴿۳﴾ وَمَا
تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا
جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ؕ﴿۴﴾ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ
مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ؕ﴿۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ؕ﴿۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ؕ﴿۷﴾

Marfat.com

جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ
عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ ﴿۸﴾ ع

نماز فجر ادا کرنے کے بعد **یَا وَدُوْدُ یَا مَجِیْدُ** کی ایک تسبیح پڑھیں۔

نماز ظہر کے بعد ۳۳ مرتبہ یہ پڑھیں۔ **اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ ﴿۴۰﴾**

نماز عصر کے بعد **یَا رَزَّاقُ یَا وَهَّابُ** کی ایک تسبیح پڑھیں۔

نماز مغرب کے بعد حسب ذیل وظیفہ ۳۳ مرتبہ پڑھیں۔

یَا عَزِیْزُ تَعَزَّزْتَ بِالْعِزَّةِ وَالْعِزَّةُ
فِیْ عِزَّةِ عِزَّتِكَ یَا عَزِیْزُ

نماز عشاء اور نماز تراویح پڑھنے کے بعد حسب ذیل درود شریف ۲۱ مرتبہ پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی
اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِیْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفْسٍ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ ○

Marfat.com

اٹھائیسواں روزہ

نماز فجر سے پہلے ۷ مرتبہ درج ذیل سورۃ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ﴿۱﴾ وَاَخْرَجَتِ
الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۙ﴿۲﴾ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ﴿۳﴾
يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۙ﴿۴﴾ بِاَنَّ رَبَّكَ
اَوْحٰى لَهَا ؕ﴿۵﴾ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ
لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ؕ﴿۶﴾ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ
خَيْرًا يَّرَهٗ ؕ﴿۷﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ
شَرًّا يَّرَهٗ ﴿۸﴾ ع

نماز فجر ادا کرنے کے بعد **يَا وَلِيُّ يَا حَمِيْدُ** کی ایک تسبیح پڑھیں۔

نماز ظہر کے بعد ۳۳ مرتبہ یہ پڑھیں۔ **اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ** ﴿۱۰﴾ ع

نماز عصر کے بعد **يَا بَدِيْعُ يَا بَاقِيْ** کی ایک تسبیح پڑھیں۔

Marfat.com

نماز مغرب کے بعد حسب ذیل وظیفہ ۱۱ مرتبہ پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ ○

نماز عشاہ اور نماز تراویح پڑھنے کے بعد حسب ذیل درود شریف ۲۱ مرتبہ پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِہٖ مِلْأَ الْفَضَآءِ وَعَدَدَ النُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ صَلٰوۃً تُوَازِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَعَدَدَ مَا خَلَقْتَ وَمَآ اَنْتَ خَالِقُہٗٓ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ○

Marfat.com

اُنتیسواں روزہ

نماز فجر سے پہلے ۷ مرتبہ درج ذیل سورۃ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۙ﴿۱﴾ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۙ﴿۲﴾
فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۙ﴿۳﴾ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۙ﴿۴﴾
فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ
لَكَنُوْدٌ ۚ﴿۶﴾ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۚ﴿۷﴾ وَاِنَّهٗ
لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۭ﴿۸﴾ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي
الْقُبُوْرِ ۙ﴿۹﴾ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ﴿۱۰﴾ اِنَّ رَبَّهُمْ
بِهِمْ يَوْمَىِٕذٍ لَّخَبِيْرٌ ۧ﴿۱۱﴾

نماز فجر ادا کرنے کے بعد **يَا كَرِيْمُ يَا مُجِيْبُ** کی ایک تسبیح پڑھیں۔

نماز ظہر کے بعد ۷ مرتبہ یہ آیات پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

Marfat.com

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۫ وَمَنْ يَّغْفِرُ
الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۫ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا
وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣٥﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ
مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿١٣٦﴾

نماز عصر کے بعد يَا غَفُوْرُ يَا شَكُوْرُ کی ایک تسبیح پڑھیں۔

نماز مغرب کے بعد حسب ذیل وظیفہ ۳۳ مرتبہ پڑھیں۔

يَا اَللّٰهُ وَافْتَحْ لَنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ ○

نماز عشاء اور نماز تراویح پڑھنے کے بعد حسب ذیل درود شریف ۲۱ مرتبہ پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَاةِ وَالصَّلَاةِ
الْقَآئِمَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَرَسُوْلِكَ وَجُعَلْنَا فِيْ شَفَاعَتِهٖ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ ○

Marfat.com

تیسواں روزہ

نماز فجر سے پہلے ۷ مرتبہ درج ذیل سورۃ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْقَارِعَةُ ۝١ مَا الْقَارِعَةُ ۝٢ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا
الْقَارِعَةُ ۝٣ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ
الْمَبْثُوْثِ ۝٤ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝٥
فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝٦ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ
رَّاضِيَةٍ ۝٧ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝٨
فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝٩ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝١٠
نَارٌ حَامِيَةٌ ۝١١

نماز فجر ادا کرنے کے بعد **يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيْدُ** کی ایک تسبیح پڑھیں۔

نماز ظہر کے بعد ۷ مرتبہ یہ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا

Marfat.com

لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ
وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿١٧٣﴾ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ
لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ؕ
وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴿١٧٤﴾

نماز عصر کے بعد **يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ** کی ایک تسبیح پڑھیں۔

نماز مغرب کے بعد حسب ذیل وظیفہ ۳۳ مرتبہ پڑھیں۔

يَا اَللّٰهُ وَاهْدِنَا وَنَجِّنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○

نماز عشاہ اور نماز تراویح پڑھنے کے بعد حسب ذیل درود شریف ۲۱ مرتبہ پڑھیں۔

**اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِهٖ
مِلْأَ الْفَضَآءِ وَعَدَدَ النُّجُوْمِ فِى السَّمَآءِ
صَلٰوةً تُوَازِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَعَدَدَ
مَا خَلَقْتَ وَمَآ اَنْتَ خَالِقُهٗٓ اِلٰى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ ○**

Marfat.com

اسمائے گرامی عہدہ داران

اُمور علمیہ کمیٹی Religious publishing commatti چاہ میراں لاہور

چیئرمین
طاہر ندیم بٹ

جنرل سیکرٹری
شیخ نعیم احمد

فنانس سیکرٹری
محمد اعظم

سینئر وائس چیئرمین
جاوید رحمت

وائس چیئرمین
شیخ مبشر حسین
(ایڈووکیٹ)

صدر
ملک عبدالحق

سینئر نائب صدر
محمد نعیم رنگائی والے

نائب صدر
حاجی خلیل احمد

اسسٹنٹ نائب صدر
حافظ ارشد علی

ڈپٹی جنرل سیکرٹری
محمد اعجاز

جوائنٹ سیکرٹری
محمد اسلم ٹیلر ماسٹر

سیکرٹری نشر و اشاعت
سید شبیر حسین شاہ بخاری

سیکرٹری ریسرچ
محمد شبیر علی

اراکین۔ محمد محسن فقری۔ شیخ مقصود احمد۔ سہیل علی۔ عبدالرحمٰن بٹ۔ فصیح الرحمٰن بٹ

عبداللہ اعظم۔ عبداللہ جاوید رحمت۔ عدنان خلیل۔ علی رضا اسلم۔

Marfat.com

عبادت اعتکاف

مع فضائل و مسائل اعتکاف

علامہ عالم فقری

طاہر ندیم بٹ

چیئرمین اُمور علمیہ کمیٹی چاہ میراں لاہور

Marfat.com

عبادت اعتکاف

اعتکاف ان محبوب عبادات میں سے ہے جن سے اللہ بہت جلد راضی ہو جاتا ہے کیونکہ اس عبادت میں انسان اپنے تمام دینوی کام چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے گھر میں جا بیٹھتا ہے اور چند دن یکسُو ہو کر محوِ عبادت رہتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی خاص نظرِ عنایت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اعتکاف میں قربِ الٰہی دوسری عبادات کی نسبت بہت جلد حاصل ہوتا ہے اس لیے اس کی شان بہت نرالی ہے۔

قرآن پاک سے اس امر کا ثبوت ملتا ہے کہ اعتکاف بہت پرانی عبادت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو حکم دیا تھا کہ خانہ کعبہ کو اعتکاف کرنے والوں کے لیے پاک وصاف رکھنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ بیت اللہ شریف میں لوگ اعتکاف کیا کریں گے۔ یہ حکم اس وقت ہوا تھا جبکہ بیت اللہ شریف کی تعمیر مکمل ہوئی تھی۔

ترجمہ: اور جب ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لیے مرجع اور امن وامان کی جگہ بنایا۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بنالو اور ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسمٰعیل علیہ السلام کو تاکید فرمائی کہ ہمارے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع اور سجود کرنے والوں کے لئے خوب صاف ستھرا رکھنا۔ (پ ۱، بقرہ ۱۲۵)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ تعمیر کعبہ کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں کے لئے پاک صاف رکھو۔ اس سے پتہ چلا کہ دین ابراہیمی میں اعتکاف تھا۔ اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو چالیس دن طورِ سینا پر گزارے تھے وہ بھی ایک طرح سے اعتکاف ہی

Marfat.com

تھا۔اعتکاف دراصل دنیا سے الگ ہوکر اللہ کی یاد ہے اور اللہ کے اکثر پیغمبروں کو نبوت کی سرفرازی کے لئے دنیا سے الگ ہوکر کچھ عرصہ تنہائی میں اللہ کو یاد کرنا پڑا اگرچہ ہم اسے اعتکاف نہیں کہتے لیکن درحقیقت وہ خلوت کی عبادت اعتکاف ہی کی طرح تھی۔ چنانچہ جنھیں اللہ کی معرفت حاصل ہوتی ہے انھیں بھی اس منزل سے ضرور گزرنا پڑتا ہے۔احکامِ اعتکاف کے سلسلے میں ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہوا ہے: اور تم عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب کہ تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو۔یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ۔اللہ یوں ہی بیان کرتا ہے لوگوں سے اپنی آیتیں کہ کہیں انھیں پرہیزگاری ملے۔(پ۲، بقرہ:۱۸۷)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اعتکاف کے آداب میں سے ایک ادب یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اعتکاف کے دوران عورت کے پاس جانا منع ہے۔

اعتکاف کے لغوی معنی ایک جگہ پر اپنے آپ کو پابند کرنے ۔روکے رکھنے یا ٹھہرے رہنے کے ہیں۔قرآن پاک میں یہ لفظ انھی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِى الْمَسٰجِدِ ط

جب تم مسجدوں میں اعتکاف بیٹھے ہو۔(بقرہ:۱۸۷)

سَوَآءَ نِ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ط(حج:۲۵)

خواہ وہاں پر رُکنے یعنی رہنے والے ہوں یا باہر سے آنے والے ہوں۔

ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفاً ط

جس کی پوجا پر تو قائم اور معتکف تھا۔(پ۱۶،طٰہٰ ۹۷)

هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِالْحَرَامِ وَالْهَدْىَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّه‘ ط

یہ وہی لوگ ہیں جنھوں نے کفر کیا اور تم کو مسجد حرام سے روک دیا اور قربانیاں اپنی جگہ پہنچنے سے رُکی رہیں۔

Marfat.com

اکیسویں رات اور دن

۲۰ روزے نماز عصر کے بعد جب معتکف اعتکاف میں بیٹھ جائے تو اسے چاہئے کہ مغرب کی نماز کے بعد افطاری کا کھانا کھا کر عشاء سے پہلے پہلے پارے کا پہلا رکوع تین مرتبہ پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

الٓمّٓ ۚ ﴿۱﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ ﴿۳﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ؕ ﴿۴﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۶﴾ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ

Marfat.com

وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۖ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ ع

عشاء کی نماز اور تراویح سے فارغ ہو کر درج ذیل درود شریف ۱۱ مرتبہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

نماز تہجد کے بعد اسم اللہ ذات یعنی لفظ اللہ کی گیارہ تسبیح کرے۔

نماز فجر سے پہلے آیت کریمہ کی ایک تسبیح پڑھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

نماز ظہر کے بعد ۳۱۳ مرتبہ يَا مَالِكَ الْمُلْكِ پڑھے۔

نماز عصر کے بعد ۳۱۳ مرتبہ يَا عَفُوُّ يَا غَفُوْرُ پڑھے

Marfat.com

بائیسویں رات اور دن

مغرب کی نماز کے بعد افطاری کا کھانا کھا کر عشاء سے پہلے حسب ذیل آیات تین مرتبہ پڑھے۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ
سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی
الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ
یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ
بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ
وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴿۲۵۵﴾ لَاۤ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ ۙ
قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ ۚ فَمَنْ یَّكْفُرْ
بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ

Marfat.com

عَلِيْمٌ ﴿۲۵۶﴾ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ
الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ
الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵۷﴾ ع

عشاء کی نماز اور تراویح سے فارغ ہو کر درج ذیل درود شریف ۱۱ مرتبہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلٰوةً دَآئِمًا وَّسَلِّمْ سَلَامًا
اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ وَسَيِّدِ النَّبِيِّكَ وَاٰلِهٖ
وَاَصْحٰبِهٖ اَجْمَعِيْنَ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

نماز تہجد کے بعد **يَارَحِيْمُ يَاكَرِيْمُ** کی گیارہ تسبیح کرے۔

نماز فجر سے پہلے **يَاخَالِقُ يَابَارِئُ** ایک تسبیح پڑھے۔

نماز ظہر کے بعد ۳۱۳ مرتبہ **يَاتَوَّابُ يَارَحِيْمُ** پڑھے۔

نماز عصر کے بعد ۳۱۳ مرتبہ **يَاوَدُوْدُ يَامَجِيْدُ** پڑھے

Marfat.com

تیئسویں رات اور دن

مغرب کی نماز کے بعد افطاری کا کھانا کھا کر عشاء سے پہلے حسب ذیل آیا تین مرتبہ پڑھے۔

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ
تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ
اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ
وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٨٤﴾ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ
بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ
اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ لَا نُفَرِّقُ
بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؗ
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿٢٨٥﴾ لَا يُكَلِّفُ
اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا
مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ

Marfat.com

اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا
حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا
تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وقفة وَ
اغْفِرْ لَنَا ۟ وقفة وَارْحَمْنَا ۟ وقفة اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا
عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٨٦﴾ ع

عشاء کی نماز اور تراویح سے فارغ ہو کر درج ذیل وظیفہ ۱۱ مرتبہ پڑھے۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ
لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۭ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٤﴾

نماز تہجد کے بعد يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۭ کی گیارہ تسبیح کرے۔

نماز فجر سے پہلے يَا رَحِيْمُ يَا كَرِيْمُ ایک تسبیح پڑھے۔

نماز ظہر کے بعد ۳۱۳ مرتبہ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ پڑھے۔

نماز عصر کے بعد ۳۱۳ مرتبہ يَآ اَوَّلُ يَا اٰخِرُ پڑھے

Marfat.com

چوبیسویں رات اور دن

مغرب کی نماز کے بعد افطاری کا کھانا کھا کر عشاء سے پہلے حسب ذیل آیا تین مرتبہ پڑھے۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾

عشاء کی نماز اور تراویح سے فارغ ہو کر درج ذیل وظیفہ ۱۱ مرتبہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ

Marfat.com

فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
اِلَّآ اَنْتَ ○

نماز تہجد کے بعد کی گیارہ تسبیح کرے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰٓی
اٰلِہٖ وَاَصْحٰبِہٖ وَسَلَّمْ ط

نماز فجر سے پہلے ایک تسبیح پڑھے۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ ط

نماز ظہر کے بعد ایک تسبیح پڑھے۔

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا ۙ﴿۲﴾ وَّیَرْزُقْہُ
مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ط وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ
فَھُوَ حَسْبُہٗ ط اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ ط قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ
لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ﴿۳﴾

نماز عصر کے بعد ۳۱۳ مرتبہ پڑھے

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ط

Marfat.com

چوبیسویں رات اور دن

مغرب کی نماز کے بعد افطاری کا کھانا کھا کر عشاء سے پہلے حسب ذیل آیات تین مرتبہ پڑھے۔

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ۫ یُغْشِی
الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ
تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۵۴﴾ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا
وَّخُفْیَةً ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۚ ﴿۵۵﴾ وَلَا
تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ
خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ
الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۶﴾

عشاء کی نماز اور تراویح سے فارغ ہو کر درج ذیل وظیفہ ۱۱ مرتبہ پڑھے۔

سُبْحَانَ الْاَبَدِیِّ الْاَبَدِ سُبْحَانَ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ
سُبْحَانَ الْفَرْدِ الصَّمَدِ سُبْحَانَ رَافِعِ السَّمَآءِ بِغَیْرِ

Marfat.com

عَمَدٍ سُبْحَانَ مَنْ بَسَطَ الْاَرْضَ عَلٰی مَآءٍ جَمَدٍ
سُبْحَانَ مَنْ خَلَقَ الْخَلْقَ فَاَحْصٰهُمْ عَدَدًا
سُبْحَانَ مَنْ قَسَمَ الرِّزْقَ وَلَمْ يَنْسَ اَحَدًا
سُبْحَانَ الَّذِیْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا سُبْحَانَ
الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ
كُفُوًا اَحَدٌ ۝

نماز تہجد کے بعد کی گیارہ تسبیح کرے۔

اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰىهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ
زَكَّاهَا وَاَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰىهَا ط

نماز فجر سے پہلے ایک تسبیح پڑھے۔

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَيَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ
عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ يَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ط

نماز ظہر کے بعد ۳۱۳ مرتبہ يَا وَلِیُّ يَا حَمِيْدُ پڑھے۔

نماز عصر کے بعد ۳۱۳ مرتبہ يَا مُبْدِئُ يَا سَلَامُ پڑھے

Marfat.com

چھبیسویں رات اور دن

مغرب کی نماز کے بعد افطاری کا کھانا کھا کر عشاء سے پہلے حسب ذیل آیات ۱۱ مرتبہ پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝۱ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝۲ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝۳ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝۴ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝۵

عشاء کی نماز اور تراویح سے فارغ ہو کر درج ذیل وظیفہ ۱۱ مرتبہ پڑھے۔

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ۝۸۹

نماز تہجد کے بعد کی ایک تسبیح کرے۔

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝۴۶

Marfat.com

نماز فجر سے پہلے ایک تسبیح پڑھے۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰﴾

نماز ظہر کے بعد ایک تسبیح پڑھے۔

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۱۰﴾ وَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿۱۱۱﴾ ع

نماز عصر کے بعد ایک پڑھے

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾

Marfat.com

ستائیسویں رات اور دن

مغرب کی نماز کے بعد افطاری کا کھانا کھا کر عشاء سے پہلے حسب ذیل آیات ۳۳ مرتبہ پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ﴿۱﴾ وَوَضَعْنَا عَنْكَ
وِزْرَكَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ﴿۳﴾ وَرَفَعْنَا لَكَ
ذِكْرَكَ ؕ﴿۴﴾ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ
يُسْرًا ؕ﴿۶﴾ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۙ﴿۷﴾ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۧ﴿۸﴾

عشاء کی نماز اور تراویح سے فارغ ہو کر درج ذیل وظیفہ ۳۱۳ مرتبہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ
عَنِّيْ يَا غَفُوْرُ يَا غَفُوْرُ يَا غَفُوْرُ ○

نماز تہجد کے بعد کی ایک تسبیح کرے۔

اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ
سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ اَللّٰهُمَّ
لَآ اُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ

Marfat.com

نماز فجر سے پہلے ایک تسبیح پڑھے۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿۲۵﴾

نماز ظہر کے بعد ایک تسبیح پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ﴿۲﴾ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ﴿۳﴾ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ﴿۴﴾ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿۵﴾

نماز عصر کے بعد ایک پڑھے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِهٖ مِلْأَ الْفَضَآءِ وَعَدَدَ النُّجُوْمِ فِي السَّمَآءِ صَلٰوةً تُوَازِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَعَدَدَ مَا خَلَقْتَ وَمَآ اَنْتَ خَالِقُهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ○

Marfat.com

اٹھائیسویں رات اور دن

مغرب کی نماز کے بعد افطاری کا کھانا کھا کر عشاء سے پہلے حسب ذیل آیات ۲۱ مرتبہ پڑھے۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا
مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ
نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ اللّٰهُ
الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ
هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ
الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾
هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ
يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾ ع

عشاء کی نماز اور تراویح سے فارغ ہو کر درج ذیل وظیفہ ۳۱۳ مرتبہ پڑھے۔

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنۡتَ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ
اِلَّاۤ اَنۡتَ الۡاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیۡ لَمۡ یَلِدۡ وَ
لَمۡ یُوۡلَدۡ وَلَمۡ یَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○

نماز تہجد کے بعد کی ایک تسبیح کرے۔

رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡ هَدَیۡتَنَا وَهَبۡ لَنَا
مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡوَهَّابُ ﴿۸﴾ رَبَّنَاۤ
اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوۡمٍ لَّا رَیۡبَ فِیۡهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
لَا یُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ ﴿۹﴾

نماز فجر سے پہلے ایک تسبیح پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡئَلُكَ الۡجَنَّةَ الۡفِرۡدَوۡسَ ؕ

نماز ظہر کے بعد ایک تسبیح پڑھے۔

فَاللّٰهُ خَیۡرٌ حٰفِظًا ۪ وَّهُوَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ ﴿۶۴﴾

نماز عصر کے بعد ایک پڑھے

وَاُفَوِّضُ اَمۡرِیۡۤ اِلَی اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیۡرٌۢ بِالۡعِبَادِ ﴿۴۴﴾

Marfat.com

انتیسویں رات اور دن

مغرب کی نماز کے بعد افطاری کا کھانا کھا کر عشاء سے پہلے حسب ذیل آیات ۲۱ مرتبہ پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝١ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۝٢ وَالنَّهَارِ
اِذَا جَلّٰهَا ۝٣ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ۝٤ وَالسَّمَآءِ وَمَا
بَنٰهَا ۝٥ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۝٦ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۝٧
فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ۝٨ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۝٩
وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝١٠ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ
بِطَغْوٰهَآ ۝١١ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰهَا ۝١٢ فَقَالَ لَهُمْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝١٣ فَكَذَّبُوْهُ
فَعَقَرُوْهَا ۝١٤ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ
فَسَوّٰىهَا ۝١٤ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝١٥

Marfat.com

عشاء کی نماز اور تراویح سے فارغ ہو کر درج ذیل وظیفہ ۳۱۳ مرتبہ پڑھے۔

وَاغْفِرْ لَنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ○

نماز تہجد کے بعد کی ایک تسبیح کرے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

نماز فجر سے پہلے ایک تسبیح پڑھے۔

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ﴿۸۰﴾

نماز ظہر کے بعد ایک تسبیح پڑھے۔

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ط

نماز عصر کے بعد ایک پڑھے

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ ع

Marfat.com

تیسویں رات اور دن

مغرب کی نماز کے بعد افطاری کا کھانا کھا کر عشاء سے پہلے حسب ذیل آیات ۲۱ مرتبہ پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۙ﴿۱﴾ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۙ﴿۲﴾
وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۙ﴿۳﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۫﴿۴﴾ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ
سٰفِلِيْنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ؕ﴿۶﴾ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ
بِالدِّيْنِ ؕ﴿۷﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸﴾

عشاء کی نماز اور تراویح سے فارغ ہو کر درج ذیل وظیفہ ۳۱۳ مرتبہ پڑھے۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۖ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا
لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾

نماز تہجد کے بعد کی ایک تسبیح کرے۔

Marfat.com

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ
الرَّحِيْمُ الٓمّٓ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ
الْقَيُّوْمُ ۝

نماز فجر سے پہلے ایک تسبیح پڑھے۔

يَا مُؤْمِنُ يَا نَافِعُ

نماز ظہر کے بعد ایک تسبیح پڑھے۔

رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ
وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ
لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝١٥

نماز عصر کے بعد ایک پڑھے

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ
بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ
مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ
وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ

Marfat.com

فضائل اعتکاف

اعتکاف کی فضیلت واہمیت کے لیے یہ بات ہی کیا کم ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ اس کی پابندی فرمائی اور اسے کبھی ترک نہیں فرمایا۔

۱- گناہوں سے بچے رہنا

اعتکاف ایسا عمل ہے کہ اس میں معتکف گناہوں سے بچا رہتا ہے۔ اس کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک یہ ہے:

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص اعتکاف کرتا ہے اور وہ گناہوں سے بچا رہتا ہے اور نیکیوں سے اسے اس قدر ثواب ملتا ہے جیسے اس نے تمام نیکیاں ہی کی ہوں۔ (ابن ماجہ)

۲- اعتکاف حصول رضا کا ذریعہ ہے

اخلاص کے ساتھ ایک دن اعتکاف کرنے کا بھی بہت اجر ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایک دن کا اعتکاف اللہ کی رضا اور خوشنودی کیلئے کرتا ہے تو اللہ اس کے اور دوزخ کے درمیان تین خندقوں کی دیوار قائم کر دیتا ہے۔ ان خندقوں کا فاصلہ زمین وآسمان کے فاصلہ سے بھی زیادہ ہے۔ (کنز الاعمال)

۳- دو حج اور عمروں کا ثواب

ایک اور مقام پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کی فضیلت کے بارے میں

Marfat.com

یوں فرمایا ہے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے رمضان المبارک میں دس یوم کا اعتکاف کیا تو وہ ایسا ہے جس طرح اس نے دو حج اور دو عمرے کیے۔ (بیہقی۔ شعب الایمان ج ۳)

۴- ہزار سال کی عبادت کا ثواب

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں صدق و اخلاص کے ساتھ اعتکاف کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ہزار سال کی عبادت درج فرمائے گا اور قیامت کے دن اس کو اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دے گا۔
(تذکرۃ الواعظین ص ۳۵۸)

۵- جنت میں محل تیار ہونا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص مسجد میں مغرب سے لے کر عشاء تک معتکف رہے، نماز اور قرآن مجید کی تلاوت کے سوا کلام نہ کرے تو اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ اپنے کرم سے اس (معتکف) کے لئے جنت میں محل تیار کرے۔
(کشف الغمّہ)

۶- تین سو شہیدوں کا ثواب

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے پیش نظر ایک دن اور ایک رات کا اعتکاف کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے تین سو شہیدوں جیسا ثواب عطا فرمائے گا۔ (تذکرۃ الواعظین ص ۳۵۷)

Marfat.com

۷-فرشتوں کی ہم نشینی

ایک روایت میں ہے کہ کچھ لوگ مسجدوں کے لیے میخ بن جاتے ہیں یعنی وہ ہر وقت مسجد میں بیٹھے رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے ہم نشین فرشتے ہوتے ہیں۔ اگر یہ لوگ کبھی مسجد سے غائب ہوجائیں تو فرشتے انھیں تلاش کرتے ہیں اور اگر یہ بیمار ہوجائیں تو ان کی عیادت کرتے ہیں اور اگر ان کو کوئی ضرورت پیش آئے تو یہ فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں۔ (مسند امام احمد)

۸-اللہ کی راہ میں ڈیرہ جمانا

حضرت عطا خراسانیؒ کا ارشاد ہے کہ معتکف اس شخص کی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ڈیرہ جمائے بیٹھا ہو اور یہ کہہ رہا ہو کہ یا الٰہی! جب تک تو میری بخشش نہیں کردے گا میں اس وقت تک یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ (بدائع الضائع جزوِ دوم)

اعتکاف میں انسان کو ذکر کے ساتھ فکر کا موقع بھی ملتا ہے اور فکر کے بارے میں ارشاد ہے کہ ایک لمحہ کا فکر ایک سال کے ذکر سے افضل ہے۔

اعتکاف سے انسان پر لیلۃ القدر کا جلوہ بھی ظاہر ہوسکتا ہے۔ چونکہ انسان جب رات دن اللہ کی عبادت میں محو ہوجاتا ہے تو اس میں قدسی اوصاف پیدا ہوجاتے ہیں جو ملائکہ میں پائے جاتے ہیں۔ اس لئے باطنی صفائی صرف اعتکاف ہی سے حاصل ہوتی ہے۔ لہٰذا اس کے فضائل اور فوائد کے پیش نظر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگان دین نے اس عبادت کو اپنایا اور اللہ کی عنایات کو پایا۔

اعتکاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف کے بارے میں اکثر احادیث ہیں

Marfat.com

جو ہمارے لئے آپؐ کے معمولات جاننے کا واحد ذریعہ ہیں۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱-آخری عشرے کا اعتکاف

حضور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرے میں عموماً اعتکاف کیا کرتے تھے، یہی وجہ ہے کہ آخری عشرے میں اعتکاف کرنا سنت ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حیات طیبہ میں رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے اس کے بعد آپؐ کی ازواج مطہرات اعتکاف کرنے لگیں۔ (بخاری شریف)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔ (بخاری شریف)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وصال تک رمضان شریف کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔ (ترمذی شریف)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات میں سے تھا لہٰذا زاہدوں اور عابدوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ہر سال آخری عشرے کا اعتکاف کرنا چاہیے کیونکہ یہ اعتکاف بڑا ہی بابرکت ہوتا ہے۔

۲-بیس دن کا اعتکاف

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس دن کا اعتکاف بھی کیا ہے۔ اس کے متعلق۔ چند احادیث حسب ذیل ہیں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے لیکن ایک سال آپ نے اعتکاف نہیں کیا تو دوسرے

Marfat.com

سال بیس دن تک اعتکاف فرمایا۔ (ترمذی)

اس حدیث میں یہ بیان ہوا ہے کہ ایک سال سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کسی وجہ سے اعتکاف نہ کر سکے تو اگلے سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس یوم کا اعتکاف کرلیا۔ یہی بات ایک اور حدیث میں یوں بیان ہوئی ہے۔

حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال دس دن کا اعتکاف فرماتے۔ ایک مرتبہ سفر پیش آ گیا تو اگلے سال بیس روز کا اعتکاف فرمایا۔ (ابن ماجہ)

اس حدیث پاک میں یہ بتایا گیا ہے کہ جس سال آپ نے اعتکاف نہ کیا اس کی وجہ ایک سفر کا پیش آنا تھا۔ بیس دن کے اعتکاف کے بارے میں ایک اور حدیث یہ ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں معتکف رہتے دس دن تک اور جس سال آپ کا انتقال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس دن کا اعتکاف کیا۔ (بخاری شریف) ان احادیث سے معلوم ہوا کہ رمضان المبارک میں بیس دن کا اعتکاف کرنا بھی جائز ہے۔

۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف کا مقام

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ ہی سے مسجد نبوی میں بہت سے ستون تھے، ان میں سے ایک کا نام اسطوانہ توبہ ہے جہاں حضرت ابولبابہ انصاریؓ کی توبہ قبول ہوئی تھی۔ حضورؐ جب اعتکاف کرتے تو اس ستون کے پیچھے آپؐ کے لئے خیمہ لگا دیا جاتا۔ بعض دوسری روایات سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ بعض اوقات حضورؐ کے اعتکاف کی جگہ ستون سریر کے پاس بھی مقرر ہوئی کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کا حجرہ اس ستون کے بالکل ساتھ تھا۔ یہ بات ایک حدیث پاک میں یوں بیان ہوئی ہے۔

حضرت ابن عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپؐ

Marfat.com

اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو آپؐ کے لئے مسجد میں بستر بچھایا جاتا اسطوانہ توبہ کے پیچھے چارپائی بچھائی جاتی تھی۔ (ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے اعتکاف معلوم تھی، جس کے بارے میں انھوں نے ایک مرتبہ نافع کو نشاندہی کرائی۔

حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہؓ نے مجھے وہ جگہ دکھائی جس میں مسجد کے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

ستون توبہ سے آگے ستون سریر ہے اس ستون کے بالکل ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ مبارک تھا جس میں آج کل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس جلوہ افروز ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کے دوران اپنا سر مبارک مسجد نبوی میں ہوتے ہوئے ہی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کی طرف ذرا سا جھکا دیتے اور وہ سر مبارک میں کنگھی کر دیتیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپؐ کی جائے اعتکاف ستون توبہ سے تھوڑی سی آگے ستون سریر کے قریب ہوتی تھی۔

۴- اعتکاف کے ضروری اُمور

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف میں ہوتے تو ضروری حاجت کے پیش نظر اعتکاف سے باہر تشریف لاتے۔ یہی بات حدیث پاک میں یوں بیان ہوئی ہے:

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں ہوتے تو اپنا سر مبارک میرے قریب کر دیتے تو میں آپؐ کے بالوں میں کنگھی کر دیتی اور

Marfat.com

آپؐ انسانی حاجت کے علاوہ گھر میں تشریف نہ لاتے۔ (مسلم شریف)

ایک اور حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جائے اعتکاف سے باہر تشریف لانا یوں بیان ہوا ہے:

زوجہ رسول سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اعتکاف کے دوران اپنا سر میری طرف کر دیتے اور میں کنگھا کر دیتی اور آپ جب معتکف ہوتے تو بغیر ضرورت کے گھر میں نہ آتے۔ (بخاری شریف)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعتکاف ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارکہ جس میں اس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم محوِ استراحت ہیں کے متصل مسجد میں ہوتا تھا اور آپ کھڑکی سے سر مبارک حجرے کی طرف کرتے اور ام المومنین رضی اللہ عنہا آپ کے سر مبارک میں کنگھی کرتی تھیں۔

۵-قرآن مجید کا دور

اعتکاف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پورے قرآن مجید کا دور کرتے یعنی قرآن پاک کو زبانی پڑھتے۔ اس کے بارے میں احادیث مندرجہ ذیل ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہر سال میں ایک مرتبہ قرآن کریم پڑھا جاتا تھا لیکن جس سال آپ رفیق اعلیٰ سے ملے تو اس سال قرآن کریم کا دور دو مرتبہ ہوا آپ ہر سال رمضان میں دس دن اعتکاف فرماتے لیکن اس سال بیس دن اعتکاف کیا۔ (بخاری شریف)

حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال دس دن اعتکاف فرماتے۔ جب آخری سال آیا جس میں آپؐ کی وفات ہوئی تو آپؐ نے بیس روز کا اعتکاف فرمایا اور ہر سال آپؐ پر ایک بار قرآن پیش کیا جاتا اور وفات کے سال

Marfat.com

دوبار پیش کیا گیا۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی کرنے میں بہت زیادہ سخی تھے اور رمضان میں تو خصوصیت کے ساتھ بہت سخاوت فرماتے تھے۔ جناب جبریلؑ رمضان کی ہر رات میں آپؐ کے پاس آتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب جبریلؑ کے ساتھ قرآن کریم کا دور کرتے تھے۔ جب بھی جبریل نبی علیہ السلام کی خدمت میں آتے تو آپ کی سخاوت کو چلتی ہوئی تیز ہوا سے زیادہ پاتے تھے۔ (بخاری)

۶- اعتکاف میں تلاشِ شبِ قدر

اعتکاف کا ایک مقصد تلاش شب قدر بھی ہے تا کہ آخری عشرے میں اعتکاف کر کے شب قدر کی برکات کو تلاش کیا جائے۔ اس مقصد کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اعتکاف کیا ہے، اس کے متعلق آپ کی حدیث مبارکہ مندرجہ ذیل ہے:

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب قدر کا ذکر کرتے ہوئے سنا۔ بولے ہاں! ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا۔ ہم بیسویں کی صبح کو آئے تو آپ نے فرمایا مجھے شب قدر کی جھلک دکھائی گئی ہے اور پھر مجھے بھلا دی گئی، لہٰذا اسے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو کیونکہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔ جو شخص آپ کے ہمراہ معتکف تھے وہ لوٹ جاتے۔ چنانچہ وہ لوگ مسجد کی طرف چلے گئے اور کہیں آسمان پر بادل کا ایک ٹکڑا بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ اچانک بادل اٹھا اور بارش شروع ہوگئی اسی دوران نماز ادا کی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی اور کیچڑ میں سجدہ کیا اور میں نے آپؐ کی پیشانی اور ناک پر پانی اور کیچڑ کے آثار

Marfat.com

دیکھے۔(بخاری شریف)

مسائل اعتکاف

۱-اعتکاف کا مطلب

اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر عبادت کرنے کے لئے مسجد میں خود کو ٹھہرانے کا نام اعتکاف ہے عام طور پر شرعی اصطلاح میں اس سے مراد ایک ایسی عبادت ہے جس میں مسلمان مقررہ مدت کیلئے دنیا سے الگ ہوکر یادالٰہی کے لیے مسجد میں بیٹھ جاتا ہے اور یہ عبادت عموماً رمضان المبارک کے آخری عشرے میں کی جاتی ہے اگرچہ ایسی عبادت کیلئے ہر وقت اپنے آپ کو مسجد میں پابند کیا جا سکتا ہے لیکن عموماً رمضان کے آخری عشرے میں کسی مسجد میں گوشہ نشین ہونے کو اعتکاف کہا جاتا ہے۔

اعتکاف کے لیے چند چیزوں کا ہونا ضروری ہے جنھیں ارکانِ اعتکاف کہا جاتا ہے۔اگر یہ چیزیں نہ ہوں تو اعتکاف نہ ہوگا لہٰذا اعتکاف کے چار ارکان ہیں اعتکاف کا پہلا رکن نیت ہے مگر بعض آئمہ نے اسے رکن قرار نہیں دیا بلکہ شرط قرار دیا ہے۔نیت کو خواہ رکن یا شرط تسلیم کیا جائے۔بہرکیف یہ اعتکاف کے لئے ضروری ہے۔اعتکاف کا دوسرا رکن معتکف کا ہونا ضروری ہے کیونکہ جب اعتکاف کرنے والا نہیں ہوگا تو اعتکاف نہیں ہوگا۔اعتکاف کا تیسرا رکن مسجد کا ہونا ہے کیونکہ مسجد کے بغیر کسی جگہ پر ویسے ہی بیٹھ جانا اعتکاف نہیں کہلائے گا۔اعتکاف کا چوتھا رکن معتکف کا مسجد میں رہنا ہے۔اگر معتکف دورانِ اعتکاف مسجد میں نہیں رہتا تو وہ اعتکاف نہیں ہوگا۔اعتکاف کے لیے مندرجہ بالا ارکان کے علاوہ مندرجہ ذیل شرائط کا ہونا بھی ضروری ہے۔

Marfat.com

۱۔اعتکاف کرنے والے کا مسلمان ہونا کیونکہ اعتکاف صرف مسلمانوں کی عبادت ہے۲۔معتکف کا عاقل ہونا ضروری لہٰذا جس کے ہوش وحواس قائم نہ ہوں اس کا اعتکاف نہیں۔لہٰذا دیوانے کا اعتکاف نہیں ہوتا البتہ اگر کوئی اللہ کا دیوانہ ہوتو اس کا معاملہ الگ ہے۔۳۔واجب اور سنت اعتکاف کے لئے روزہ رکھنا ضروری ہے۔

۴۔عورت کے اعتکاف کے لئے عورت کا حیض اور نفاس سے پاک ہونا ضروری ہے۔۵۔عورتوں کا اعتکاف گھر میں ہوگا مساجد میں نہیں۔۶۔بلوغت اعتکاف کے لئے شرط نہیں بلکہ جو نابالغ اچھے بُرے کی تمیز کا شعور رکھتا ہو وہ اعتکاف کرسکتا ہے۔

درجاتِ اعتکاف

مساجد کی اہمیت اور مقام کے لحاظ سے اعتکاف کے ثواب کے درجات مختلف ہیں۔ثواب کے اعتبار سے اعتکاف کا عام درجہ محلے کی مسجد کا ہے۔اس کے بعد جامع مسجد کے اعتکاف کا درجہ ہے جس میں باقاعدہ نماز جمعہ ہوتی ہو۔اس سے بڑھ کر بیت المقدس کے اعتکاف کا درجہ ہے۔پھر اس سے بڑھ کر مسجد نبوی کا اعتکاف ہے اور سب سے افضل درجہ کا اعتکاف مسجد حرام کا اعتکاف ہے کیونکہ یہ مسجد خانہ کعبہ کی نسبت کی وجہ سے روئے زمین کی تمام مساجد سے افضل درجہ رکھتی ہے۔

اعتکاف کی قسمیں

اسلامی عبادات کی جس طرح مختلف قسمیں ہیں یعنی فرض ،واجب، سنت اور نفل۔اسی طرح اعتکاف کی بھی قسمیں ہیں۔اعتکاف اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض نہیں لیکن صوفیاء اور اہل تقویٰ نے سالکانِ طریقت کے لیے اسے اکسیر قرار دیا ہے۔ اسلامی فقہ کی رو سے اعتکاف کی تین قسمیں ہیں: واجب، سنت اور نفل جس کی تفصیل

Marfat.com

درج ذیل ہے:

واجب اعتکاف وہ اعتکاف ہے جو نذر یعنی منت ماننے سے واجب ہو جائے یا کسی مسنون اعتکاف کو فاسد کرنے سے اس کی قضاء واجب ہو گئی ہو۔

سنت اعتکاف وہ ہے جو صرف رمضان کے آخری عشرے میں اکیسویں شب سے عید کا چاند دیکھنے تک کیا جاتا ہے۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال ان دنوں میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے اس لئے اسے سنت اعتکاف کہا جاتا ہے۔

نفلی اعتکاف یہ وہ اعتکاف ہے جو کسی وقت بھی کیا جا سکتا ہے چونکہ ان تینوں قسموں کے احکام علیحدہ ہیں اس لیے ہر ایک کے مسائل حسب ذیل ہیں:

واجب اعتکاف وہ ہے جو نذر اور منت کے طور پر کیا جائے۔ اللہ سے نذر اور منت مانگنے کا رواج بہت پرانا ہے اور سابقہ امتوں میں اللہ سے نذر اور منت مانگنا جائز تھا اور اسلام میں بھی اسے برقرار رکھا گیا۔ حتیٰ کہ زمانہ جاہلیت میں بھی اگر کسی نے اللہ سے منت مانگی اور وہ پوری ہو گئی تو اسلام لانے کے بعد اسے پورا کرنے کی ترغیب دی گئی۔

حضرت عمر بن خطابؓ روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! میں نے دور جاہلیت میں بیت اللہ میں ایک رات اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں کہا کہ وہ اپنی نذر پوری کریں۔ چنانچہ انھوں نے رات بھر اعتکاف کیا۔

ایک اور حدیث میں یہی بات یوں بیان ہوئی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دور جاہلیت میں ایک رات یا ایک دن خانہ کعبہ کے پاس اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، تو آپ نے فرمایا اعتکاف کرو اور روزہ رکھو۔ (ابوداؤد)

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ زمانہ جاہلیت میں بھی اعتکاف کا طریقہ رائج تھا

Marfat.com

اورلوگ منت کا اعتکاف کیا کرتے تھے۔ منت کے اعتکاف سے مراد یہ ہے کہ جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے وعدہ کرے کہ اسکی فلاں خواہش پوری ہوجائے تو اس کے عوض میں شکرانے کے طور پر اتنے دن کا اعتکاف کروں گا۔ اس صورت میں خواہش یا منت پوری ہونے پر اعتکاف لازمی ہو جائے گا۔ اسی طرح کے اعتکاف کو واجب اعتکاف کہا جاتا ہے۔

نذر اعتکاف

نذر کی دو قسمیں ہیں۔ ایک نذر معیّن اوردوسری نذر غیر معیّن نذر معیّن وہ اعتکاف ہے جس میں کسی خاص مہینے یا دنوں کا اعتکاف کرنے کی نیت کی جائے مثال کے طور پر اگر یہ نیت کرے کہ رجب میں دس دن کا اعتکاف کروں گا تو اس طرح ان دنوں کا اعتکاف کرنا واجب ہوگا۔ جن دنوں کی نذر مانی ہے اگر کسی وجہ سے ان دنوں کا اعتکاف نہ کیا تو پھر اس کی قضا پوری کرنا ہوگی۔

نذرِ اعتکاف کی منت مانتے ہوئے دل اور زبان سے یہ تسلیم کرنا ضروری ہے کہ میں فلاں دن یا اتنے دن کے اعتکاف کی منت مانتا ہوں۔ یا اس طرح کہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے عہد کرتا ہوں کہ فلاں دن کا اعتکاف کروں گا یا اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے بیماری سے صحت عطا کی تو میں اتنے دن کا اعتکاف کروں گا۔ اس طرح نذر صحیح ہوگی اور اعتکاف واجب ہوگا۔ اس کے برعکس اگر یوں کہا کہ انشاء اللہ فلاں دن کا اعتکاف کروں گا تو اس طرح نذر کا اعتکاف واجب نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس طرح منت واجب نہیں ہوتی۔ منت میں اقرار ضروری ہے۔ اس لئے منت مانتے ہوئے ایسے الفاظ ادا کرنا ضروری ہیں جن سے اقرار ظاہر ہوتا ہو۔

واجب اعتکاف میں مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے:

ا۔ واجب اعتکاف میں روزہ رکھنا ضروری ہے کیونکہ روزہ کے بغیر یہ اعتکاف

Marfat.com

نہیں ہوتا۔

۲۔صرف دن کے وقت کی نذر مانی تو صرف دن کا اعتکاف واجب ہو گا۔ چنانچہ اسے چاہیے کہ صبح صادق سے پہلے مسجد میں داخل ہو جائے اور شام کو غروبِ آفتاب کے بعد باہر نکلے۔ ہاں اگر ایک دن کی نذر مانتے وقت دل میں یہ نیت تھی کہ ۲۴ گھنٹے کا اعتکاف کروں گا یعنی رات بھی اعتکاف میں بسر کروں گا تو پھر ۲۴ گھنٹے کا اعتکاف لازم ہوگا۔اس صورت میں اسے چاہیے کہ رمضان کے اعتکاف کی طرح غروبِ آفتاب سے پہلے مسجد میں داخل ہو اور اگلے روز غروبِ آفتاب کے بعد باہر نکلے۔

۳۔صرف ایک رات اعتکاف کرنے کی نذر مانی تو یہ نذر صحیح نہیں ہوئی اور اس پر کچھ واجب نہ ہوگا کیونکہ رات کے وقت روزہ نہیں ہوسکتا اور واجب اعتکاف روزے کے بغیر نہیں ہوتا۔

۴۔اگر دو یا زیادہ دنوں کی نذر مانی تو ان کے ساتھ راتیں بھی شامل ہونگی ایسے ہی اگر دو یا زیادہ راتوں کے اعتکاف کی نذر کی تو پھر بھی اس میں دن شامل کرنے پڑیں گے ورنہ اعتکاف نہ ہوگا۔

۵۔اگر دو یا زیادہ دنوں کے اعتکاف کی نذر کی اور نیت یہ تھی کہ صرف دن میں اعتکاف کروں گا اور رات کو مسجد سے باہر آجایا کروں گا تو یہ نیت شرعاً درست ہے۔اس صورت میں صرف دنوں کا اعتکاف واجب ہوگا، چنانچہ ایسا شخص روزانہ صبح صادق سے پہلے مسجد میں جائے اور غروبِ آفتاب کے بعد آجائے تو اعتکاف درست ہوگا۔

۶۔جب ایک سے زیادہ دنوں کے اعتکاف کی نذر مانی ہو تو ان دنوں میں پے در پے روزانہ اعتکاف کرنا واجب ہے۔ بیچ میں وقفہ کر کے اعتکاف نہیں کرسکتا۔ مثلاً کسی شخص نے نذر مانی کہ ایک مہینہ اعتکاف کروں گا تو مسلسل ایک مہینے تک بغیر

Marfat.com

وقفے کے روزے کے ساتھ اعتکاف کرنا واجب ہے اگر کسی دن کا اعتکاف چھوٹ گیا تو پھر شروع سے پورے مہینے کا اعتکاف کرنا ہوگا۔ البتہ اگر نذر مانتے ہوئے یہ ارادہ کیا کہ تین متفرق دنوں کا اعتکاف کروں گا تو پھر وقفے کے ساتھ بھی اعتکاف کیا جاسکتا ہے۔

۷۔ جن صورتوں میں بھی اعتکاف کی نذر میں دن کے ساتھ رات شامل ہو ان سب صورتوں میں طریقہ یہی ہوگا کہ غروبِ آفتاب سے پہلے مسجد میں داخل ہو۔ یعنی رات سے اعتکاف کی ابتداء کرنی چاہیے۔

واجب اعتکاف پورا نہ کرنے کی صورت میں فدیہ دینا ضروری ہے یعنی اگر کسی شخص نے منت کے اعتکاف کی نذر مانی مگر بعد میں اعتکاف نہ کیا تو اسے چاہیے کہ فدیہ ادا کرے۔ اگر کوئی شخص واجب اعتکاف کرنے سے پہلے مرجائے تو اس کے ورثاء کو اس کا فدیہ ادا کرنا چاہیے۔ واجب اعتکاف کے ہر روزے کے بدلے میں ایک مسکین کو دو وقت کا کھانا کھلانا ہے۔ اگر کھانا نہ کھلائے تو اس کی قیمت ادا کردے۔

اگر کوئی شخص بیماری کی حالت میں یہ منت مانے کی میں تندرست ہوجاؤں تو اتنے دنوں کا اعتکاف کروں گا۔ اگر وہ تندرست ہونے سے پہلے مرگیا، تو اس صورت میں اس پر کچھ بھی واجب نہ ہوگا اس لیے اس کے اعتکاف کا فدیہ دینا ضروری نہیں۔

نفلی اعتکاف

مسجد میں جب بھی کسی عبادت کے لئے جائیں تو اعتکاف کی نیت کرلیں۔ تو یہ نفلی اعتکاف ہوگا۔ ایسے اعتکاف کو مستحب اعتکاف بھی کہتے ہیں۔ اس قسم کے اعتکاف کے لئے کوئی مدت مقرر نہیں اور نہ ہی کوئی خاص وقت معین ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ نفلی اعتکاف تھوڑے سے وقت کے لئے بھی ہوسکتا ہے یہ صاحبین کی رائے ہے لیکن امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اعتکاف ایک دن سے کم نہیں لیکن مدت کے سلسلے

Marfat.com

میں مسلکِ احناف میں صاحبین کی رائے کی پیروی کی جاتی ہے۔

نفلی اعتکاف کی مدت کے بارے میں حضرت امام مالکؒ کا مسلک یہ ہے کہ نفلی اعتکاف کی مدت کم از کم ایک دن اور ایک رات ہونی چاہیے لیکن شافعیہ کہتے ہیں کہ اس نفلی اعتکاف میں مدت اتنی تو ضرور ہونی چاہیے کہ کہنے سے زیادہ عرصہ لگے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان جب چاہے جتنے وقت کے لئے چاہے اعتکاف کی نیت سے مسجد میں داخل ہو جائے اسے اعتکاف کا ثواب ملے گا۔

۱۔ نفلی اعتکاف کے لئے نیت کرنا ضروری ہے۔ نیت کے الفاظ یوں ہیں کہ پہلے بسم اللہ شریف پڑھیں، پھر یہ کہیں۔ "نَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَافِ" یعنی میں نے سنت اعتکاف کی نیت کی۔ یہ نیت خواہ عربی میں کرلیں یا اپنی زبان میں کرلیں نیت ہو جائے گی۔

۲۔ نفلی اعتکاف کا طریقہ یہ ہے کہ جب مسجد میں داخل ہوں تو دایاں پاؤں مسجد کے اندر رکھتے ہی اعتکاف کی نیت کرلیں۔ اس کے بعد مسجد میں نماز پڑھیں، تلاوت کریں یا جس طرح بھی مصروفِ عبادت رہیں اعتکاف میں رہیں گے۔ اس طرح دوہرا فائدہ ہوتا ہے۔ ایک طرف تو اصل عبادت ذکر و فکر، مذہبی درس و تدریس اور وعظ سننے کا ثواب ملتا ہے اور اس کے ساتھ ہی اعتکاف کا ثواب بھی ملتا ہے۔

۳۔ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اگر عشرے سے کم دن کی نیت کریں تو وہ نفلی اعتکاف ہوگا۔ رمضان المبارک میں نفلی اعتکاف کا بھی بہت زیادہ ثواب ملتا ہے۔

۴۔ نفلی اعتکاف صرف اسی وقت تک باقی رہتا ہے جب تک آدمی مسجد میں رہے جونہی کوئی نفلی اعتکاف والا مسجد سے باہر آئے گا تو اس کا اعتکاف ختم ہو جائے گا۔

۵۔ نفلی اعتکاف میں اگر کوئی مقررہ وقت یا دن کا اعتکاف کرنے کی نیت کرلے تو اسے پورا کرنا چاہیے۔ اگر اس کو نیت کردہ وقت سے پہلے مسجد سے باہر آنا پڑے تو

Marfat.com

صرف اتنی دیر کا ثواب ملے گا جتنی دیر اعتکاف میں رہا اور باقی کی قضا ضروری نہیں بلکہ مسجد سے نکلنے پر اعتکاف ختم ہو جائے گا۔

۶۔ اگر کسی نے مثلاً تین دن کے اعتکاف کی نیت کی تھی لیکن مسجد میں داخل ہونے کے بعد کوئی ایسا کام کر لیا جس سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہو تو اس کا اعتکاف پورا ہو گیا۔ یعنی اعتکاف ٹوٹنے سے پہلے جتنی دیر مسجد میں رہا اتنی دیر کا ثواب مل گیا اور کوئی قضا بھی واجب نہیں ہوئی۔ اب اگر چاہے تو مسجد سے نکل آئے اور چاہے تو نئے اعتکاف کی نیت سے مسجد میں ٹھہرا رہے اور بہتر یہ ہے کہ اس صورت میں بھی جتنے دن اعتکاف کی نیت کی تھی اتنے دن پورے کر لے۔

۷۔ نفلی اعتکاف تو راہ جاتا ثواب ہے اس لئے ہر ایک کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ نفلی اعتکاف کے لئے قضا نہیں۔ فرض کیجئے کہ ایک گھنٹہ نفلی اعتکاف کی نیت کی لیکن آدھ گھنٹہ یا کچھ وقت مسجد میں گزارنے کے بعد مسجد سے باہر آ گیا تو مسجد سے باہر آنے پر اعتکاف ختم ہو جائے گا۔

۸۔ نفلی اعتکاف کی اگرچہ مدت مقرر نہیں۔ جتنا عرصہ چاہے اعتکاف کر سکتا ہے لیکن طویل عرصہ اعتکاف کرتے ہوئے یہ بات ملحوظ خاطر رکھنی چاہیے کہ جن اللہ کے بندوں کے ذمے والدین، بیوی بچے یا عزیز و اقارب کے حقوق ہوں اور ان کے حقوق لمبے عرصے کے اعتکاف سے متاثر ہوتے ہوں اور اس طرح حقوق العباد میں کوتاہی واقع ہونے کا ڈر ہو تو ان کے لیے اس طرح لمبے عرصے کا نفلی اعتکاف درست نہیں۔ لیکن اللہ کے جن بندوں کے ذمے کوئی حقوق و فرائض واجب الادا نہ ہوں تو ان کے لیے روحانیت کے حصول کے لئے طویل اعتکاف کرنا بہت ہی فائدہ مند ہے۔

۹۔ جن لوگوں کو رمضان شریف میں مسنون اعتکاف کرنے کا موقع نہ ملتا ہو تو ان کو چاہیے کہ وہ اعتکاف سے بالکل محروم نہ رہیں بلکہ نفلی اعتکاف کی سہولت سے

Marfat.com

فائدہ اٹھاتے ہوئے جتنے دن اعتکاف کر سکتے ہوں نفلی اعتکاف کر لیں۔ اگر زیادہ دن نہ کر سکیں تو چھٹی کے دن ایک روز کا اعتکاف کر لیں اور کم از کم مسجد میں جاتے ہوئے یہ نیت تو کر لیا کریں جتنی دیر مسجد میں رہیں گے اعتکاف کی حالت میں رہیں گے۔ یہ بھی بہت بہتر ہے۔ رات کا نفلی اعتکاف کر لینا بھی بہتر ہے۔

۱۰۔ نفلی اعتکاف میں جب بھی مسجد سے باہر نکلیں گے یہ نفلی اعتکاف اسی وقت ختم ہو جائے گا بلکہ عمارتِ مسجد ہی میں جو مقامات خارجِ مسجد ہوتے ہیں وہاں جانے سے بھی یہ اعتکاف ختم ہو جاتا ہے۔ مثلاً استنجاء خانہ۔ وضو خانہ۔ امام وخدّام کے حجرے وغیرہ وغیرہ۔ (اس کی تفصیل آگے آتی ہے) خارجِ مسجد میں داخل ہوں تو دوبارہ نیتِ اعتکاف کر لیں۔ مثلاً آپ مسجد میں نماز کے لیے تشریف لائے۔ جوتے مسجد ہی کے اندر رکھنا چاہتے ہیں۔ مسجد میں داخل ہوتے ہی اعتکاف کی نیت کر لیں۔ اب اگر امام صاحب سے ملاقات کے لیے حجرہ میں گئے تو اعتکاف ختم۔ پھر جب مسجد میں داخل ہوں نیت کر لیں۔ اسی طرح وضو خانہ پر تشریف لائے تو اعتکاف ختم۔ پھر مسجد میں داخل ہوں تو نیت کر لیں۔

۱۱۔ مسجد کے اندر کھانے پینے اور سونے کی اجازت نہیں ہوتی اگر اعتکاف کی نیت تھی تو ضمناً کھانے پینے اور سونے کی بھی اجازت ہو جائے گی۔ اسی طرح رمضان المبارک میں مسجد ہی میں افطار کیا جاتا ہے۔ جس نے اعتکاف کی نیت کی ہوئی تھی وہی مسجد میں افطار کر سکتا ہے۔ یہاں یہ بات بھی سمجھ لینا ضروری ہے کہ اعتکاف کی نیت صرف کھانے پینے اور سونے کے لیے نہ کی جائے بلکہ ثواب حاصل کرنے کے لیے کی جائے۔

سُنت اعتکاف

سنت اعتکاف وہ ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں رمضان المبارک

Marfat.com

میں کیا جاتا ہے۔ چونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بذات خود یہ اعتکاف رمضان المبارک فرض ہونے سے لے کر آخری دم تک کیا ہے۔ یہ اعتکاف رمضان المبارک کے پہلے، دوسرے تا تیسرے عشرے میں کیا جا سکتا ہے لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ تر رمضان المبارک کے تیسرے عشرے میں اعتکاف کیا ہے اس لیے آخری عشرہ قابل ترجیح ہے۔ یہ اعتکاف بیسویں رمضان کے غروبِ آفتاب سے قبل شروع ہوتا ہے اور آخری روزے کے افطار تک رہتا ہے چونکہ اس اعتکاف کا آغاز اکیسویں شب سے ہوتا ہے اور رات غروبِ آفتاب سے شروع ہوتی ہے اس لیے معتکف کو چاہیے کہ بیسویں روزے کو مغرب سے اتنا پہلے مسجد میں پہنچ جائے کہ غروبِ آفتاب مسجد میں ہو۔ یہ اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایۃ ہے۔ یعنی ایک بستی یا محلے میں سے چند افراد یا کوئی ایک شخص اعتکاف کرے تو تمام اہل محلّہ کی طرف سے سنت ادا ہو جائے گی اگر کوئی شخص بھی اپنے علاقے سے اعتکاف ادا نہ کرے تو سارے محلے والوں پر ترکِ سنت کا گناہ ہوگا۔ مگر یہ بات یاد رہے کہ مسجد میں اگر کسی اور علاقے کا آدمی بھی آ کر اعتکاف کر لے تو پھر بھی یہ سنت اہل علاقہ کی طرف سے ادا ہو جائے گی۔

۱-اعتکاف کے لیے مسجد کا ہونا

اعتکاف کی لازمی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ اعتکاف مسجد میں کیا جائے پھر مسجد وہ ہونی چاہیے جہاں پنجگانہ نماز با جماعت ہوتی ہو۔ اگر جامع مسجد ہو تو زیادہ بہتر ہے۔ لیکن جس مسجد میں پانچوں وقت کی جماعت نہ ہوتی ہو۔ وہاں اعتکاف درست نہیں۔ دورانِ اعتکاف معتکف کا مسجد کی حدود میں رہنا ضروری ہے لہٰذا جس مسجد میں اعتکاف کیا جائے اگر اس کی حدود کا علم ہو تو بہت ہی بہتر ہے۔ اگر علم نہ ہو تو کسی سے مسجد کی حدود معلوم کر لینی چاہیے۔ کیونکہ اعتکاف میں ضروری ہے

Marfat.com

کہ مسجد کی حدود ہی میں رہا جائے، مسجد کا رقبہ عموماً وہ تصور کیا جاتا ہے جو مسجد کے لیے مقرر کیا گیا ہو۔ جس میں نماز پڑھی جاتی ہو۔ مسجد کے رقبے میں عموماً مسجد کا کمرہ، ملحقہ برآمدہ اور صحن شمار کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ حصہ ایسا بھی ہوتا ہے جو مسجد کی ضرورت کے لیے ہوتا ہے جو شرعاً مسجد میں شمار نہیں کیا جاتا۔ لیکن مسجد کی ضروریات کے لیے وقف ہوتا ہے مثلاً وضو خانہ۔ غسل خانہ، استنجاء کی جگہ نماز جنازہ پڑھنے کی جگہ، امام کا حجرہ، گودام، محراب مینارہ وغیرہ۔ اس حصے پر مسجد کے احکام جاری نہیں ہوتے لہٰذا دورانِ اعتکاف مسجد کے اس حصے میں جانا جائز نہیں۔ اگر معتکف اس حصے میں شرعی عذر کے بغیر چلا جائے تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ بعض مساجد میں ضروریات والا حصہ اصل مسجد سے الگ اور ممتاز ہوتا ہے جو آسانی سے معلوم ہو جاتا ہے مگر بعض مساجد میں یہ حصہ اصل مسجد سے اس طرح متصل ہوتا ہے کہ ہر شخص اسے پہچان نہیں سکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب تک مسجد والے اس کی تصدیق نہ کردیں کہ فلاں فلاں حصہ مسجد کا حصہ ہے۔ اس کا پتہ نہیں چلتا۔ اس لیے اعتکاف کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ اعتکاف شروع کرنے سے پہلے مسجد کا احاطہ معلوم کرے۔

وضو خانے مسجد کا حصہ نہیں۔ چنانچہ وہ مساجد جہاں وضو خانے اصل مسجد کے ساتھ ہی ہوتے ہیں وہاں عام طور پر انھیں مسجد کا حصہ خیال کیا جاتا ہے جو درست نہیں اور معتکف حضرات اعتکاف میں وہاں آتے جاتے رہتے ہیں۔ مگر یاد رہے کہ اس طرح اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے۔ وضو خانے مسجد کا حصہ نہیں ہوتے اور معتکف کے لیے وہاں شرعی ضروریات کے بغیر جانا جائز نہیں ہے لہٰذا اعتکاف میں بیٹھنے سے پہلے منتظمین مسجد سے معلوم کر لینا ضروری ہے کہ مسجد کی حدود کہاں ختم ہوتی ہے اور وضو خانے کی حدود کہاں سے شروع ہوتی ہیں۔

اسی طرح مسجد کی سیڑھیاں جن پر چڑھ کر لوگ مسجد میں داخل ہوتے ہیں وہ بھی

Marfat.com

مسجد سے خارج ہوتی ہیں۔ اس لیے معتکف کو شرعی ضرورت کے بغیر وہاں بھی جانا جائز نہیں ہے۔

بعض مسجدوں کے صحن میں جو حوض بنا ہوتا ہے وہ بھی مسجد سے خارج ہوتا ہے لہٰذا اس کے بارے میں بھی یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ حوض کے قریب مسجد کی حدود کہاں تک ہیں اور حوض کی حدود کہاں سے شروع ہوتی ہیں۔

جن مسجدوں میں نماز جنازہ پڑھنے کی جگہ الگ بنی ہوتی ہے وہ بھی مسجد سے خارج ہوتی ہے۔ معتکف کا وہاں جانا بھی درست نہیں۔

بعض مساجد میں امام کی رہائش کے لیے مسجد کے ساتھ ہی کمرہ بنا ہوتا ہے یہ کمرہ بھی مسجد سے خارج ہوتا ہے اور اس میں معتکف کا جانا جائز نہیں۔

بعض مسجدوں میں ایسا کمرہ امام کی رہائش کے لیے تو نہیں ہوتا لیکن امام کی تنہائی کی ضرورت کے لیے بنایا جاتا ہے اس کمرے کو بھی جب تک مسجد قرار نہ دیا ہو اس وقت تک اسے مسجد نہیں سمجھا جائے گا اور معتکف کا اس میں بھی جانا جائز نہیں۔

بعض مساجد میں اصل مسجد کے بالکل ساتھ بچوں کو پڑھانے کے لیے جگہ بنائی جاتی ہے اس جگہ کو بھی جب تک مسجد قرار نہ دیا گیا ہو اس وقت تک معتکف کے لیے اس میں جانا جائز نہیں۔ ایسے ہی بعض مساجد میں باغیچہ بنا ہوتا ہے اس میں بھی معتکف نہیں جا سکتا۔

بعض مساجد میں مسجد کی دریاں، صفیں، چٹایاں اور دیگر سامان رکھنے کے لیے الگ کمرہ یا کوئی جگہ بنائی جاتی ہے اس جگہ کا حکم بھی یہی ہے کہ جب تک بنانے والے نے اسے مسجد قرار نہ دیا ہو یہ جگہ مسجد نہیں ہے اور معتکف اس میں نہیں جا سکتا۔ ایسے ہی مسجد کے محراب میں جانا درست نہیں کیونکہ وہ مسجد کی حدود سے خارج ہوتا ہے۔ اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ اعتکاف سے پہلے حدودِ مسجد کا معلوم کرنا ضروری ہے۔

Marfat.com

۲-مسجد سے باہر نکلنے کی صُورتیں

معتکف اُن امور کے لیے مسجد سے نکل سکتے ہیں جن کی شریعت نے اجازت دی ہے، ان کے علاوہ کسی اور کام کے لیے نہیں نکل سکتا۔ وہ امور رفع حاجت، وضو، غسل اور بحالت مجبوری کھانا لانا ہیں۔ ان کے علاوہ اگر جامع مسجد نہیں تو نماز جمعہ کے لیے بھی مسجد سے باہر جایا جاسکتا ہے۔

وہ امور جن کے لیے مسجد سے باہر جانا جائز نہیں اور وہ امور جن کے لیے مسجد سے باہر جانا درست ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے اخذ کیے گئے ہیں جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ معتکف کے لیے یہ سنت ہے کہ مریض کی عیادت نہ کرے۔ جنازے کے ساتھ شامل نہ ہو، عورت کو ہاتھ نہ لگائے اور نہ اس سے مباشرت کرے اور کسی حاجت کے لیے باہر نہ نکلے مگر جس کے بغیر چارہ نہ ہو اور اعتکاف نہیں مگر روزے کے ساتھ اور اعتکاف نہیں مگر جامع مسجد میں۔

اس حدیث سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ امور جن کے لیے کوئی معتکف مسجد سے باہر جاسکتا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱-رفع حاجت

مسجد سے باہر جانے کا ایک جواز رفع حاجت ہے اگر مسجد کے ساتھ کوئی رفع حاجت کی جگہ ہو تو وہاں تک جاسکتا ہے۔ بعض مساجد کے باہر لیٹرینیں وغیرہ بنی ہوتی ہیں تو معتکف کو وہاں تک جانے کی اجازت ہے۔ اگر مسجد کے ساتھ کوئی رفع حاجت کا انتظام نہیں تو مسجد کے قریب رفع حاجت کے لیے اپنے گھر میں بھی جاسکتا ہے۔ اگر مسجد کے ساتھ والی رفع حاجت کی جگہ اتنی گندی اور پلید ہو کہ جہاں کپڑوں کے صاف

Marfat.com

رہنے کا احتمال نہ رہ سکتا ہو تو اس صورت میں بھی مسجد کے باہر کسی اور جگہ پر رفع حاجت کے لیے جا سکتا ہے جہاں طہارت کرنے میں جسم اور کپڑے پاکیزہ رہتے ہوں۔ ایسے ہی اگر کسی شخص کے لیے اپنے گھر کے سوا کسی اور جگہ پر قضائے حاجت طبعاً ممکن نہ ہو یا سخت دشوار ہو تو اس کے لیے جائز ہے کہ اس غرض کے لیے اپنے گھر چلا جائے خواہ وہ کتنی دور کیوں نہ ہو لیکن جس شخص کو یہ مجبوری نہ ہو اسے مسجد کا بیت الخلاء ہی استعمال کرنا چاہیے۔ اس طرح اگر کوئی آدمی اپنے گاؤں کی مسجد میں اعتکاف کر رہا ہو تو اس کے لیے رفع حاجت کے لیے کھیتوں وغیرہ میں جانا جائز ہے۔

اگر کسی شخص کے دو گھر ہوں تو اسے چاہیے کہ قریب والے مکان میں جا کر رفع حاجت کرے۔ دور والے گھر میں نہ جائے۔ نزدیکی مکان میں رفع حاجت کی سہولت ہونے کے باوجود دور والے مکان میں جائے گا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

اگر بیت الخلاء مصروف ہو تو خالی ہونے تک انتظار میں ٹھہرنا جائز ہے۔ لیکن فارغ ہونے کے بعد ضرورت سے زیادہ ٹھہرنا جائز نہیں۔ اگر جان بوجھ کر ٹھہر جائے تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

بیت الخلاء کو جاتے یا آتے ہوئے راستہ میں یا گھر میں سلام کا جواب دینا یا مختصر بات کرنا جائز ہے۔ سلام کہنا بھی درست ہے۔ اس کے علاوہ دنیا کی گفتگو کرنا درست نہیں۔ بیت الخلاء کو جاتے یا آتے وقت تیز چلنا ضروری نہیں، ضرورت کے مطابق آہستہ چلنا بھی درست ہے۔ قضائے حاجت کو جاتے وقت کسی شخص کے ٹھہرانے سے نہ ٹھہرنا چاہیے بلکہ چلتے چلتے اسے بتا دینا چاہیے کہ میں اعتکاف میں ہوں اس لیے ٹھہر نہیں سکتا۔ اگر کسی کے ٹھہرانے سے ٹھہر گیا اور باتیں کرنے لگا یا حال احوال پوچھنے لگا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

جب کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے اپنے گھر گیا ہو تو قضائے حاجت کے بعد وہاں وضو کرنا جائز ہے۔

Marfat.com

۲-معتکف اور احکامِ غسل

اعتکاف میں شوقیہ غسل کی اجازت نہیں یعنی جب انسان کا دل چاہتا ہے نہا لیتا ہے۔ یہ اعتکاف میں جائز نہیں۔ خصوصاً گرمیوں میں لوگ دن میں دو تین مرتبہ گرمی کی شدت دور کرنے کے لیے اکثر نہاتے ہیں۔ اعتکاف میں اس طرح کا عام غسل جائز نہیں ہے۔

مسئلہ نمبر۱: معتکف کو احتلام ہونے کی صورت میں غسل کرنا ضروری ہے اور غسل کے لیے مسجد سے باہر جانا جائز ہے مگر یاد رہے کہ احتلام ہونے سے اعتکاف میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اس صورت میں معتکف کو چاہیے کہ پہلے وضو یا تیمّم کرے اس کے بعد غسل کا اہتمام کرے۔ تیمّم کے لیے مسجد کی دیوار یا صحن استعمال کیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر۲: سردیوں کے موسم میں اگر احتلام ہو جائے اور ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے سے تکلیف یا کوئی اور مرض لاحق ہونے کا خطرہ ہو تو معتکف تیمّم کر کے مسجد میں رہے اور اپنے گھر میں اطلاع کر دے تا کہ پانی گرم ہو جائے اور مسجد کے غسل خانے میں پانی منگوا کر نہا لے۔ یا گھر پر جا کر غسل کر لے۔ اس کے علاوہ اگر قرب وجوار میں گرم حمام ہو تو وہاں پر بھی جا کر غسل کر سکتا ہے۔ حتیٰ کہ جس جگہ بھی غسل کرنے کے لیے جائے وہاں غسل کر کے فوراً واپس آ جائے۔

مسئلہ نمبر۳: اگر مسجد کے ساتھ غسل خانہ ہو تو اس میں واجب غسل کرنا چاہیے اگر مسجد کے ساتھ غسل خانہ نہ ہو یا اس میں کسی وجہ سے غسل کرنا مشکل ہو تو اپنے گھر جا کر غسل کرنا چاہیے۔

مسئلہ نمبر۴: احتلام کے ضروری غسل کے علاوہ گرمی کی شدت کے سبب جسمانی تلخی اور بے چینی کو دور کرنے کے لیے غسل کرنا بھی جائز نہیں ہے جبکہ لُو لگنے یا کسی جسمانی تکلیف کے پیدا ہونے کا خطرہ ہو یا گرمی کی شدت دل میں گھبراہٹ پیدا

Marfat.com

کرے تو اس صورت میں گیلے کپڑے سے اپنے جسم کو تسکین پہنچانا جائز ہے۔

مسئلہ نمبر۵: اعتکاف میں جمعہ کے غسل کے لیے مسجد سے باہر جانا جائز نہیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر سال اعتکاف فرمایا اور ہر اعتکاف میں جمعہ آیا مگر کسی روایت سے یہ ثابت نہیں کہ آپ نے جمعہ کا غسل فرمایا ہو اور اعتکاف سے جمعہ کے غسل کے لیے باہر تشریف لے گئے ہوں۔

۳-معتکف اور احکامِ وضو

معتکف کو مسجد کے ساتھ وضو والی جگہ پر وضو کرنا چاہیے یعنی اگر مسجد میں وضو کرنے کی ایسی جگہ موجود ہے کہ معتکف خود تو مسجد میں رہے لیکن وضو کا پانی مسجد سے باہر گرے تو وضو کے لیے مسجد سے باہر جانا جائز نہیں۔

بعض مسجدوں میں معتکفین کے لیے الگ پانی کی ٹونٹیاں اس طرح لگائی جاتی ہیں کہ معتکف خود مسجد میں بیٹھا ہے لیکن ٹونٹی کا پانی مسجد سے باہر گرتا ہے اگر مسجد میں ایسا انتظام موجود ہے تو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے اور اگر ایسا انتظام نہیں ہے تو نل سے وضو کرنے کی بجائے کسی غیر معتکف سے لوٹے میں پانی منگوا کر مسجد کے کنارے پر اس طرح وضو کر لیں کہ پانی مسجد کے باہر گرے۔

لیکن اگر مسجد میں ایسی صورت ممکن نہ ہو تو وضو کے لیے مسجد سے باہر وضو خانے تک جانا، یا وضو خانہ موجود نہ ہو تو کسی اور قریبی جگہ جانا جائز ہے اور یہ حکم ہر قسم کے وضو کا ہے۔ ان میں وضو کے ساتھ مسواک، منجن یا پیسٹ سے دانت مانجھنا، صابن لگانا اور تولیے سے اعضاء خشک کرنا بھی جائز ہے لیکن وضو کے بعد ایک لمحے کے لیے بھی باہر ٹھہرنا جائز نہیں اور نہ راستے میں رُکنا جائز ہے۔

۴-نمازِ جُمعہ

Marfat.com

بہتر یہ ہے کہ اعتکاف جامع مسجد میں کیا جائے جہاں نماز جمعہ ہوتی ہو تا کہ نماز جمعہ کے لے باہر نہ جانا پڑے۔ اس کے برعکس اگر معتکف ایسی مسجد میں اعتکاف بیٹھا ہو جہاں نماز جمعہ نہ ہوتی ہو تو قریبی جامع مسجد میں جا کر نماز پڑھنے کی اجازت ہے لیکن بہت زیادہ پہلے جانے کی اجازت نہیں صرف جمعہ کی اذان اور خطبہ سے اتنا پہلے جائے کہ چھ یا چار رکعت ادا کر سکے۔ نمازِ جمعہ کے فرض پڑھنے کے بعد معتکف سُنتیں وہاں پڑھ سکتا ہے مگر ضرورت سے زیادہ ٹھہرنا اچھا نہیں۔ اسکے باوجود اگر کوئی معتکف ٹھہر جائے تو پھر بھی اعتکاف فاسد نہ ہوگا کیونکہ وہ مسجد میں ٹھہرا ہے۔

اگر کوئی شخص جامع مسجد میں جمعہ پڑھنے گیا اور وہاں جا کر باقی ماندہ اعتکاف اسی مسجد میں پورا کرنے کے لیے وہیں ٹھہر گیا تو اس طرح اعتکاف تو ہو جائے گا مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری)

۵- ایک سے دوسری مسجد میں منتقل ہونا

ہر معتکف کے لیے ضروری ہے کہ اس نے جس مسجد میں اعتکاف شروع کیا ہے اسی میں پورا کرے لیکن اگر کوئی ایسی شدید مجبوری پیش آ جائے کہ وہاں اعتکاف پورا کرنا نہ رہے مثلاً وہ مسجد منہدم ہو جائے یا کوئی شخص زبردستی وہاں سے نکال دے یا وہاں رہنے میں جان و مال کا کوئی خطرہ ہو تو دوسری مسجد منتقل ہو کر اعتکاف پورا کرنا جائز ہے اور اس غرض کے لیے باہر نکلنے سے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا بشرطیکہ وہاں سے نکلنے کے بعد راستے میں کہیں نہ ٹھہرے بلکہ سیدھا دوسری مسجد میں چلا جائے

مکروہاتِ اعتکاف

اعتکاف میں بعض حرکات ایسی ہوتی ہیں جن سے اعتکاف کا مقصد حاصل نہیں ہوتا انھیں مکروہاتِ اعتکاف کہا جاتا ہے کیونکہ اعتکاف میں یادِ الٰہی کے ساتھ اللہ کی

Marfat.com

طرف توجہ رکھنا ضروری ہے لیکن بے فائدہ حرکات کرنے سے وہ توجہ تقسیم ہو جاتی ہے جس سے معتکف پر نزول انوارات کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔ اس لیے اپنے اعتکاف کی روحانیت کو قائم رکھنے کے لیے یہ لازم ہے کہ اعتکاف میں فضول اور غیر ضروری کاموں سے مکمل اجتناب کیا جائے ورنہ کیف وسرور متاثر ہوگا اور یاد الٰہی کی محویت میں فرق آجائے گا۔ اس چیز کے پیش نظر صوفیاء نے مندرجہ ذیل باتوں کو مکروہ قرار دیا ہے۔

اعتکاف میں بیٹھ کر ضرورت کے مطابق بات چیت کرنا تو درست ہے لیکن ضرورت سے زائد ہر وقت دنیاوی مسائل اور دنیا کی باتیں کرتے رہنا اعتکاف کی روح کے برعکس ہے کیونکہ دنیوی باتیں انسان کو یاد الٰہی سے غافل کر دیتی ہیں۔ اس لیے صوفیاء کے نزدیک اعتکاف میں دنیاوی باتوں میں مگن رہنا مکروہ ہے۔ فضول باتوں سے بچنا تقویٰ میں شامل ہے۔ اس لیے اعتکاف میں بالکل فضول باتوں سے اجتناب کرنا چاہیے۔

اعتکاف میں بیٹھ کر کسی سے ہنسی مذاق کی بات کرنا بالکل اعتکاف کے خلاف ہے۔ حضرت امام شافعیؒ کا قول ہے کہ اعتکاف میں بیٹھ کر اچھی بات کے سوا کوئی اور بات نہ کرنا چاہیے لہٰذا یہ از حد احتیاط کرنی چاہیے کہ اعتکاف میں کسی کو گالی نہ دے۔ ایسا کرنا سخت مکروہ ہے۔ اگر مسجد میں ایک سے زائد معتکف بیٹھے ہوں تو انھیں یہ احتیاط اختیار کرنا ضروری ہے کہ وہ دوسرے معتکف حضرات کے پردوں میں جا کر ہنسی مذاق کی بات چیت بالکل نہ کریں اور نہ بحث وتکرار میں وقت ضائع کریں۔ اگر چہ ایسا کرنے سے اعتکاف تو ختم نہیں ہوگا لیکن اس طرح کی فضول لغویات میں مصروف رہنے سے انوارات الٰہیہ کا حصول نہ ہوگا۔

اعتکاف میں نائی کو بلوا کر حجامت کروانا مسجد کے آداب کے خلاف ہے۔ البتہ جمعہ کی تیاری کے لیے داڑھی یا سر کے بالوں کو خود سنوارنے میں کوئی حرج نہیں اور

Marfat.com

مونچھوں کی تراش خراش کرسکتا ہے لیکن یاد رہے کہ مسجد میں بال نہ گرنے پائیں۔ داڑھی مونڈنا ویسے ہی خلاف شرع ہے۔ مگر اعتکاف میں مسجد کی کسی ملحقہ جگہ پر بیٹھ کر ایسا کرنا قطعاً ناجائز ہے اور اگر کوئی داڑھی مونڈنے کی خلافِ شرع حرکت کا عادی بھی ہو تو اسے ترک کر دینا چاہیے اور اعتکاف میں ایسی حرکت سے بالکل باز رہنا چاہیے۔

اعتکاف میں لڑائی جھگڑا کرنا قطعی طور پر منع ہے کیونکہ جب انسان دنیا سے کنارہ کش ہو کر مسجد میں صرف اللہ کو راضی کرنے کے لیے بیٹھا ہے تو لڑائی جھگڑا کیسا؟ مسجد میں ویسے بھی اونچی آواز سے بولنا یا کوئی بیہودہ آواز نکالنا مسجد کے آداب کے خلاف ہے تو اعتکاف میں تو اس کی قطعی طور پر گنجائش نہیں لہٰذا جو لوگ اعتکاف میں ہو کر کسی دوسرے سے لڑائی جھگڑا یا تُو تُو میں میں کریں تو انھیں اعتکاف کی اصلی عبادت کا مزہ حاصل نہ ہوگا بلکہ خالی رہ جائیں گے۔ اس لیے اگر کوئی شخص زبردستی ایسی حرکت کرے تو اسے پیار و محبت سے سمجھا دینا چاہیے تاکہ اعتکاف مکروہ نہ ہو۔

اعتکاف توڑنے والے امور

ایسے کام جن سے اعتکاف ختم ہو جاتا ہے انھیں مفسداتِ اعتکاف کہا جاتا ہے معتکف کے لیے ان امور کا جاننا بھی ضروری ہے تاکہ اس کا اعتکاف مفسد نہ ہو بلکہ ان سے مکمل طور پر اجتناب کرنا لازم ہے۔ صوفیاء کے نزدیک اعتکاف توڑنے والے امور مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ اعتکاف کی حالت میں مباشرت کرنا حرام ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ

اور جب تم مسجدوں میں اعتکاف کر رہے ہو تو اپنی بیویوں سے مباشرت نہ کرو۔

Marfat.com

یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں۔ پس ان کے قریب نہ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی آیات لوگوں کے لیے بیان کردی ہیں تا کہ وہ متقی بن جائیں۔ (پ۲، بقرہ ۱۸۷)

اعتکاف کی حالت میں کسی معتکف کو اپنی بیوی سے مباشرت کرنے کی اجازت نہیں۔ اگر کوئی معتکف مسجد سے نکل کر اپنے گھر اپنی بیوی سے مباشرت کرے یا اس سے شہوت انگیز حرکات کرے تو اس طرح اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے سختی سے مسلمانوں کو منع کر دیا ہے کہ وہ اس طرح بالکل نہ کریں۔ ایسا کرنا تقویٰ اور پرہیز گاری کے بالکل خلاف ہے کیونکہ اعتکاف کا مقصد ہی دینا داری کے کاموں سے الگ ہو کر یاد الٰہی کرنا ہے۔ چنانچہ اعتکاف میں بیٹھ کر پھر دنیا داری کا فعل کرنا بالکل ہی اعتکاف کے آداب کے خلاف ہے۔

۲۔ اعتکاف میں بیٹھا ہوا مسلمان اگر مرتد ہو جائے تو اس کا اعتکاف باطل ہو جائے گا۔ پھر اگر وہ دوبارہ اسلام لے آئے تو اس کی قضا واجب ہوگی۔ ایسے ہی میرے خیال کے مطابق اگر کوئی مسلمان کیمونسٹ بن جائے یا پہلے ہی کیمونسٹ ہو تو اس کا اعتکاف نہ ہوگا۔

۳- اعتکاف میں بیٹھ کر نشہ آور چیز کا استعمال کرنے سے اعتکاف فاسد ہو جائے گا نشہ تو ویسے ہی حرام ہے لیکن پھر اعتکاف میں اس کا استعمال بالکل ہی اسلام کیخلاف ہے لہٰذا اگر کوئی نشہ کا عادی ہو تو اسے اعتکاف میں ایسی حرکت نہ کرنی چاہیے بلکہ ہمیشہ کے لیے اس عادت کو ترک کر دینا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے نشہ چھوڑنے کی توفیق مانگنی چاہیے۔ انشاء اللہ اللہ نشہ چھوڑنے کی توفیق عطا فرما دے گا۔

۴- کچھ اہل علم حضرات کا خیال ہے کہ کبیرہ گناہ کے ارتکاب کرنے سے اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے خواہ اس گناہ سے روزہ ٹوٹتا ہو۔ لیکن کچھ کا خیال ہے کہ کبیرہ گناہ جھوٹ اور غیبت سے اعتکاف فاسد تو نہیں ہوتا البتہ اعتکاف کا مقصد فوت ہو جاتا ہے کیونکہ یہ دونوں چیزیں تقویٰ کے خلاف ہیں۔

Marfat.com

۵-اگر کسی معتکف پر جنون اور بے ہوشی طاری ہوجائے اور وہ مسلسل رہے تو اس صورت میں اعتکاف فاسد ہوجائے گا کیونکہ جنون اور بے ہوشی سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ جب روزہ ٹوٹ جائے گا تو اعتکاف بھی ختم ہوجائے گا۔

۶-ایسے ہی حیض سے اعتکاف فاسد ہوجاتا ہے ایسی عورتیں جو اعتکاف میں بیٹھی ہوں اور انھیں حیض شروع ہوجائے تو ان کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

۷-اجازت شدہ امور کے علاوہ اگر معتکف کسی کام کے لیے حدود مسجد سے باہر نکل جائے تو اس سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا لہٰذا اس امر کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے کہ اجازت شدہ ضروریات کے علاوہ مسجد سے قطعاً باہر نہ نکلے۔

۸-اعتکاف کے لیے چونکہ روزہ شرط ہے اس لیے روزہ توڑ دینے سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ خواہ یہ روزہ کسی عذر سے توڑا ہو یا بلا عذر جان بوجھ کر توڑا یا غلطی سے ٹوٹا ہو، ہر صورت میں اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ غلطی سے روزہ ٹوٹنے کا مطلب یہ ہے کہ روزہ تو یاد تھا لیکن بے اختیار کوئی عمل ایسا ہوگیا جو روزے کے منافی تھا مثلاً صبح صادق طلوع ہونے کے بعد تک کھاتا رہے یا غروب آفتاب سے پہلے یہ سمجھ کر روزہ افطار کرلیا کہ افطار کا وقت ہوچکا ہے یا روزہ ہونے کے باوجود کلّی کرتے وقت غلطی سے پانی حلق میں چلا گیا تو ان تمام صورتوں میں روزہ بھی جاتا رہا اور اعتکاف بھی ٹوٹ گیا۔

۹-کوئی شخص احاطہ مسجد کے کسی حصے کو مسجد سمجھ کر اس میں چلا گیا۔ حالانکہ درحقیقت وہ حصہ مسجد میں شامل نہ تھا تو اس سے بھی اعتکاف ٹوٹ گیا اسی لیے اعتکاف میں بیٹھنے سے پہلے حدود مسجد اچھی طرح معلوم کرلینی چاہئیں۔

۱۰-بعض مساجد کے ساتھ حجرے اور کھلے احاطے ہوتے ہیں جہاں عموماً طالب علم یا امام مسجد یا مسافر ٹھہرتے ہیں یا رہائش پذیر ہوتے ہیں تو معتکف کے لیے ان حجروں میں جانا درست نہیں۔ اگر حجرے اس طرح کے ہیں کہ ان میں نمازی پنجگانہ

Marfat.com

نماز ادا کرتے ہیں تو معتکف وہاں جاسکتا ہے۔ ایسے ہی بعض مساجد کے ساتھ وسیع اور کھلے احاطے ہوتے ہیں۔ جہاں پنجگانہ نماز تو ادا نہیں کی جاتی البتہ عید کی نماز ادا کی جاتی ہے تو وہاں بھی معتکف کے لیے جانا منع ہے۔

اعتکاف کی قضا کا طریقہ

(۱) مذکورہ بالا وجوہ میں سے جس وجہ سے بھی اعتکاف مسنون ٹوٹا ہو اس کا حکم یہ ہے کہ جس دن میں اعتکاف ٹوٹا ہے صرف اس دن کی قضا واجب ہوگی پورے دس دن کی قضا واجب نہیں (شامی) اور اس دن کی قضا کا طریقہ یہ ہے کہ اگر اسی رمضان میں وقت باقی ہو تو اسی رمضان میں کسی دن غروب آفتاب سے اگلے دن غروب آفتاب تک قضا کی نیت سے اعتکاف کرلیں اور اگر اس رمضان میں وقت باقی نہ ہو یا کسی وجہ سے اس میں اعتکاف ممکن نہ ہو تو رمضان کے علاوہ کسی دن بھی روزہ رکھ کر ایک دن کے لیے اعتکاف کیا جاسکتا ہے اور اگلے رمضان میں قضا کرے تو بھی قضا صحیح ہو جائے گی لیکن زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں اس لیے جلد از جلد اعتکاف کی قضا کو پورا کرلینا ہی بہتر ہے۔

(۲) اعتکاف مسنون ٹوٹ جانے کے بعد مسجد سے باہر نکلنا ضروری نہیں، بلکہ عشرۂ اخیرہ کے باقی ماندہ ایام میں نفل کی نیت سے اعتکاف جاری رکھا جاسکتا ہے۔ اس طرح سنت مؤکدہ تو ادا نہیں ہوگی لیکن نفلی اعتکاف کا ثواب ملے گا اور اگر اعتکاف کسی غیر اختیاری بھول چوک کی وجہ سے ٹوٹا ہے تو عجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ عشرۂ اخیرہ کے مسنون اعتکاف کا ثواب بھی اپنی رحمت سے عطا فرما سکتا ہے۔ اس لیے اعتکاف ٹوٹنے کی صورت میں بہتر یہی ہے کہ عشرۂ اخیرہ ختم ہونے تک اعتکاف جاری رکھیں لیکن اگر کوئی شخص اس کے بعد اعتکاف جاری نہ رکھے تو یہ بھی جائز ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ جس دن کا اعتکاف ٹوٹا ہے اس دن باہر چلا جائے اور اگلے دن سے بہ نیت

Marfat.com

نفل پھر اعتکاف شروع کردے۔

(۳) ایک دن کے اعتکاف کی قضا کا طریقہ اگرچہ فقہ کی کتب سے زیادہ واضع نہیں ہوتا مگر معتبر اصول یہی ہے کہ اگر اعتکاف دن میں ٹوٹا ہے تو صرف دن دن کی قضا واجب ہوگی یعنی قضا کے لیے صبح صادق سے پہلے داخل ہو، روزہ رکھے اور اسی روز شام کو غروبِ آفتاب کے وقت نکل آئے گا اور اگر اعتکاف رات کو ٹوٹا ہے تو رات اور دن دونوں کی قضا کرے یعنی شام کو غروب آفتاب سے پہلے مسجد میں داخل ہو۔ رات بھر وہاں رہے۔ روزہ رکھے اور اگلے دن غروب آفتاب کے بعد مسجد سے باہر نکلے۔ یہ اعتکاف واجب اور اعتکافِ منذور کا حکم ہے۔

اعتکاف کا فدیہ

اگر قضا کرنے کی مہلت ملنے کے باوجود قضا نہ کی اور موت کا وقت آپہنچا تو وارثوں کو وصیت کرنا واجب ہے کہ وہ اس اعتکاف کے بدلے فدیہ ادا کردیں۔ فدیہ ادا کرنا زیادہ مشکل نہیں کسی مستحقِ زکوٰۃ کو صدقہ فطر کی مقدار میں گیہوں (تقریباً سوا دو سیر) یا اس کی رقم ادا کردیں۔

اعتکاف توڑنے کی توبہ کرنا۔

اگر اعتکاف کسی صحیح مجبوری کے تحت توڑا تھا یا بھولے سے ٹوٹا تو گناہ نہیں اور اگر جان بوجھ کر بغیر کسی صحیح مجبوری کے توڑا تھا تو یہ گناہ ہے لہٰذا قضا کے ساتھ ساتھ توبہ بھی کریں اور جب بھی کوئی گناہ سرزد ہو جائے اس کی توبہ کرنا واجب ہے اور توبہ بلا تاخیر کرنی چاہیے کیونکہ زندگی کا کوئی بھی بھروسہ نہیں۔ دونوں گالوں پر چند بار چپت مار لینے کا نام توبہ نہیں بلکہ اس خاص گناہ پر شرمندگی کے ساتھ، گڑ، گڑا کر اللہ عزوجل کے حضور معافی طلب کریں اور آئندہ وہ گناہ نہ کرنے کا سچا عہد بھی کریں۔

Marfat.com

اعتکاف توڑنے کے جواز

مندرجہ ذیل صورتوں میں اعتکاف توڑنا جائز ہے۔

۱-اعتکاف کے دوران ایسی بیماری لاحق ہوجائے جس کا علاج مسجد سے باہر جانے کے بغیر ممکن نہ ہوتو اس صورت میں اعتکاف توڑنا جائز ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ دوران اعتکاف اگر معتکف بیمار ہوجائے اور بیماری زیادہ شدید قسم کی نہ ہولیکن معتکف خود ہی معمولی بیماری یا کسی اور خوف کی وجہ سے مسجد سے چلا جائے تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ عام بیماری کی حالت میں اعتکاف ہی میں رہ کر ڈاکٹر یا طبیب کو بلوا کر علاج کروایا جائے لیکن اگر بیماری اتنی شدید نوعیت کی ہو کہ معتکف کو ہسپتال لے جانے کے بغیر چارہ نہ ہوتو اس صورت میں اعتکاف توڑ لینا جائز ہے۔

۲-ماں باپ، بیوی یا بچے کسی ایسی تکلیف میں مبتلا ہوجائیں کہ جس میں خاص مدد اور توجہ کی ضرورت ہوتو ان کے لیے اعتکاف توڑنا جائز ہے۔ مثلاً والد یا والدہ کو یکدم شدید مرض لاحق ہوجائے یا کوئی حادثہ ہوجائے اور اس میں شدید چوٹیں لگ گئی ہوں اور انھیں یکدم ہسپتال لے جانا ہو اور گھر میں کوئی اور دوسرا تیمارداری کرنے والا موجود نہ ہوتو اس صورت میں اعتکاف توڑنا جائز ہے۔

۳-ماں باپ، بہن بھائی یا کوئی عزیز اگر اچانک فوت ہوجائے تو انکی تجہیز وتکفین کے لیے اعتکاف توڑ لینا جائز ہے۔اگر کسی کا مرشد فوت ہوجائے تو اس صورت میں اعتکاف توڑ سکتا ہے۔جس دن کا سنت اعتکاف توڑا ہو اس دن کی قضا پوری کرنا لازم ہوگی۔ایسے ہی اگر جنازہ آجائے اور نماز جنازہ پڑھانے والا اور کوئی نہ ہوتو اعتکاف توڑ کر نماز جنازہ پڑھائی جاسکتی ہے۔ جب کوئی اور جنازہ پڑھانے والا آجائے تو پھر ایسا نہ کیا جائے۔(ردالمختار)

۴-اگر کوئی معتکف کو زبردستی مسجد سے نکال دے یا حکومت کسی کو حالتِ

Marfat.com

اعتکاف میں گرفتار کرلے تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا مگر اس صورت میں معتکف پر اعتکاف توڑنے کا گناہ نہیں ہوگا۔ (فتاویٰ شامی)

۵- اسلامی حکومت کی طرف جب جہاد میں شامل ہونے کا اعلان ہو جائے یعنی جب مسلمانوں کا مال جان اور عزت خطرے میں پڑ جائے تو اس وقت اعتکاف کو چھوڑ کر جہاد میں شرکت کر لینا جائز ہے کیونکہ جب جہاد فرض ہو جائے تو اس میں شامل ہونے کو ترجیح دی جائے گی۔ (روالمختار)

آدابِ اعتکاف

مسجد میں یوں تو ادب سے بیٹھنا ہر مسلمان کا فرض ہے لیکن خاص کر اعتکاف کے دنوں میں اسلامی آداب کو مدنظر رکھنا چاہیے اور خاص طور پر معتکف کو اعتکاف کی حالت میں جن آداب کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہیے وہ درج ذیل ہیں:

۱- معتکف حضرات کے لیے مسجد میں سحری اور افطاری کے وقت کھانے پینے کی اجازت ہے۔ اعتکاف میں خوراک نہایت ہی سادہ اور قلیل کھانی چاہیے لیکن بعض لوگ اعتکاف میں بیٹھ کر خوب پیٹ بھر کر کھانا کھاتے ہیں بلکہ مرغن اور اعلیٰ غذائیں کھاتے ہیں جو عبادت اور یاد الٰہی میں خلل کا باعث بنتی ہیں۔ اس لیے صوفیاء و فقراء اور اہل تقوی اس امر کی خاص تلقین کرتے ہیں کہ اعتکاف میں کھانا انتہائی قلیل کھایا جائے مگر کھانا بالکل ترک کرنا اچھا نہیں بلکہ مناسب مقدار میں اپنے جسم کو غذا پہنچانا سنت رسول ہے۔ ورنہ پے در پے فاقہ کشی سے کمزوری کے باعث عبادت میں خلل واقع ہوگا۔ لیکن اللہ کی خاص رضا اور حکم کے تحت اگر پورے عشرے کا فاقہ آجائے تو بھی جائز ہوگا کیونکہ اللہ کے مخصوص انسانوں کے ساتھ ایسا ہو جاتا ہے۔ کھانے میں گوشت کا شوربا، سبزی، دال وغیرہ یا اسی قسم کی اور لطیف اثرات رکھنے والی اشیاء حسبِ ضرورت استعمال کرنی چاہئیں۔ البتہ گرمیوں کے موسم میں ٹھنڈی تاثیر رکھنے والی

Marfat.com

خوراک بھی کھائے تا کہ خشکی نہ ہو۔

اگر کسی معتکف کا کوئی کھانا لانے والا نہ ہوتو کھانا گھر سے لا کر مسجد میں کھائے۔ کھانا مسجد میں جہاں چاہے بیٹھ کر کھا سکتا ہے لیکن اعتکاف میں کھانے کی بہتر اور افضل جگہ وہی ہے جہاں معتکف نے پردہ لگایا ہو، بہتر تو یہی ہے کہ کھانا اکیلا کھائے اور ہر نوالے پر اپنی توجہ اللہ ہی کی طرف رکھے اور اس کی نعمت کا شکر ادا کرے۔ اس لیے چند معتکف حضرات کا اکھٹے مل کر کھانا اور اپنے ساتھ غیر معتکف حضرات کو ملا لینا اچھا نہیں۔ اگر چہ ایسا کرنا خلافِ شرع تو نہیں لیکن اعتکاف کے آداب کے خلاف ہے کیونکہ ایسا کرنے سے دعوت کا سماں پیدا ہو جاتا ہے۔ جو آدابِ اعتکاف کے خلاف ہے۔ ایسے ہی اعتکاف میں زیادہ مُرغن اور مصالحے دار غذائیں کھانا اعتکاف کی روح کے خلاف ہے۔ مُرغن غذاؤں سے چونکہ نفس میں سرکشی اور ہوسِ لذت بڑھتی ہے اس لیے ایسی غذائیں اعتکاف میں استعمال کرنا معتکف کے لیے اچھا نہیں۔ بعض لوگ روزہ افطار کر کے لیٹرین میں جا کر سگریٹ یا تمبا کو نوشی کرتے ہیں ایسا کرنا اعتکاف کے بالکل خلاف ہے کیونکہ معتکف مسجد کی حدود کے باہر کچھ کھا پی نہیں سکتا۔ بہتر تو یہی ہے کہ اعتکاف کے دوران سگریٹ ترک کر دیا جائے اور اگر کوئی آدمی مجبوری کے پیش نظر سگریٹ سے باز نہ رہ سکتا ہو تو مسجد کی کسی کھڑکی کے پاس بیٹھ کر اپنی یہ حرکت بھی کر لے مگر اس کا دھواں کھڑکی سے باہر کی طرف پھینکے۔ لیکن یاد رہے کہ یہ رعایت اس معتکف کے لیے ہے جس کا سگریٹ کے بغیر گزارہ نہ ہو سکتا ہو ورنہ مسجد کی حدود میں سگریٹ کی قطعی اجازت نہیں۔

۲-سوتے وقت مسجد کے آداب واحترام کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے اور عموماً اس طرح سونے کی کوشش کرنی چاہیے جس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود سویا کرتے تھے۔ یوں تو معتکف کے لیے اس جگہ پر سونا بہتر ہے جسے اس نے پردے کے ذریعے مخصوص کر رکھا ہو۔ گرمی یا سردی یا کسی اور وجہ سے اس جگہ پر سونے میں دقت

Marfat.com

ہوتو مسجد کی عمارت یعنی کمرے اور صحن میں جہاں چاہے آرام کرے البتہ مسجد کی حدود کے باہر سونے سے اعتکاف ختم ہو جائے گا۔ اگر مسجد کا صحن نہ ہو یا کشادہ نہ ہوتو مسجد کی چھت پر بھی سو سکتا ہے۔ معتکف کو ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے کہ وہ کم سے کم سوئے اور رات شب بیداری میں گزارے تو بہت بہتر ہے۔

۳۔ معتکف کے لیے مسجد کے اندر لباس تبدیل کرنا جائز ہے بلکہ اس کے پاس صاف ستھرا لباس کے ایک دو جوڑے موجود رہنے چاہئیں تا کہ یکدم لباس تبدیل کرنے کی ضرورت پیش آئے تو غسل کر کے فوراً لباس تبدیل کر لے گندے کپڑوں کو فوراً مسجد سے ہٹا دینا چاہیے۔ سالکانِ طریقت اعتکاف میں ابتداء سے اخیر تک ایک ہی لباس پہننے کو ترجیح دیتے ہیں۔ بشرطیکہ لباس پاکیزہ رہے اس کی وجہ یہ ہے کہ پورا اعتکاف جو کپڑا معتکف کے جسم کے ساتھ رہے گا وہ بابرکت بن جاتا ہے۔ پھر خاص کر اگر معتکف متقی اور صالح بزرگ ہوتو اس کا وہ لباس کسی طویل بیماری والے کو پہنا دیا جائے تو وہ صحت یاب ہو جائے گا اس لیے صوفیاء کے لیے ایک ہی لباس میں اعتکاف کرنا بہت بہتر ہے، لیکن عام معتکف حضرات جب چاہیں لباس تبدیل کر لیں۔ کیونکہ صاف ستھرے لباس میں رہنا عین شریعتِ اسلامیہ کے مطابق ہے اور خصوصاً جمعہ کے روز لباس تبدیل کر لینا ضروری ہے۔

۴۔ اعتکاف میں معتکف اگر چاہے تو بلند آواز سے تلاوتِ قرآن پاک، تسبیح اور ذکر الٰہی کر سکتا ہے بشرطیکہ اس کے ایسا کرنے سے کسی دوسرے کی نماز یا عبادت میں خلل نہ پڑتا ہو۔

۵۔ دورانِ اعتکاف معتکف قرآن وحدیث اور اسلامی موضوعات پر درس دے سکتا ہے، وعظ ونصیحت کر سکتا ہے۔ اگر امام مسجد ہے تو وہ جماعت بھی کرا سکتا ہے۔ اذان بھی دے سکتا ہے۔ ایسے ہی معتکف حضرات آپس میں کسی دینی موضوع پر یعنی تصوف اور روحانی قسم کی گفتگو کر سکتے ہیں۔ ایک دوسرے سے مسئلہ وغیرہ بھی پوچھ

Marfat.com

سکتے ہیں۔

۶-معتکف اگر چاہے تو مسجد کی خدمت کے امور بھی سرانجام دے سکتا ہے لیکن صرف مسجد کی چاردیواری کے اندر ہی رہے۔ مسجد کی صفائی یا جھاڑو غیرہ دینا یا مسجد کے اندر بلب وغیرہ نصب کرنا، صفیں بچھانا، مسجد کے لیے چندہ اکٹھا کرنا مسجد کی ہی خدمت ہے لیکن صوفیاء ایسے امور کرنے سے گریز کرتے ہیں کیونکہ اس طرح یاد الٰہی اور ذکر وفکر سے توجہ ہٹ جاتی ہے اور عبادت میں اللہ سے رابطہ اور لگاؤ ماند پڑتا ہے۔ چنانچہ وہ اعتکاف میں صرف اللہ کی یاد کے علاوہ اور کوئی کام نہیں کرتے۔

۷-صوفیاء کے نزدیک جس طرح اعتکاف سنت ہے اسی طرح پردہ لگانا بھی نہایت ضروری سنت ہے۔ کیونکہ حضورؐ نے جتنے بھی اعتکاف کیے وہ پردہ لگا کر کیے اور اعتکاف کی خلوت پردہ کے بغیر قائم نہیں ہوسکتی۔ اس لیے پردہ اعتکاف میں روحانی مشاہدات کے لیے لازم ہے۔ بیسویں روزے کو عصر کے وقت پردہ لگا کر اور عید کا چاند دیکھ کر پردے کو ہٹانا سنت ہے۔ اگر مسجد کے کمرہ میں پردہ ایسے کونے میں لگا ہو جہاں تک پنجگانہ نماز کی صفیں نہ پہنچتی ہوں تو پردہ دن رات لگا رہنا چاہیے۔ اگر مسجد میں جگہ تنگ ہو تو پھر پردے کو صرف جماعت کے وقت اٹھا لینے میں کوئی حرج نہیں تاکہ دوسرے نمازیوں کو دقت نہ ہو۔

جو لوگ پردہ کے بغیر اعتکاف کرتے ہیں یا جہاں بہت سے معتکف اکھٹے ہوں اور پردہ کو درمیان سے ہٹا کر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھیں تو اس طرح روحانیت حاصل نہ ہوگی بلکہ صوفیاء نے اسے اچھا فعل نہیں سمجھا۔ اگر کوئی معتکف زبردستی لوگوں کے پردے ہٹواتا ہو تو وہ سمجھ لے کہ وہ حضور کی سنت کی زبردست خلاف ورزی کر کے گنہگار ہو رہا ہے۔ اس لیے ہمیشہ معتکف کو اپنے پردے میں بیٹھ کر عبادت کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور دوسروں کی عبادت میں بھی خلل پیدا نہیں کرنا چاہیے۔ رات کے وقت اگر پردے میں گرمی لگتی ہو یا مچھر یا چیونٹیاں وغیرہ تنگ کرتی

Marfat.com

ہوں تو وہ ایسی جگہ پر بیٹھ سکتا ہے جہاں وہ راحت محسوس کرے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو صبح کی نماز پڑھ کر اپنی اعتکاف والی جگہ میں داخل ہو جاتے۔ایک دفعہ آخری عشرہ میں اعتکاف کا ارادہ فرمایا تو آپ کے لیے خیمہ نصب کیا گیا۔حضرت عائشہؓ نے بھی اپنے لیے خیمہ نصب کیا اور حفصہؓ نے بھی اپنے لیے خیمہ نصب کرنے کا حکم دیا اور ان کا خیمہ بھی نصب کیا گیا۔جب حضرت زینبؓ نے ان کے خیمے دیکھے تو اپنے لیے بھی خیمہ نصب کرنے کا حکم دیا تو ان کا خیمہ بھی نصب کیا گیا۔جب حضور ﷺ نے دیکھا تو فرمایا کہ نیکی یہ نہیں جس کا تم ارادہ کر رہی ہو۔ اس لیے آپ نے اعتکاف نہ کیا اور شوال میں دس روز کا اعتکاف فرمایا۔(ابن ماجہ)

حضرت ابو سلمہؓ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ترکی خیمہ میں اعتکاف فرمایا اس میں جو کھڑکی رکھی گئی تھی اسے چٹائی سے بند کر دیا گیا تھا،ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو الگ کر کے چہرہ مبارک باہر نکال کر لوگوں سے گفتگو فرمائی۔(ابن ماجہ)

۸-اعتکاف کے دوران جو اچھے خواب آئیں ان کا ہر کسی سے ذکر نہیں کرنا چاہیے بلکہ اسے مخفی رکھنا چاہیے۔ایسے ہی اگر کسی کو مراقبے میں کوئی روحانی مشاہدہ ہو تو اسے اپنے تک محدود رکھے البتہ اپنے مرشد یا کسی صالح انسان سے اس کا ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۹-اسلام قطعی طور پر یہ اجازت نہیں دیتا کہ کوئی غیر محرم عورت عام زندگی یا اعتکاف میں غیر محرم سے بات چیت کرے۔البتہ اگر کوئی اپنی قریبی رشتہ دار بوڑھی عورت سے دعا کی درخواست کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔مگر دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض معتکف حضرات اعتکاف میں بیٹھ کر غیر محرم عورتوں کو تعویذات دیتے ہیں اور اعتکاف میں بیٹھے ہی ان سے نہ جانے کیا فضول باتیں کہہ جاتے ہیں ایسا کرنا

Marfat.com

اعتکاف کی روح کے بالکل خلاف ہے۔ کسی باپردہ عورت کی التجا سننے میں کوئی حرج نہیں مگر جس طرح اعتکاف میں بعض لوگ تعویز دھاگہ کے کاروبار کو بڑی گرمجوشی سے کرتے ہیں ان کے لیے اعتکاف میں بچنا بہت ضروری ہے۔

معتکف کی بیوی یا بیٹی یا ماں یا کوئی اور عزیزہ کسی ضروری کام کے بارے میں مطلع تو کر سکتی ہے لیکن ان کا وہاں ٹھہرنا یا لمبی چوڑی باتیں کرنا اعتکاف کے بالکل خلاف ہے۔ صوفیاء کے نزدیک تو یہی بہتر ہے کہ اپنے گھر کی عورت سے بھی اعتکاف میں بالکل بات نہ کی جائے اور خود کو کسی بھی عورت سے کلام کرنے سے روکا جائے۔

۱۰- روزہ افطار کروانے کا ویسے ہی بڑا اجر ہے لیکن خاص کر معتکف کا روزہ افطار کروانا اور اس کو کھانا کھلانا یا اس کی سحری کا بندوبست کرنا بہت افضل ہے اگر کوئی معتکف ایسی مسجد میں ہو جہاں اس کا ذاتی طور پر سحری اور افطاری کا بندوبست نہ ہو تو اس کے لیے سحری اور افطاری کا بندوبست کرنا چاہیے۔ اللہ اس سے بہت راضی ہوتا ہے کیونکہ معتکف نہ صرف اعتکاف میں کسی شخص کا مہمان ہوتا ہے۔ بلکہ اللہ کا مہمان ہوتا ہے اور اللہ کے مہمان کو کھلانا بہت ثواب ہے۔ صاحب حیثیت کو اس طرف خاص توجہ دینی چاہیے۔

خواتین کا اعتکاف

خواتین کے لیے بھی اعتکاف کرنا بڑی سعادت مندی ہے لہٰذا جن خواتین کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں فراغت حاصل ہو تو انھیں ضرور اعتکاف کرنا چاہیے اور اللہ کے حضور میں بیٹھ کر اپنے دامن کو رحمت سے مالا مال کرنا چاہیے۔ کیا معلوم کہ زندگی میں یہ موقعہ دوبارہ آئے یا نہ آئے۔ لہٰذا اعتکاف کرنے والی خواتین کو اعتکاف میں مندرجہ ذیل طریق کار اپنانا چاہیے اور ان آداب پر عمل پیرا ہونا چاہیے

Marfat.com

تا کہ اعتکاف بارگاہ رب العزت میں مقبول ہو۔

(۱) خواتین کا اعتکاف اپنے گھروں میں ہے۔ گھر میں عموماً جس جگہ پر نماز ادا کی جاتی ہے وہاں خواتین اعتکاف کریں۔ اگر کوئی مقررہ جگہ نہیں تو گھر میں کسی ایک جگہ کو مقرر کر کے وہاں اعتکاف کریں۔ اس جگہ کو مسجد بیت کہتے ہیں عورت کے لیے یہ جگہ اسی طرح ہے جس طرح مرد کے لیے مسجد ہے۔ اور جس طرح مرد کسی حاجت کے بغیر مسجد سے باہر نہیں جا سکتا اسی طرح اعتکاف بیٹھنے والی عورت بھی کسی حاجت کے بغیر اس جگہ سے اِدھر اُدھر نہیں جا سکتی۔ مسجد میں عورت کے لیے اعتکاف کرنا جائز نہیں کتنی خوش قسمت ہیں وہ خواتین جو اپنے اللہ کو راضی کرنے کے لیے رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں گھروں پر اعتکاف کرتی ہیں۔

(۲) خواتین کے لیے بھی یہی حکم ہے کہ وہ بیسویں روزے کی شام کو اعتکاف کی جگہ پر معتکف ہو جائیں اور آخری روزہ مکمل کر کے جائے اعتکاف سے نکل آئیں معتکف خاتون کو اعتکاف میں بیٹھ کر گھر کا کام کاج کرنے کی اجازت نہیں۔ بلکہ گھریلو کام بیٹی یا کسی اور کو کرنا چاہیے اور معتکف خاتون کو مسلسل اپنی عبادتگاہ پر رہنا چاہیے البتہ اگر کوئی گھر میں کھانا پکانے والا نہ ہو تو معتکف خاتون کو جلدی سے کھانا تیار کر لینے کی اجازت ہے۔

(۳) اعتکاف کرنے کے لیے خاتون کو اپنے خاوند سے اجازت لینا ضروری ہے کیونکہ مرد کے حقوق عورت پر مقدم ہیں اس لیے ہو سکتا ہے کہ خاوند وظیفہ زوجیت کے بغیر چند دن نہ گزار سکتا ہو اور اعتکاف کی پابندی کی وجہ سے بیوی کے پاس نہ جا سکنے کی صورت میں برائی میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہو۔ اس لیے خاوند کی اجازت ضروری ہے لیکن جب کوئی خاوند اپنی بیوی کو اعتکاف کی اجازت دیدے تو پھر اجازت کو منسوخ نہیں کر سکتا۔

(۴) ایام اعتکاف میں خواتین کے لیے ضروری ہے کہ وہ حیض اور نفاس سے

Marfat.com

پاک رہیں۔ لہٰذا اعتکاف کرنے والی عورتوں کو اعتکاف شروع کرنے سے پہلے یہ اندازہ کر لینا چاہیے کہ ان ایام میں ماہواری کی تاریخیں تو آنے والی نہیں۔ اگر آخری عشرے میں ماہواری آنے کا اندازہ درست ہو تو پھر اعتکاف شروع نہیں کرنا چاہیے اگر اعتکاف کے دوران عورت کو حیض یا نفاس شروع ہو جائے تو اعتکاف ختم ہو جائے گا۔ لہٰذا جب عورت پاک ہو جائے تو جتنے دن واجب اعتکاف سے رہ گئے ہوں وہ بعد میں پورے کر لے۔ اگر اعتکاف سنت تھا تو اس میں قضا پوری کرنا لازم ہے البتہ نفل اعتکاف کی کوئی قضا نہ ہوگی۔

(۵) معتکف خاتون کو ذکر، تلاوت، نوافل ادا کرنے چاہئیں اور اعتکاف میں اسے اپنے بستر پر لیٹنے سونے اور جائے اعتکاف میں اٹھنے بیٹھنے کی اجازت ہے تا کہ وہ مقررہ مدت آسانی سے عبادت میں گزار سکے۔ البتہ گرمیوں کے موسم میں شدید گرمی کے باعث اگر خاتون رات اپنے کمرے میں نہ گزار سکتی ہو تو جب رات کے وقت اہل خانہ سو جائیں تو وہ جائے اعتکاف سے نکل کر بالا خانے پر یا گھر کی ایسی جگہ پر بھی محو عبادت رہ سکتی ہے جہاں وہ راحت محسوس کرے۔ اس کے علاوہ رفع حاجت اور وضو کے لیے اپنی جگہ سے نکل سکتی ہے۔

(۶) اعتکاف کے دوران گفتگو وغیرہ منع نہیں لیکن زیادہ وقت عبادت میں گزارنے کی کوشش کرے۔ اور فضول نیز بیہودہ گفتگو سے پرہیز کرے۔ عورت کے اعتکاف کے دوران خاوند نہ تو وظیفہ زوجیت ادا کر سکتا ہے نہ اس کا بوسہ وغیرہ لے سکتا ہے۔

(۷) عورتوں کے لیے گھر میں رہ کر اعتکاف کرنا آسان ہے لیکن ہماری اکثر عورتیں اس ثواب سے محروم رہتی ہیں بلکہ امیر گھرانے کی عورتیں تو اسے بالکل پسند نہیں کرتیں دراصل یہ ان کی کمزوری ہے کہ وہ بہت بڑی سعادت سے محروم رہ جاتی ہیں۔

Marfat.com

اسمائے گرامی عہدہ داران

اُمور علمیہ کمیٹی
چاہ میراں لاہور

چیئرمین
طاہر ندیم بٹ

جنرل سیکرٹری شیخ نعیم احمد	فنانس سیکرٹری محمد اعظم	سینئر وائس چیئرمین جاوید رحمت
وائس چیئرمین شیخ مبشر حسین (ایڈووکیٹ)	صدر ملک عبدالحق	سینئر نائب صدر محمد نعیم رنگائی والے
نائب صدر حاجی خلیل احمد	اسسٹنٹ نائب صدر حافظ ارشد علی	ڈپٹی جنرل سیکرٹری محمد اعجاز
جوائنٹ سیکرٹری محمد اسلم ٹیلر ماسٹر	سیکرٹری نشر و اشاعت سید شبیر حسین شاہ بخاری	سیکرٹری ریسرچ محمد شبیر علی

اراکین۔ محمد محسن فقری۔ شیخ مقصود احمد۔ سہیل علی۔ عبدالرحمٰن بٹ۔ فصیح الرحمٰن بٹ

عبداللہ اعظم۔ عبداللہ جاوید رحمت۔ عدنان خلیل۔ علی رضا اسلم۔

Marfat.com

حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

کے وظائف

علامہ عالم فقری

طاہر ندیم بٹ

چیئرمین اُمور علمیہ کمیٹی چاہ میراں لاہور

نزد مین گیٹ دربار حضرت سید میراں حسین زنجانیؒ

Marfat.com

حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے وظائف

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کردہ وظائف اور عملیات آپ کے ملفوظات اسرار الاولیاء اور راحت القلوب میں موجود ہیں جنہیں یکجا کر کے درج کر دیا ہے۔

تلاوت قرآن پاک کے فوائد

تلاوتِ قرآن کے فوائد

حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ قرآن شریف پڑھنے کے بہت سے فائدے ہیں۔ اوّل آنکھ کی روشنی بڑھتی ہے یعنی دُکھتی نہیں۔ دوم ہر حرف کے بدلے ہزار سالہ عبادت کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔ اور اسی قدر بُرائیاں اس کے نامہ اعمال سے مٹا دی جاتی ہیں۔ جو شخص دوست سے کلام کرنا چاہے۔ وہ کلام اللہ میں مشغول ہو۔ نیک بخت بندہ وہ ہے جو دوست سے ہم کلام ہو دوست سے ہم کلامی کی سعادت قرآن شریف کی تلاوت سے حاصل ہوتی ہے (فائدہ) ہر روز ستر مرتبہ ہر انسان کے دل میں یہ ندا آتی ہے کہ اگر تجھے ہماری آرزو ہے تو سارے کام چھوڑ کر قرآن شریف کی تلاوت کر۔ (اسرار الاولیاء چھٹی فصل: ۱۳۷)

Marfat.com

تلاوت قرآن کی برکات

لوگوں کو اکثر حضور اور مشاہدہ کی نعمت تلاوتِ قرآن کے وقت حاصل ہوتی ہے اس لیے کہ جو راز عالم میں ہے وہ قرآن شریف پڑھتے وقت انسان پر منکشف ہوتا ہے اور ہر حرف اور معانی میں جب غور کرتا ہے۔ تو اس پر قلم کا سر منکشف ہوتا ہے۔ اور اگر آیت مشاہدہ یا آیت رحمت پر پہنچتا ہے تو مشاہدہ کے دریا میں مستغرق ہوتا ہے۔ اور لاکھوں نعمتیں حاصل کرتا ہے اور جب عذاب کی آیت پر پہنچ کر غور کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے ڈر سے اس طرح پگھلتا ہے جیسے کٹھالی میں سونا۔ (اسرار الاولیاء چھٹی فصل: ۱۳۷)

حضرت بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی تلاوت

فرمایا اے درویش! حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ دوران تلاوت جب آیات وعید و تہدید پڑھتے تو سینے پر ہاتھ مارتے مارتے بے ہوش ہو کر گر پڑتے جب ہوش میں آتے تو پھر تلاوت میں مشغول ہو جاتے' ایک دن میں کئی کئی بار وہ اس حالت میں دو چار ہوتے' اسی طرح جب آپ آیات مشاہدہ کی تلاوت کرتے تو مُسکراتے ہوئے مستانہ وار کھڑے ہو جاتے اور شبانہ روز عالم مشاہدہ میں اس طرح متحیّر رہتے کہ انہیں اپنی خبر تک نہ رہتی تھی۔ (اسرار الاولیاء چھٹی فصل: ۱۳۸)

حافظ قرآن پر نُور کی بارش

پھر فرمایا اے درویش! جب کسی حافظ قرآن کا انتقال ہوتا ہے تو اس کی روح کو نُورانی شمع میں لپٹ کر عرش کے نیچے آویزاں کر دیا جاتا ہے اور روزانہ اس پر ہزار مرتبہ تجلی انوار کی بارش ہوتی ہے پھر فرمایا اے درویش! کل روز قیامت جب کسی کو سوائے آمنا وصدقنا کہنے کے کوئی چارہ نہ ہوگا تو اس وقت حافظِ قرآن کو کہا جائے گا جاؤ

Marfat.com

بہشت تمہارے انتظار میں ہے پھر ہر حافظ کے لئے الگ الگ تجلی کا ظہور ہوگا جیسا کہ روایت ہے کہ قیامت کے بعد بہشت میں تمام انبیاء علیہم السلام واولیاء کرام پر ایک ساتھ ہی تجلی ذات کا ظہور ہوگا مگر جمع قرآن کے سبب امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر تنہا تجلی ذات کا ظہور ہوگا۔ پھر فرمایا اے درویش! روز محشر جب تمام عاشقوں کو مقامِ تجلی پر لایا جائے گا تو انہیں حکم ہوگا اے عاشقو آنکھیں کھولو۔ پھر ایک عاشق کو سامنے لاکر تجلی ذات کا مشاہدہ کرایا جائے گا چنانچہ وہ جلوۂ نُورِ حق کا مشاہدہ کرتے ہی بے ہوش ہو جائیں گے ستّر ہزار سال اسی کیفیت میں پڑے رہیں گے جب ہوش میں آئیں گے تو مستانہ وار ھل من مزید (اور ہے) کی صدا لگائیں گے تو پھر ان پر تجلی حق کا ظہور ہوگا اسی طرح ستّر (۷۰) مرتبہ یہ واقعہ ہوگا تب وہ اپنے مقام پر واپس آئیں گے حضرت شیخ الاسلام نے یہ جملہ کہتے ہی نعرہ مارا اور بے ہوش ہو گئے اور اسی حالت مدھوشی میں آپ کی زبان پر یہ اشعار جاری تھے۔

از بہر رُخ تو مبتلای باشم　　اندر غم عشق در بلامی باشم
وازیاد جمال تو چناں مدھوشم　　کز خود خبرے نیست کیجامی باشم

ترجمہ: تیرے روئے انور کی محبت کا میں شیدائی گرفتار ہوں تیرے غم عشق نے مجھے آزمائش میں ڈالا ہے۔ (اسرارالاولیاء چھٹی فصل: ۱۳۶۔۱۳۸)

قرآنی سورتوں کے برکات

سورۃ فاتحہ کے فضائل

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے درویش! کسی بھی بیمار کی شفایابی یا کسی بھی اہم کام کے لئے جو شخص اکتالیس مرتبہ سورہ فاتحہ اس

Marfat.com

طرح پڑھے کہ تشریح میں اعوذ باللہ اور بسم اللہ شریف پڑھے اور بسم اللہ میں الرحیم کے میم کو الحمد شریف کے لام سے ملا کر الرحیم الحمد پڑھے اور مریض پر دم کر کے دعا مانگے تو انشاء اللہ شفاء ہو گی کیونکہ سورہ فاتحہ کا ختم (وظیفہ) اکتالیس مرتبہ ہی ہے جیسا کہ حدیث میں ہے۔ اَلْفَاتِحَةُ شَفَاءُ لَكَ دَآءٍ

یعنی سورۃ فاتحہ ہر بیماری کی دوا ہے۔ (اسرار الاولیاء چھٹی فصل: ۱۴۲)

برکات سورۃ بقرہ

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے درویش! سورۃ بقرہ دن میں ایک مرتبہ ضرور پڑھنی چاہیے جو شخص نماز صبح کی سُنّتوں اور فرضوں کے درمیان تین روز متواتر ایک ایک مرتبہ سورۃ بقرہ پڑھے گا اس کی ہر مُراد کو اللہ تعالیٰ پورا فرمائے گا' ایک مرتبہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ نے سورۃ بقرہ پڑھ کر اپنی حاجت اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش کی' ابھی ایک ہی نماز میں وظیفہ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی حاجت پوری فرما دی۔ (اسرار الاولیاء چھٹی فصل: ۱۴۲)

آیت الکرسی کے فضائل

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جس روز آیۃ الکرسی نازل ہوئی ستر ہزار فرشتے مہتر جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ آئے تھے اور جبرائیل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ اسے باعزاز و اکرام لیجئے۔ ارشاد الٰہی ہے کہ جو میرا بندہ آیت الکرسی پڑھے گا ہر حرف کے بدلے ہزار سال کی عبادت کا ثواب پائے گا۔ اور ہزار فرشتے جو کرسی کے پاس کھڑے پڑھ رہے ہیں اُن کا ثواب بھی اُسی کو ملے گا اور اسے اپنے مقربوں میں شمار کروں گا۔

بعد ازاں شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''فتاویٰ ظہیری'' میں لکھا ہے کہ نبی

Marfat.com

کریم ﷺ فرماتے ہیں جو کوئی اپنے گھر سے باہر جانے کے وقت یہ آیۃ الکرسی پڑھے۔ اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ اس کے آداب آنے تک اس کے واسطے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ بعد ازاں کہ میں نے شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے۔ فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے گھر میں جانے کے وقت آیۃ الکرسی پڑھے گا خدا اس کے گھر سے فقرہ فاقے کو دُور فرمائے گا۔

اس کے بعد ارشاد ہوا کہ میں نے جامع الحکایات میں لکھا دیکھا ہے کہ ایک درویش کے گھر میں رات کو چور آئے۔ درویش نے آیت الکرسی پڑھ کر گھر کا حصار باندھ رکھا تھا۔ چوروں نے جو اُس کے اندر منہ داخل کیا سب کے سب اندھے ہو گئے۔ درویش صاحب بیدار ہوئے اور اس حال کو معلوم کر کے باہر آئے اور پوچھا کہ تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے کہا کہ چور ہیں۔ چوری کے واسطے آپ کے ہاں آئے تھے لیکن قدرت نے ہمیں اندھا کر دیا۔ آپ دعا فرمایئے کہ ہماری آنکھیں مل جائیں۔ ہم اس کام سے تائب ہو کر آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوتے ہیں۔ درویش نے تبسم فرمایا اور کہا آنکھیں کھولو۔ آنکھیں کھولیں تو اُن میں بینائی تھی۔ (راحت القلوب: ۳۳۱۔۳۴۰)

برکات سورۃ آل عمران

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے نے فرمایا کہ اے درویش! جو شخص ایک ہی دن میں دس مرتبہ سورۃ آل عمران پڑھے گا اسے دین و دنیا میں خود بخود کشادگی حاصل ہو جائے گی۔

پھر فرمایا اے بدرالدین' یہ تمام ترغیب و ترتیب جو میں دے رہا ہوں یہ سب تمہیں اور باقی اصحاب سلسلہ کے لوگوں کو درجہ کمال تک پہنچانے کے لئے ہے کیونکہ پیر اپنے مرید کے لئے بطور مشاط کا کام انجام دیتا ہے۔

Marfat.com

برکات سورۃ النساء

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے جو شخص سورۃ النساء ہر روز سات مرتبہ پڑھے۔ وہ دنیاوی عذابوں سے بے پرواہ ہو جائے گا۔

برکات سورۃ مائدہ

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے جو شخص سورۃ مائدہ ہر روز سات مرتبہ پڑھے۔ اس کے شہر میں بارش کی کبھی قلت نہ ہوگی۔

برکات سورۃ انعام

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سورۃ انعام کا ختم ستّر مرتبہ پڑھنا چاہیے۔ یا ایک روایت کے مطابق اکتالیس مرتبہ۔ پس جو شخص برائے حاجت اس کا ختم کرے۔ اس کی حاجت برآئے گی۔

برکات سورۃ اعراف

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سورۃ اعراف توبہ کے قبول ہونے کی خاطر اس طرح پڑھنی چاہیے کہ پہلے ستّر مرتبہ استغفار۔ پھر دو رکعت نماز اس طرح کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک مرتبہ اور قل یا ایہا الکافرون سو مرتبہ اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک مرتبہ اور اخلاص سو مرتبہ پڑھے۔ اور قیدی کی رہائی کے لئے سورۃ انفال چار مرتبہ پڑھا کرے۔ پس جو شخص ہر روز اس سورۃ کو پڑھا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے دنیا کی قید اور قید خانے سے خلاصی عطا فرمائے گا۔ نیز آخرت میں بھی اسے محفوظ رکھے گا۔

Marfat.com

برکات سورۃ توبہ

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جہاں میں عاقبت بخیر ہونے اور کاموں پر فتح مندی حاصل کرنے کے لئے سورہ توبہ چالیس مرتبہ پڑھنی چاہیے۔ پس جو شخص پڑھے گا وہ فتح مند ہوگا۔

برکات سورہ ہود

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سورہ ہود کا ختم دس مرتبہ پڑھنا چاہیے۔ یہ ختم کافروں پر مظفر و منصور ہونے کے لئے پڑھا جاتا ہے۔

برکات سورۃ یوسف

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سردار انبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص سورۃ یوسف پڑھے۔ اسے ضرور بالضرور قرآن شریف حفظ ہو جائے گا۔

برکات سورۃ رعد

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دشمنان دین کے خوف و ڈر سے بے کھٹکے ہونے کے لئے سات مرتبہ سورۃ رعد پڑھا کرے۔

برکات سورۃ ابراہیم

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سورۃ ابراہیم دس مرتبہ۔ مغفرت کے لیے۔ قرآن شریف پڑھنے اور حفظ کرنے کے وقت پڑھی جاتی

Marfat.com

ہے۔جو پڑھے گا۔اللہ تعالیٰ اسے حافظ قرآن بنائے گا۔

برکات سورۃ نحل

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ نحل ہر روز دس مرتبہ پڑھے۔اللہ تعالیٰ سے جو کچھ مانگے گا۔پائے گا۔

برکات سورۃ بنی اسرائیل

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سورۃ بنی اسرائیل کا ختم دس مرتبہ پڑھنا چاہیے۔

برکات سورۃ کہف

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہنے فرمایا کہہر ایک مہم کے لئے سورۃ کہف ہر جمعہ کو چالیس مرتبہ پڑھنی چاہیے۔

برکات سورۃ مریم

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سورۃ مریم ہر روز بلاناغہ بیس مرتبہ فراخی نعمت اور فراخی کام کے لیے پڑھنی چاہیے۔

برکات سورۃ طہ

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سورۃ طہ جمعرات کو تین مرتبہ پڑھنی چاہیے۔اللہ تعالیٰ بغیر زبان اور تالو کے اس سورۃ کو پڑھتا ہے۔جو اس سورۃ کو پڑھے گویا وہ اللہ تعالیٰ سے باتیں کر رہا ہے۔

Marfat.com

برکات سورۃ انبیاء

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دشمنوں کی مقہوری کے لئے سورۃ انبیاء پچھتّر مرتبہ پڑھنی چاہیے۔

برکات سورۃ حج

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مرگی اور جنون والے کی صحت کے لئے سورۃ حج ستّر بار پڑھ کر دم کرے۔ تو فوراً صحت یاب ہوگا۔

برکات سورۃ مومنون

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دین و دنیا کی خلاصی کے لئے سورۃ قد افلح المومنون سات مرتبہ پڑھنی چاہیے۔

برکات سورۃ نور

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ قسم قسم کی بلاؤں سے حفاظت کے لئے سورۃ نور سات مرتبہ پڑھنی چاہیے۔

برکات سورۃ فرقان

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سورۃ فرقان کا ختم سات مرتبہ ہے۔

برکات سورۃ قصص

Marfat.com

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سورۃ قصص دس مرتبہ اگر پڑھی جائے۔تو اس قدر ثواب حاصل ہوتا ہے۔ جتنا کہ انبیاء کو ہوا۔

برکات سورۃ عنکبوت

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سورۃ عنکبوت دس مرتبہ وسوسہ شیطانی کے چھٹکارے کے لئے پڑھنی چاہیے۔

برکات سورۃ روم

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دفعیہ دشمن کی نیت سے الروم اکیس مرتبہ پڑھنی چاہیے۔

برکات سورۃ لقمان

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دین اور دنیاوی سعادت حاصل کرنے کے لئے ستّر مرتبہ سورۃ لقمان پڑھنی چاہیے۔

برکات سورۃ السجدہ

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شہادت کا درجہ پانے کے لئے اکیس مرتبہ سورۃ السجدہ پڑھنی چاہیے۔

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ طاعون سے محفوظ رہنے کے لیے دو مرتبہ سورۃ سجدہ پڑھنی چاہیے۔

برکات سورۃ السباء

Marfat.com

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے اکتالیس مرتبہ سورۃ السباء پڑھنی چاہیے۔

برکات سورۃ فاطر

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سورۃ فاطر السمٰوت بلاؤں سے محفوظ رہنے کے لئے۔اور بزرگوں کو اس کا ثواب پہنچانے کے لئے ستّر مرتبہ پڑھنی چاہیے۔

برکات سورۃ یٰسین

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص رات کو سورہ یٰسین پڑھے اُسے ایسا ثواب ہوتا ہے۔گویا اُس نے شب قدر پائی۔(راحت القلوب، پندرھویں، سولہویں مجلس:۳۱۲)

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سورۃ یٰسین کا ختم ہر ایک مہم کے لئے کافی ہے۔

برکات سورۃ والصافات

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بے کھٹکے ہونے یعنی بے خوف ہونے کے لئے اکیس مرتبہ سورۃ والصافات پڑھنی چاہیے۔

برکات سورۃ حم السجدہ

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہا اللہ تعالیٰ کی عبادت میں شیطان سے پناہ کے لئے جمعرات کو پانچ مرتبہ سورۃ تنزیل الکتاب پڑھنی

Marfat.com

چاہیے۔

برکات سورۃ شوریٰ

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مصیبتوں کے دُور کرنے کے لئے اور سعادت حاصل کرنے کے لئے سات مرتبہ سورۃ حٰمٓ عٓسٓقٓ پڑھنی چاہیے۔

برکات سورۃ زخرف

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حفظ الایمان کے لئے اکیس مرتبہ سورۃ زخرف پڑھنی چاہیے۔

برکات سورۃ دخان

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سعادت حاصل کرنے کے لئے پچھتّر مرتبہ سورۃ دخان پڑھنی چاہیے۔

برکات سورۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسرار الٰہی کے اظہار کے لئے سورۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اکتالیس مرتبہ پڑھنی چاہیے۔

برکات سورۃ فتح

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جمیع کاموں پر فتح

Marfat.com

مندی حاصل کرنے کے لئے سورہ فتح اکتالیس مرتبہ پڑھنی چاہیے۔

برکات سورہ ملک

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے شیخ الاسلام قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے سنا ہے کہ حدیث شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہے کہ سورہ ملک کا نام توریت میں ماثور اور پارسی میں ماثورہ ہے اور یہ سورت عذاب قبر سے محفوظ رکھتی ہے۔

(راحت القلوب، پندرھویں، سولہویں مجلس: ۳۱۲)

برکات سورۃ والشّمس

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سورۃ والشّمس کا پچھتّر مرتبہ ختم ہے یہ دشمنان دین کے دفعہ کے لئے پڑھنا چاہیے۔

برکات سورۃ الم نشرح

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مہمات کے سرانجام ہونے کے لئے پچھتّر مرتبہ سورۃ الم نشرح پڑھنی چاہیے۔

سورۃ اخلاص کی فضیلت

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ جو شخص مکمل ختم قرآن پاک کا ثواب حاصل کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ رات کو پچیس مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ لے گویا اس نے مکمل قرآن پڑھ لیا ہے پھر فرمایا سورۃ اخلاص اللہ تعالیٰ کی توحید کی مکمل ترجمان ہے۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ کی صفت عالیہ ہے پس جو شخص درست اعتقاد اور یقین کامل سے اس سورۃ کی تلاوت کرے گا وہ اوصاف الٰہیہ کے پرتو سے ضرور مستفیض ہوگا' نیز کسی بھی صفت میں وہ ذات گرامی نہ تو سما سکتی ہے اور نہ ہی وہ صفت اس سے جدا ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے شکر کرنے کے لئے سورۃ قل کا ختم پڑھنا چاہیے۔ (اسرار الاولیاء)

تہائی قرآن سورۃ اخلاص کا ورد

پھر شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرمایا اے درویش! صاحب طریقت نبی کریم حضور رسالت مآب (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا ہے کہ سورۃ اخلاص قرآن مجید کا ثلث ہے اس سورۃ کا ورد کم از کم تین مرتبہ ہے۔ نیز قرآن مجید ختم کرنے کے بعد تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھنے میں حکمت یہ ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت میں اگر کوئی کمی یا خامی رہ گئی ہو تو تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھنے سے وہ کمی پوری ہو جائے گی پھر فرمایا کہ قرآن مجید ختم کرنے کے بعد سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کی ابتدائی چند آیات پڑھنے میں حکمت یہ ہے کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا من خیر الناس سب سے بہتر کون ہے فرمایا الحال المرتحل یعنی منزل پر پہنچنے والا اور منزل کی طرف روانہ ہونے والا۔ اس جملہ میں یہ اشارہ دیا گیا ہے کہ قرآن ختم کرنے والا گویا منزل پر پہنچ گیا ہے اور پھر اگلی منزل کے لئے چل پڑا ہے چنانچہ بہتر آدمی وہ ہے جو قرآن مجید ختم کر کے پھر آغاز کر دیتا ہے اور ایسے آدمی کو حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے الحال المرتحل فرمایا ہے۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ پر اثر

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے اشک بار ہو کر فرمایا کہ ایک مرتبہ میں خلوت میں یاد الٰہی میں مشغول تھا۔ جب میں سورۃ اخلاص پر پہنچا تو مجھے عالم تجلی سے اسرار و انوار نازل ہوئے۔ چنانچہ ان انوار سے عشق و محبت کے صحرا میں جا

Marfat.com

پڑا۔ جب وہاں سے نکلا تو اللہ عزوجل کے عشق ومحبت کے دریا میں غرق ہوا۔ اسی طرح سات دن رات یہی حالت رہی۔ پھر عالم صحو میں آیا۔ (اسرارالاولیاء)

مرکز اسرار الٰہی

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ سورتوں کے برکات بیان کرنے کے بعد فرمایا اے درویش! عقل مند آدمی قرآن پاک کی تلاوت سے غافل نہیں رہ سکتا' کیونکہ قرآن مجید میں ایک حرف بھی ایسا نہیں جس کے اندر اللہ تعالیٰ کے انوار واسرار کے ذخائر موجود نہ ہوں پھر جس چیز سے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ظہور ہو تو انسان خود کو اس سے کس طرح محروم رکھ سکتا ہے۔

(اسرارالاولیاء چھٹی فصل: ۱۴۰۔۱۴۲)

دعا کی فضیلت

بعدازاں دعا کے متعلق گفتگو شروع ہوئی۔ فرمایا میں نے 'فتاویٰ کبریٰ' میں دیکھا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ لَیْسَ شَیْءٌ اَکْبَرُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الدُّعَآءِ یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے۔ پھر ارشاد ہوا کہ حضرت شیخ الاسلام معین الدین سنجری رحمۃ اللہ علیہ' خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ قوتُ الْقُلُوب میں لکھا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُسْلِمِیْنَ فِی الدُّعَآءِ یعنی اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو دعا کرنے کے وقت دوست رکھتا ہے۔

(راحت القلوب: ۳۱۳)

سلامتی کا وظیفہ

ایک روز شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کہ بغداد میں ایک

Marfat.com

بزرگ کو شیر کے آگے ڈالا گیا تا کہ شیر انہیں ہلاک کر دے مگر وہ سات روز تک اس کے آگے پڑے رہے اور اس نے اُن کا بال بیکا نہ کیا۔ یہ سلامتی اُن کی اس اسم باری تعالیٰ کے سبب سے تھی جو ہر وقت ان کے پاس رہتا تھا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیْم یَا دَآئِمُ بِلَا فَنَآء
وَیَا قَائِمُ بِلَا زَوَال وَیَا اَمِیْرُ بِلَا وَزِیْر

یہ کہہ کر شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ چشم پر آب ہو گئے اور بولے: ''تیرا دشمن یہی نفس امارہ اور ابلیس لعین ہے۔''

(راحت القلوب:۳۱۳)

رات کو سوتے وقت کے عملیات

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرمایا اے درویش! ایک دفعہ محفل میں بیٹھے ہوئے اپنے صحابہ سے حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ یہ پانچ کام مکمل کرنے سے پہلے ہرگز مت سویا کرو۔

اوّل: جب تک قرآن شریف ختم نہ کرلو۔

دوم: جب تک اللہ کی راہ میں جہاد نہ کرلو۔

سوم: جب تک اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو خوش نہ کرلو۔

چہارم: جب تک حج نہ کرلو۔

پنجم: جب تک اللہ تعالیٰ کو خوش نہ کرو۔

یہ سُن کر صحابہ کرام نے تعجب سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی رات میں یہ پانچوں کام۔

کس طرح ممکن ہو سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا یہ سب کام ممکن ہیں، جو شخص

Marfat.com

سونے سے پہلے قرآن ختم کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ پچیس مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے گویا اس نے مکمل قرآن ختم کیا۔ جو شخص سونے سے پہلے جہاد کا ثواب کمانا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ دس مرتبہ کلمہ تمجید سبحان اللہ کہہ لے گویا اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا جو شخص مجھے راضی کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ سونے سے پہلے مجھ پر سو مرتبہ درود شریف بھیجے گویا اس نے ہمیں راضی کیا جو شخص ہر شب حج بیت اللہ سے مشرف ہونا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ سونے سے پہلے سو دفعہ یہ کلمہ پڑھے'

لَا اِلٰـــہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَکِیْمُ الْکَرِیْمُ

اسے حج کا ثواب مل جائے گا اور جو شخص چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو تو وہ سونے سے پہلے بہتّر مرتبہ'

لَا اِلٰـــہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

پڑھے گویا اس نے اللہ تعالیٰ کو خوش کیا۔

پھر فرمایا اے درویش! ایک دن میں ایک بیمار کی طبع پرسی/عیادت کے لئے گیا تو جیسے ہی سورۃ الفاتحہ' سورۃ اخلاص پڑھ کر میں نے اس پر دم کیا وہ اسی وقت صحت یاب ہو گیا۔

دعائیں اور وظائف

تہجد کی نماز

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کہ دعاؤں اور قرآنی آیات سے گھروں کو خالی نہیں رکھنا چاہیے۔ پھر ارشاد ہوا کہ تہجد کی نماز حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

پر فرض تھی اور اور لوگوں کے لئے سنت ہے۔ تہجد سحر کے وقت کی آٹھ رکعتوں کا نام ہے۔ جو سورت یاد ہو اُن میں پڑھے کچھ تعین نہیں ہے۔ مگر خیال رہے کہ قرأت دراز ہو۔ کیونکہ یہ نبی کریم ﷺ کا معمول تھا۔ اس کے بعد مناسب حال فرمایا کہ ایک بہت بڑے بزرگ تھے جن کا شیخ قطب الدین نام تھا۔ ایک دفعہ ان کو نماز تہجد فوت ہو گئی۔ دن چڑھتے ہی معلوم ہوا کہ زانو میں درد ہے۔ باعث سوچا تو غیب سے ندا آئی کہ نماز تہجد چھوڑنے کا بدلہ ہے۔ (راحت القلوب: ۳۲۲۔۳۲۱)

شیطان سے نجات پانے کا عمل

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کہ معین الدین قدس سرہٗ کے اوراد میں لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو شخص دن کے وقت سورہ بقر کی دس آیتیں اس ترتیب سے پڑھے کہ چار آیتیں آیت الکرسی سے اوّل کی اور چار آیتیں آیت الکرسی کے بعد کی اور دو آیتیں آخر کی تو اس کے گھر میں دن کو شیطان نہیں آئے گا اور جو شخص رات کو پڑھے تو اس کے گھر میں رات کو نہیں آئے گا۔

(راحت القلوب: ۳۲۲)

عمل اضافہ رزق

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کہ جو شخص فقر و فاقہ میں مبتلا ہو جائے تو

لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

کا ورد در کھنے سے اُس کی حالت درست ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد ارشاد ہوا' کہ ایک روز میں شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ قطب الدین کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ

Marfat.com

ایک شخص نے آکر حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی قدم بوسی کی۔فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔وہ بیٹھ گیا اور کہنے لگا کہ معاش کی تنگی میں گرفتار ہوں۔ارشاد کیا کہ یہ کلمہ نہیں پڑھتے۔

لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

اس نے عرض کی جی ہاں یہ تو نہیں پڑھتا۔حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے روایت ہے کہ جو شخص اسے بکثرت سے پڑھے گا۔خدا تعالیٰ اُسے محتاجی سے محفوظ رکھے گا۔(راحت القلوب:۳۲۲)

غم سے نجات پانے کا وظیفہ

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے بقیۃ المجتہدین سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میں دیکھا۔وہ لکھتے ہیں کہ مجھے چار گروہوں پر تعجب آتا ہے جو چار چیزوں سے غافل رہتے ہیں۔

(۱) جو غم میں مبتلا ہوں اور اس آیت کو نہ پڑھیں۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ (الانبیاء:۸۷)

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے بے شک میں ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔'' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِيْنَ (الانبیاء:۸۸)

''تو ہم نے ان کی پکار قبول کر لی' اور انہیں غم سے نجات دی اور اسی طرح

Marfat.com

ہم ایمان والوں کو نجات دیتے ہیں۔"

اس کے بعد فرمایا کہ جب حضرت ایوب علیہ السلام بیمار ہوئے اور اُن کے جسم میں کیڑے پڑ گئے اور چالیس سال تک اس زحمت میں پڑے رہے تو حضرت علیہ السلام نے دعا کی۔ جواب ملا کہ یہ کلمہ بکثرت پڑھو۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْـتَ سُبْـحَانَكَ اِنِّـىْ كُنْـتُ مِنَ الظّٰلِمِيْن. (الانبیاء:۸۷)

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے بے شک میں ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔" کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

چند ہی روز اس کی پابندی کی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بیماری کی بلا سے نجات دی۔ پھر فرمایا کہ ایک دفعہ ایک جوان کو ہارون الرشید نے کسی خطا پر قید کر دیا اور اس کے ہلاک کرنے کی فکر میں تھا کہ کوئی بزرگ بروقت پہنچ گئے اور اُس جوان کو یہی آیت تعلیم کر کے چل دیے۔ جوان نے تھوڑے ہی دن اُس کو پڑھا تھا کہ قید سے رہائی پائی اور خلعت خاص سے مشرف ہوا۔

(راحت القلوب:۳۲۲۔۳۲۳)

خوف دور کرنے کا عمل

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے ان لوگوں پر تعجب ہوتا ہے جو خوف زدہ رہتے ہیں مگر اس سے بچنے کے لئے

حَسْبِىَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْل

کثرت سے نہیں پڑھتے حالانکہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ فَانْقَلِبُوا

Marfat.com

بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْءٌ (اٰلِ عمران:۱۷۴)

''پھر وہ اللہ کی نعمتوں اور فضل کے ساتھ واپس لوٹے انہیں کسی طرح کا نقصان نہ پہنچا۔''

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے ایک واقعہ بیان فرمایا کہ ایک بہت ہی ظالم بادشاہ تھا اس کے زمین میں خدائی کا دعویٰ پیدا ہوا۔ چنانچہ اس نے اپنے مشیروں سے اس کی ترکیب پوچھی تو ایک انتہائی مکار وزیر نے کہا کہ پہلے تو شہر میں جتنے پڑھے لکھے اہل علم ہیں ان سب کو قتل کرا دیں جب علماء کا وجود ہی نہیں ہوگا تو اسلام کا نام کون لے گا پھر بادشاہ جو چاہیں اعلان کر دیں چنانچہ بادشاہ نے تمام علماء کو قتل کرا دیا۔ بادشاہ نے اس وزیر سے پوچھا کہ اب کیا کروں؟ اس نے کہا جتنے کاتب ہیں انہیں بھی قتل کرا دیں تا کہ لکھنے والوں کا خطرہ بھی نہ رہے جب کاتبوں کا قتل کیا جانے لگا تو ان میں سے ایک کاتب اللہ تعالیٰ کے بزرگ تھے اور حضرت خواجہ حسن بصری کے نواسوں میں سے تھے جب انہیں گرفتار کر کے بادشاہ کے سامنے پیش کیا گیا تو بادشاہ انہیں دیکھتے ہی تخت سے اتر آیا' معذرت کی اور ایک خلعت دے کر رخصت کر دیا' بزرگ کے چلے جانے کے بعد بادشاہ نے وہاں موجود لوگوں سے کہا کہ جب اس بزرگ کو میرے سامنے پیش کیا گیا تو میں نے ان کے دائیں بائیں دو اژدھے دیکھے جو منہ سے آگ کے شعلے اُگل رہے تھے اور مجھ سے کہہ رہے تھے اس بزرگ کو چھوڑ دے ورنہ ہم زندہ نگل جائیں گے ادھر لوگوں نے بھی اس بزرگ سے پوچھا کہ آپ کی رہائی کیسے ہوئی' جواب دیا کہ میں بکثرت ان کلمات کو پڑھتا ہوں

حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِیْر.

بعد ازاں آپ نے فرمایا کہ جو شخص ان کلمات کو بطور وظیفہ پڑھے گا اس کا

Marfat.com

کوئی بھی کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔

(راحت القلوب:۳۲۳۔۳۲۴)

دشمن کے فریب سے بچنے کا وظیفہ

شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد کیا کہ تیسرے مجھے اُن آدمیوں پر تعجب آتا ہے جو کسی کے مکر سے ڈرتے ہیں اور یہ آیت نہیں پڑھتے

وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ ط اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرم بِالْعِبَادِ

کیونکہ ارشاد باری ہے فَوَقٰہُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِ مَا مَکَرُوْا (المؤمن:۴۴۔۴۵)

''اور میں اپنا کام اللہ کے سپرد کرتا ہوں بے شک اللہ بندوں کو دیکھنے والا ہے پس اللہ نے اسے ان کے بُرے ارادوں سے بچالیا۔''

پھر شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہنے فرمایا کہ حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس وقت حجاج بن یوسف کے پاس تشریف لے جاتے تھے تو یہی آیت پڑھا کرتے تھے اور حجاج بن یوسف کہا کرتا تھا کہ میں جس قدر حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ڈرتا ہوں اور کسی سے نہیں ڈرتا۔ جب وہ تشریف لاتے ہیں میرے تمام اعضاء میں لرزہ پیدا ہو جاتا ہے اور مجھے دو شیر اُن کے ساتھ آتے معلوم ہوتے ہیں جو کچھ کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتے ہیں۔

(راحت القلوب:۳۲۴)

رنج وغم سے نجات کی دعا

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ سے ارشاد ہوا میں نے امام محمد

Marfat.com

شیبائی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میں پڑھا ہے۔امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا ہے کہ جس کسی کو کوئی رنج وغم یا کوئی (سخت) مرحلہ پیش آئے تو اسے چاہیے کہ جب وہ صبح کی نماز ادا کر چکے تو سو مرتبہ کہے۔

لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یَا فَرْدُ یَا وِتْرُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ○

''نیکی کرنے اور بُرائی سے بچنے کی طاقت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے جو بلند شان والا ہے۔اے یکتا' اے ایک (راحت القلوب:۳۳۲)

کشائش رزق کی دعا

شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد کیا کہ ایک دفعہ میں شیخ الاسلام حضرت قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا اور وہاں دعا کے بارے میں باتیں ہو رہی تھیں۔حضرت قطب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جس کو معاش کی تنگی ہو وہ اس دُعا کا ورد کرے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَادَآئِمَ الْعِزِّ وَ الْمُلْکَ وَ الْبَقَاءِ یَا ذَا الْمَجْدِ وَ الْعَطَآءِ یَا وَ دُوْدُ ذَا الْعَرْشِ الْمَجِیْدُ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ○

(راحت القلوب:۳۳۲)

''اے بزرگی والے اور بخشش والے' اے دوستی کرنے والے اور عرش والے تیری بڑی شان ہے جو چاہے کر لینے والا ہے۔''

Marfat.com

ہر مہم میں کامیابی کی دعا

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ سے ارشاد ہوا کہ بحالت درماندگی ولاچارگی جو شخص ان کلمات کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے گا وہ مہم اُس کی ضرور پوری ہوگئی۔

اَقْوٰی مُعِیْنِ وَ اَھْدٰی دَلِیْلِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ○ (راحت القلوب:۳۳۲)

اعمال مقبول ہونے کی دعا

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے تفسیر زاہدی میں پڑھا ہے جو شخص چاہتا ہو کہ اس کے اعمال بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوں تو اسے یہ آیت پڑھنی چاہیے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ○ (البقرہ:۲۰۱)

''اے ہمارے رب! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔''

کامیاب ہونے کی دعا

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو شخص بڑے بڑے کام صبر وسکون سے کرنا چاہتا ہو نیز ثابت قدم اور دشمنوں پر فتح پانا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ یہ آزمودہ آیت پڑھے۔

Marfat.com

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ○

''اے ہمارے رب! ہمارے صبر میں زیادتی کر اور ہمیں ثابت قدم فرما اور کافروں کی قوم پر ہماری مدد فرما۔'' (بقرہ ۲۵۰)

(راحت القلوب:۳۳۲)

سکون قلب کی دعا

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کہ جو شخص سکون قلبی اور ایمان کی سلامتی کا طلبگار ہو اور چاہتا ہو اللہ کی رحمت الٰہی اس کے شامل حال رہے تو اسے یہ آیت پڑھنی چاہیے۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ○

(آل عمران:۸)

''اے ہمارے رب! ہدایت عطا کرنے کے بعد ہمارے دلوں کو کسی اور طرف نہ پھیر اور ہمارے لیے رحمت کا نزول فرما بے شک تو عطا کرنے والا ہے۔''

پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ حضور اکرام (صلی اللہ علیہ وسلم) صحابہ کرام علیہم الرضوان کے درمیان جلوہ افروز تھے اور سابقہ پیغمبروں پر گفتگو فرما رہے تھے' اسی دوران ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میرا دل کیسے مطمئن ہوگا کہ میں ایمان کی سلامتی کے

Marfat.com

ساتھ جاؤں گا' حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ سوال سن کر متفکر ہو گئے' اسی اثناء میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں یہ آیت (رَبَّنَا لَا تُزِغْ) لایا ہوں جو شخص اس آیت کو مسلسل پڑھے گا ایمان کے حوالے سے اس کے دل میں اطمینان ہو جائے گا اور وہ ایمان کی سلامتی کے ساتھ ہی دنیا سے جائے گا۔ حضرت بابا فرید نے فرمایا آیت کا شان نزول اسی صحابی کا سوال کرنا ہے۔

(راحت القلوب:۳۳۳)

خاصانِ خدا میں شامل ہونے کی دعا

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد کیا جو شخص دوستان خدا میں جمع ہونا چاہیے وہ یہ آیت پڑھے۔

رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ○ (آل عمران:۹)

''اے ہمارے رب! تو سب لوگوں کو اس دن جمع کرنے والا ہے جس میں شک نہیں بے شک مقررہ وقت نہیں بدلتا۔''

بعد ازاں فرمایا کہ حضرت ذکریا علیہ السلام نے یہی آیت پڑھی تھی جو اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام جیسا فرزند اُن کو عنایت کیا جو صغر سنی میں ہی خوف الٰہی سے اس قدر روتے تھے کہ رخساروں کا گوشت گل گیا تھا۔ اُن کے والد حضرت زکریا علیہ السلام اور ان کی والدہ ان کو سمجھائیں کہ تم ابھی بچہ ہو تم کو اس قدر خوف کس لئے ہے؟ تو جواب دیتے تھے کہ اے والدہ! میں دیکھتا ہوں کہ جب تم ہنڈیا کے نیچے آگ سلگاتی ہو تو پہلے چھوٹی لکڑیاں رکھتی ہو۔ جب ان میں آگ کی بنیاد مضبوط ہو جاتی ہے اس وقت بڑی لکڑیاں لگاتی ہو تو مجھ کو بھی اندیشہ ہے کہ دوزخ میں پہلے چھوٹوں کو ڈالا

Marfat.com

جائے گا۔

پھر فرمایا کہ ایک دفعہ میں سیوستان کی طرف سفر کر رہا تھا اور اُس شہر کے بزرگوں کی زیارت کرتا تھا۔ ایک روز حضرت محمد سیوستانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا نہایت بزرگ اور بوڑھے آدمی اور صاحب ولایت تھے۔ سلوک کے متعلق حکایت بیان ہی رہی تھی اور درویش آپ سے بحث کر رہے تھے۔ ایک شخص آیا اور قدم بوس ہو کر بیٹھ گیا۔ خواجہ محمد سیوستانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی روشن ضمیری سے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ ایک حاجت مند آیا ہے۔ فوراً وہ قدم بوس ہوا اور عرض کی کہ ہاں۔ فرمایا جا اس آیت کو پڑھا کر۔ خداوند تعالیٰ تجھ کو فرزند صالح عنایت کرے گا۔ آیت یہ ہے۔

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ○ (آل عمران:۳۸)

اے میرے رب! اپنے ہاں سے نیک اولاد عطا فرما بے شک تو دُعا کو سننے والا ہے۔"

وہ شخص چلا گیا اور حق تعالیٰ نے اس کو ایسا نیک فرزند عنایت کیا جو صاحب سجادہ ہوا اور جس نے برہنہ پا ستر حج کئے اور اسی نیت میں مرا۔

(راحت القلوب:۲۳۴۔۳۳۳)

صالحین کے ساتھ اُٹھنے کی دعا

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "کشاف" میں لکھا دیکھا ہے کہ جب آدمی یہ چاہے کہ اس کا حشر نیک مردوں کے ساتھ ہو اور عرصات قیامت کو دیکھ لے تو یہ آیت پڑھا کرے۔

Marfat.com

رَبَّنَا وَ اٰتِنَامَا وَ عَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَ لَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ○ (آل عمران:۱۹۴)

''اے ہمارے رب! ہمیں وہ عطا فرما جو تو نے اپنے رسولوں سے وعدہ کیا اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کرنا بے شک تو اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔'' (راحت القلوب:۳۳۵)

پھر آپ نے حکایت بیان فرمائی کہ بخارا میں ایک شخص فسق و فجور کے سبب مشہور تھا۔ جب وہ مرا تو اس کو خواب میں اولیاء اللہ اور دوستان خدا کے ساتھ دیکھا۔ تعجب سے پوچھا کہ یہ دولت کہاں سے پائی؟ کہا میں نے تفسیر کشاف میں دیکھا تھا کہ جو شخص اس آیت کو پڑھے گا وہ نیک مردوں کے ساتھ ہوگا۔ پس اس کو صدق دل سے پڑھتا تھا خداوند تعالیٰ نے جو تھوڑی چیز کا قبول کرنے والا اور بڑی بخشش فرمانے والا ہے۔ میری یہ ذرا سی عبادت قبول فرمائی اور میرے تمام گناہوں کو بخش دیا۔ اب مجھ کو حکم ہے کہ دوستان خدا ہی کے ساتھ رہوں۔ آیت یہی ہے۔

رَبَّنَا وَ اٰتِنَامَا وَ عَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَ لَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ○ (آل عمران:۱۹۴)

ظالموں سے نجات پانے کی دعا

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص

Marfat.com

ظالموں کے ہاتھ سے نجات پانی چاہے تو لازم ہے کہ اس آیت کا ورد کرے۔اس آیت کا پڑھنے والا ہمیشہ مظفر و منصور رہے گا۔

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ○ (النساء:۷۵)

''اے ہمارے رب! ہمیں اس نبی کے ظالم لوگوں سے نجات دے اور ہمارے لیے اپنے پاس سے کوئی دوست بنادے اور اپنی طرف سے ہمارا کوئی مددگار بنادے۔''

بعدازاں فرمایا کہ ایک دفعہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ غول بیابانی سے مشغول جنگ تھے اور بہت پریشان ہوگئے تھے۔آخر آنحضرت (ﷺ) کے حضور میں عریضہ بھیجا کہ تمام تدبیریں کرلیں اور جو کچھ کہ جنگ کے طریقے تھے بجا لایا۔جب عریضہ حضور ﷺ کی خدمت میں پیش ہوا بے حد دل تنگ ہوئے۔فوراً جبریل علیہ السلام یہ پیغام لائے کہ اس آیت کو پڑھیں اس کی برکت سے مظفر و منصور ہوں گے۔

حضور (ﷺ) نے یہ آیت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو لکھ کر بھیج دی اور انہوں نے تعمیل ارشاد کی اور غالب ہوئے اس غول کو زندہ گرفتار کر کے مدینہ میں لائے۔وہ فتح اسی آیت ہی کی برکت سے ہوئی تھی۔(راحت القلوب:۳۳۵)

وسعتِ رزق اور رحمت کی دعا

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ صاحب ہدایہ مولانا

Marfat.com

برہان الدین زاہد اپنی تفسیر زاہدی میں لکھتے ہیں جو شخص چاہتا ہو کہ اس پر رحمت و برکت کا نزول ہو اس کے رزق میں فراخی ہو اور وہ کسی کا محتاج نہ ہو تو اسے یہ آیت پڑھنی چاہیے۔

رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ اٰيَةً مِّنْكَ وَ ارْزُقْنَا وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ○ (المائدہ:۱۱۴)

''اے اللہ! ہم پر آسمان سے کھانے کا ایک خوان نازل فرما جو ہمارے لیے اور ہم سے پہلے اور بعد میں آنے والوں کے لیے خوشی کا موقع بن جائے جو تیری طرف سے نشانی ہے اور ہمیں رزق عطا فرما اور تو سب سے بہتر رزق عطا فرمانے والا ہے۔''

پھر فرمایا یہ آیت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل کے لئے نازل ہوئی ہے۔ مگر انہوں نے اللہ کی نعمتوں کا انکار کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مائدہ کھانے والوں کو کتا اور خنزیر بنا دیا۔

ظلم سے نجات پائے

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہو کہ دنیا و آخرت میں شمار کیے گئے ظالموں میں اس کا نام شامل نہ ہو تو اسے یہ آیت پڑھنی چاہیے۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ○

''اے ہمارے رب! ہمیں ظالم قوم کے لیے آزمائش کا نشانہ نہ بنا۔''

Marfat.com

اطمینان قلب کی دعا

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص اسلام کے ساتھ اپنی زندگانی خوش خوش گزارنی چاہے وہ یہ آیت بکثرت پڑھا کرے۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ○ (البقرہ:۲۲۵)

''اے ہمارے رب! ہمارے صبر میں زیادتی فرما اور اس ثابت قدم فرما اور کافروں کی قوم پر ہماری مدد فرما۔''

قید سے رہائی کی دعا

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص کسی ظالم کے ہاتھ میں گرفتار ہو وہ یہ آیت پڑھے۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ○ وَ نَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ○

(یونس:۸۵،۸۶)

''اے ہمارے رب! ہمیں ظالم قوم کے لئے آزمائش کا نشانہ نہ بنانا اور ہمیں اپنی رحمت کے باعث کافروں کی قوم سے نجات عطا فرما۔''

(راحت القلوب:۳۳۶)

Marfat.com

خاتمہ بالخیر ہونے کی دعا

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر کوئی چاہے کہ مسلمان مرے اور صالحین کے درجے میں پہنچے تو یہ آیت پڑھا کرے۔

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ط اَنْتَ وَلِّیٖ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ط تَوَفَّنِیْ مُسْلِماً وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ○ (یوسف:۱۰۱)

''اے آسمانوں اور زمین کو بنانے والے تو میرا دنیا اور آخرت میں کارساز ہے مجھے مسلمانی پر وفات دینا اور نیک لوگوں کے ساتھ شامل کر دینا۔''

بعدازاں فرمایا کہ جب ایک مدت کے بعد یعقوب اور یوسف علی نبینا وعلیہم السلام کی ملاقات ہوئی تو یوسف علیہ السلام نے سر سجدے میں رکھ کر یہی آیت پڑھی اور عرض کی اے باری تعالیٰ تو نے مجھ کو بادشاہ بنایا یہ تیری مرضی تھی۔ میں نے اس کی درخواست نہ کی تھی اب قیامت کے روز بادشاہوں کے ساتھ میرا حشر نہ کرنا۔ میں بیچارہ مسکین وضعیف اس کی طاقت نہیں رکھتا کہ بادشاہوں کے ساتھ میرا حشر ہو۔

(راحت القلوب:۳۳۷)

آسیب سے بچنے کی دعا

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص جنات کے شر اور ظالموں کے ظلم اور بُت پرستی سے محفوظ رہنا چاہے تو یہ آیت پڑھا کرے۔

Marfat.com

رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِناً وَّ اجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ○ (ابراہیم:۳۵)

''اس شہر یعنی مکہ مکرمہ کو امن والا شہر بنا دے مجھے اور میری اولاد کو بتوں کی پرستش سے بچائے رکھ۔''

آپ نے فرمایا کہ اس آیت کا نزول اس طرح ہوا کہ ایک روز حضرت رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف فرما تھے اور صحابہ رضی اللہ عنہ حضور کے گرد بیٹھے ہوئے نصائح سن رہے تھے کہ ایک اعرابی آیا اور سلام کر کے عرض کرنے لگا مکہ یا رسول اللہ! مجھ کو کوئی ایسی چیز بتایئے جس کے باعث میں اور میری اولاد بت پرستوں کے شر سے محفوظ رہیں۔ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) سوچنے لگے کہ اس کو کیا چیز بتاؤں کہ اتنے میں جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! خداوند تعالیٰ کا فرمان ہے کہ یہ آیت کو تعلیم کیجئے اور حکم دیجیے کہ یہ اس کو بکثرت پڑھا کرے۔ خداوند تعالیٰ اس کو بت پرستوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ (راحت القلوب:۳۳۷)

کافروں پر فتح حاصل کرنے کی دعا

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص یہ چاہے کہ کفار اُس پر حاوی نہ ہوں وہ یہ آیت پڑھا کرے۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَآ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ○ (سورۃ الممتحنۃ:۵)

''اے ہمارے رب ہمیں کافروں کی آزمائش میں مبتلا نہ کر اور اے ہمارے رب ہمیں بخش دے بے شک تو غلبے والا اور حکمت والا ہے۔

Marfat.com

نورایمان کی دعا

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب کوئی یہ چاہے کہ نورایمان اس کے دل میں کامل ہوتو وہ یہ آیت پڑھا کرے۔

رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَ اغْفِرْلَنَآ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ○

''اے ہمارے رب! ہمارے لئے نور کو مکمل فرما اور ہمیں بخش دے۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔'' (التحریم:۸)

پھر شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ یہ فوائد بیان فرما کر دعا گو کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ یہ ساری ترغیب تمہارے واسطے کرتا ہوں کیونکہ پیر مرید کا مشاطہ ہوتا ہے جب تک کہ مرید کو جیسا کہ چاہیے تمام آلائشوں سے پاک نہ کیا جائے وہ طریقت کا راستہ طے نہیں کرسکتا اور گمراہی سے باہر نہیں نکل سکتا۔ (راحت القلوب:۳۳۸)

جنتی ہونے کا وظیفہ

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے نطق مبارک سے فرمایا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا ہے جو شخص ہر روز ایک بار یہ دعا پڑھتا رہے اور زمانہ ورد میں مرجائے وہ بہشتی ہوگا۔ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ
بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ

Marfat.com

فَاِنَّـــهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ○ (حصن حصین)

''اے اللہ! کوئی نہیں میں تجھ سے اپنے بُرے کاموں کی بُرائی سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری نعمتوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ (اے اللہ) تو میرے گناہ بخش دے پس تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا۔''

اس کے بعد فرمایا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے جب سے میں نے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے یہ دعا سنی ہے ہر فرض کے بعد اس کو پڑھتا ہوں اور میں نے اس کو اپنا ورد بنالیا ہے۔ جب ان کا انتقال ہوگیا تو کسی نے خواب میں ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ فرمایا کہ مجھ کو اسی دعا کی برکت سے جو رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمائی تھی بخش دیا اور جنت میں جگہ دی۔ پھر فرمایا کہ جو شخص صبح کے وقت اس دعا کو پڑھے گا۔ ربّ تعالیٰ اس کی برکت سے شام تک اُس کو ہر ایک بلا سے محفوظ رکھے گا اور آسمان سے جو بلا نازل ہوگی وہ اس دعا کے پڑھنے والے سے بالا بالا گذر جائے گی۔ لیکن اگر اس شخص میں اخلاص اور صدق نہ ہوگا تب وہ اس کے اوپر آجائے گی اور میں نے یہ خواص حضرت شیخ الاسلام قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے سنے ہیں اور ہر شخص کو لازم ہے کہ کسی وقت دعا کے پڑھنے اور شفاعت چاہنے سے خالی نہ رہے۔ (راحت القلوب: ۳۳۶۔۳۳۸)

مصائب سے بچنے کی دعا

شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شیخ ابو طالب مکی رحمۃ اللہ علیہ قوت القلوب لکھتے ہیں کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا ہے جو شخص یہ دعا پڑھے گا رات تک کسی بلا میں مبتلا نہ ہو گا۔ دعا یہ ہے۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ اَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط مَاشَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَ مَا لَمْ يَشَآءْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ط وَ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ج وَ اَحْصٰى كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَ مِنْ شَرِّ غَيْرِیْ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○

''اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تو عرش عظیم کا مالک ہے۔ اللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوسکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میرا یقین ہے کہ وہ بڑی قدرت والا ہے اور وہ ہر چیز کے بارے میں علم رکھتا ہے اور وہ ہر چیز کو احاطہ کئے ہوئے ہے اور میں اللہ سے اپنے نفس کی بُرائی سے اور اس کے علاوہ برائی سے اور ہر چوپائے کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں بے شک میرے رب کا راستہ ہی سیدھا راستہ ہے۔''

(راحت القلوب:۳۳۶)

Marfat.com

زہر کی نچنے کی دعا

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ قاضی امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''کفایہ'' میں یہ حکایت لکھی ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک بوڑھے زاہد کے پاس نوجوان وحسین کنیز تھی۔ زاہد چونکہ بوڑھا تھا کنیز اُس سے محبت نہ کرتی تھی اور چاہتی تھی کہ کسی طرح اس کے ہاتھ سے نجات پائے۔ ایک پڑوسن بڑھیا نے اُس سے کہا کہ میں تجھ کو زہر ہلاہل تیار کر دیتی ہوں۔ روزہ افطار کرنے کے وقت زاہد کو دے دینا کنیز نے ایسا ہی کیا اور تمام رات منتظر رہی کہ زاہد کسی وقت مرتا ہے۔ جب صبح ہوئی اور دیکھا کہ زاہد کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا اس سے نہ رہا گیا اور زاہد سے عرض کیا تمہارا جی چاہے مجھ کو رکھو یا مارو۔ میں نے تم کو زہر ہلاہل دیا تھا۔ کیا سبب ہے کہ اُس نے تم پر اثر نہ کیا؟ زاہد نے متبسم ہو کر فرمایا کہ میرے پاس ایسی دعا ہے کہ ایک زہر کیا کوئی چیز مجھ کو نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَاءِ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَا يَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَىْءٌ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○

''اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بہترین نام ہے۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو زمین وآسمان کا

Marfat.com

رب ہے۔اللہ کے نام کے ساتھ، جس کے نام کے ساتھ آسمان اور زمین کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا، جاننے والا ہے۔''

دعا کی شرائط

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شرائط اسباب دعا کے بہت ہیں اگر سب کو بیان کروں تو بات طول ہو جائے۔مگر پہلی شرط یہ ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ کے پاک نام سے شروع کی جائے۔کیونکہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے ہیں۔ کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَمْ یُبْدَءَ فِیْہِ بِبِسْمِ اللّٰہِ فَھُوَ اَبْتَرُ ۔یعنی جو بڑا بھاری کام اللہ کے نام کے ساتھ شروع نہیں کیا گیا وہ بے برکت ہے یعنی بخیر وخوبی انجام نہیں پاتا۔پس لازم ہے کہ پہلے بسم اللہ پڑھے پھر دعا کرے تا کہ قبول ہو۔

دوسری شرط یہ ہے کہ اپنی عورتوں کو آواز دار زیور مثل پازیب وغیرہ کے نہ پہننے دے۔کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔خداوند تعالیٰ اُن لوگوں کی دعا قبول نہیں فرماتا ہے جو اپنی عورتوں کے آواز دار زیور پہننے سے خوش ہوتے ہیں۔

تیسری شرط یہ ہے کہ دعا کے آغاز واتمام پر صدقہ دے۔جیسا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ اُن کی کسی بادشاہ سے کوئی حاجت تھی اور اُس کے واسطے جا رہے تھے ایک درویش کو صدقہ دیا اور کہا کہ دُعا کیجئے میری حاجت پوری ہو جائے۔کیونکہ جو شخص بادشاہ کے پاس جاتا ہے اُس کے واسطے ضروری ہے کہ پہلے دربان کو کچھ دے اور درویش خدا کا دربان ہے۔جب یہ راضی ہوا تو حاجت بھی پوری ہوگی۔(راحت القلوب:۳۴۰)

Marfat.com

فضائل درود شریف

درود شریف کی فضیلت

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آثار مشائخ میں آیا ہے۔ اور میں نے پڑھا بھی ہے کہ جو شخص نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے۔ گویا ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور ایک لاکھ نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں اور اسے اولیاء اللہ سے پکارا جاتا ہے۔

صحابہ تابعین اور مشائخ میں سے ہر ایک نے اسے اپنا وظیفہ مقرر کیا ہے۔ اگر رات اس وظیفے میں ان سے ناغہ ہو جاتا ہے تو اپنے آپ کو مردہ تصور کرتے اور اپنا ماتم کرتے کہ آج رات ہم مردے ہیں۔ اگر زندہ ہوئے تو والی کائنات (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود پڑھنے میں ہم سے ناغہ نہ ہوتا۔

ایک مرتبہ خواجہ یحییٰ معاذ رحمۃ اللہ علیہ جو ہر روز میں ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتے تھے۔ جب دن ہوا تو جیسے کوئی مردے کے ماتم کے لیے بیٹھتا ہے اس طرح بیٹھے لوگوں کی آ کر حالت پوچھی کہ کیا سبب ہے؟ فرمایا۔ آج رات وظیفے میں مجھ سے ناغہ ہو گیا ہے یہ رونا اسی وجہ سے ہے۔ کیونکہ میں اس جہان کی سعادت سے محروم رہ گیا ہوں خواجہ یحییٰ معاذ رازی یہی بیان کر رہے تھے کہ ہاتف غیبی نے آواز دی کہ اے یحییٰ! جس قدر ثواب تجھے ہر رات کو ملا کرتا تھا۔ اس سے کئی سو گنا گزشتہ رات کا ثواب دیا۔ اور تیرا نام درود بھیجنے والوں میں لکھا گیا پھر شیخ الاسلام نے اشکباری کرتے ہوئے بولا کہ خواجہ ثنائی رحمۃ اللہ علیہ نے سرکار مدینہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو خواب میں دیکھا کہ خواجہ صاحب

Marfat.com

سے چہرہ مبارک چھپالیا۔خواجہ صاحب نے دوڑ کر قدموں پر بوسہ دیا۔اور عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ) میری جان آپ پر فدا ہو۔کس وجہ سے چہرۂ مبارک مجھ سے چھپایا تو سرکار یارسول اللہ (ﷺ) نے آپ کو بغل میں لے کر فرمایا کہ تو نے درود بھیج کر میری اس قدر مدح کی ہے کہ اب میں شرمندہ ہوں کہ میں کس طرح عذر خواہی کروں؟

شیخ الاسلام نے اشکباری کرتے ہوئے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہ !اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے بھی ہیں کہ جن سے کثرت درود کے سبب سرکار مدینہ (ﷺ) شرمندہ ہیں۔ان کی جان پر ہزار ہا رحمت ہو۔جو اس ثواب کو حاصل کرتے ہیں۔اور اسی حالت میں مرتے ہیں۔اور اسی حالت میں ان کا حشر ہوتا ہے۔

(راحت القلوب:۳۲۸،۳۲۷)

درود شریف کی برکت

ایک مرتبہ یہودیوں کا ایک گروہ بیٹھا تھا۔ایک مسلمان درویش نے آکر ان سے کچھ مانگا۔انہوں نے بطور تمسخر کہا کہ اب شاہ جوانمردان آرہے ہیں وہ تجھے کچھ دیں گے۔اس نے آپ کا دست مبارک پکڑ کر سلام کیا اور اپنی تنگی ظاہر کی جب آپ نے دیکھا تو کچھ نہ پایا لیکن سبب دانائی جان گئے کہ یہودیوں نے اسے آزمائش کے لئے بھیجا ہے اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کی ہتھیلی پر دس مرتبہ درود شریف پڑھ کر پھونکا اور فرمایا مٹھی بند کر لے جب وہ ان کے پاس آیا تو پوچھا کہ کیا ملا؟ کہا دس مرتبہ درود شریف پڑھ کر مٹھی پر پھونک دیا تھا انہوں نے کہا کھول! جب مٹھی کھولی تو دیناروں سے پر تھی۔اس روز کئی یہودی مسلمان ہوئے۔

ایک مرتبہ ہارون الرشید تقریباً چھ مہینے تک بیمار رہ کر قریب المرگ ہوا۔اتفاقاً شیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ اس کے پاس سے گزرے جب اس نے سنا تو کسی کے

Marfat.com

ہاتھ بلوا بھیجا۔ جب آپ نے دیکھا تو کہا خاطر جمع رکھو! آج ہی بیماری دور ہو جائے گی۔ ایک مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس پر ہاتھ پھیرا۔ فوراً تندرست ہو گیا۔ معلوم ہوا کہ یہ صحت اسی درود شریف کی برکت سے ہوئی ہے۔

پھر فرمایا بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ پانچوں درود صلواۃ یعنی دُعا میں پڑھا کرو یہ تمام درودوں سے افضل ہیں اگرچہ تمام درود ثواب میں یکساں ہیں مگر ہر درود کی فضیلت الگ الگ وہ پانچ درود یہ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ط
وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ ط
وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰى بِاَنْ
تُصَلّٰى عَلَيْهِ ط
وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا يَنْبَغِىْ الصَّلٰوةُ عَلَيْهِ ط
وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ ط

حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے ان پانچ درودوں کی فضیلت بیان کرتے ہوئے مزید فرمایا کہ فقیہ ابوالحسن زندوسی اپنی کتاب روضہ منورہ میں اس درود کو لکھنے کے بعد تحریر کرتے ہیں جب حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو گیا تو ایک بزرگ نے انہیں خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ قبر میں آپ کے ساتھ کیا سلوک ہوا؟ فرمایا اس (مذکورہ) درود کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے' پھر فرمایا اس درود کی مزید

Marfat.com

فضیلت یہ ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم (ﷺ) صحابہ کرام کے جھرمٹ میں جلوہ افروز تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے دائیں پہلو میں فروکش تھے اسی دوران ایک اور صحابی نے حاضر خدمت ہو کر سلام عرض کیا جب وہ بیٹھنے لگے تو حضور اکرم (ﷺ) نے فرمایا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے آگے بیٹھو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سمجھا کہ شاید یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں اس لئے انہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آگے جگہ دی جارہی ہے پھر حضور اکرم (ﷺ) نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ یہ شخص مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھتا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ)! شاید اسے فرصت ہوگی اس لئے یہ صرف درود ہی پڑھتا رہتا ہوگا۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا یہ کھاتا پیتا بھی ہے دنیاوی معاملات میں بھی مصروف رہتا ہے مگر روزانہ ایک دفعہ دن کو اور ایک دفعہ رات مجھ پر یہ درود پڑھتا ہے۔ (راحت القلوب: ۳۲۸_۳۳۰)

کھجور کی گٹھلیاں دینار بن گئیں

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پانچ درویش آ پہنچے آداب بجالائے۔ حکم ہوا بیٹھ جاؤ! بیٹھ گئے تو عرض کی کہ ہم مسافر ہیں۔ خانہ کعبہ کی زیارت کا ارادہ ہے۔ لیکن خرچ نہیں کچھ عنایت ہوتا کہ فراخ دلی سے ہم سفر کر سکیں۔ شیخ الاسلام یہ سن کر خاموش ہو گئے۔ مراقبہ کر کے کھجوروں کی چند گٹھلیاں لیں اور کچھ پڑھ کر ان پر پھونکا اور دے دیں۔ درویش حیران رہ گئے شیخ الاسلام نے فرمایا کہ دیکھو! جب دیکھا تو وہ دینار تھے۔ آخر شیخ بدرالدین اسحٰق علیہ الرحمۃ سے معلوم ہوا کہ شیخ الاسلام نے درود پڑھ کر ان پر دم کیا تھا۔ اس درود کی برکت سے وہ دینار بن گئیں تھیں۔ (راحت القلوب: ۳۳۰)

Marfat.com

سال کے مختلف مہینوں کے وظائف ونوافل

محرم اور عاشورہ کے فضائل

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس عشرہ میں کسی اور کام میں مشغول نہیں ہونا چاہیے۔ صرف طاعت' تلاوت' دعا اور نماز میں۔ اس لیے کہ اس عشرہ میں قہر ہوا ہے۔ اور بہت رحمت نازل ہوتی ہے۔

اس عشرہ میں بہت سے مشائخ نے تفریح دنیا کا عذاب اپنے سر لیا ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اس عشرہ میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر کیا گزری؟ اور سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فرزند کس بے رحمی سے شہید کیے گئے۔ بعض پیاس کی حالت میں شہید ہوئے۔ اور بے دینوں نے انہیں پانی کا ایک قطرہ بھی نہ دیا جب شیخ الاسلام یہ فرما چکے۔ تو نعرہ مار کر بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ جب ہوش میں آئے تو فرمایا۔ کیسے سنگ دل فاسق بے عاقبت بے سعادت اور نامہربان تھے۔ حالانکہ انہیں معلوم تھا کہ یہ دین و دنیا اور آخرت کے بادشاہ کے فرزند ہیں۔ پھر بھی انہیں بڑی بے رحمی سے شہید کر لیا گیا۔ انہیں یہ خیال نہ آیا کہ قیامت کے دن یہ منہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کس طرح دکھائیں گے۔

الغرض فرمایا کہ شروع سال غرہ ماہ محرم میں یہ دعا پڑھنی آئی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَبَدِىُّ الْقَدِيْمُ وَ هٰذِهٖ

سَنَتُهٗ جَدِيْدَةٌ اَسْئَلُكَ فِيْهِ الْعِصْمَةَ مِنَ

Marfat.com

الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَ الْاَمَانِ مِنَ الشَّيْطٰنِ
وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَيْنٍ وَمِنَ الْبَلَآيَا وَ
الْاٰفَاتِ فَذٰلِكَ وَنِسَآءَ لَكَ لَعَوْنَ وَ
الْعَدْلُ عَلٰى هٰذِهِ النَّفْسَ الْاَمَّارَةَ
بِالسُّوْءِ وَ الْاِشْتِعَالِ بِئْسَمَا يُقَرِّبُنِى
اِلَيْكَ يَا بَرِّيَارَءُوْفُ يَا رَحِيْمُ يَا
ذَاالْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامُ بِرَحْمَتِكَ يَا
اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ○

پھر اسی محل میں فرمایا کہ میں نے شیخ الاسلام خواجہ معین الدین سنجری قدس اللہ سرہٗ کے اوراد میں لکھا دیکھا ہے کہ جو شخص صاہ محرم کی پہلی شب میں چھ رکعت نماز ادا کرے۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک بار اور سورۃ اخلاص دس بار اور صحیح روایت میں آیا ہے کہ دو رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت میں فاتحہ ایک بار اور سورہ یٰسین ایک بار پڑھے۔ خداوند تعالیٰ اُس کو بہشت میں دو ہزار محل عنایت فرمائے گا۔ ہر محل میں دو ہزار دروازے یاقوت کے اور ہر دروازے میں ایک تخت زبرجد سبز کا بچھا ہوگا کہ ایک حور اُس پر جلوہ افروز ہو گی اور یہ نماز چھ ہزار بلاؤں کو دور کرتی ہے اور چھ ہزار نیکیاں اُس کے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں۔

پھر شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے کفایہ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ میں لکھا

Marfat.com

دیکھا ہے کہ جو شخص ماہ محرم میں ہر روز سو مرتبہ یہ کلمہ پڑھا کرے گا۔ خداوند تعالیٰ اس کو آتش دوزخ سے رہائی دے گا وہ کلمہ یہ ہے۔

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَـهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ ○ لَا مَانِعُ لِمَآ اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ○

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ پلتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں سب ملک اسی کا ہے اسی کے لیے حمد ہے وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے وہ ہمیشہ زندہ ہے' اسے کبھی موت نہ آئے گی نیکی اس کے ہاتھ میں ہے وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! جسے تو عطا کرتا ہے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جسے تو روک سکتا ہے اسے کوئی دینے والا نہیں اور جو تو ارادہ کرے اسے روکنے والا کوئی نہیں اور تیری مرضی کے علاوہ کوئی شخص کوشش کرے تو اُسے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔''

پھر اپنے ہاتھوں پر دم کر کے منہ پر پھیر لے۔ حق تعالیٰ اس کو گناہوں سے ایسا پاک کر دے گا گویا ماں کے پیٹ سے ابھی پیدا ہوا ہے۔

(راحت القلوب: ۳۴۲۔۳۴۱)

Marfat.com

دو رکعت نفل

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شیخ الاسلام عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے اوراد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ روز عاشورہ میں آفتاب طلوع ہونے کے بعد دو رکعت نماز ادا کرے اور جو سورتیں یاد ہوں پڑھے۔ثواب بہت ہے۔پھر یہ دُعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا اَوَّلُ الْاَوَّلِيْنَ يَا اٰخِرُ الْاٰخِرِيْنَ لَا اِلٰـــهَ اِلَّا اَنْتَ اَوَّلَ مَا خَلَقْتَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ وَ اٰخِرَنَا تَخْلُقُ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ اَعْطِنِيْ فِيْهِ خَيْرَ مَا اَوْلَيْتَ فَيَدَهُ بِاَنْبِيَاءَكَ وَاَصْفِيَاءَكَ مِنَ النَّوَائِبِ وَ الْبَلَايَا وَاَعْطِنِيْ مَا اَعْطَيْتَهُمْ فِيْهِ مِنَ الْكَرَامَةِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ○ (راحت القلوب:۳۴۳)

چھ رکعت نفل نماز

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شیخ الاسلام قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ کے اوراد میں خاص اُنہی کے ہاتھ کا لکھا ہوا میں نے دیکھا ہے کہ روز عاشورا میں چھ رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں فاتحہ اور والشّمس اور انا

Marfat.com

انزلنا اور اذا زلزلت الارض اور اخلاص اور معوذتین سب ایک بار پڑھے۔ پھر سلام کے بعد سجدے میں سر رکھ کر سورۃ کافرون پڑھے اور حاجت چاہے روا ہوگی۔

پھر فرمایا کہ اُسی میں لکھا دیکھا ہے کہ عاشوراء کے روز ستر بار پڑھے۔

حَسْبِیَ اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ.

حق تعالیٰ اس کو بخش دے گا اور اولیاء اللہ و مشائخ کبار کے زمرے میں اس کا نام درج فرمائے گا۔ پھر اسی محل میں فرمایا کہ پہلے زمانے میں ایک شخص کفن چوری کیا کرتا تھا اور قریباً دو ہزار دو سو آدمیوں کے کفن اس نے چرائے تھے۔ الغرض اس کام سے اس نے حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر توبہ کی۔ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ تو نے قبروں میں مسلمانوں کا کیا حال دیکھا؟ عرض کی کہ سب کا حال بیان کرنا تو نہایت مشکل ہے دو تین واقعے عرض کرتا ہوں۔ ایک قبر جو میں نے کھولی تو دیکھا کہ اس میں ایک شخص ہے جس کا چہرہ نہایت سیاہ ہے اور ہاتھ پیروں میں اُس کے آگ کی زنجریں بندھی ہوئی ہیں اور اُس کے منہ سے پیپ اور خون جاری ہے۔ اس قدر بدبو آئی تھی کہ دماغ پریشان ہو گیا اور میں وہاں سے اُلٹا پھرا۔ اُس مردے نے مجھ کو آواز دی کہ کیوں بھاگتا ہے۔ یہاں آ اور میرا حال دریافت کر اور سن کہ میں کیا کام کرتا تھا۔ جس کے سبب سے اس بلا میں مبتلا ہوا۔ میں پھر اُس کی قبر میں گیا اور دیکھا کہ فرشتگان عذاب نے اُس کی گردن میں زنجیریں باندھ رکھی ہیں اور بیٹھے ہیں۔ میں نے پوچھا تو کون ہے؟ اُس نے کہا میں مسلمان اور مسلمان کا فرزند ہوں مگر میں شراب خوار اور زانی تھا۔ اور اُسی بدمستی کی حالت میں مر گیا اور اس ذلت میں گرفتار ہوا۔

پھر میں نے دوسری قبر کھودی تو دیکھا ایک شخص سیاہ و برہنہ کھڑا ہے اور

Marfat.com

چاروں طرف اُس کے آگ روشن ہے اور زبان اس کی باہر نکلی ہوئی ہے اور فرشتے اس کی گردن میں زنجیریں باندھے ہوئے کھڑے ہیں۔ اس شخص نے مجھ کو دیکھتے ہی فریاد کی کہ جناب تھوڑا سا پانی مجھ کو پلایئے کہ میں پیاس کے مارے عاجز ہو گیا ہوں۔ اس کے یہ بات کہتے ہی میں نے چاہا کہ پانی دوں۔ فرشتوں نے دھمکایا کہ خبردار اس تارک نماز کو پانی نہ دیجیو۔ کیونکہ خدا کے حکم کے خلاف ہوگا۔ پھر میں نے اُس شخص سے دریافت کیا کہ تو کیا کام کرتا تھا؟ اس نے کہا میں مسلمان تھا مگر کبھی میں نے خدا کی اطاعت نہیں کی اور میری طرح بہت سے لوگ عذاب میں گرفتار ہیں۔

پھر اس کے بعد میں نے ایک قبر کھودی۔ دیکھا کہ ایک جوان ایسا خوبصورت جس کے حسن کا بیان نہیں ہوسکتا اور اردگرد اُس کے سبزہ زار تھا اور چشمے بہ رہے تھے اور اس کے سامنے حوران بہشتی تخت پر بیٹھی تھیں۔ میں نے پوچھا کہ اے نوجوان تو کون ہے؟ اور کیا کام کرتا تھا؟ اور کس عمل سے تو نے یہ درجہ پایا؟ اس نے کہا اے شخص! میں تم ہی جیسا تھا لیکن ماہ محرم میں عاشورہ کے روز میں نے ایک واعظ سے سنا تھا کہ جو شخص چھ رکعتیں پڑھے خدا تعالیٰ اس کو بخش دیتا ہے۔ پس ہمیشہ ان کو میں پڑھتا تھا۔ پھر شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص شب یا روز عاشورہ میں دشمنی دور کرنے کے لیے چار رکعت نماز پڑھے خداوند تعالیٰ اس کو منکر ونکیر کے سوال سے محفوظ رکھے گا اور اُس کے دشمنوں کو اس سے خوشنود کرے گا۔

ماہ صفر کے اعمال

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے ماہ صفر کی نسبت گفتگو فرماتے کرتے ہوئے فرمایا نہایت سخت اور گراں مہینہ ہے۔ کیوں کہ جب ماہ صفر آتا تھا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تنگ دل ہوتے تھے اور جب یہ نکل جاتا تھا تو آپ خوشی کرتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تغیر ماہ صفر کی گرانی اور سختی کے باعث سے ہوتا تھا۔

Marfat.com

پھر ارشاد ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ کو ماہ صفر کے ختم ہونے کی بشارت دی میں اُس کو جنت کی بشارت دیتا ہوں۔

مَنْ بَشَّرَنِیْ بِخُرُوْجِ الصَّفَرِ اَنَا بَشَّرْتُهٗ بِدُخُوْلِ الْجَنَّةِ○

پھر فرمایا کہ خداوند تعالیٰ ہر سال دس لاکھ اسّی ہزار بلائیں آسمان سے بھیجتا ہے جن سے خاص اس مہینے میں نو لاکھ بیس ہزار نازل ہوتی ہیں۔ اس مہینے میں دعا اور عبادت کے اندر مشغول رہنا چاہیے تا کہ بلا سے کچھ نقصان نہ پہنچے۔ پھر فرمایا کہ میں نے ایک بزرگ سے سنا ہے جو شخص چاہے کہ ماہ صفر کی بلاؤں سے محفوظ رہے۔ ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الزَّمَانِ وَ اَسْتَعِیْذُهٗ مِنْ شُرُوْرِ الْاَزْمَانِ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِجَلَالِ وَ جُهِكَ وَ كَمَالِ قُدْرَتِكَ اَنْ تُجِیْرَنِیْ مِنْ فِتْنَةِ هٰذِهِ السَّنَةِ وَقِنَا شَرَّمَا قَضَیْتَ فِیْهَا وَ اَكْرَمَنِیْ بِالْفَقْرِ بِاِكْرَامِ النَّظْرِ وَ اخْتِمْهُ بِالسَّلَامَةِ وَ السَّعَادَةِ لِاَهْلِیْ وَ اَوْلِیَآئِیْ وَ اَقْرِبَائِیْ وَ جَمِیْعِ الْاُمَّةِ مُحَمَّدٍ

Marfat.com

الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ○

بعد ازاں فرمایا کہ ماہ صفر کی پہلی شب میں کلی مسلمانوں کی حفاظت کے واسطے عشاء کی نماز کے بعد چار رکعتیں پڑھے۔ پہلی میں فاتحہ کے بعد قل یا ایھا الکفرون پندرہ بار اور دوسری فاتحہ کے بعد اخلاص گیارہ بار اور تیسری میں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس پندرہ بار۔ پھر سلام کے بعد کئی بار اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن پڑھ کر اس کے بعد ستر مرتبہ درود شریف پڑھے۔ چونکہ یہ نماز قبل از وقت پڑھی جاتی ہے۔ خداوند تعالیٰ اُن تمام بلاؤں سے جو اس روز نازل ہوں گی محفوظ رکھتا ہے۔

پھر فرمایا کہ میں نے شرح شیخ الاسلام معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ میں لکھا دیکھا ہے کہ ماہ صفر کے آخری روز تین لاکھ بیس ہزار بلائیں نازل ہوتی ہیں یہ دن سب دنوں سے زیادہ سخت ہے۔ اس واسطے آخری چہار شنبے کو چار رکعت نماز ادا کرے خداوند تعالیٰ اُس کو تمام بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور سال آئندہ تک کوئی بلا اس کے پاس نہ آئے گی۔ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا شَدِیْدَ الْقُوٰی وَ یَا شَدِیْدَ الْمِحَالِ یَا مُفَضِّلُ یَا مُکْرِمُ یَا لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ○

پھر فرمایا جو لوگ بلا میں مبتلا ہوئے ہیں وہ اسی ماہ صفر میں ہوئے ہیں۔ چنانچہ روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اسی ماہ صفر میں گیہوں کھایا تھا جو بہشت سے نکالے گئے اور ایک خطا کے سبب تین سو برس روتے رہے۔ تمام گوشت پوست اُن کا گل کر جھڑ گیا تھا۔ تب حکم ہوا کہ توبہ کرو میں قبول کروں گا۔ غرضیکہ یہ ساری

Marfat.com

زحمت ماہ صفر ہی سے شروع ہوئی تھی۔

پھر اسی کے مناسب فرمایا کہ وہب ابن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک واقعہ قابیل اور ہابیل دونوں بھائیوں نے ماہ صفر میں حضرت آدم علیہ السلام سے شکار کی اجازت چاہی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اُن کو منع کیا کہ ماہ صفر میں باہر نہ جاؤ۔ مگر انہوں نے حضرت کا کہنا نہ سنا۔ الغرض جب یہ جنگل میں پہنچے تو دونوں بھائیوں میں کسی بات پر تکرار ہوئی اور قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا۔ پھر پشیمان ہوا کہ مجھ سے یہ کیا حرکت ہوئی۔ یہ خبر حضرت آدم علیہ السلام کو پہنچی۔ حضرت آدم علیہ السلام کو بہت رنج ہوا۔ اُسی وقت جبرائیل علیہ السلام آئے اور عرض کی اے آدم علیہ السلام حکم الٰہی ہے کہ ہابیل کی اولاد سے تمام لوگ مسلمان ہونگے اور قابیل کہ اولاد سے تمام یہودی اور آتش پرست اور کافر ہوں گے کیونکہ اس نے ماہ صفر میں اپنے بھائی کو ہلاک کیا ہے۔

پھر فرمایا کہ نوح علیہ السلام کی قوم اسی ماہ صفر میں طوفان کے اندر غرق اور ہلاک کی گئی تھی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو صفر کی پہلی تاریخ کو آگ میں ڈالا گیا تھا اور ماہ صفر ہی میں ایوب علیہ السلام کیڑوں کی بلا میں مبتلا ہوئے تھے اور حضرت زکریا علیہ السلام میں جس روز آرہ چلایا گیا ہے وہ بھی ماہ صفر کا آخری چہار شنبہ تھا۔ اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کے حلق پر جو چھری چلی ہے تو اسی ماہ صفر میں اور اسی ماہ صفر میں حضرت جرجلیس علیہ السلام کے سات ٹکڑے کئے گئے اور یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں بند ہوئے۔

بعد ازاں شیخ الاسلام ادام اللہ برکاتہ نے چشم پُر آب کی اور ایک نعرہ مار کر بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش میں آئے تو فرمایا کہ حضرت سلطان انبیاء کو جو زحمت لاحق ہوئی اور رحمت حق سے پیوست ہوئے تو یہی ماہ صفر تھا پھر فرمایا کہ اسی طرح تمام

Marfat.com

انبیاء پر جو بلائیں نازل ہوئیں ہیں اسی ماہ صفر میں ہوئی ہیں۔ یہ مہینہ بہت سخت ہے حق تعالیٰ ہم کو اور تم کو کل مسلمانوں کو اس مہینے کی گرانی سے اپنی امان اور حفاظت میں رکھے۔ (راحت القلوب: ۳۴۸۔۳۴۶)

ماہ ذی الحج کے فضائل واعمال

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ عشرہ ذی الحجہ میں وتروں کے بعد اور سونے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرے۔ ہر رکعت میں فاتحہ اور اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ ایک ایک دفعہ پڑھے تو خداوند تعالیٰ اس کو اس قدر ثواب عنایت فرمائے گا کہ جس کا اندازہ سوائے اُس کے کوئی نہیں کر سکتا۔ اس نماز کے پڑھنے والے کو موت نہیں آتی جب تک وہ جنت میں اپنی جگہ آنکھ سے نہیں دیکھ لیتا۔

اسی مضمون کے بارے میں فرمایا کہ شیخ الاسلام نے شیخ سعد الدین حمویہ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ کیا حال ہے؟ شیخ نے کہا خداوند تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور ہر ہر طاعت کا بدل اس کے اندازے سے عطا کیا' مگر ان دو رکعتوں کا اجر جو میں عشرہ ذی الحجہ میں پڑھا کرتا تھا بے اندازہ دیا۔

اس کے بعد فرمایا کہ اس عشرے کے اندر جو شب جمعہ اور روز جمعہ آئے تو اس میں چھ رکعتیں ادا کرنی چاہیں۔ ہر رکعت میں فاتحہ ایک بار اور اخلاص ۱۵ بار اور پھر سلام پھیر کر درود شریف اور یہ کلمات پڑھے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ

حق تعالیٰ اس کے بدلے انسان کو اس قدر ثواب دیتا ہے کہ جس کی انتہا نہیں۔ چوبیس ہزار پیغمبروں کا ثواب اور سال آئندہ کے اختتام تک کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا۔

Marfat.com

سورۃ الفجر کے بیان میں

حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میرا ایک دوست تھا جو کہ انتہائی نیک اور صاحب ولایت درویش تھا وہ مذکورہ چھ رکعت نماز پڑھا کرتے تھے (مگر فاتحہ کے بعد سورۃ الفجر پڑھتے تھے) جب ان کا انتقال ہو گیا تو ایک دفعہ میں نے ان کو خواب میں دیکھا اور پوچھا سناؤ قبر میں کیا کچھ ہوا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے شیخ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے اوراد میں پڑھا تھا کہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا ہے جو شخص عشرہ ذی الحجہ میں سورۃ الفجر پڑھے گا اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ سے اسے محفوظ فرمائے گا پھر فرمایا کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو انتقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور عالم برزخ کا حال پوچھا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موت، قبر اور منکر نکیر کے مراحل تو بآسانی طے ہو گئے تھے لیکن جب عرش الٰہی کے نیچے پہنچ کر سجدہ ریز ہوا تو آواز آئی اے معین الدین اپنا سر اُٹھاؤ اور یہ بتا کہ تو مجھ سے اتنا کیوں ڈرتا تھا؟ میں نے عرض کیا الٰہی تو جبار اور قہار بھی ہے بس یہی میرے ڈر کا باعث تھا، پھر آواز آئی جو ہمارا ہو جاتا ہے ہم بھی اس کے ہو جاتے ہیں پھر جو شخص عشرہ ذی الحجہ میں سورۃ الفجر مواظبت سے پڑھتا ہو اسے ڈر یا خوف کیسا جاؤ ہم نے تجھے بخش دیا ہے۔

مزید نوافل

پھر فرمایا کہ سرکار دو عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ارشاد گرامی ہے جو شخص عرفہ کے دن چار رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ایک دفعہ سورہ العصر، دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ قریش تیسری رکعت میں فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ اخلاص جب کہ چوتھی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ نصر پڑھے تو اسے اس قدر ثواب

Marfat.com

عطا کیا جائے گا کہ ساری مخلوق اسے بیان نہ کر سکے گی پھر فرمایا جو شخص عرفہ کی شب اس طرح دو رکعت نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سو مرتبہ آیت الکرسی پڑھے تو اس کے نامہ اعمال میں ہزار حج کا ثواب لکھا جائے گا۔

یوم عرفہ کے اعمال

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص عرفے کے روز ظہر و عصر کے درمیان چار رکعت نماز ادا کرے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ سورہ اخلاص پچاس دفعہ پڑھے تو اس کی دعا ضرور مستجاب ہوگی۔

پھر فرمایا کہ عرفے کے روز سو مرتبہ پڑھنا چاہیے:

بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ ءَ اللّٰهُ لَا يُؤْتِ الْخَيْرَ اِلَّا اللّٰهُ مَا شَآءَ الْخَيْرُ كُلُّهُ بِيَدِ اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا يَصْرِفُ السُّوْءَ اِلَّا اللّٰهُ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ مَا بِنَا مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ○

سرکار دو عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے ہیں کہ جو شخص عرفے کے روز غروب آفتاب سے پہلے ان کلمات کو پڑھتا ہے ربّ تعالیٰ اُس سے خطاب کرتا ہے کہ اے بندے! تو نے مجھ کو خوش کیا۔ اب تو جو چاہے مجھ سے مانگ اور جو شخص ان کلمات کو سوتے یا جاگتے وقت پڑھے وہ شیطان سے محفوظ ہو جاتا ہے اور تمام بلائیں اُس سے دور رہتی ہیں۔

Marfat.com

اس کے بعد فرمایا کہ عید الاضحیٰ کی رات میں بھی بارہ رکعتیں پڑھنی آئی ہیں۔ ہر رکعت میں فاتحہ ایک بار اور اخلاص پانچ بار۔ ان کا ثواب بہت ہے۔

بعد پھر فرمایا کہ عید الاضحیٰ کے روز جب خطبے سے فارغ ہو چکے چار رکعت نماز ادا کرے۔ پہلی رکعت میں بعد فاتحہ الم نشرح ایک بار اور دوسری میں بعد فاتحہ و المرسلات ایک بار، تیسری میں بعد فاتحہ الضحیٰ ایک بار چوتھی میں بعد فاتحہ اخلاص ایک بار۔

پھر فرمایا شیخ الاسلام شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے اوراد کے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ جو شخص نماز عید الاضحیٰ کے بعد اپنے گھر میں آ کر دو رکعت اور پڑھے اور ہر رکعت بعد فاتحہ سورہ والمرسلات پانچ پانچ بار تلاوت کرے۔ اُس حج، عمرہ اور دعا طواف کا ثواب ملے گا اور اس کے مال میں برکت ہوگی۔ اس کے بعد ارشاد ہوا کہ میں نے شیخ الاسلام شیخ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے اوراد میں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ جو شخص ماہ ذی الحجہ کے آخری روز جو سال ہجری کا بھی یوم الآخر ہے یہ دعا پڑھے اللہ تعالیٰ تمام سال اُسے اپنی حفظ و امان میں رکھے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ مَا عَمِلْتُ مِنْ عَمَلٍ فِي هٰذِهِ السَّنَةِ مِمَّا نَهَيْتَنِي عَنْهُ وَ لَمْ تَرْضَهُ وَ نَسِيْتُهُ وَ لَمْ تَنْسَهُ وَ حَلِمْتَ عَنِّي بَعْدَ قُدْرَتِكَ عَلٰى عُقُوْبَتِي وَ دَعَوْتَنِي اِلَى التَّوْبَةِ بَعْدَ حَوَالِيْ عَلَيْكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي فَاسْتَغْفِرُكَ فِيْهَا يَا غَفُوْرُ

Marfat.com

فَاغْفِرْلِیْ وَ مَا عَمِلَتْ مِنْ عَمَلٍ تَرْضَاهُ عَنِّیْ وَ وَعَدْتَّنِیَ التَّوَابَ فَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ وَ لَا تَقْطَعْ رَجَائِیْ یَا عَظِیْمَ الرَّجَآءِ○ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ خَیْرَ ھٰذِہِ السَّنَۃِ وَ مَا فِیْھَا بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ○

پھر فرمایا کہ برادرم شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی قدس اللہ سرہٗ نے یہ فرمایا کہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ جو شخص آخر ماہ ذی الحجہ میں دو رکعت نماز ادا کرے اور ہر رکعت میں فاتحہ ایک بار اور کچھ قرآن شریف اور سلام کے بعد مذکورہ بالا دُعا پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سال بھر کے گناہ بخش دیتا ہے اور اُسے بھی بخش دیتا ہے۔

حضرت بابا فرید گنج شکرؒ

حضرت بابا فرید کا تعلق طریقت میں بزرگان چشت سے ہے اور سلسلہ عالیہ میں آپ کو سرزمین پاکستان میں بڑی اہمیت اور عظمت حاصل ہے۔ کیونکہ آپ کی ذات گرامی کی وجہ سے پنجاب میں بے شمار غیر مسلم اقوام حلقہ بگوش اسلام ہوئی ہیں۔ سلسلہ عالیہ چشتیہ کے موسس اعلیٰ حضرت ابو اسحاق شامی ہیں جو قصبہ چشت کے رہنے والے تھے اور اسی نسبت سے چشتی کہلوائے۔

حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق شاہی خاندان سے تھا جو اپنے زمانے میں بڑا معزز اور صاحب حشمت تصور کیا جاتا تھا آپ کے اجداد میں سے شیخ

Marfat.com

شہاب الدین احمد المعروف فرخ شاہ کا نام بہت قابل ذکر ہے جو اپنے عہد میں کابل کے فرمانروا تھے۔ان کے عہد حکومت میں سلطنت کابل کو بہت عروج حاصل ہوا مگر بعدازاں شاہان آل سبکگین کے ہاتھوں ان کی حکومت ختم ہوگئی۔حضرت بابا فرید کے دادا کا خاندانی تعلق فرخ شاہ کی اولاد ہی سے تھا۔ان کا اسم گرامی شیخ قاضی شعیب تھا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ قاضی شعیب اپنے خاندان کے ساتھ کابل میں بڑے امن اور سکون سے زندگی بسر کر رہے تھے مگر چھٹی صدی ہجری کے وسط میں وہاں غزنی قبائل کے چھاپے شروع ہو گئے اور کابل میں رہنا مشکل ہو گیا۔اس بے سکونی کے پیش نظر حضرت بابا فرید کے دادا حضرت قاضی شعیب ۵۵۲ھ مطابق ۱۱۵۷ء میں کابل سے ہجرت کر کے لاہور میں قیام پذیر ہوئے۔کچھ عرصہ یہاں قیام کیا ان کے ساتھ ان کے تین لڑکے اور خاندان کے دیگر افراد بھی تھے۔لاہور میں کچھ عرصہ گزارنے کے بعد قاضی شعیب قصور تشریف لائے۔شہر قصور کے قاضی نے آپ کا پرتپاک خیر مقدم کیا اور سلطان وقت سے آپ کے حسب ونسب اور اہلیت وصلاحیت کے بارے میں کلمات خیر سے ذکر کیا۔اس وقت لاہور کے علاقے پر غزنوی حکمران برسر اقتدار تھے چنانچہ لاہور کی جانب سے قاضی شعیب کو کھتوال کے علاقے کا قاضی مقرر کر دیا گیا۔

کھتوال کا قصبہ دریائے ستلج کے کنارے مہاراں اور اجودھن (پاک پتن) کے درمیان واقع تھا۔آجکل ایک چھوٹا سا گاؤں بنام چاولی مشائخ آباد ہے۔یہاں پہنچ کر حضرت شیخ شعیب رحمۃ اللہ علیہ نے بحیثیت قاضی علاقہ فرائض سر انجام دیئے۔آپ کے تین صاحبزادوں میں قاضی جمال الدین سلیمان اور درمیانے شیخ عبداللہ اور چھوٹے شیخ سعد حاجی تھے۔

حضرت قاضی جمال الدین سلیمان اپنے والد محترم قاضی شعیب کی طرح بڑے عالم اور فاضل تھے۔اپنے والد محترم کے وصال کے بعد جمال الدین سلیمان قاضی کے عہدہ پر فائز ہوئے۔آپ عدل وانصاف زہد وتقویٰ اور جود وسخا میں اپنے والد

Marfat.com

گرامی ہی کا نمونہ تھے اور اپنے ذاتی اوصاف اور کمالات کی بنا پر خوب شہرت پائی۔اسی دور میں ایک اور معزز خاندان بھی نواح کابل سے ہجرت کر کے قصبہ کروڑ لال عیسن (ضلع لیہ پنجاب) میں آ کر مقیم ہوا۔اس کے سربراہ مولانا ودجیہ الدین خجندی تھے۔وہ ایک متجر عالم اور عابد وزاہد بزرگ تھے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبد المطلب کی اولاد سے تھے۔ان کی ایک صاحبزادی قرسم (یا قریشم) خاتون تھیں۔خواجہ شعیب رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا ودجیہ الدین خجندی سے اپنے فرزند حضرت سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کے لئے بی بی قرسم خاتون کے رشتہ کی درخواست کی۔مولانا خجندی فوراً رضامند ہو گئے اور اس طرح خواجہ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ اور بی بی قرسم خاتون کا عقد نکاح عمل میں آیا۔

حضرت بی بی قرسم خاتون ہی وہ پاک باز عورت ہیں جنھیں شیخ الاسلام خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔حضرت بی بی قرسم خاتون بڑی زاہدہ اور عابدہ تھیں۔کثرت عبادت کی بنا پر آپ کی اکثر دعائیں بارگاہ رب العزت میں مقبول ہو جاتی تھیں۔اس لئے آپ مستجاب الدعوات تھیں۔

حضرت قاضی جمال الدین سلیمان کے تین فرزند تھے۔پہلے بیٹے کا نام اعز الدین محمود تھا۔دوسرے کا نام فرید الدین مسعود تھا اور تیسرے کا نام نجیب الدین متوکل تھا۔اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک لڑکی بھی عطا فرمائی جس کا نام جمیلہ خاتون تھا جو مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ تھیں۔

آپ کی ولادت با سعادت قصبہ کھتوال میں ۵۷۱ھ مطابق ۱۱۷۵ء میں ہوئی۔قصبہ کھتوال کا موجودہ نام دیوان چاولی مشائخ ہے۔جو بورے والا سے دس کلومیٹر کے فاصلے پر ضلع وہاڑی میں واقع ہے۔

آپ کے سن ولادت کے بارے میں تذکرہ نگاروں میں کافی اختلاف موجود

Marfat.com

ہے جواہر فریدی میں آپ کا سال ولادت ۵۶۹ھ درج ہے اور سیر الاولیاء میں بھی یہی سال ولادت لکھا ہوا ہے۔ خزینتہ الاصفیاء میں آپ کی پیدائش کا سال ۵۸۴ء ہے۔ احوال الاثار شیخ فرید الدین گنج شکر میں آپ کا سن ولادت ۵۷۱ھ لکھا گیا ہے۔ صاحب مقام گنج شکر نے بھی اسے ہی درست تسلیم کیا ہے۔

آپ کے والدین نے آپ کا نام مسعود رکھا۔ مگر آپ فرید الدین مسعود کے نام سے مشہور ہوئے مگر آپ نے گنج شکر کے لقب سے شہرت پائی ہے۔

حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی ابتدائی تعلیم و تربیت آپ کے آبائی قصبہ کھتوال (دیوان چاولی مشائخ) ہی میں ہوئی۔ آپ کے والد گرامی حضرت قاضی جمال الدین سلیمان کا چونکہ آپ کے بچپن ہی میں انتقال ہو گیا تھا۔ اس لئے آپ کی تعلیم و تربیت کی تمام ذمہ داری آپ کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی قرسم خاتون پر عائد ہو گئی۔ لہٰذا آپ کی والدہ ماجدہ کو اپنے فرزند ارجمند حضرت فرید الدین مسعود کی پرورش اور تربیت پر خصوصی توجہ دینا پڑی۔ چنانچہ جب آپ کی عمر پڑھنے والوں بچوں کی طرح ہو گئی تو آپ کی والدہ نے آپ کو اپنے قصبہ کھتوال ہی میں آپ کو قرآن مجید کی ابتدائی تعلیم دلوانا شروع کر دی۔

حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ چونکہ بڑی زاہدہ اور عابدہ تھیں اور ان کا گھریلو ماحول اللہ والوں کی طرح تھا۔ لہٰذا حضرت بابا فرید اپنی والدہ کی تربیت کا یہ اثر ہوا کہ آپ میں بچپن ہی سے زہد و تقویٰ کے آثار نمایاں ہونے شروع ہو گئے۔ اوائل عمر ہی میں آپ میں صوم و صلوٰۃ کی پابندی پیدا ہو گئی۔ والدہ کی خصوصی توجہ سے آپ کے خیالات اور عادات میں بچپن ہی میں تلاش حق کے جذبات موجزن ہو گئے جس کی بنا پر آپ بچپن ہی میں کھیل کود اور بڑے بچوں کی صحبت سے مکمل طور پر محفوظ رہے۔

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں آپ کے آبائی قصبہ

Marfat.com

کھتوال میں اعلیٰ دینی علوم کے حصول کا خاطر خواہ اہتمام نہ تھا۔لہٰذا جس حد تک ممکن ہوسکا۔آپ نے ابتدائی دینی تعلیم حاصل کی پھر آپ کی والدہ نے آپ کے متعلق سوچا کہ اپنے بیٹے کو مزید تعلیم کے لئے ملتان بھیجیں۔کیونکہ ملتان شہر ایک بڑا شہر تھا اور وہاں ہر طرح کی تعلیم کے حصول کے خاطر خواہ موقع موجود تھے۔ویسے بھی ملتان شروع ہی سے علم وعرفان کا گہوارہ رہا ہے۔وہاں بڑے بڑے نامور علماء موجود تھے جن سے قرآن وحدیث کی تعلیم بخوبی حاصل کی جاسکتی تھی۔اس غرض سے آپ کی والدہ نے آپ کو ملتان شہر بھیج دیا۔ملتان آنے کے وقت آپ کی عمر تقریباً اٹھارہ برس بیان کی جاتی ہے۔

ملتان پہنچ کر آپ نے درس والی مسجد میں قیام کیا۔یہ مسجد سرائے حلوائی کے قریب تھی۔اس زمانے میں اس مسجد میں ایک نامور عالم دین حضرت مولانا منہاج الدین ترمذی بچوں کو دینی تعلیم دیتے تھے۔بہت سے شاگردان کے حلقہ درس میں شامل تھے۔انہیں قرآن وحدیث اور دینی علوم کی تدریس پر کامل عبور تھا۔حضرت بابا فرید گنج شکران کی شاگردی میں داخل ہوکر علوم دینیہ کی تعلیم حاصل کرنے میں مصروف ہوگئے۔انہوں نے دوران تعلیم حضرت بابا فرید کو بڑا ہونہار طالب علم پایا۔اس لئے آپ ان کی خصوصی توجہ کے محور بن گئے۔اسی بنا پر آپ کے استاد مولانا منہاج الدین ترمذی نے آپ کو دینی علوم میں کامل کرنے کے لئے کوئی کمی نہ چھوڑی۔یہی وجہ ہے کہ ان کی نظر التفات کی بنا پر آپ نے چند سالوں میں قرآن وحدیث، تفسیر وفقہ منطق وفلسفہ ہیئت وریاضی غرض یہ تمام ضروری علوم کی کتابیں ان سے پڑھ لیں اور نہایت ہی قلیل عرصہ میں ہر طرح کے دینی علوم میں کامل ہوگئے۔

جن ایام میں حضرت بابا فرید الدین مسعود ملتان میں دینی علم کے حصول میں شب وروز مصروف تھے۔ایک روز یوں ہوا کہ حضرت فرید الدین مسعود مسجد میں ایک کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے۔اس کتاب کا نام نافع تھا۔اسی اثناء میں اسی مسجد میں

Marfat.com

اچانک نماز پڑھنے کی غرض سے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے۔ حضرت خواجہ نے جب آپ کو کتاب پڑھتے ہوئے دیکھا تو پوچھا کہ اے جوان کیا پڑھتے ہو حضرت بابا فرید نے سر جھکائے ہوئے جواب دیا کہ یا حضرت نافع پڑھ رہا ہوں۔ حضرت خواجہ نے فرمایا کہ اے جوان تمہیں انشاء اللہ اس سے نفع ہوگا۔ یعنی نافع کتاب کا پڑھنا تمہارے لئے نافع ہی ہے۔

پھر حضرت فریدالدین مسعود نے مشتاق نگاہیں اٹھا کر حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی کی طرف دیکھا' دیکھنا کیا تھا کہ حضرت بابا کی قلبی کیفیت بدل گئی۔ درحقیقت حضرت خواجہ کی نگاہ کیمیا نے آپ کو اسی وقت اہل خلق کے لئے نافع کر دیا۔ اس کے بعد حضرت بابا فرید نے حضرت خواجہ کے قدموں پر سر رکھ کر کہا کہ یا حضرت مجھے تو اصل نفع آپ کی نگاہ کیمیا سے ہی ہوگا۔ حضرت خواجہ اس سے حضرت فریدالدین مسعود پر یک دم مہربان ہو گئے۔ ادھر حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی دلی چاہت اور تمناؤں کو حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی سے وابستہ کر دیا اس کے بعد حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمۃ اللہ علیہ جتنے روز ملتان میں مقیم رہے۔ حضرت بابا فرید الدین مسعود رحمۃ اللہ علیہان کی صحبت سے مستفیض ہوتے رہے۔ حضرت خواجہ کی بصیرت انگیز نگاہوں نے یہ محسوس کر لیا تھا کہ یہ سعادت مند نوجوان ایک جلیل القدر ولی اللہ بن جائے گا کیونکہ انہیں آپ کی پیشانی میں نور ولایت چمکتا ہوا نظر آیا۔ آخر کار ایک روز حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمۃ اللہ علیہد ہلی جانے کے لئے روانہ ہوئے تو حضرت فریدالدین مسعود رحمۃ اللہ علیہ بھی آپ کے ساتھ چل دیئے تھوڑا سا سفر کیا تھا کہ حضرت خواجہ نے فرمایا اے فرید ظاہری علوم کی تکمیل کے لئے کچھ عرصہ اور لگائیں اس کے بعد میرے پاس دہلی آ جانا۔ لہٰذا حضرت بابا فرید یہ حکم سنتے ہی واپس ملتان میں اپنی قیام گاہ پر آ گئے اور تحصیل علم میں مصروف ہو گئے۔ حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ خود فرماتے ہیں کہ میں جب ملتان سے

Marfat.com

دہلی گیا تو شیخ الاسلام قطب الدین بختیار کا کی کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے ان کے دست حق پرست پر بیعت کی جو نعمت اور عظمت میں نے ان میں دیکھی آج تک کسی میں نہ دیکھی تھی میں ان کا مرید ہو گیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ تیسرے روز انہوں نے مجھ پر اپنی عطاؤں اور کرم کے دروازے کھول دیئے اور فرمایا کہ اے فرید خوب ہوا کہ تم اپنا کام پورا کر کے میرے پاس آئے ہو۔ (راحت القلوب)

دوران سفر برصغیر اور دیگر ممالک کے جن شہروں اور علاقوں میں حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے گئے۔ ان میں سیوستان غزنی قندھار بلخ بخارا بدخشاں چشت دمشق بغداد بیت المقدس مکہ معظّمہ مدینہ منورہ اور کئی دوسرے مقامات بھی شامل ہیں۔ غرض یہ کہ آپ نے ہندو پاک کے علاوہ روس' ترکستان' افغانستان' ایران' عراق' شام' اردن اور سعودی عرب کے طویل و عریض ممالک کا سفر کیا۔

سیر و سیاحت کے بعد آپ واپس ملتان آئے اور وہاں سے اپنے آبائی قصبہ کھتوال میں گئے۔ آپ چند دن والدہ محترمہ کی خدمت اقدس میں گزارنے کے بعد ان سے دہلی جانے کی اجازت لی انہوں نے بڑی خوشی سے دعائیں دیتے ہوئے دہلی کی طرف روانہ کیا۔ والدہ ماجدہ سے رخصت ہونے کے بعد آپ سیدھے حضرت قطب الدین بختیار کا کی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے بڑی نیاز مندی سے ان سے ملاقات کی اور اس ملاقات میں آپ کی ان سے بیعت ہوئی۔ فوائد السالکین کی مجلس اول سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت بابا فرید سیر و سیاحت کے بعد حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس وقت انہوں نے حضرت خواجہ کی بیعت کی۔

کہا جاتا ہے کہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے مرشد حضرت خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی باطنی عطا کے بعد ہی آپ کے سر پر دستار خلافت باندھ دی تھی۔ لیکن کچھ عرصہ بعد حضرت قطب

Marfat.com

عالم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرید بابا فرید الدین مسعود رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی خلافت سے سرفراز فرمایا اور خلافت کی سند لکھ کر بھی عطا فرما دی مگر حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ سند خلافت ملنے کے باوجود اپنے مرشد کی حیاتی میں ان کی خدمت کرتے رہے اور ان کی زیر نگرانی راہ سلوک کی منازل طے کرتے رہے۔ اس کے بعد ہانسی میں آ کر کچھ عرصہ قیام کیا ہانسی کے بعد آپ پاکپتن میں آ کر قیام پذیر ہو گئے۔

۵ محرم الحرام ۶۶۴ھ ہجری کا دن حضور بابا صاحب نے سخت بے چینی اور تکلیف میں گزارا۔ مگر تمام نمازیں جماعت کے ساتھ ادا کیں اور تمام وظائف بھی پورے کئے پھر عشاء کی نماز جماعت سے پڑھ کر آپ پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ کچھ دیر کے بعد ہوش آیا آپ نے مولانا بدر الدین اسحٰق سے پوچھا کہ میں نے عشاء کی نماز پڑھ لی ہے۔ مولانا بدر الدین اسحاق نے جواب دیا کہ حضور تو عشاء کی نماز وتر کے ساتھ ادا کر چکے ہیں۔ اس کے بعد آپ پھر بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش میں آئے تو فرمایا میں دوسری مرتبہ نماز عشاء ادا کروں گا۔ خدا جانے پھر یہ موقع ملے یا نہ ملے۔ مولانا بدر الدین کہتے ہیں کہ اس رات آپ نے تین مرتبہ نماز عشاء ادا کی۔ پھر فرمایا نظام الدین دہلی میں ہے۔ میں بھی خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کی وفات کے وقت ہانسی میں تھا۔ پھر آہستہ سے میرے کان میں فرمایا کہ میرے انتقال کے بعد وہ خرقہ جو مجھے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی نے عنایت کیا تھا۔ وہ نظام الدین اولیاء کو پہنچا دینا۔ پھر آپ نے وضو کے لئے پانی منگوایا۔ وضو کیا اور دوگانہ ادا فرمایا پھر سجدے میں چلے گئے اور سجدے ہی میں آہستہ آواز سے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ پڑھتے آپ واصل حق الی الحبیب ہو گئے۔ اِنَّ لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک اسی جگہ پر کھودی گئی جہاں آپ کا وصال ہوا تھا اور یہ وہی مقام ہے جہاں آپ آج کل آپ کا مزار اقدس مرجع خلائق ہے۔ ہر سال آپ کا سالانہ عرس ۵ محرم میں منایا جاتا ہے۔

Marfat.com

اولیاء اللہ اور نیک لوگوں کے سفروں کے واقعات

اسفار اولیاء

علامہ عالم فقری

طاہر ندیم بٹ چیئرمین

(امور علمیہ کمیٹی چاہ میراں لاہور)

Marfat.com

اسفار اولیاء

سفر کی جمع اسفار ہے اور راہ حق کے طالبوں اور سالکوں اور صالحین کو اللہ کا قرب اور معرفت حاصل کرنے کے لئے زندگی میں سفر اختیار کرنے پڑے جس سے انہیں مختلف علاقوں مقامات ماحول آب وہوا اور اللہ کے بندوں کی پہچان حاصل ہوئی اولیاء اور صالحین نیک اور زاہد عابدوں کے سفروں کے واقعات درج ذیل ہیں۔

خواجہ حسن بصری کا روحانی طور پر سفر کرنا

حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں امام ابوعمر رحمتہ اللہ علیہ قرآن مجید پڑھایا کرتے تھے۔ایک مرتبہ ان کے پاس کوئی شخص قرآن مجید پڑھنے آیا۔آپ نے اس کو پڑھانے میں بخل وخیانت کا ارتکاب کیا۔اس جرم میں اللہ نے انہیں سارا کلام حکیم بھلا دیا۔ وہ روتے ہوئے خواجہ حسن بصری کے پاس گئے اور سارا معاملہ بیان کیا۔خواجہ حسن نے فرمایا اے شخص! تو حج کو روانہ ہو جا کیونکہ آج کل حج کے ایام ہیں اور جب تو حج سے فارغ ہو جائے تو مسجد خیف میں ایک بزرگ محراب میں بیٹھے ہوئے ملیں گے وہ درود و وظائف میں مشغول ہوں گے۔ وہ جب تک اپنے معمولات سے فارغ نہ ہو جائیں تو ان سے بات نہ کرنا۔ جب وہ فارغ ہو جائیں تو تم اپنی حاجت بیان کرنا۔ان کی دعا سے تمہیں پھر سے سارا قرآن حکیم ازبر ہو جائے گا۔ابوعمر نے خواجہ حسن کے حکم کی تعمیل کی، حج ادا کیا پھر مسجد خیف پہنچے اور مسجد کے محراب میں ایک بارعب بزرگ کو دیکھا۔ بہت سارے لوگ اس کے گرد بیٹھے ہیں۔

Marfat.com

تھوڑی دیر بعد سفید پاکیزہ لباس والا ایک شخص وہاں آیا۔ سب لوگ اس کے گرد بیٹھ گئے۔ کچھ دیر باتیں ہوئیں، اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا سفید لباس والا شخص وہاں سے چلا گیا۔ دوسرے لوگ بھی چلے گئے جب وہ بزرگ تنہا رہ گئے تو ابو عمر رحمتہ اللہ علیہ ان کے پاس پہنچے اور بعد از سلام ان کو اپنا سارا مسئلہ بیان کیا۔ پھر دعا کی درخواست کی، ان بزرگ نے آسمان کی طرف دیکھا اور دعا فرمائی۔ ابھی انہوں نے دعا ختم بھی نہ کی تھی کہ ابو عمر رحمتہ اللہ علیہ کو دوبارہ سارا قرآن مجید زبانی یاد ہو گیا۔ ابو عمر رحمتہ اللہ علیہ اتنے خوش ہوئے کہ ان بزرگ کے قدموں میں گر گئے۔ انہوں نے ابو عمر رحمتہ اللہ علیہ کو اپنے قدموں سے اٹھایا اور پوچھا تمہیں میرے پاس کس نے بھیجا ہے جواب دیا خواجہ حسن بصری نے، بزرگ بولے، خواجہ حسن بصری نے ہمارا پردہ فاش کیا ہے۔ ہم ان کا راز افشا کرتے ہیں یہ کہہ کر انہوں نے ابو عمر رحمتہ اللہ علیہ سے کہا ابھی تم نے سفید پوشاک والے شخص کو دیکھا تھا عرض کی جی ہاں دیکھا تھا۔ فرمایا وہ خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ تھے جو روزانہ بصرے سے ظہر کی نماز پڑھ کر مکہ پہنچتے ہیں۔ یہاں ہم لوگ وعظ و نصیحت اور درس دیتے ہیں اور جب عصر کی نماز کا وقت ہو جاتا ہے تو واپس بصرے چلے جاتے ہیں پھر فرمایا کہ حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ جن لوگوں کے امام ہوں ان کو ہم سے دعا کروانے کی کیا ضرورت ہے کیونکہ جن سے ہم خود سیکھتے ہیں وہ جن کے پاس ہوں ان کا ٹھکانہ ہی بہت بلند اور اعلیٰ وارفع ہوتا ہے۔

حج کے سفر کا واقعہ

حضرت مالک بن دینار رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حج کے لئے بیت اللہ جانے کا سفر کر رہا تھا کہ ایک شخص سے ملاقات ہوئی۔ اس کے پاس نہ تو کوئی توشہ تھا نہ پانی تھا اور نہ سواری۔ پاپیادہ ذوق وشوق میں راہ طے کر رہا تھا۔ میں نے اسے سلام کیا، اس نے میرے سلام کا جواب دیا پھر میں نے پوچھا اے جوان! تو کہاں سے آتا

Marfat.com

ہے؟ کہا اسی کے پاس سے۔ میں نے کہا، کہاں جاتا ہے؟ کہا اسی طرف۔ میں نے کہا توشہ کہاں ہے؟ کہا اسی کے ذمہ۔ میں نے کہا بھلا پانی اور توشہ کے بغیر راستہ کیونکر کٹے گا، تیرے پاس تو کچھ نظر نہیں آتا۔ کہاں ہاں! میں نے گھر سے نکلتے وقت پانچ حرف توشہ کے لئے لائے ہیں۔ میں نے کہا وہ کون سے ہیں؟ کہا قولِ خدا کہیعٰص میں نے کہا ان کے معنی؟ کہا کاف کے معنی کافی ہ کے معنی ہادی ے کے معنی جگہ دینے والا ع کے معنی عالم ص کے معنی صادق۔ جس کا مصاحب اور ساتھی کافی، ہادی، جگہ دینے والا، عالم اور صادق ہو وہ برباد نہ ہوگا اور نہ اسے خوف ہوگا اور نہ وہ سفر کا توشہ اور پانی لینے کا محتاج ہے۔ مالک بن دینار کہتے ہیں کہ جب میں نے اس کی باتیں سنیں تو اپنا کرتہ اتار کر پہنانا چاہا۔ اس نے انکار کیا اور کہا اے شیخ! دنیا کے کرتے سے ننگا رہنا بہتر ہے۔ دنیا کی حلال چیز میں حساب ہوگا اور اس کے حرام میں عذاب۔ جب رات ہوئی تو اس جوان نے اپنا منہ آسمان کی طرف کر کے کہا اے وہ خدائے کریم جسے طاعت خوش آتی ہے اور گناہ اس کا کچھ نقصان نہیں کرتا جو تجھے خوش آئے مجھے بخش اور میرے گناہ جو تجھے نقصان نہیں پہنچاتے بخش دے۔ جب لوگوں نے احرام باندھ کر لبیک کہی۔ میں نے اس سے کہا تم لبیک نہیں کہتے کہا اے شیخ! میں ڈرتا ہوں کہ میں تو لبیک کہوں اور جواب میں وہاں سے ''لا لبیک ولا سعدیک'' ہو (میں تیری بات نہیں سنتا اور نہ تیری طرف دیکھتا ہوں) یہ کہہ کر چل دیا۔ پھر میں نے منیٰ کے سوا اور کہیں نہیں دیکھا۔ وہ کہہ رہا تھا میرا دوست وہ ہے جسے میرا خون گرانا پسند ہے۔ اس کے واسطے میرا خون حل اور حرم میں حلال ہے۔ خدا کی قسم اگر میری روح کو معلوم ہو کہ کس سے تعلق ہے تو سر کے بل اس کے واسطے کھڑی ہو جائے اے ملامت کرنے والے! اس کی محبت میں مجھے ملامت نہ کر کیونکہ جو خوبی اور حسن میں اس میں دیکھتا ہوں اگر تو دیکھ پائے تو ہرگز نہ بچے بلکہ میری طرح اس کے عشق میں جان و دل قربان کر ڈالے۔ لوگوں نے تو عید کے دن بکرے اور مینڈھے قربان کئے اور میرے دوست نے میری

Marfat.com

جان کی قربانی کی پھر کہا خداوند! لوگوں نے قربانیاں کیں اور تجھ سے تقرب حاصل کیا۔ میرے پاس تو کوئی چیز بھی نہیں کہ جس کے ذریعہ سے تقرب حاصل کروں۔ ہاں ایک جان ہے جو تیری راہ میں قربان کرتا ہوں، تو میری طرف سے اسے قبول فرما، پھر زور سے ایک چیخ ماری اور مردہ ہو کر گر پڑا۔ ناگاہ ہاتف غیبی نے آواز دی۔ یہ خدا کا دوست ہے خدا کا مقتول ہے، خدا کی تلوار سے قتل ہوا ہے۔ مالک کہتے ہیں میں نے اس کی تجہیز و تکفین کر کے اسے دفن کیا اور اس رات نہایت درجہ پریشان سویا۔ خواب میں دیکھ کر اس سے پوچھا کہ خدا نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا، کہا وہ معاملہ کیا جو بدر کے شہیدوں کے ساتھ کیا بلکہ ان سے بھی زیادہ دیا۔ میں نے کہا زیادتی کی وجہ! کہا وہ لوگ تو کافروں کی تلوار سے مارے گئے اور میں خدائے جبار کی محبت میں۔ خدا اس سے راضی ہو۔

ایک عارف کے سفر کا واقعہ

حضرت شیخ عبدالواحد بن زید اور حضرت ایوب السختیانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک شام میں سفر فرما رہے تھے۔ انہوں نے ایک حبشی شخص کو دیکھا جو لکڑیوں کا بوجھ سر پر اٹھائے آیا۔ حضرت شیخ عبدالواحد نے اس سے پوچھا: تیرا رب کون ہے؟ حبشی: مجھ جیسے شخص سے آپ یہ پوچھ رہے ہیں یہ کہہ کر لکڑی کا بوجھ زمین پر رکھا اور آسمان کی طرف سر اٹھایا کہا اے پروردگار اسے سونا بنا دے چنانچہ لکڑیوں کا وہ بوجھ فوراً سونا بن گیا (مزید کہا) کیا آپ اسے دیکھ رہے ہیں؟ شیخ عبدالواحد: میں دیکھ رہا ہوں۔ حبشی: اے اللہ اسے پھر لکڑی بنا دے۔ یہ کہتے ہی پورا بوجھ پھر لکڑی بن گیا (پھر کہا) عارفین سے سوال کرتے رہو۔ ان کے عجائب ختم نہیں ہوتے۔ حضرت ایوب فرماتے ہیں میں اس حبشی کا کمال دیکھ کر حیرت میں ڈوب گیا اور اتنا شرمندہ ہوا جتنا کبھی نہیں ہوا تھا اور میں نے پوچھا کیا آپ کے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ انہوں نے اشارہ کیا فوراً ہمارے

Marfat.com

پاس ایک پیالہ آ گیا جس میں شہد تھا جو برف سے زیادہ سفید اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔ حبشی: لیجئے تناول کیجئے۔ یہ مکھیوں کے شکم سے نکلا ہوا نہیں ہے۔ ہم نے کھایا تو اس سے میٹھی کوئی شے ہمیں یاد نہ رہی۔ ہم نے تعجب کا اظہار کیا۔ حبشی: ایسی کرامتوں پر تعجب کرنے والا عارف نہیں ہوتا اور جو متعجب ہو جان لو کہ وہ اللہ سے دور ہے اور جو شخص کرامتیں دیکھ کر اللہ کی عبادت کرتا ہے وہ اللہ سے ناواقف ہے

(رضی اللہ تعالٰی عنہ و نفعنا بھم آمین)

حضرت عبدالواحد بن زیدؒ کے سفر کا واقعہ

حضرت عبدالواحد بن زید رحمتہ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ ہم لوگ ایک مرتبہ ایک کشتی میں سوار ہو کر سفر رہے تھے کہ ہوا کی گردش نے ہماری کشتی کو ایک جزیرے میں پہنچا دیا۔ ہم نے وہاں ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ کفر میں مبتلا ہے اور ایک بت کی پوجا کر رہا ہے۔ ہم نے اس سے پوچھا کہ تم کس کی پوجا کرتے ہو؟ اس نے بت کی طرف اشارہ کیا۔ ہم نے کہا کہ تیرا معبود خود تیرا بنایا ہوا ہے اور ہمارا معبود وہ ہے جس نے ہر ایک کو بنایا ہے اور جو تو نے اپنے ہاتھ سے بت بنایا ہے وہ پوجنے کے لائق نہیں ہے۔ اس نے کہا تم کس کی پرستش کرتے ہو؟ ہم نے کہا اس پاک ذات کی جس کا عرش آسمان کے اوپر ہے اس کی گرفت زمین پر ہے۔ اس کی عظمت اور بڑائی سب سے بالاتر ہے۔ کہنے لگا تمہیں اس پاک ذات کا علم کس طرح ہوا؟ ہم نے کہا اس نے ایک رسول صلی اللہ علیہ وسلم (قاصد) ہمارے پاس بھیجا جو بہت کریم اور شریف تھا۔ اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ سب باتیں بتائیں۔ اس نے کہا وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ ہم نے کہا کہ اس نے جب پیام پہنچا دیا اور اپنا حق پورا کر دیا تو اس مالک نے اس کو اپنے پاس بلا لیا تا کہ اس کے پیام پہنچانے اور اس کو اچھی طرح پورا کر دینے کا صلہ و انعام عطا فرمائے۔ اس نے کہا کہ اس رسول صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم نے تمہارے پاس کوئی علامت چھوڑی ہے؟ ہم نے کہا اس مالک کی پاک کلام ہمارے پاس چھوڑی ہے۔اس نے کہا مجھے وہ کتاب دکھاؤ۔ہم نے قرآن پاک لاکراس کے سامنے رکھا۔اس نے کہا میں تو پڑھا ہوانہیں ہوں تم اس میں سے مجھے کچھ سناؤ۔ہم نے ایک سورت سنائی وہ سنتے ہوئے روتا رہا یہاں تک کہ وہ سورت پوری ہو گئی۔اس نے کہا اس پاک کلام والے کا حق یہی ہے کہ اس کی نافرمانی نہ کی جائے۔ اس کے بعد وہ کفر سے توبہ کر کے مسلمان ہو گیا ہم نے اسے اسلام کے ارکان اور احکام بتائے اور چند سورتیں قرآن پاک کی سکھائیں۔ جب رات ہوئی عشاء کی نماز پڑھ کر ہم سونے لگے تو اس نے پوچھا کہ تمہارا معبود بھی رات کو سوتا ہے؟ ہم نے کہا وہ پاک ذات حَیٌّ الْقَیُّوْمُ ہے وہ نہ سوتا ہے نہ اس کو اونگھ آتی ہے (آیۃ الکرسی) وہ کہنے لگا تم کس قدر نالائق بندے ہو کہ آقا تو جاگتا رہے اور تم سو جاؤ۔ہمیں اس بات سے بڑی حیرت ہوئی۔ جب ہم اس جزیرہ سے واپس ہونے لگے تو وہ کہنے لگا کہ مجھے بھی اپنے ساتھ ہی لے چلو تا کہ میں دین کی باتیں سیکھوں ہم نے اپنے ساتھ لے لیا۔ جب ہم شہر عبادان میں پہنچے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا یہ شخص نومسلم ہے اس کے لئے کچھ معاش کا فکر بھی چاہئے۔ہم نے کچھ درم چندہ جمع کیا اور اس کو دینے لگے، اس نے پوچھا یہ کیا ہے؟ ہم نے کہا کچھ درم ہیں۔ان کو تم اپنے خرچ میں لے آنا۔ کہنے لگا لا الہ الا اللّٰہ !تم لوگوں نے مجھے ایسا راستہ دکھایا جس پر خود بھی نہیں چلتے۔ میں ایک جزیرہ میں تھا۔ایک بت کی پرستش کرتا تھا خدائے پاک کی پرستش بھی نہ کرتا تھا اس نے اس حالت میں بھی مجھے ضائع اور ہلاک نہیں کیا حالانکہ میں اس کو جانتا بھی نہ تھا پس وہ اس وقت مجھے کیونکر ضائع کر دے گا جبکہ میں اس کو پہچانتا بھی ہوں (اس کی عبادت بھی کرتا ہوں) تین دن کے بعد ہمیں معلوم ہوا کہ اس کا آخری وقت ہے۔ وہ موت کے قریب ہے۔ہم اس کے پاس گئے اس سے پوچھا کہ تیری کوئی حاجت ہو تو بتا۔کہنے لگا میری تمام حاجتیں اس پاک ذات نے پوری کر دیں جس نے تم لوگوں کو

Marfat.com

جزیرہ میں میری ہدایت کے لئے بھیجا تھا۔ شیخ عبدالواحد رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھ پر دفعتہً نیند کا غلبہ ہوا۔ میں وہیں سو گیا تو میں نے خواب میں دیکھا ایک نہایت سرسبز شاداب باغ ہے۔ اس میں ایک نہایت نفیس قبہ بنا ہوا ہے اس میں ایک تخت بچھا ہوا ہے۔ اس تخت پر ایک نہایت حسین لڑکی کہ اس جیسی خوبصورت عورت کبھی کسی نے نہ دیکھی ہوگی۔ یہ کہہ رہی ہے خدا کے واسطے اس کو جلدی بھیج دو۔ اس کے اشتیاق میں میری بے قراری حد سے بڑھ گئی۔ میری جو آنکھ کھلی تو اس نو مسلم کی روح پرواز کر چکی تھی۔ ہم نے اس کی تجہیز و تکفین کی اور دفن کر دیا جب رات ہوئی تو میں نے وہی باغ اور قبہ اور تخت پر وہ لڑکی اس کے پاس دیکھی اور وہ یہ آیت شریفہ پڑھ رہا تھا۔

وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ (رعد، ع۴)

اور فرشتے ان کے پاس ہر دروازہ سے آتے ہوں گے.....

اور ان کو سلام کرتے ہوں گے (جو ہر قسم کی آفت سے سلامتی کا مژدہ ہے) اور یہ اس وجہ سے کہ تم نے صبر کیا تھا (اور دین پر مضبوط جمے رہے) پس اس جہان میں تمہارا انجام بہت بہتر ہے۔

حق تعالیٰ شانہ کی عطا اور بخشش کے کرشمے ہیں کہ ساری عمر بت پرستی کی اور اس نے اپنے لطف و کرم سے موت کے قریب ان لوگوں کو زبردستی کشتی کے بے قابو ہو جانے سے وہاں بھیجا اور اس کو آخرت کی دولت سے مالا مال کر دیا۔

اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ

مالک الملک! جس کو تو دینا چاہے اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جس کو تو نہ دینا چاہے اس کو کوئی دینے والا نہیں۔

کشتی کے مسافر

Marfat.com

ایک بار حضرت شیخ عبدالواحد بن زید رحمتہ اللہ علیہ دریائے دجلہ کے کنارے سے گزر رہے تھے وہاں کچھ غریب لوگ کشتی کے انتظار میں بیٹھے تھے۔ فوراً ہی کشتی آ گئی۔ غریب لوگ کشتی میں چڑھنے لگے تو ملاح نے انہیں سخت لہجے میں مخاطب کرتے ہوئے کہا، ''تمہارے پاس کرایہ دینے کے لئے پیسے ہیں؟'' یہ سن کر غریبوں کے چہرے اتر گئے۔ وہ سب کے سب خالی جیب تھے۔ اس علاقے میں مزدوری کرنے آئے تھے لیکن جب مزدوری نہیں ملی اور شام سر پر آ گئی تو اپنے گھروں کو واپس جانے لگے۔ ''ہمارے پاس پھوٹی کوڑی بھی نہیں ہے۔ بس اللہ کے نام پر دریا کے پار اتار دو'' ملاح نے منہ بنا کر کہا، ''اگر میں اللہ کے نام پر مسافروں کو دریا پار کرانے لگا تو پھر کھاؤں گا کہاں سے؟ کوئی اور کشتی ڈھونڈو، شاید وہ تمہیں اللہ کے نام پر لے جائے۔'' حضرت شیخ عبدالواحد بن زید رحمتہ اللہ علیہ قریب ہی کھڑے ملاح اور غریبوں کی گفتگو سن رہے تھے جس سے آپ کو شدید اذیت پہنچ رہی تھی۔ آخر جن لوگوں کے پاس کرایہ دینے کے لئے پیسے تھے وہ کشتی میں سوار ہو گئے اور ملاح اپنا مخصوص خوشی کا گیت گاتا ہوا کشتی لے کر آگے بڑھ گیا۔ حضرت شیخ عبدالواحد بن زید رحمتہ اللہ علیہ ان غریبوں کے پاس آئے۔ وہ سب کے سب اداس بیٹھے تھے۔ آپ نے انہیں تسلی دیتے ہوئے فرمایا ''ایک کشتی چلی گئی تو کیا غم ہے؟ دوسری آ جائے گی۔'' حضرت شیخ عبدالواحد بن زید رحمتہ اللہ علیہ کے تسکین آمیز کلمات سن کر ایک غریب مسافر نے کہا، ''کشتیاں تو بہت ہیں مگر ان کے مالک بھی پیسے مانگیں گے۔'' ''چلو تم اس کشتی میں سوار ہو جاؤ جس کا مالک کرایہ نہیں مانگتا۔'' حضرت شیخ عبدالواحد بن زید رحمتہ اللہ علیہ نے محبت آمیز لہجے میں فرمایا۔ آپ کی بات سن کر سارے مسافر خوشی میں کھڑے ہو گئے اور پوچھنے لگے۔ ''اس کشتی کا مالک کہاں رہتا ہے؟ ہمیں اس کا پتا بتا دو۔ ہمارا روز کا آنا جانا ہے۔ اس طرح ہمارا کرایہ ہی بچ جائے گا۔'' حضرت شیخ عبدالواحد بن زید رحمتہ اللہ علیہ نے انتہائی جذب و سوز کے عالم میں فرمایا ''وہ مالک ہر جگہ رہتا ہے مگر لوگوں کو نظر نہیں

Marfat.com

آتا۔'' یہ کہہ کر آپ مڑے اور دریائے دجلہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا، ''اے دجلہ! ان غریب مسافروں کو اللہ کے نام پر راستہ دے دے'' تمام مسافر بڑی حیرت سے حضرت شیخ عبدالواحد بن زید رحمتہ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھ رہے تھے۔ دوسرے ہی لمحے ان کی نظروں کے سامنے ایک نا قابل یقین منظر تھا۔ دریائے دجلہ جو کچھ دیر پہلے موجیں مار رہا تھا اچانک سمٹنے لگا۔ پھر اس قدر سمٹا کہ اس میں ٹخنے ٹخنے پانی رہ گیا۔ حضرت شیخ عبدالواحد بن زید رحمتہ اللہ علیہ نے غریب مسافروں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا، ''اب تم بے خوف وخطر دریا کے پار اتر جاؤ۔'' یہ کہہ کر حضرت شیخ عبدالواحد بن زید رحمتہ اللہ علیہ آگے تشریف لے گئے۔ تمام مسافر شدید حیرت وسکوت کے عالم میں اس مرد خدا کو جاتے دیکھتے رہے جس کی زبان مبارک سے ادا ہونے والے چند الفاظ نے دریائے دجلہ کی ظاہری حالت بدل ڈالی تھی۔ پھر جب حضرت شیخ عبدالواحد نظروں سے اوجھل ہو گئے تو وہ مسافر دریا میں اتر گئے اور کسی دشواری کے بغیر دجلہ کے پار چلے گئے۔ پھر جیسے ہی آخری مسافر دریا سے باہر آیا دریا کا پانی بڑھنے لگا اور تھوڑی ہی دیر میں موجیں مارنے لگا۔ پھر اس سے زیادہ حیرت انگیز منظر وہ تھا کہ جب یہ غریب لوگ اپنے گھروں کو پہنچے تو ان کی بیویاں طرح طرح کے کھانے پکا رہی تھیں حالانکہ آج کسی کو بھی مزدوری نہیں ملی تھی اور ہر شخص اپنی جگہ سوچ رہا تھا کہ آج تو سوکھی روٹی ہی کھانا پڑے گی یا پھر فاقہ ہو جائے گا مگر ان کی توقع کے خلاف گھر سے ایسے لذیذ کھانوں کی خوشبو اٹھ رہی تھی کہ آج تک ان افلاس زدہ لوگوں کی زبانوں نے ایسے کھانوں کا ذائقہ بھی نہیں چکھا تھا۔ ان تمام لوگوں نے اپنی بیویوں سے ایک ہی سوال کیا۔ ''تمہارے پاس ان لذیذ غذاؤں کے پکانے کا سامان کہاں سے آیا؟'' بیویوں نے جواب دیا ''ہم نے کسی کی چوری نہیں کی ہے بلکہ اپنے پیسوں سے سارا سامان خریدا ہے'' شوہروں نے دوسرا سوال کیا، ''اور تمہارے پاس سامان خریدنے کے لئے پیسے کہاں سے آئے؟'' تمام بیویوں نے اپنے شوہروں کے اس سوال کا ایک

Marfat.com

ہی جواب دیا۔ ''اچانک دروازے پر دستک ہوئی دروازہ کھولا تو ایک بزرگ صورت انسان کھڑا تھا۔ میں نے اسے سوالی سمجھ کر کہا، ''بابا! معاف کرو، میرے شوہر مزدوری کرنے گئے ہیں، اس وقت تو تمہیں دینے کے لئے کچھ بھی نہیں۔'' اس شخص نے میری طرف ایک تھیلی بڑھائی اور آہستہ سے بولا، ''میں کچھ لینے نہیں دینے آیا ہوں۔ اسے رکھ لو، جب تمہارا شوہر آئے اور تم سے اس کے بارے میں پوچھے تو بتا دینا کہ حضرت شیخ عبدالواحد رحمتہ اللہ علیہ کے دوستوں میں سے ایک فقیر آیا تھا، وہ یہ تھیلی دے گیا ہے اور یہ بھی کہہ دینا کہ آئندہ اللہ کے نام پر اللہ ہی سے مانگنا، کسی بندے سے سوال نہ کرنا۔'' ''یہ کہہ کر وہ شخص چلا گیا۔ پھر میں نے تھیلی کھول کر دیکھی تو اشرفیوں سے بھری ہوئی تھی۔'' یہ سن کر سب لوگ حیرت زدہ رہ گئے اور انہوں نے اپنی بیویوں کو پورا واقعہ سنا دیا۔ اس کے بعد ان لوگوں کی دنیا ہی بدل گئی وہ خوش حال بھی ہو گئے اور احکام شریعت کی پابندی بھی کرنے لگے۔

حضرت سفیان ثوری کا سفر حج

ایک مرتبہ سفیان ثوری حج پر تشریف لے جا رہے تھے۔ ایک جگہ آپ نے دیکھا کہ ابو جعفر منصور بھی اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ خیمہ زن تھا۔ نماز کا وقت تھا سب لوگ با جماعت نماز ادا کرنے لگے۔ صف میں سفیان ثوری کو جگہ ابو جعفر منصور کے ساتھ ملی۔ دوران نماز جعفر نے اپنا ہاتھ کئی مرتبہ اپنی ڈاڑھی پر پھیرا۔ بعد نماز سفیان ثوری نے جعفر سے کہا۔ تمہاری نماز قبول نہیں ہوئی اور ایسی نماز قیامت کے روز انسان کے منہ پر ماردی جائے گی۔ جعفر منصور سخت برہم ہوا اور بولا کہ ''کہ میں تمہاری اس گستاخانہ طرز گفتگو سے سخت نالاں ہوں۔'' سفیان بولے۔ ''حق گوئی کو گستاخی کہنا زیادتی ہے تو صرف خلیفہ ہونے کی وجہ سے میری حق بات کو زیادتی کہہ رہا ہے جب کہ میں نے بالکل حقیقت کہی ہے۔''

Marfat.com

ابو جعفر منصور اس وقت تو چپ ہو گیا مگر بعد میں درباریوں اور حواریوں کی شہ پر اس نے سفیان ثوری کو قتل کروانے کا پروگرام سوچا اور جلاد کو حکم دیا کہ سفیان ثوری کو فی الفور پھانسی دے دی جائے کیونکہ میں سفیان کا خون زمین پر بہانا نہیں چاہتا لہٰذا پھانسی کی سزا تجویز کی گئی ہے۔ جلاد حسب حکم بڑھئی کو پھانسی گھر بنانے کے لئے اپنے ساتھ لے کر سفیان ثوری کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔ جب وہ دونوں جنگل میں پہنچے تو انہوں نے سفیان ثوری کو بلند پایہ عالموں فضیل بن عیاض اور سفیان عیسنیہ کے ہمراہ دیکھا۔ سفیان ثوری اس وقت استراحت فرما رہے تھے۔ آپ کا سر فضیل بن عیاض کی ران پر اور پاؤں سفیان عیسنیہ کی گود میں تھے۔ ان دونوں حضرات نے بڑھئی اور جلاد کو روکا اور کہا کہ سفیان ثوری کی بیداری کا انتظار کرو مگر جلاد مصر تھا کہ میں فی الفور پھانسی دینے کے حکم کا پابند ہوں۔ اس گفتگو کی وجہ سے سفیان ثوری کی آنکھ کھل گئی۔ ان کو ابو جعفر منصور کا فرمان پڑھ کر سنایا گیا۔

آپ نے فرمایا ٹھیک ہے، میں پھانسی چڑھنے کے لئے تیار ہوں۔ ادھر پھانسی گھر تیار ہو رہا تھا ادھر سفیان سجدہ ریز ہو کر خدا کے حضور دعا میں مصروف تھے کہ ''اے خداوند عالم اگر میں نے خلیفہ ابو جعفر منصور سے گستاخی واقعی کی ہے تو مجھے اس سزا کو قبول کرنے میں کوئی عذر نہیں ہوگا اور اگر میں بے خطا اور بے گناہ ہوں تو میری دستگیری فرما اور مجھے اس سزا سے بچا۔ آپ دعا سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ جلاد نے آپ کو پکارا کہ پھانسی گھر تیار ہے لہٰذا آپ پھانسی کے لئے آئیں۔ آپ نے جلاد سے کہا کہ ''میرا مقدمہ خدا کی عدالت میں پہنچ چکا اور اس نے فیصلہ کرنے کے لئے ابو جعفر منصور کو اپنے پاس طلب کر لیا ہے لہٰذا اس کا یہ حکم اب موقوف ہو چکا ہے اس لئے تو مجھے پھانسی لگا کر گناہ کے ارتکاب سے بچ۔ جلاد کیونکہ آپ کو پھانسی لگانے کا پابند تھا۔ اس نے آپ کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ ابھی یہ تکرار ہو رہی تھی کہ جلاد کو درباریوں کی طرف سے پیغام دیا گیا کہ ابو جعفر اچانک وفات پا گئے ہیں اور ان کی جگہ ان کے بیٹے مہدی نے

Marfat.com

سنبھال لی ہے۔ یہ سن کر جلاد نے آپ کی جان چھوڑ دی۔ ابو جعفر کا بیٹا مہدی آپ سے باخبر تھا۔ چنانچہ عنان خلافت سنبھالتے ہی اس نے سفیان ثوری کو طلب کیا مگر آپ روپوش ہو چکے تھے۔

مہدی آپ کو مسلسل تلاش کر رہا تھا مگر آپ ہنوز روپوش تھے۔ لوگ آپ سے اس روپوشی اور مہدی کے سامنے سے پہلو تہی کا سبب پوچھتے۔ آپ جواب دیتے۔ ''وہ مجھے اہم عہدے پر فائز کرے گا اور میں وہ فرائض انجام نہ دے سکوں گا۔'' اسی دوران آپ کی ملاقات مہدی کے ایک مقرب سے ہوگئی۔ آپ نے اس کے ساتھ مہدی کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے پوچھا ''کیا تم مہدی کی صحبت میں کراہت محسوس نہیں کرتے؟''۔ اس نے نفی میں جواب دیا۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ ''مہدی کی بد اعمالیوں میں تم سب لوگ شریک ہو۔ تم اس کو بیش قیمت زرتار پوشاک سے نہیں ٹوکتے۔ نوکروں اور خدام کو فضول خرچی سے نہیں روکتے۔ حالانکہ بیت المال اس کے پاس مسلمانوں کی امانت ہے جس میں وہ خیانت کرتا ہے لیکن تم سب دیکھتے ہو۔''

اس شخص کو سخت غصہ آیا۔ اس نے کہا۔ ''اس قسم کی جواب طلبی ہم تو امیر المومنین سے کرنے سے رہے۔ آپ خود ہی اس کو مل کر اس کی گوشمالی کر سکتے ہیں تو کر لیں ویسے بھی وہ آپ کا متلاشی ہے۔'' یہ کہہ کر وہ شخص واپس دربار مہدی میں چلا گیا۔ اب سفیان ثوری کو خیال ہوا کہ یہ شخص اب سارا ماجرا مہدی کو سنائے گا۔ آپ کے دوستوں نے آپ کو مشورہ دیا کہ آپ یہ جگہ چھوڑ کر کہیں اور روپوش ہو جائیں تا کہ مہدی کے آدمی آپ کو تلاش نہ کر سکیں۔ مگر آپ نے انکار کر دیا اور کلمہ حق کہنے کے لئے سینہ سپر ہو گئے۔ خلیفہ مہدی کے آدمی تلاش کرتے کرتے آپ تک پہنچ ہی گئے اور مہدی کے دربار میں آپ کو پیشی کا حکم سنایا۔ سفیان ثوری نے جواب دیا۔ ''میں تو آپ ہی لوگوں کا منتظر تھا لہٰذا چلئے میں تیار ہوں۔'' جب آپ دربار میں پہنچے، وہاں آپ نے اس مقرب مہدی کو دیکھا تھا جس سے آپ کی ملاقات اور تلخ گفتگو ہو چکی تھی۔ آپ نے

Marfat.com

شاہی کروفر کو نظر انداز کرتے ہوئے دربار کے حاضرین کو السلام علیکم کیا اور مہدی کے سامنے بیٹھ گئے۔ مہدی کے باڈی گارڈ جو کہ برہنہ تلوار تھامے ہوئے تھا فوراً مہدی کے آگے عرض گزار ہوا اور سفیان ثوری کی گردن مارنے کی اجازت طلب کی مگر مہدی نے اس کو روکا اور کہا میں سفیان ثوری سے چند باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ خلیفہ مہدی نے سوال کیا۔ ''سفیان ثوری! میں نے سنا ہے کہ میرے والد ابو جعفر منصور کا انتقال آپ کی بددعا سے ہوا ہے؟'' سفیان ثوری نے جواب دیا۔ ''میں نے اس کو کبھی بددعا نہیں دی اس کی موت خدا کی پکڑ کی وجہ سے ہوئی ہے۔'' مہدی نے دوسرا سوال یہ کیا۔ ''پھر آپ کی روپوشی کی کیا وجہ ہے؟''

سفیان ثوری نے جواب دیا۔ ''میں دنیا دار نہیں ہوں تمہارے درباری مجھ سے حسد کی وجہ سے ناخوش ہیں اور مجھے تمہارے ذریعے ذلیل و خوار کر کے تمہارا نامۂ اعمال خراب کرنے کے درپے ہیں جو کہ میں نہیں چاہتا۔ اس لئے میں نے روپوشی اختیار کی ہوئی ہے۔'' مہدی نے تیسرا سوال کیا ''سفیان اب تو میرے قبضہ و اختیار میں ہے۔ اب تم اپنی گستاخیوں اور بدعنوانیوں کی سزا سے کس طرح بچ سکتے ہوں۔ تم اب بھی شاہی آداب کو بالائے طاق رکھ کر اکڑے کھڑے ہو۔'' سفیان ثوری نے جواب دیا۔ ''تم کو میرے قتل اور رہائی کا اختیار ہے مگر اس عزیز و منتقم حاکم کو بھی یاد رکھ جو تم سے زیادہ حق و باطل کا فیصلہ کرنا جانتا ہے۔'' آپ کے جواب سے وزیر بڑا مشتعل ہوا اور آپ کے قتل کی اجازت طلب کی مگر مہدی نے اس کو سختی سے حکم دیا کہ تم خاموش رہو میں ایسے شخص کو جو کہ خدا رسیدہ ہو اس کو قتل کر کے اپنی دنیا اور آخرت خراب کروں۔ تم میرے اور سفیان کے معاملہ میں اپنی زبان بند رکھو۔'' اس کے بعد مہدی نے آپ کو کوفہ کا قاضی بنانے کا فرمان جاری کیا اور لکھا کہ سفیان یہ حکم جاری کر کے ہم نے تم پر کوئی احسان نہیں کیا تم اس منصب کے اہل تھے لہٰذا تمہیں اس پر فائز کیا۔''

سفیان حکم نامہ لے کر دربار سے نکلے اور رونے لگے کہ جو شخص لوگوں پر حاکم بنایا

Marfat.com

گیا ہے وہ چھری کے بغیر ذبح کر دیا گیا ہے۔ یہ کہہ کر آپ نے فرمان پھاڑ کر دجلہ دریا میں پھینک دیا اور فرمایا کہ قاضی بن کر میں خلیفہ کے عیوب و جرائم اپنے کندھے پر نہیں لینا چاہتا۔ اس کے بعد آپ ایسے روپوش ہوئے کہ باوجود کوشش بلیغ کے آپ کو مہدی تلاش نہ کر سکا۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ کے سفر کا واقعہ

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ سفر کر رہے تھے دوران سفر ایک میدان ایسا آیا کہ جہاں پر آپ کے پاس پانی ختم ہو گیا دور دور تک پانی کا کوئی نشان نہ تھا آپ کو سخت پیاس لگی ہوئی تھی اتفاق سے آپ کے پاس سے ایک بدوی گزرا جس کے پاس پانی سے بھرا ہوا مشکیزہ تھا۔ آپ نے اس سے پانی مانگا تو وہ کہنے لگا کہ میں پورا مشکیزہ پانچ درہم میں دوں گا، اس کے اس بے رحمانہ انداز پر امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کو بہت غصہ آیا مگر چونکہ مجبوری تھی، پیاس بھی شدت سے لگی ہوئی تھی آپ نے بڑی خوشی سے اس کو پانچ درہم ادا کئے اور پورے مشکیزہ کا پانی اس سے خرید لیا۔ اس کے بعد آپ نے اس بدوی کو روغن زیتون ملے ہوئے ستو پیش کئے وہ بڑا خوش ہوا اور خوب پیٹ بھر کر کھا گیا، ستو تو ویسے ہی پیاس لگا دیتے ہیں اور پھر اس پر طرہ یہ کہ اس میں روغن زیتون ملا ہوا تھا کھاتے ہی بدوی کو شدید پیاس محسوس ہوئی جو اس کی برداشت سے باہر تھی، اب اس نے امام صاحب سے پانی مانگا چونکہ امام صاحب اس کو سبق سکھانا چاہتے تھے اس لئے آپ نے فرمایا کہ میں تو پانچ درہم میں ایک گلاس پانی دوں گا لینا ہے تو لو ورنہ اپنی راہ پکڑو، بدوی پیاس کے غلبہ کی وجہ سے بے حال ہو رہا تھا مجبوراً اس نے پانچ درہم ادا کر کے ایک گلاس پانی لیا۔

عارفوں کی سیر

Marfat.com

حضرت شیخ عبدالواحد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں بیت المقدس کے لئے روانہ ہوا راستہ بھول گیا۔ اچانک ایک عورت ملی، میں نے اس سے پوچھا اے مسافر عورت! کیا تو بھی راستہ بھول گئی ہے؟ جواب: اس کا آشنا، مسافر کیسے ہوسکتا ہے؟ اور اس کی محبت رکھنے والا راستہ کیسے مل سکتا ہے شیخ فرماتے ہیں کہ اس کے کہنے کے بموجب میں زیادہ سے زیادہ سات قدم چلا ہوں گا کہ بیت المقدس کی مسجد نظر آ گئی میں نے ہاتھ سے آنکھوں کو ملا کہ شاید مجھے اشتباہ ہو رہا ہے خاتون بولیں: ''اے شخص تیری سیر زاہدوں کی سیر ہے اور میری سیر عارفوں کی، زاہد چلتا ہے، عارف پرواز کرتا ہے اور چلنے والا بھلا اڑنے والے کو کب پا سکتا ہے؟ یہ کہہ کر غائب ہوگئی، میں نے پھر انہیں نہیں دیکھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہما و نفعنا بہما آمین)

حضرت عبداللہ بن مبارک کا سفر حج

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمتہ اللہ علیہ حج بیت اللہ کو تشریف لے گئے حج سے فراغت کے بعد آپ بیت اللہ میں سو گئے آپ نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے آپس میں گفتگو کر رہے ہیں ایک نے دوسرے سے سوال کیا کہ اس سال کتنے لوگوں نے حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی ہے اور کتنے افراد ایسے ہیں کہ جن کے حج کو شرف قبولیت ملا ہے؟ دوسرے فرشتے نے جواب دیا کہ اس سال چھ لاکھ افراد نے حج کی ادائیگی کی ہے مگر ان میں کسی کا بھی حج قبول نہیں ہوا سوائے دمشق کے ایک موچی کے جو حج میں تو شریک نہیں ہوا مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے حج کو شرف قبولیت بخشا اور اس کے صدقے میں سب کا حج قبول کرلیا۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمتہ اللہ علیہ خواب دیکھنے کے بعد جب بیدار ہوئے تو آپ کو اس موچی سے ملنے کا اشتیاق ہوا چنانچہ آپ دمشق پہنچے اور موچی سے ملاقات کی اس سے دوران گفتگو اس کے حج کے بارے میں پوچھا تو اس نے سب

Marfat.com

سے پہلے اپنا نام اور پیشہ بتایا پھر اس نے آپ کا نام پوچھا تو آپ نے بتایا کہ میرا نام عبداللہ بن مبارک ہے۔ نام سنتے ہی وہ موچی چیخ مار کر بے ہوش ہو گیا پھر جب ہوش میں آیا تو اپنا واقعہ اس طرح سے بیان کیا کہ ایک مدت سے میرے دل میں حج کی خواہش تھی اور اس مقصد کے لئے میں نے تین سو درہم بھی جمع کر لئے تھے مگر ایک روز میرے ہمسایہ کے گھر کے کھانا پکنے کی خوشبو آئی تو میری بیوی نے کہا کہ اس کے ہاں سے تم بھی مانگ لاؤ تا کہ ہم بھی کھالیں چنانچہ میں اس ہمسایہ کے گھر گیا اور اس سے کہا کہ آپ نے آج جو کچھ پکایا ہے اس میں سے مجھے بھی دیں اس نے کہا کہ وہ کھانا آپ کے کھانے کے لائق نہیں ہے کیونکہ میں اور میرے اہل خانہ سات دن سے فاقہ کشی میں مبتلا تھے تو میں نے آج مجبوراً مردہ گدھے کا گوشت پکا لیا ہے۔ یہ سن کر میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے کانپ اٹھا اور واپس اپنے گھر آیا وہاں سے میں نے اپنی تمام جمع شدہ رقم لی اور اس ہمسایہ کو دے دی دل میں یہ تصور کر لیا کہ ایک مسلمان کی مدد کرنا گویا میرے حج کے برابر ہے۔ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمتہ اللہ علیہ نے یہ واقعہ سنا تو فرمایا، خواب میں فرشتوں نے واقعی درست کہا تھا اور اصل میں اللہ ہی قضا وقدر کا مالک ہے۔

حضرت ابراہیم بن ادھمؒ کے سفر کا واقعہ

کسی نے حضرت ابراہیم بن ادھم رحمتہ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ کو کبھی اپنے مقصد میں کامیابی ہوئی ہے؟ حضرت ابراہیم بن ادھم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا دو مرتبہ اپنے مقصد میں کامیابی ہوئی ہے۔ ایک اس وقت جب میں ایک کشتی میں سفر کر رہا تھا اور مجھے کسی نے شناخت تک نہ کیا کیونکہ میں نے پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور بال بڑھے ہوئے تھے۔ ایسی حالت میں کشتی کے سارے مسافر میرا مذاق اڑاتے رہے۔ کشتی کے مسافروں میں ایک مسخرہ بھی تھا۔ وہ الٹی سیدھی حرکتیں

Marfat.com

کرتا ہوا میرے قریب آتا اور میرے سر کے بال نوچتا، اکھاڑتا اور میرے ساتھ بیہودہ مذاق کرتا اس کے اس طرح کرنے سے میری مراد پوری ہوئی اور اپنے بوسیدہ کپڑوں سے مجھے بے انتہا خوشی ہوئی۔ یہاں تک کہ میری خوشی انتہا کو پہنچ گئی۔ جب اس مسخرے نے اٹھ کر مجھ پر پیشاب کر دیا اور دوسری بار اس وقت مجھے مقصد میں کامیابی ہوئی جب میں ایک گاؤں میں تھا اور وہاں بڑے زور کی بارش ہو رہی تھی۔ موسم بھی سردی کا تھا۔ سردی سے میرا جسم ٹھٹھر سا گیا اور میرے جسم پر گدڑی تھی وہ بھی بھیگ گئی تھی۔ میں نے سردی اور بارش سے بچنے کے لئے ایک مسجد کی طرف رخ کیا لیکن مسجد میں مجھے ٹھہرنے کی اجازت نہ دی گئی۔ پھر دوسری مسجد کی طرف چلا گیا لیکن وہاں بھی نہ ٹھہرنے دیا گیا۔ اس کے بعد تیسری مسجد میں گیا اور وہاں بھی میرے ساتھ وہی سلوک ہوا۔ میں عاجز آ گیا اور سردی میری برداشت سے باہر ہو گئی آخر کار تنگ آ کر میں ایک حمام کی بھٹی کے آگے بیٹھ گیا اور اپنا بھیگا ہوا لباس سکھانے کے لئے آگ کے سامنے کر دیا اس کوشش میں آگ اور دھواں مجھ پر پڑا جس سے میرے کپڑے اور چہرہ سیاہ ہو گیا۔ اس رات بھی میں نے اپنی مراد پالی۔

حضرت معروف کرخی کے سفر کا واقعہ

حضرت معروف کرخی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ دوران سفر میں نے جنگل میں ایک خوبصورت نوجوان دیکھا ان کی خوبصورت زلفیں تھیں اور سر پر ایک چادر اوڑھے ہوئے تھا اور بدن پر کتان کا ایک کرتہ تھا اور پاؤں میں تسمہ دار جوتا تھا۔ میں اسے دیکھ کر متعجب ہوا۔ ایسے جنگل میں اس کا یہ لباس تھا۔ میں نے کہا السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہٗ۔ اس نے کہا وعلیکم السلام و رحمتہ اللہ و برکاتہٗ چچا صاحب۔ میں نے پوچھا اے جوان! تو کہاں کا رہنے والا؟ کہا دمشق کا رہنے والا ہوں۔ میں نے کہا کب سے وہاں سے نکلے ہو؟ کہا آج ہی چاشت کے وقت، مجھے تعجب ہوا کیونکہ اس جگہ

Marfat.com

سے جہاں میں نے اسے دیکھا تھا دمشق کئی منزل پر تھا۔ میں نے کہا، کہاں جاؤ گے؟ کہا مکہ معظّمہ کو انشاءاللہ تعالیٰ۔ میں سمجھ گیا کہ وہ اٹھایا ہوا جا رہا ہے اور اسے رخصت کر کے چلا گیا۔ تین سال تک میں نے اسے نہ دیکھا ایک دن میں اپنے گھر میں بیٹھا اس شخص کے معاملے میں فکر کرتا تھا کہ نہ معلوم میرے جدا ہونے کے بعد اس کا کیا حال ہوا۔ تو ناگاہ دروازے پر دستک دینے کی آواز آئی۔ میں نکل آیا تو وہی شخص تھا میں نے سلام کیا اور اس کو گھر لے آیا اس وقت وہ شخص ننگے سر اور ننگے پاؤں تھا اور بدن پر کھجور کا کرتہ پہنا ہوا تھا میں نے پوچھا کیا خبر ہے؟ کہا اے استاد! مجھے اپنے فعل اور معاملے کی اللہ تعالیٰ اطلاع نہیں کرتے ہیں، کبھی میرے ساتھ ملاطفت اور نرمی ہے، کبھی مجھ پر اپنی ہیبت طاری کرتے ہیں، کبھی مجھ کو بھوکا رکھتے ہیں کبھی کھلاتے ہیں۔ کاش مجھ کو اپنے اولیاء کے اسرار پر مطلع فرماتے، پھر جو چاہتے کرتے اور پھر وہ بہت روئے۔ حضرت معروف کرخی فرماتے ہیں کہ اس کی باتوں سے مجھے بھی رونا آیا اور میں نے کہا میرے بعد تم پر کیا ماجرا گزرا کچھ بیان کرو۔ کہا افسوس اسے ظاہر کر دوں وہ چاہتا ہے کہ پوشیدہ رکھوں۔ ہاں پہلا کام جو میرے ساتھ میرے مولا و مالک نے کیا وہ یہ ہے کہ مجھے تیس دن تک بھوکا رکھا۔۔ اس کے بعد میں ایک کھیرے کے کھیت پر ایک گاؤں میں پہنچا۔ دیکھا تو خراب کھیرے کھیت میں سے چن کر پھینکے گئے تھے۔ میں ان میں سے چن چن کر کھا رہا تھا۔ اتنے میں کھیت کا مالک آیا اور ایک کوڑا لے کر میری پشت پر مارنے لگا اور کہتا جاتا تھا اے چور! تیرے سوا کھیت کو کسی نے خراب نہیں کیا ہے۔ میں کئی روز سے تیری تلاش میں ہوں۔ اب میں نے تجھے پکڑ لیا ہے۔ وہ مجھے مار رہا تھا کہ اتنے میں ایک سوار گھوڑا دوڑاتا ہوا اس کے سر پر آ پہنچا اور کوڑا اس کے ہاتھ سے چھین کر کہا کہ اولیاءاللہ پر حملہ کرتا ہے اور انہیں مار کر ان کی اہانت کرتا ہے اور انہیں چور کہتا ہے۔ جب کھیت والے نے یہ حال دیکھا تو میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گیا اور جتنی خاطر اور عزت ممکن تھی سب اس نے میرے ساتھ کی اور معافی چاہی جبکہ میں اس

Marfat.com

کے پاس چور سے ولی بن گیا۔ اتنا جملہ نہ کہنے پائے تھے کہ دروازہ کے ٹھوکنے کی آواز آئی اور وہی کھیت والا آیا اور اپنا سارا مال فقراء پر تقسیم کر دیا۔ وہ شخص بڑا مالدار تھا اور وہ اس جوان کے ساتھ ہولیا۔ دونوں حج کو گئے اور جنگل میں دونوں نے وفات پائی۔

سمندری جہاز کا سفر

حضرت ابراہیم بن ادھم رحمتہ اللہ علیہ ایک مرتبہ سمندری جہاز میں بیٹھے سفر کر رہے تھے۔ ایک کمبل آپ نے اپنے جسم مبارک پر لپیٹا ہوا تھا اور مراقبہ کی حالت میں تھے سفر شروع کئے ابھی تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کہ سخت طوفانی ہوائیں چلنا شروع ہو گئیں یہاں تک کہ جہاز کے ڈوبنے کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ جہاز میں سوار تمام مسافروں میں ہلچل مچ گئی ہر طرف گھبراہٹ اور افراتفری پھیلی ہوئی تھی مگر حضرت ابراہیم بن ادھم رحمتہ اللہ علیہ خاموش اور سکون و اطمینان سے تشریف فرما تھے تمام مسافر آپ کی خدمت میں بھاگے ہوئے آئے اور آپ سے کہنے لگے کہ یہ کیسی عجیب بات ہے کہ ہم ہلاکت کے طوفان میں گھرے ہوئے ہیں سخت طوفانی ہواؤں سے جہاز کے غرق ہونے کا خطرہ بڑھتا جا رہا ہے اور آپ اطمینان سے سو رہے ہیں۔ حضرت ابراہیم بن ادھم رحمتہ اللہ علیہ نے اپنا سر مراقبے سے اٹھایا اور فرمایا، اے اللہ! ہم نے تیری قدرت کاملہ کو دیکھ لیا ہے اب اپنے فضل و کرم سے ہمیں معاف فرما۔ آپ نے یہ الفاظ ادا فرمائے ہی تھے کہ اسی وقت طوفانی ہوائیں چلنا بند ہو گئیں اور جہاز سکون کے ساتھ اپنی منزل کی طرف چلنا شروع ہو گیا۔

روحانی تصرف

ایک دن حضرت ذوالنون مصری چند ساتھیوں کے ساتھ دریائے نیل میں کشتی پر جا رہے تھے اس وقت دستور کے مطابق کشتیوں کا مقابلہ ہو رہا تھا۔ مصریوں کا دستور

Marfat.com

تھا کہ وہ کشتیوں میں سوار ہوتے اور جب کوئی دوسری کشتی قریب آتی تو اس میں سوار لوگ گانے بجانے کا شغل کرتے اور خوب شور وغل مچاتے۔ چنانچہ کوئی کشتی حضرت ذوالنون مصری کی کشتی کے قریب آئی اور اس میں سوار گانے بجانے والوں نے خوب شور وغل اور ہنگامہ کیا تو حضرت ذوالنون مصری کے شاگردوں نے عرض کیا۔ یا شیخ! ان کے لئے یہ دعا کیجئے کہ اے اللہ تعالیٰ ان سب کو غرق کر دے تا کہ ان کی ہنگامہ آرائی سے لوگوں کو نجات حاصل ہو۔ حضرت ذوالنون مصری کھڑے ہو گئے اور ہاتھ اٹھا کر دعا کی یا اللہ! جس طرح تو نے ان لوگوں کو دنیا میں خوشیاں بخشی ہیں اسی طرح اس جہاں میں بھی ان کو خوشی ومسرت عطا فرما۔ شاگردوں نے یہ دعا سنی تو حیرت زدہ ہو گئے اور جب وہ کشتی اور زیادہ قریب آئی اور ان کی نظریں حضرت ذوالنون مصری پر پڑیں تو بے اختیار رونے لگے، انہوں نے اسی وقت ساز وغیرہ توڑ دیئے اور تائب ہو گئے۔

ایک عابد سے ملاقات

حضرت ذوالنون مصری رحمتہ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ میرے سامنے ایک عربی شخص کی بہت تعریف کی گئی، اس کے بلند مرتبہ اور حسن کلام کی خوبی کا تذکرہ بڑے اچھے انداز سے کیا گیا، وہ معرفت کے بارے میں جو گفتگو کیا کرتے تھے اس کی خوبی کے بارے میں مجھے بتایا گیا، اس سے مجھے اشتیاق ہوا کہ میں ان سے ملاقات کروں، چنانچہ میں ایک طویل سفر طے کرنے کے بعد ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور چالیس یوم تک ان کی خدمت میں رہا، وہ ہر وقت عبادت الٰہی میں مشغول رہا کرتے، ان کی عبادت الٰہی میں مشغولیت کی وجہ سے مجھے یہ موقع ہی نہ مل سکا کہ میں ان کے علم سے فیض حاصل کر سکتا۔ ایک روز انہوں نے میری طرف توجہ فرمائی اور مجھے دیکھ کر فرمایا، یہ شخص کہاں کا رہنے والا ہے؟ میں نے ان کو اپنے بارے میں بتایا، تو

Marfat.com

فرمانے لگے کہ میرے پاس کس لئے آئے ہو؟ میں نے کہا میں اس لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ سے ایسا علم حاصل کروں کہ جو مجھے اللہ تعالیٰ کی راہ دکھا دے۔ فرمانے لگے! اللہ تعالیٰ سے ڈر اور اس سے مدد مانگ اور اسی پر توکل کر، وہی حمد و تعریف کے لائق ہے۔ حضرت ذوالنون مصری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد انہوں نے خاموشی اختیار کر لی میں نے ان سے کہا، اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے کچھ مزید ارشاد فرمایئے میں مسافر آدمی ہوں بڑی دور سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں میرے دل میں چند سوالات پیدا ہوئے ہیں ان کے بارے میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں۔

وہ بزرگ فرمانے لگے تم طالب علم ہو یا عالم ہو یا مناظر ہو؟ میں نے کہا میں محتاج طالب علم ہوں۔ فرمانے لگے، پھر طالب علم ہی رہو اور سوال کا ادب ملحوظ خاطر رکھو، اس لئے کہ تم اگر آداب میں نقصان اور تعدی کرو گے تو استاد کا نفع تم سے چلا جائے گا عقل مند علماء کرام اور صوفیائے کرام سچائی اور وفا کی راہ پر چلتے ہیں اور قرب اور صفائی کے قدم سے غم اور مصیبت کے جنگل کاٹتے ہیں اور دونوں جسم کی عافیت اور لذت حاصل کرتے ہیں۔ میں نے کہا، اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے اس مرتبہ پر بندہ کب پہنچتا ہے؟ ارشاد فرمایا، جب وہ اسباب و انساب سے فارغ ہو جاتا ہے وہ اپنے دل سے تمام علاقے ختم کر دیتا ہے۔ میں نے کہا کہ یہ رتبہ بندہ کیسے پاتا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ، جب وہ طاقت و قوت سے نکل جائے اور اس کے پاس کوئی ایسی چیز نہ رہے کہ جس کا وہ مالک ہو اور نہ ہی ایسی حالت میں ہو جسے وہ جانتا ہو۔

صاحب شفاء بزرگ

حضرت ذوالنون مصری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے ایک پہاڑ پر بہت سے بیمار دیکھے۔ میں نے ان سے اس طرح اکٹھے ہونے کی وجہ دریافت

Marfat.com

کی، تو انہوں نے بتایا کہ یہاں پر ایک اللہ کا بندہ عبادت و ریاضت میں مشغول رہتا ہے اور سال میں ایک مرتبہ اپنے حجرہ سے باہر نکل کر مریضوں پر کچھ دم کرتا ہے جس سے مریض شفایاب ہو جاتے ہیں۔ حضرت ذوالنون مصری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس بزرگ کا میں نے بھی کچھ مدت تک انتظار کیا اور پھر جب وہ اپنی عبادت گاہ سے باہر نکلے تو ان کی آنکھوں کے گرد حلقے ہو گئے تھے اور بہت نحیف و لاغر تھے انہوں نے آسمان کی طرف اپنی نگاہیں کیں اور کچھ پڑھ کر بیماروں پر دم کیا اور فوری طور پر سبھی صحت یاب ہو گئے۔ اس کے بعد جب وہ بزرگ اپنی عبادت گاہ میں واپس جانے لگے تو میں نے آگے بڑھ کر ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ ظاہری بیماری والوں کو تو صحت یابی ہو گئی مگر میری باطنی بیماری کو بھی دور فرما دیجئے۔

بزرگ نے یہ سنا تو فرمایا، اے ذوالنون! میرے ہاتھ کو چھوڑ دو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے کہ تو نے اس کے دست کرم کو چھوڑ کر دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیا ہے۔ اتنا کہہ کر انہوں نے اپنا ہاتھ چھڑایا اور عبادت گاہ میں چلے گئے۔

چار خصائل کا حصول

حضرت ذوالنون مصری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دوران سفر میں نے کوہ لبنان کے ایک غار میں ایک بزرگ دیکھا کہ ان کا سر اور داڑھی بالکل سفید اور سر کے بال غبار آلود ہیں اور وہ نہایت لاغر ہیں اور نماز میں مشغول ہیں۔ جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دے کر پھر نیت باندھ لی اسی طرح عصر تک برابر نماز میں مشغول رہے پھر ایک پتھر کے سہارے بیٹھ گئے اور سبحان اللہ سبحان اللہ پڑھنے لگے اور مجھ سے کچھ بات چیت نہ کی۔ میں نے خود ہی عرض کیا کہ حضرت میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایئے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو اپنے قرب سے مانوس فرما دے۔ میں نے کہا کچھ اور فرمایئے۔ فرمایا بیٹا جسے اللہ تعالیٰ اپنے قرب

Marfat.com

سے مانوس کر دیتا ہے اسے چار خصلتیں عطا فرماتا ہے۔ عزت بغیر خاندان، علم بے طلب، غنا بغیر مال، انس بے جماعت۔ یہ کہہ کر زور سے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہو گئے اور پورے تین دن بعد افاقہ پایا اٹھ کر وضو کیا اور مجھ سے پوچھ کر سب فوت شدہ نمازوں کی قضا کی اور مجھ سے سلام کر کے رخصت ہونے لگے۔ میں نے عرض کیا حضرت میں تو تین دن سے اسی امید پر پڑا رہا کہ شیخ اور کچھ نصیحت فرمائیں گے اور مجھے اس وقت رونا آ گیا۔ فرمایا اپنے مولا کو دوست رکھ اور اس کے بدلہ کسی کی چاہت نہ کر کیونکہ اللہ کو دوست رکھنے والے ہی تمام بندوں کے سرتاج اور اللہ کے برگزیدہ اور اس کے خالص بندے ہیں پھر ایک چیخ ماری اور جاں بحق ہو گئے۔ کچھ دیر بعد عابدوں کی ایک جماعت پہاڑ سے اتری اور تجہیز و تکفین کرنے میں مشغول ہو گئی۔ دفن سے فارغ ہونے کے بعد میں نے ان سے پوچھا، صاحبو! اس شیخ کا کیا نام تھا؟ انہوں نے کہا کہ شیبان مصاب رحمه الله تعالیٰ و نفعنا به۔

تقویٰ بہترین توشہ اور ورع بہترین سواری ہے

حضرت ذوالنون مصری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کسی نے مجھ سے ایک لڑکی کی بہت زیادہ تعریف کی مجھے اس سے ملنے کا اشتیاق ہوا میں نے اس کے رہنے کی جگہ کے بارے میں پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ وہ ایک ویران اور اجڑے ہوئے گرجا میں رہتی ہے۔ اس پر میں اس گرجا میں گیا تو وہاں پر مجھے ایک دبلی پتلی سی لڑکی دکھائی دی میں نے اس کو سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا پھر میں نے اس سے کہا، اے لڑکی! عیسائیوں کے مکان میں، اس نے کہا، سر اٹھا کے تو دیکھ دونوں جہان میں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی دکھائی دیتا ہے۔ میں نے کہا، اے لڑکی! تجھے تنہائی میں رہتے ہوئے وحشت نہیں ہوتی۔ کہنے لگی، مجھ سے دور ہو مجھے قسم ہے اس کی جس نے میرے قلب کو دانائی کے بھیدوں سے بھر دیا ہے، میرے سینے کو اپنے دیدار کے شوق سے پر کر دیا ہے

Marfat.com

اور میرے قلب میں غیر کی کوئی جگہ ہی نہیں ہے۔ حضرت ذوالنون مصری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس لڑکی سے کہا کہ تم تو کافی عقلمند دکھائی دیتی ہو مجھے بھی تنگی سے نکال کر راہ راست پر لگا دو کہنے لگی، اے جوان! تقویٰ کو اپنا توشہ بنا لے، پرہیز گاری کا راستہ اور ورع کو اپنی سواری بنالے اور ڈرنے والوں کی راہ پر چل حتیٰ کہ تو ایک ایسے دروازے پر پہنچے گا جس پر پہرا نہیں ہے اس وقت داروغوں کو حکم ہوتا ہے کہ تیری مخالفت نہ کریں۔ پھر چند اشعار یہ پڑھے:

من یعرف الرب ولم تغنه
معترفته الرب ذاك اشقى
ماضر ذا الطاعة مانالـه
من طاعة اللّٰـه وما قد لقى

ترجمہ: جس نے اللہ تعالیٰ کو پہچان لیا اور پھر اسے بے پرواہ نہ کیا اللہ تعالیٰ کی معرفت سے وہی بڑا شقی ہے۔ اور اطاعت کرنے والے کو کوئی ضرر نہیں ہے اس مصیبت سے جسے اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں پاتا ہے۔

رضائے الٰہی میں مداخلت کی اجازت نہیں

حضرت ذوالنون مصری فرماتے ہیں کہ سفر کے دوران میرا ایک برف پوش صحرا سے گزر ہوا تو میں نے دیکھا کہ ایک آتش پرست ہر طرف اناج بکھیرنے میں مصروف ہے۔ آپ کے دریافت کرنے پر اس آتش پرست نے بتایا کہ ایسی حالت میں پرندوں کو چونکہ کہیں سے دانا دنکا میسر نہیں آتا اس لئے میں ثواب کی نیت سے دانہ بکھیر رہا ہوں۔ اس پر میں نے اسے کہا کہ اللہ کے ہاں غیر کی روزی ناپسندیدہ ہے لیکن اس نے عرض کیا کہ میرے لئے بس اتنا ہی کافی ہے کہ وہ میری نیت کو دیکھ رہا ہے اس کے بعد میں نے اس آتش پرست کو ایام حج کے دوران بڑی دیوانگی کے عالم

Marfat.com

میں بیت اللہ کا طواف کرتے دیکھا اور طواف کے بعد اس نے مجھ سے کہا آپ نے دیکھا کہ میں نے پرندوں کے لئے جو دانہ دنکا بکھیرا تھا اس کا پھل مجھے کتنی بہتر شکل میں ملا ہے۔

حضرت ذوالنون مصری فرماتے ہیں کہ یہ سنتے ہی میں نے پرجوش لہجے میں اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ تو نے چالیس برس تک آگ پوجنے والے کو تو اناج کے چند دانوں کے عوض ارزاں فروشی کرتے ہوئے اتنی بڑی نعمت سے کیوں سرفراز فرمایا۔اس پر غیب سے آواز آئی کہ ہم اپنی مرضی کے مختار ہیں اور ہمارے معاملات میں کسی کو مداخلت کی اجازت نہیں۔

اللہ کے ولی کا کہنا نہ ماننے کا انجام

ایک مرتبہ حضرت شفیق بلخی اور حضرت ابوتراب بخشی رحمتہ اللہ علیہ حضرت شیخ ابو یزید رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے تشریف لائے۔کھانے کے لئے دسترخوان بچھایا گیا تو وہاں ایک نوجوان کھڑا تھا۔حضرت شفیق بلخی رحمتہ اللہ علیہ نے اس نوجوان سے کہا کہ آؤ ہمارے ساتھ کھانا تناول کرنے میں شامل ہو جاؤ۔مگر اس نوجوان نے حقارت آمیز لہجے میں کہا کہ تمہارے فقیروں کے پاس کونسا عمدہ کھانا ہے جسے میں تمہارے ساتھ شامل ہو کر کھاؤں تو تم سادہ سی روٹی کھانے لگے ہو اس لئے مجھے کا ہے کے لئے بلا رہے ہو اس کے جواب پر حضرت شفیق بلخی نے دوبارہ انتہائی مشفقانہ انداز میں کہا کہ اے نوجوان! جب اللہ کے بندے بلائیں تو ان کا کہنا ماننا چاہیے مگر اس نے کہا تم کہاں کے ولی اللہ ہو۔جاؤ ایسے ولی اللہ میں نے کئی دیکھے ہیں۔تم لوگوں نے تو صرف بزرگی کا روپ بنا رکھا ہے۔میں آپ جیسے لوگوں کا کھانا نہیں کھاتا اس نوجوان کا گستاخانہ جواب ان تینوں بزرگوں کو انتہائی ناگوار لگا۔آخر کار وہ نوجوان اللہ کے بندوں کی گستاخی کرنے پر اللہ کی نظروں میں گر گیا۔اور اس کا انجام یہ ہوا کہ ایک سال

Marfat.com

میں وہ نامی گرامی چور بن گیا آخر ایک مرتبہ اس نے چوری کے جرم میں سزا پائی اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ بزرگوں کی گستاخی سے محفوظ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

خلیفہ ہارون الرشید سے گفتگو

حضرت شفیق بلخی رحمتہ اللہ علیہ حج کی غرض سے سفر کر رہے تھے۔ جب بغداد شریف میں پہنچے تو خلیفہ ہارون الرشید کو آپ کی آمد کا علم ہوا خلیفہ نے آپ کو اپنے دربار میں بلایا آپ تشریف لے گئے خلیفہ نے آپ سے پوچھا کیا شفیق زاہد آپ ہی ہیں؟ حضرت شفیق بلخی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا، شفیق تو میرا ہی نام ہے لیکن میں زاہد نہیں ہوں۔ یہ سن کر خلیفہ ہارون الرشید کہنے لگا کہ آپ مجھے کچھ نصیحت فرمائیں۔آپ نے ارشاد فرمایا، اے خلیفہ! یاد رکھو! تمہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی جگہ پر بٹھایا ہے اس لئے تجھ سے صدق کا مظاہرہ ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حضرت عمر فاروقؓ کی جگہ پر بٹھایا ہے اس لئے تم حق و باطل میں امتیاز کرو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حضرت عثمان غنیؓ کی جگہ بٹھایا ہے اس لئے شرم وحیا اور کرم کو اختیار کرو۔تم حضرت علیؓ کی جگہ پر بیٹھے ہو اس لئے تم علم و عمل کو اپنی زندگی کا سرمایہ بناؤ۔

آپ کی نصیحت سن کر خلیفہ ہارون الرشید نے کہا کہ مجھے کچھ اور نصیحت فرمائیں۔

آپ نے فرمایا، اے خلیفہ! تم ایک چشمہ کی مانند ہو نہریں تمہارے اعمال ہیں اگر چشمہ صاف و منزہ ہوگا تو نہروں کی تیرگی کا کوئی بھی اثر نہ ہوگا، لیکن اگر چشمہ ہی گدلا ہو تو پھر نہریں کیسی ہی صاف وشفاف ہوں تو ان سے لوگوں کو صاف پانی نہیں مل سکتا۔

خلیفہ ہارون الرشید نے کہا کچھ اور نصیحت فرمایئے۔ حضرت شفیق بلخی رحمتہ اللہ علیہ نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا، اے خلیفہ! اگر تم تن تنہا کسی صحرا میں چلے جا رہے ہو اور تمہیں وہاں پر اس شدت سے پیاس محسوس ہو کہ تشنگی کی شدت کے باعث تمہاری

Marfat.com

جان پر بن آئے اور ایسی حالت میں جان بچانے کے لئے تمہیں ایک گلاس شربت خریدنا پڑے تو تم اسے کتنی قیمت میں خریدو گے؟ ہارون الرشید نے جواب دیا کہ میں اپنی نصف سلطنت کے بدلے میں اپنی جان بچالوں گا۔ خلیفہ کا جواب سن کر آپ نے فرمایا، اگر وہ شربت جو تم نے نصف سلطنت کے عوض خریدا ہے اور اسے پی لو اور پھر اتفاق سے اس شربت کے پینے سے تمہارے پیٹ میں درد ہونا شروع ہو جائے اور تمہاری جان پر بن آئے اسی اثناء میں ایک شخص وہاں پر آ جائے اور کہے کہ میں تمہارا علاج اس شرط پر کر سکتا ہوں کہ تم مجھے اپنی نصف سلطنت دے دو تو تم کیا کرو گے؟ خلیفہ ہارون الرشید نے کہا کہ میں باقی نصف سلطنت بھی دے دوں گا۔ شفیق بلخی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا، اے خلیفہ! تو پھر تم اس عظیم مملکت عباسیہ پر کیا فخر کرتے ہو جو صرف نصف گلاس شربت پر فروخت ہو سکتی ہو اور نصف سلطنت علاج کے بدلے میں دی جا سکتی ہے۔ خلیفہ ہارون الرشید یہ بات سن کر بہت رویا اور کہنے لگا، آپ واقعی زاہد بھی ہیں اور راست گو بھی ہیں یہ دنیا کی بادشاہتیں کوئی وقعت نہیں رکھتیں۔ اور جب آپ مکہ معظّمہ پہنچے تو یہ خیال پیدا ہو گیا کہ خانۂ خدا میں تلاش رزق مناسب نہیں اور جب وہاں حضرت ابراہیم بن ادھم رحمتہ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی تو ان سے سوال کیا کہ آپ نے حصول رزق کے لئے کیا ذریعہ اختیار کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اگر کچھ مل جاتا ہے تو شکر کرتا ہوں اور نہیں ملتا تو صبر سے کام لیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ یہی حال تو کتوں کا بھی ہے اور جب حضرت ابراہیم بن ادھم رحمتہ اللہ علیہ نے آپ سے حصول معاش کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ اگر کچھ مل جاتا ہے تو خیرات کر دیتا ہوں اور نہیں ملتا تو شکر سے کام لیتا ہوں۔ یہ سن کر حضرت ابراہیم بن ادھم رحمتہ اللہ علیہ نے کہا کہ واقعی آپ عظیم بزرگ ہیں۔ پھر حج کے بعد آپ بغداد واپس آ گئے اور وہیں وعظ گوئی کو مشغلہ بنا لیا۔ ایک مرتبہ دوران وعظ آپ نے فرمایا کہ جس وقت میں نے سفر شروع کیا تو چار دانگ چاندی میرے پاس تھی اور آج تک اسی طرح میری جیب

Marfat.com

میں پڑی ہے اس پر کسی نے اعتراض کیا کہ جس وقت آپ نے چاندی جیب میں رکھی تو کیا اس وقت خدا پر اعتماد نہیں تھا یا اس کا وجود نہیں تھا۔ یہ سن کر آپ خاموشی کے ساتھ منبر سے نیچے آ گئے۔

حضرت احمد خضرویہ کی رفیق حیات

کہا جاتا ہے کہ جوانمرد بزرگ حضرت احمد خضرویہ رحمتہ اللہ علیہ کی رفیقہ حیات فاطمہ حاکم بلخ کی صاحبزادی تھیں لیکن طریقت میں انہیں بلند مقام حاصل تھا۔ جب ان کے دل میں توبہ کا ارادہ نمودار ہوا تو کسی کے ذریعے احمد کو پیغام بھیجا کہ میرے والد سے درخواست کیجئے کہ وہ میرا نکاح آپ سے کر دیں۔ لیکن احمد نے اس مشورے کو قبول نہ کیا۔ فاطمہ نے دوبارہ کہلوا بھیجا کہ اے احمد! میں نہ جانتی تھی کہ تم راہ حق کے راہزن ہو۔ تمہیں اس راستے کی راہبری زیب دیتی ہے نہ کہ رہزنی۔ تب احمد نے کسی شخص کو بھیج کر فاطمہ کے والد سے ان کی بیٹی کا رشتہ مانگا۔ ان کے والد نے تبرک کے طور پر اپنی بیٹی احمد خضرویہ کے عقد میں دیدی۔ فاطمہ نے بھی اشغال دنیا کو ترک کر کے احمد کے ساتھ گوشہ نشینی اختیار کر لی اور اسے وہ سکون حاصل ہو گیا جس کی اسے تلاش تھی۔

احمد کا ارادہ خواجہ بایزید رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت کا ہوا تو فاطمہ بھی ان کے ہمراہ ہو لیں۔ جب بایزید رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے پہنچیں تو نقاب اپنے چہرے سے ہٹا دیا اور ان کے ساتھ انتہائی بے تکلفی سے باتیں شروع کر دیں۔ احمد کو اس پر سخت تعجب ہوا اور دل ہی دل میں غیرت سے شرمندہ ہوئے۔ آخر نہ رہا گیا اور کہا فاطمہ! یہ تم نے بایزید کے سامنے اتنی شوخ و گستاخ باتیں کیوں کی ہیں؟ بیوی نے جواب دیا اس لئے کہ آپ صرف میری طبیعت کے محرم ہیں اور بایزید رحمتہ اللہ علیہ میری طریقت کے دانائے راز ہیں۔ آپ میری خواہش نفس کی تسکین کرتے ہیں تو بایزید میری روح کو سکون پہنچا سکتے

Marfat.com

ہیں۔یعنی تمہارے ساتھ تعلق نفس کے لئے ہے تو ان کے ساتھ خدا کے لئے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ وہ میری صحبت سے بے نیاز ہیں جبکہ آپ اس صحبت کے محتاج ہیں۔ چنانچہ بایزید رحمتہ اللہ علیہ سے وہ ہمیشہ شوخ و گستاخی یعنی بے تکلفی سے پیش آتیں۔تا آنکہ ایک روز بایزید رحمتہ اللہ علیہ کی نگاہ فاطمہ کے ہاتھ پر پڑ گئی جس میں مہندی لگی ہوئی تھی۔انہوں نے پوچھا اے فاطمہ! یہ مہندی کس لئے لگا رکھی ہے؟ کہا اے بایزید رحمتہ اللہ علیہ! جب تک آپ کی نگاہ میرے ہاتھ اور مہندی پر نہیں پڑی تھی تو آپ کی صحبت میرے لئے موجب راحت و مسرت تھی لیکن اب جبکہ آپ کی نظر میرے ہاتھ پر پڑ گئی ہے تو اس کے بعد سے ہماری ملاقات حرام ہو گئی۔

چنانچہ وہاں سے لوٹ آئے اور نیشا پور میں قیام پذیر ہو گئے۔وہاں کے تمام مشائخ احمد رحمتہ اللہ علیہ سے بہت خوش تھے اور جب یحیٰی بن معاذ الرازی رحمتہ اللہ علیہ رے سے نیشا پور آئے اور وہاں سے بلخ کا قصد کیا تو احمد نے ان کی دعوت کرنے کی خواہش ظاہر کی۔فاطمہ سے مشورہ کیا کہ یحیٰی کی دعوت کس طرح کرنی چاہئے؟ انہوں نے کہا کہ اتنی گائیں اور بھیڑیں اور اتنا فلاں سامان اتنا فلاں ضروری سامان، اتنی شمعیں اور اتنا عطر درکار ہے لیکن ان کے علاوہ بیس گدھے بھی ذبح کرنے چاہئیں۔ احمد رحمتہ اللہ علیہ نے کہا کہ گدھوں کو ذبح کرنا کیا معنیٰ رکھتا ہے؟ کہا جب کوئی کریم کسی کریم کے گھر مہمان ہو تو ایسا تو نہ ہونا چاہئے کہ محلے کے کتوں کو اس کی خبر ہی نہ ہو۔ جبھی تو ابو یزید رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ جو شخص عورتوں کے لباس میں کسی مرد کو دیکھنے کا متمنی ہو۔اسے کہہ دو کہ فاطمہ پر نگاہ ڈال لے۔ابو حفص حدّاد رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر احمد خضرویہ رحمتہ اللہ علیہ نہ ہوتے تو جوانمردی اور مروت کا وجود بھی نہ ہوتا۔

اللہ کی محبت والی لڑکی

Marfat.com

حضرت ذوالنون مصری رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں مکہ معظّمہ کی زیارت کے ارادے سے روانہ ہوا۔ جب جنگل میں پہنچا تو مجھے شدت کی پیاس لگی۔ میں قبیلہ مخزوم میں چلا گیا۔ وہاں میں نے ایک چھوٹی سی حسین وجمیل خوبصورت لڑکی دیکھی۔ وہ گنگنا کے اشعار پڑھ رہی تھی۔ میں اس کے اس فعل کو دیکھ کر حیران رہ گیا کیونکہ وہ ابھی بچی تھی۔ میں نے اس لڑکی سے کہا، اے لڑکی! کیا تجھے ایسے اشعار پڑھتے شرم نہیں آتی۔ اس نے کہا چپ رہ اے ذوالنون! میں نے رات شراب محبت خوشی کے ساتھ نوش کی ہے اور صبح کے وقت مولا کی محبت میں مخمور اٹھی ہوں۔ میں نے کہا اے لڑکی! میں تجھے عقلمند پاتا ہوں مجھے کچھ نصیحت کر۔ لڑکی نے کہا اے ذوالنون! سکوت کو لازم پکڑو اور دنیا سے تھوڑی روزی پر راضی رہو تو تم جنت میں اسی حیّ وقیوم کی زیارت کرو گے جو کبھی نہیں مرتا ہے۔ میں نے کہا تیرے پاس کچھ پانی ہے۔ لڑکی نے کہا میں تجھے پانی بتاتی ہوں۔ میں نے گمان کیا کہ وہ مجھے پانی کا کنواں یا چشمہ بتائے گی۔ میں نے کہا بتاؤ۔ لڑکی نے کہا لوگ قیامت کے دن چار فریق ہو کر پانی پئیں گے۔ ایک فرقے کو ملائکہ پلائیں گے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے وہ شراب سفید ہو گی اور اپنے پینے والوں کو لذت بخشے گی اور ایک فرقے کو حق جل جلالہ پلائیں گے اور وہ لوگ بندگان خاص ہوں گے۔ حق تعالیٰ فرماتے ہیں شراب طہورا نہیں پلائیں گے۔ پس تم دنیا میں اپنا راز کسی پر اپنے مولا کے سوا ظاہر نہ کرو تا کہ آخرت میں حق تعالیٰ تمہیں اپنے ہاتھ سے پلائیں۔

حضرت احمد خضرویہ کے سفرِ حج کا واقعہ

حضرت احمد خضرویہ نے فرمایا کہ سفرِ حج کے دوران میرے پاؤں میں کانٹا چبھ گیا اور میں نے اس تصور سے نہیں نکالا کہ اس سے توکل متاثر ہو جائے گا۔ چنانچہ مواد پڑنے سے میرا پاؤں متورم ہو گیا۔ جس کی وجہ سے میں لنگڑاتے ہوئے داخل مکہ ہوا

Marfat.com

اوراسی حالت میں حج کر کے واپس ہو گیا لیکن راہ میں لوگوں نے اصرار کر کے وہ کانٹا نکال دیا اور جب میں حضرت بایزید رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مسکرا کر پوچھا کہ جو اذیت تم کو دی گئی تھی وہ کہاں گئی، میں نے جواب دیا کہ میں نے تو اپنے اختیار کو اس کے تابع کر دیا تھا۔ اس پر حضرت بایزید نے فرمایا کہ خود کو صاحب اختیار تصور کرنا شرک میں داخل نہیں۔

ایک جاندار کی پاسداری

حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ ایک مرتبہ اپنے مریدوں کے ساتھ ایک بہت تنگ گلی سے گزر رہے تھے کہ آپ نے دوسری طرف سے ایک کتے کو آتے دیکھا۔ جب کتا سامنے آیا تو حضرت بایزید پیچھے مڑ آئے اور کتے کے واسطے راستہ خالی کر دیا۔ آپ کے مریدوں میں سے ایک مرید کے دل میں یہ بات گزری کہ حق تعالیٰ نے انسان کو تو بزرگی و شرافت عطا فرمائی ہے۔ اور حضرت بایزید نے باوجود اس مرتبے کے ہم سب کو اس کتے کے لئے پیچھے موڑ لیا ہے۔ گویا اس کتے کو ترجیح دے دی۔ حضرت بایزید اس کے اس خدشہ پر مطلع ہو گئے اور اس مرید کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اس کتے نے بزبان حال مجھ سے یہ کہا ہے کہ اے بایزید! یہ سب خدا کی شان ہے کہ اس نے روز ازل میں مجھے کتا بنا دیا اور آپ کو جامہ انسانی پہنا دیا اور پھر آپ کو سلطان العارفینی کی قبا بھی پہنا دی۔ دیکھئے میں بھی اسی کی مخلوق ہوں۔ کتے کی اس بات سے میں پریشان ہو گیا اور خدا کے فضل و کرم کے شکریہ میں میں پیچھے ہٹ گیا اور کتے کے لئے راستہ خالی کر دیا۔

حضرت بایزید کے حلم کا واقعہ

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ رات کے وقت

Marfat.com

قبرستان سے آرہے تھے کہ راستے میں بسطام شہر کا ایک نوجوان بربط بجارہا تھا۔ جب وہ بربط بجاتا ہوا آپ کے پاس سے گزرا تو آپ نے بلند آواز سے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھا۔ اس نوجوان کو یہ سن کر بہت غصہ آیا اور اس نے بربط آپ کے سر پر زور سے دے مارا جس سے بربط ٹوٹ گیا اور آپ کے سر پر بھی چوٹ آئی۔ آپ خاموشی کے ساتھ وہاں سے چل دیئے اور اپنی جائے قیام پر آ گئے۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے ایک طباق میں حلوہ ڈال کر ساتھ ہی بربط کی قیمت اس نوجوان کے پاس بھیج دی اور خادم کی زبانی یہ کہلا بھیجا کہ بایزید تم سے معذرت چاہتا ہے اور کہتا ہے کہ کل تم نے میرے سر پر بربط توڑ دیا تھا اس کی قیمت قبول کرلو اور دوسرا خرید لینا اور اس حلوے کو کھالو تا کہ بربط کے ٹوٹنے کا غصہ اور تلخی تمہارے دل سے جاتی رہے۔ خادم نے اس جوان کو جب یہ بات سنائی تو وہ سخت شرمندہ ہوا اس نے اپنے فعل پر ندامت محسوس کی اور اسی وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر توبہ کی اور بہت دیر تک روتا رہا اس کے چند دوستوں نے بھی اسکی موافقت کی اور حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر برے کاموں سے توبہ کی اور نیکی کی راہ پر گامزن ہونے کا عہد کیا۔

نماز کے اسرار و رموز

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت یوسف بن عصام رحمتہ اللہ علیہ خراسان کی ایک جامع مسجد میں تشریف لائے آپ نے وہاں پر دیکھا کہ ایک بہت بڑا مجمع حلقہ بنائے بیٹھا ہے۔ آپ نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ آپ کو بتایا گیا کہ یہاں حضرت شیخ حاتم رحمتہ اللہ علیہ وعظ فرما رہے ہیں اور اس وقت وہ زہد و تقویٰ اور امید و بیم کے موضوع پر گفتگو فرما رہے ہیں۔ حضرت یوسف رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ چلو ہم بھی ان سے نماز کے متعلق کچھ پوچھیں اگر انہوں نے درست جواب دیا تو ہم بھی وہاں بیٹھ کر ان کا وعظ سنیں گے۔ چنانچہ حضرت یوسف رحمتہ اللہ علیہ ان کے پاس

Marfat.com

گئے اور سلام کیا اس کے بعد کہا، اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت نازل فرمائے ہمیں آپ سے چند مسائل پوچھنا ہیں۔ حضرت حاتم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پوچھ لیجئے، حضرت یوسف رحمتہ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نماز کے متعلق کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔

حضرت حاتم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا، معرفت نماز کے متعلق پوچھنا چاہتے ہو یا نماز کے آداب کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہو؟ یوسف رحمتہ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نماز کے آداب کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں! حضرت حاتم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا نماز کے آداب یہ ہیں کہ تم حکم کے مطابق اٹھو، ثواب کی امید لے کر مسجد کی طرف چلو اور نیت کر کے عظمت کے ساتھ تکبیر کہو، ترتیل کے ساتھ قرآن مجید پڑھو، خشوع و خضوع کے ساتھ رکوع کرو، عاجزی وانکساری کے ساتھ سجدہ کرو، اخلاص کیساتھ تشہد پڑھو اور رحمت کے ساتھ سلام پھیرو۔ حضرت یوسف رحمتہ اللہ علیہ نے یہ سنا تو اپنے احباب کی طرف دیکھا آپ کے ساتھیوں نے کہا کہ اب ان سے معرفت نماز کے بارے میں پوچھیں، چنانچہ آپ نے ان سے معرفت نماز کے بارے میں پوچھا؟ تو حضرت حاتم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ معرفت نماز یہ ہے کہ جنت کو اپنے دائیں طرف اور جہنم کو اپنے پیچھے پل صراط کو اپنے پاؤں کے نیچے اور میزان کو اپنی آنکھوں کے سامنے خیال کرو اور اس بات کا یقین رکھو کہ تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو، اگر یہ نہ کر سکو تو یہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ تم کو دیکھ رہا ہے۔ حضرت یوسف رحمتہ اللہ علیہ نے آپ سے پوچھا کہ آپ کتنی مدت سے اس طرح نماز پڑھ رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا، بیس برس سے، یہ سن کر حضرت یوسف رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے احباب سے کہا کہ اٹھو، تا کہ ہم اپنی پچاس سال کی نمازوں کو دوبارہ پڑھیں۔ حضرت یوسف رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت حاتم رحمتہ اللہ علیہ سے یہ سوال بھی کیا کہ آپ نے معرفت نماز کی یہ تعلیم کہاں سے حاصل کی؟ آپ نے فرمایا کہ ان کتابوں سے حاصل کی جو آپ نے ہمارے استفادہ کے لئے لکھی ہیں۔

Marfat.com

ایک مرتبہ بلخ میں آپ نے دوران وعظ فرمایا کہ اے خدا اس مجلس میں جو سب سے زیادہ عاصی ہو اس کی مغفرت فرما دے۔ اتفاق سے وہاں سے ایک کفن چور بھی موجود تھا اور جب رات کو اس نے کفن چرانے کے لئے قبر کھودی تو ندا آئی کہ آج ہی تو حاتم کے صدقہ میں تیری مغفرت ہوئی تھی اور آج ہی پھر تو ارتکاب معصیت کیلئے آ پہنچا یہ ندا سن کر وہ ہمیشہ کے لئے تائب ہو گیا۔

حضرت ابوتراب بخشی رحمتہ اللہ علیہ کے سفر

حضرت ابوتراب بخشی رحمتہ اللہ علیہ اپنے وقت کے مشہور ولی اللہ گزرے ہیں آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں سفر کر رہا تھا کہ میرے نفس نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ اگر کہیں سے آج روٹی کے ساتھ فرائی کیا ہوا انڈا مل جائے تو بڑا ہی مزا آئے۔ ارشاد فرماتے ہیں کہ ابھی نفس کی اس خواہش نے سر ابھارا ہی تھا کہ اچانک ایک شخص سامنے کے گاؤں کی طرف بھاگتا ہوا اور میری طرف آیا اور آتے ہی مجھے پکڑ لیا اور اس نے شور مچانا شروع کر دیا یہ بھی چوروں کے ساتھ تھا۔ اس کا شور سن کر لوگ اکٹھے ہو گئے اور مجھے درے سے پیٹنے لگے، جب مجھے ستر درے مار چکے تو ان میں سے ایک شخص نے مجھے پہچان لیا اور وہ بلند آواز سے بولا، اے بے وقوفو! یہ تو حضرت ابو تراب رحمتہ اللہ علیہ ہیں یہ چور نہیں ہیں۔ اس شخص کی یہ آواز سن کر سب لوگ شرمندگی کا اظہار کرنے لگے اور مجھ سے معافی کے طلب گار ہوئے ان میں سے ایک شخص مجھے بڑی عزت و احترام کے ساتھ اپنے گھر لے گیا اور پھر اس نے میرے سامنے کھانا لا کر رکھ دیا جب میں نے کھانے کی طرف نگاہ اٹھائی تو دیکھا کہ کھانے میں روٹی اور فرائی کیا ہوا انڈا بھی موجود ہے۔ میں نے اپنے نفس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا، لے اب خوش ہو کر کھا لے، ستر درے کھانے کے بعد تجھے روٹی اور فرائی کیا ہوا انڈا ملا ہے۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ ایک مرتبہ میں نے جنگل میں تاریک رات کے اندر

Marfat.com

ایک بہت ہی خطرناک قد آور حبشی کو دیکھ کر پوچھا کہ تم جن ہو یا انسان؟ اس نے الٹا مجھ سے سوال کیا کہ تم کافر ہو یا مسلمان؟ اور جب میں نے کہا کہ میں مسلمان ہوں تو اس نے کہا کہ مسلمان تو خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔ اس وقت مجھے یقین ہو گیا کہ یہ غیبی تنبیہہ ہے۔ فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے ایک شخص کو بلا سواری اور زادراہ کے بغیر جنگل میں سفر کرتے دیکھ کر خیال کیا کہ اس سے زیادہ خدا پر کسی کو اعتماد نہیں ہو سکتا۔ اور جب میں نے اس کی بے سروسامانی کے متعلق سوال کیا تو اس نے جواب دیا کہ خدا کو ساتھ رکھنے والے کے لئے کسی شے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ایک مرتبہ آپ ارادت مندوں کے ہمراہ جنگل میں سفر کر رہے تھے کہ سب کو پینے اور وضو کے لئے پانی کی ضرورت پیش آئی اور سب نے آپ سے عرض کیا، چنانچہ آپ نے زمین پر ایک لکیر کھینچ دی جہاں سے اسی وقت ایک نہر جاری ہو گئی۔

حضرت ابوالعباس سے منقول ہے کہ میں ایک مرتبہ صحرا میں آپ کے ساتھ تھا۔ تو آپ کے ایک مرید نے پیاس کی شکایت کی۔ چنانچہ جیسے ہی آپ نے زمین پر پاؤں مارا اور چشمہ نمودار ہو گیا۔ پھر دوسرے مرید نے عرض کیا کہ میں تو آبخورے میں پانی پینے کا خواہشمند ہوں اور آپ نے اس کی فرمائش پر جب زمین پر ہاتھ مارا تو بہت خوبصورت سفید رنگ کا پیالہ نظر آیا اور بیت اللہ تک وہ پیالہ ہمارے ساتھ رہا۔

حضرت حاتم اصمؒ کا سفر

حضرت حاتم اصم رحمتہ اللہ علیہ ایک مرتبہ کہیں باہر سفر میں جانے لگے تو اپنی بیوی سے فرمایا کہ میں چار مہینے تک باہر رہوں گا۔ تمہارے واسطے کس قدر خرچ مہیا کروں؟ انہوں نے جواب دیا کہ جس قدر آپ کو میری زندگی منظور ہے۔ حضرت نے فرمایا، تمہاری زندگی میرے ہاتھ میں تو نہیں، بیوی صاحبہ نے جواب دیا۔ تو میری روزی بھی آپ کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ حضرت حاتم جب چلے گئے تو ایک بڑھیا نے حضرت کی

Marfat.com

بیوی سے پوچھا۔ کہ حاتم آپ کے واسطے کتنی روزی چھوڑ گئے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ حضرت حاتم تو خود ہی روزی کھانے والے تھے جو کھانے والا تھا وہ چلا گیا اور جو دینے والا ہے وہ یہیں ہے۔

ایک شخص سفر میں جانے لگا تو حضرت حاتم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ حضرت! مجھے کچھ نصیحتیں فرمایئے۔ آپ نے فرمایا اگر تو یار چاہتا ہے تو خدا تعالیٰ تیرا یار کافی ہے۔ اور ہمراہی چاہتا ہے تو کراماً کاتبین کافی ہیں۔ اور اگر عبرت چاہتا ہے تو دنیا عبرت کے لئے کافی ہے۔ اور اگر مونس و غمخوار چاہتا ہے تو قرآن مجید تیرا مونس و غمخوار کافی ہے۔ اور اگر شغل درکار ہے تو عبادت کافی ہے اور اگر واعظ چاہتا ہے تو موت کافی ہے اور اگر یہ باتیں جو میں نے بیان کیں۔ تجھے پسند نہیں تو دوزخ تیرے واسطے کافی ہے۔

سفر مدینہ کا ایک واقعہ

حضرت سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں سفر حرمین کیا ایک دن میں مدینہ منورہ کی جامع مسجد میں بیٹھا ہوا کچھ باتیں کر رہا تھا کہ ایک نوجوان خوبصورت لباس فاخرہ پہنے ہوئے آیا اور ساتھ میں اس کے چند یار دوست تھے۔ میں نے وعظ کہا اور وعظ میں یہ بھی بیان کیا کہ بڑے تعجب اور افسوس کی بات ہے کہ ضعیف، قوی کی نافرمانی کرتا ہے۔ یہ سنتے ہی اس کا رنگ زرد ہو گیا اور اسی وقت وہ چلا گیا۔ پھر اگلے روز آ کر اول سلام علیک کی اور پھر دو رکعت نفل پڑھ کر میری مجلس میں بیٹھ گیا اور کہنے لگا کہ اے سری! میں نے کل تم سے یہ سنا تھا کہ تم نے کہا تھا کہ ''ضعیف، قوی کی نافرمانی کرتا ہے'' تو اس کا مطلب کیا ہے؟ میں نے کہا مولیٰ (یعنی خداوند کریم) سے زیادہ کوئی قوی نہیں اور بندے سے زیادہ کوئی ضعیف نہیں، لیکن یہ پھر بھی اس کی نافرمانی کئے جاتا ہے۔ یہ سن کر وہ اس روز تو چلا گیا اگلے روز آیا تو فقط دو سفید کپڑے

Marfat.com

پہنے ہوئے تھا۔ دوستوں میں سے بھی کوئی ساتھ نہ تھا، مجھ سے پوچھا کہ اللہ کے پاس پہنچنے کا کون سا راستہ ہے؟ میں نے کہا اگر تم عبادت کرنا چاہتے ہو تو دن کو روزے رکھو اور راتوں کو نماز پڑھو اور اگر محض اللہ کو چاہتے ہو تو اس کے سوا ہر چیز کو چھوڑ دو اور مسجدوں یا ویران جگہ یا قبرستان میں رہا کرو۔ چنانچہ وہ یہ کہتا ہوا کھڑا ہو گیا کہ قسم ہے خدا کی! میں مشکل ہی سے اس راستے کو طے کروں گا۔ تھوڑے دنوں کے بعد میرے پاس چند لڑکے آئے اور پوچھنے لگے احمد یزید کا تب کو کیا ہو گیا۔ میں نے کہا میں تو اس کو جانتا بھی نہیں ہوں۔ ہاں ایک ایسی ایسی صفت کا آدمی میرے پاس آیا تھا (نہ معلوم کون تھا) اور ایسی ایسی چند باتیں مجھ سے پوچھ کر چلا گیا۔ اب اس کا حال مجھے بھی معلوم نہیں (کہ کہاں ہے) کہا اچھا۔ ہم تمہیں اللہ کی قسم دے جاتے ہیں کہ جب تمہیں اس کا حال معلوم ہو ہمیں ضرور خبر کر دینا اس کے بعد ایک سال تک مجھے اس کی بالکل خبر نہ لگی۔ ایک روز عشاء کی نماز کے بعد میں اپنے گھر میں بیٹھا ہوا تھا کہ یکا یک کسی نے دروازہ کی کنڈی کھٹکھٹائی۔ میں نے اندر آنے کے لئے پکارا تو وہی جوان آ نکلا اور میری پیشانی پر بوسہ دے کر کہا اے سری! جیسا اللہ نے دنیا کی غلامی سے مجھے آزاد کر دیا ہے ایسے ہی ہمیں دوزخ کی آگ سے آزاد کر دے۔ میں نے اسے دیکھ کر اپنے ایک دوست کو اشارہ کر دیا کہ اب ان کے گھر جا کر ان کو خبر کر آؤ (کہ تمہارا آدمی آ گیا ہے) وہ اسی وقت گیا۔ اس کے جاتے ہی اس کی بیوی بال بچوں کو لئے ہوئے آئی۔ اس کا ایک بچہ زیور وغیرہ پہنے ہوئے تھا۔ اس بچے کو اس کی گود میں ڈال کر کہنے لگی کہ اے میاں! تم نے اپنے جیتے ہی مجھے رانڈ بنا دیا۔ اور ان بچوں کو بھی یتیم کر دیا۔ اس جوان نے میری طرف دیکھا اور کہا اے سری! تم نے یہ کیا بے وفائی کی۔ پھر بیوی بچوں سے کہا کہ قسم ہے خدا کی بیشک تم میرے دل کے پھل اور میرے دلی محبوب اور پیارے ہو۔ میری اولاد مجھے تمام مخلوق سے زیادہ پیاری ہے لیکن کیا کروں۔ اس سری رحمتہ اللہ علیہ نے مجھ سے کہا کہ اگر تم اللہ کو راضی رکھنا چاہتے ہو تو

Marfat.com

اس کے سوا تمام اشیاء سے قطع تعلق کرلو، یہ کہہ کر بچے پر جو زیور وغیرہ تھا اتار لیا اور بیوی سے کہا کہ یہ زیور وغیرہ تو بھوکوں ننگوں کو دے دے اور میری کملی میں سے تھوڑا سا پھاڑ کر اس کے بدن پر ڈال دو۔ بیوی نے کہا اللہ کی قسم! میں اپنے بچے کو ایسی حالت میں دیکھنا نہیں چاہتی اور بچے کو اس سے چھین لیا۔ جب جوان نے دیکھا کہ اس کی بیوی نے اس سے منہ چڑھا لیا ہے۔ فوراً کھڑا ہو گیا ور کہنے لگا کہ اس رات کو تم نے مجھے اللہ کی یاد بھی نہ کرنے دی۔ پھر اسی وقت نکل کر چل دیا اور گھر میں رونے پیٹنے کا شور مچ گیا پھر اس کی بیوی جاتے ہوئے کہہ گئی کہ اگر اب کے پھر آئے یا تم کہیں خبر سنو تو مجھے ضرور اطلاع کر دینا۔ میں نے کہا انشاء اللہ تعالیٰ اگر کہیں معلوم ہوا تو خبر کرا دوں گا ایک عرصہ دراز کے بعد ایک بڑھیا میرے پاس آئی اور کہا اے سری! مقام شونیزیہ میں ایک لڑکا حضور کو پوچھتا تھا۔ میں گیا تو وہی جوان پڑا تھا۔ سر کے نیچے ایک کچی اینٹ رکھی ہوئی تھی۔ میں نے سلام علیک کی سن کر فوراً آنکھیں کھول دیں اور کہنے لگا اے سری تمہارا کیا خیال ہے کہا کہ اللہ کے ہاں میری خطائیں معاف ہو جائیں گی۔ میں نے کہا ہاں۔ کہا کیا میرے جیسوں کی بھی مغفرت ہو جاتی ہے؟ میں نے کہا ہاں! کہا میں تو گناہوں میں غرق ہوں۔ میں نے کہا وہ غرق ہونے والوں کو بھی بچا دیتا ہے۔ کہا میرے ذمہ بہت ظلم اور لوگوں کے حق ہیں۔ میں نے کہا حدیث شریف میں یہ آیا ہے کہ جس نے خود توبہ کر لی، قیامت کے دن اسے اور اس کے حقداروں کو بلایا جائے گا اور انہیں یہ حکم ہوگا کہ تم اسے چھوڑ دو اور اس کی طرف سے اللہ معاوضہ دے گا۔ پھر اس نے کہا اے سری سقطی! میرے پاس کچھ گٹھلیوں کی بکری کے چند درہم ہیں۔ جس وقت میں مر جاؤں تو جس چیز کی میرے واسطے ضرورت ہو اسی میں سے خرید کر کفن دفن کر دینا اور میرے گھر والوں کو خبر نہ کرنا ورنہ وہ حرام کی کمائی میں سے میرا کفن خرید کر کفن بدل دیں گے۔ میں اس کے پاس تھوڑی دیر بیٹھا رہا اس نے آنکھیں کھولے رکھیں اور یہ پڑھا لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُوْنَ (یعنی عمل کرنے والوں کو ایسے ہی

Marfat.com

اجر کے لئے عمل کرنے چاہئیں) پھر مر گیا۔ میں نے وہ درہم لئے اور جس جس چیز کی ضرورت تھی خریدنے گیا ابھی واپس آ رہا تھا میں نے دیکھا کہ لوگ گھبرائے ہوئے آ رہے ہیں، میں نے کہا خیر تو ہے؟ کہا ایک ولی اللہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ ہم اس کے جنازے کی نماز پڑھنے جا رہے ہیں۔ خیر میں نے آ کر اسے غسل دیا اور ہم سب نے نماز پڑھ کر دفن کر دیا۔ ایک مدت دراز کے بعد اس کے گھر والے خبر لینے کو میرے پاس آئے۔ میں نے اس کا مرنا ان پر ظاہر کر دیا، اسی وقت اس کی بیوی رونے پیٹنے لگی میں نے اس کا سارا حال اس سے بیان کیا۔ کہا مجھے اس کی قبر دکھلا دو۔ اس پر مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں اب یہ اس کا کفن نہ بدل دیں (اور اس پر بھی یہ بات ظاہر کر دی) اس نے کہا واللہ! ایسا نہیں ہوگا۔ آپ اطمینان رکھیں خیر میں نے اسے قبر دکھا دی۔ پھر اس نے دو گواہ بلوائے اور ان کے روبرو اپنی سب لونڈیاں آزاد کر دیں اور زمین وقف اور مال خیرات کر دیا اور اپنے مرتے دم تک اس قبر کو نہ چھوڑا۔ آخر وہیں انتقال ہو گیا۔

مرید پر نظر شفقت

ایک مرتبہ جب شاہ شجاع نیشا پور جا رہے تھے تو ابو عثمان بھی ان کے ساتھ ہو لیے۔ نیشا پور کے محلّہ حیری میں ابو حفص حداد قیام پذیر تھے جو پیشہ کے اعتبار سے لوہار تھے اسی لیے ان کے نام کے ساتھ حداد لگا ہوا تھا جس کے معنی لوہار ہیں۔ ابو حفص نے شجاع کے ہمراہ جب ایک اجنبی کو دیکھا تو دریافت فرمایا کہ یہ کون ہے؟ شاہ شجاع نے جواب دیا' ان کا نام ابو عثمان ہے ان کا تعلق مرو کے ایک نواب خاندان سے ہے۔ اگرچہ انہیں ہر طرح کی دنیاوی آسائش میسر ہے مگر یہ روحانی سکون کی تلاش میں میرے پاس آئے ہیں۔ شاہ شجاع کی بات سن کر ابو حفص نے نواب زادہ کو تیکھی نظروں سے دیکھا اور پھر شاہ شجاع صاحب سے کہنے لگے کہ اگر آپ مناسب فرمائیں تو نواب زادہ کو کچھ دنوں کیلئے میرے پاس چھوڑ جائیں کیونکہ مجھے ان میں ایک مکمل

Marfat.com

باعمل درویش نظر آتا ہے پھر وہ خود ہی نوابزادہ سے پوچھنے لگے' اے سعید! کیا آپ میرے پاس رہنا پسند کریں گے؟ نواب زادہ نے فوراً اثبات میں جواب دیا۔ اس پر ابوحفص کہنے لگے' یہ میرے پاس آپ کے ذریعے آئے ہیں اس لیے آپ کا نام ان سے ہمیشہ منسوب رہے گا۔ نواب زادہ نے ابوحفص سے درخواست کی کہ اگر اجازت دیں تو میں شاہ شجاع کی خدمت بھی کرلیا کروں۔ ابوحفص نے اس کی اجازت دے دی۔

چنانچہ شاہ شجاع تو چند روز بعد واپس آ گئے اور نوابزادہ ابوحفص کے پاس ہی رہ گئے۔ اب آپ کا واسطہ ابوحفص حداد سے تھا۔ انہوں نے نوابزادہ سے پوچھا کہ تمہاری بیوی بچے کہاں ہیں؟ نوابزادہ نے جواب دیا کہ میری بیوی اور بچی دونوں مرو میں رہتی ہیں اور والدین بھی وہیں پر مقیم ہیں۔ پھر ابوحفص حداد کہنے لگے' ایک بار پھر سوچ لو سعید! اگر تم میرے ساتھ نیشاپور میں رہو گے تو تمہیں بے پناہ مشکلات اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یہ بہت بڑی آزمائش ہوگی' کیا تم اس پر پورا اُتر سکو گے؟ نواب زادہ نے جواب دیا کہ میں ہر کٹھن اور پریشانی کا سامنا کرنے کے لیے تیار ہوں۔ اگر میرے والدین اور بیوی میری راہ میں حائل ہونے کی کوشش کریں گے تو میں انہیں بھی چھوڑ دوں گا۔ ''نہیں ایسا ہرگز نہ کرنا۔'' ابوحفص حداد نے نواب زادہ کو ٹوک دیا۔' سعید! شاید تم یہ نہیں جانتے کے حقوق العباد سے کوتاہی کرنے والے کبھی بھی درویشی کی راہ کو نہیں پا سکتے۔

ابوحفص کی نصیحت سن کر نوازادہ صاحب فوراً گھر واپس آئے۔ آپ کی بیوی خاصی پریشان تھی۔ لیکن والدین اس کے لیے رضا مند ہو چکے تھے کیونکہ انہیں جس بات کا خدشہ تھا بالکل ویسا ہی ہو چکا تھا اور انہیں معلوم تھا کہ ان کا بیٹا اب درویشی کی راہ سے واپس نہیں لوٹ سکتا۔ مگر آپ کی بیوی نے روتے ہوئے کہا میرے مالک! اب آپ میرے ساتھ ہی رہیں اگر آپ نے میری بات نہ مانی تو آپ اپنے حقوق

Marfat.com

سے غفلت کے مرتکب ہوں گے جو کہ اللہ کے نزدیک ایک ناپسندیدہ عمل ہے۔ جب کہ آپ درویشی کی راہ پر اللہ کی تسلیم و رضا کے لیے چل رہے ہیں۔ نواب زادہ نے بیوی سے کہا اگر ایسا ہی ہے تو تو بھی میرے ساتھ نیشاپور چل۔ جس زندگی کی تُو بات کرتی ہے اس میں سوائے شرمندگی اور ندامت کے کچھ نہیں ہے لیکن اس زندگی سے نجات اور فلاح کا راستہ نہیں ملتا۔ اگر تو میرے ساتھ یہ ساری تکالیف برداشت کر سکتی ہے تو میں تمہیں اپنے ساتھ لے جانے کو تیار ہوں۔

آپ کی بیوی نے چند لمحے موجودہ آسائشوں' اور درویشی کی راہ میں آنے والی دشواریوں اور آزمائشوں کا موازنہ کیا اور پھر انتہائی پختہ ارادے کے ساتھ نواب زادہ سے بولی کہ وہ ان کے ساتھ ہی جائے گی۔ نواب زادہ بیوی کے اس فیصلے سے بہت مسرور ہوئے۔ پھر انہوں نے والدین کو بھی اپنی بیوی کے ارادے سے مطلع کر دیا۔ ماں تو یہ سن کر خاصی پریشان ہوئی مگر باپ انہیں سمجھاتے ہوئے کہنے لگا کہ شریف عورت! رنجیدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ میں نے تو بہت پہلے اندازہ لگا لیا تھا کہ میرا بیٹا جن راہوں پر چل نکلا ہے وہ خدا شناسی کی طرف جاتی ہیں۔ جب عارفوں کی تاریخ مرتب ہو گی تو اس میں میرے بیٹے کا ذکر بھی ہو گا اور عین ممکن ہے کہ ہمارا یہ درویش منش بیٹا قیامت کے روز ہماری نجات کا سبب بن جائے۔ یہ سن کر نواب زادہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے مگر ان کے ارادے میں کوئی لغزش نہ آئی۔ اس وقت آپ اپنی بیوی اور بچی کے ہمراہ نیشاپور روانہ ہو گئے۔ ابو حفص حداد نے انہیں نیشاپور میں ہی رہنے کے لیے ایک مکان مہیا کر دیا۔ نواب زادہ صاحب بھی اپنے مرشد ابو حفص کے حداد کے ساتھ لوہے کا کام کرنے لگے۔ اس جگہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹا عطا کیا۔ ابو حفص نے نواب زادہ سعید کے اس بیٹے کا نام عثمان تجویز کیا اور اسی نسبت سے نواب زادہ سعید ''ابو عثمان'' کے نام سے مشہور ہوئے۔

آپ کے مرشد ابو حفص نے ایک روز فرمایا' میں بھی کتنا خوش نصیب ہوں کہ

Marfat.com

جس کو میں نے عبا میں تلاش کیا اس کو میں نے اپنی قبا میں موجود پایا۔ ابو حفص کا یہ اشارہ شاہ شجاع کرمانی اور ابو عثمان کی طرف تھا کہ جنہوں نے بادشاہی کو ٹھکرا کر گدائی کا لبادہ اوڑھ لیا۔ حضرت ابو عثمان ایک روز اپنے وقت کے عظیم جید اور عالم یحییٰ بن معاذ کے پاس چلے گئے۔ یحییٰ بن معاذ نے ان سے دریافت فرمایا کہ اب تک وہ کیوں ان سے دور ہے۔ ابو عثمان نے جواب دیا کہ اعلیٰ حضرت! میں تو آپ کے پاس آنے کیلئے کافی عرصہ سے بیتاب تھا مگر بعض طاقتیں مجھے آپ کے قریب آنے سے روک رہی تھیں، لیکن اب غیبی طاقت نے میری مدد اور رہنمائی کی ہے جس کے باعث میں آپ تک پہنچنے میں کامیاب ہوا ہوں۔ اس پر یحییٰ ابن معاذ فرمانے لگے۔ ابو عثمان! تم جیسی شان رکھنے والے فقیر اس دنیا میں بہت کم پیدا ہوں گے۔ آپ نے کچھ عرصہ تک یحییٰ بن معاذ کے ہاں قیام کیا اور پھر واپس ابو حفص کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

وعدہ پورا نہ کرنے کی سزا

حضرت ابو الخیر تیناتی رحمتہ اللہ علیہ مصر کے نزدیک علاقہ تینات کے رہنے والے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے تھے۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا کہ میں کوئی بھی چیز اپنا ہاتھ بڑھا کر زمین سے نہیں اٹھاؤں گا اور نہ ہی کھاؤں گا تاوقت یہ کہ کوئی پھل یا کھانے والی چیز خود زمین سے اٹھ کر میرے منہ تک نہ آ جائے یا اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مجھے نہ پہنچا دے۔ چنانچہ اسی طرح گیارہ دن گزر گئے کوئی بھی چیز آپ کے کھانے کے لیے نہ آئی نہ ہی آپ نے کچھ کھایا بھوکے رہنے کی وجہ سے کمزوری اور نقاہت اس قدر زیادہ ہو گئی کہ جسمانی قوت جواب دے گئی۔ آپ اس قدر نڈھال ہو گئے کہ نوافل پڑھنے چھوڑ دیئے، جب بارہ دن گزر گئے تو آپ میں نماز کی حالت میں قیام کرنے کی بھی سکت نہ رہی، حتیٰ کہ آپ نے سنتیں پڑھنا بھی چھوڑ دیں۔ جب چند دن مزید گزر گئے تو فرض کی ادائیگی میں بھی تنگی ہونے لگی، اس پر

Marfat.com

آپ نے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگی تو پردہ غیب سے دو روٹیاں اور تھوڑا سا سالن نمودار ہوا' آپ نے اسے کھایا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اس کے بعد ہر روز اسی طرح ہوتا رہا ہر روز رات کے وقت پردہ غیب سے دو روٹیاں اور سالن آپ کے پاس پہنچتا رہا۔ آپ ہر روز یہ کھانا کھا لیتے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ آپ اسلامی لشکر کے ہمراہ جہاد کی غرض سے چلے اور انطاکیہ میں پہنچ گئے۔ جب اسلامی لشکر نے ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا تو آپ نے بھی وہیں قیام فرمایا جس وادی میں اسلامی لشکر نے پڑاؤ ڈالا تھا وہاں پر بہت سے پھلدار درخت پھلوں سے لدے کھڑے تھے' ان درختوں پر لگے ہوئے پکے پھل اپنی خوش نمائی کی وجہ سے لوگوں کی توجہ کا مرکز بنے ہوئے تھے۔ حضرت ابوالخیر تیناتی رحمتہ اللہ علیہ نے ایک قریبی دریا کے کنارے نماز ادا کی تو آپ نے بھی اپنے چاروں طرف پھلدار درختوں پر لگے پھولوں پر شبنم کے قطرے پڑے دیکھے جو کہ آنکھوں کو انتہائی بھلے معلوم ہو رہے تھے۔ جی چاہتا تھا کہ ان کو توڑ کر تازہ تازہ کھا لیا جائے۔ جب آپ نماز کی ادائیگی سے فارغ ہوئے تو بے اختیار اپنا ایک ہاتھ درخت کی طرف بڑھایا اور تھوڑے سے پھل توڑ کر کھانے لگے۔ آپ نے ابھی تھوڑا سا پھل ہی کھایا تھا کہ اچانک آپ کو وہ عہد یاد آ گیا جو آپ نے اللہ تعالیٰ سے کیا تھا آپ نے اسی وقت پھل زمین پر پھینک دیا اور جو منہ میں تھا اس کو تھوک دیا اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے کانپنے لگے۔ ابھی آپ اپنے کیے پر پچھتا ہی رہے تھے کہ اسی اثناء میں لوگوں کی ایک ٹولی ہاتھوں میں کلہاڑیاں اور لاٹھیاں پکڑے ہوئے آ پہنچی وہ سب لوگ ایک چور کی تلاش میں اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے حضرت ابوالخیر تیناتی رحمتہ اللہ علیہ تک آ پہنچے۔ ان لوگوں نے آپ کو چور سمجھ کر پکڑ لیا اور اپنے حاکم کے پاس لے گئے۔ حاکم نے آپ سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ آپ نے جواب دیا کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اس کے بعد حاکم نے دوسرے چوروں سے پوچھا کہ تم اس کو جانتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم ان کو نہیں پہچانتے اور نہ ہی جانتے ہیں کہ یہ کون

Marfat.com

ہیں ہم نے آج تک انہیں نہیں دیکھا۔ حاکم کہنے لگا کہ میں خوب اچھی طرح یہ بات سمجھ گیا ہوں کہ یہ شخص تمہارا سردار ہے اور تم لوگ اس کو سزا سے بچانے کی غرض سے جھوٹ بول رہے ہو اور اس کو بچانے کیلئے اپنی قربانی دینا چاہتے ہو۔ چور یہ سن کر خاموش ہو گئے' چنانچہ اس حاکم نے یہ فیصلہ سنا دیا کہ ہر ایک کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کاٹ دیا جائے۔ اس پر جلاد نے سب کے ہاتھ کاٹ دیئے اور حضرت ابوالخیر تیناتی رحمتہ اللہ علیہ کا ہاتھ بھی کاٹ دیا گیا۔

جب آپ کا پاؤں کاٹنے کی باری آئی تو آپ نے اپنا چہرہ آسمان کی طرف اٹھایا اور کہا' اے اللہ! گناہ تو میرے ہاتھ نے کیا تھا جو کٹ گیا' پاؤں نے تو کوئی غلطی نہیں کی۔ حضرت ابوالخیر رحمتہ اللہ علیہ ابھی یہ فرما ہی رہے تھے کہ اچانک ایک طرف سے ایک سوار بھاگتا ہوا آیا اور گھوڑے سے اتر کر آپ کے قدموں پر گر گیا اور حاکم سے کہنے لگا یہ آپ کیا کر رہے ہیں' کیا آسمان کو اللہ تعالیٰ کی زمین پر گرانا چاہتے ہیں' یہ تو والی اللہ ہیں' تم نے بلا وجہ ان کا ہاتھ کاٹ دیا ہے اب پاؤں کاٹنے کے درپے ہو' حاکم نے یہ بات سنی تو اسی وقت اٹھا اور آپ کا کٹا ہوا ہاتھ اٹھا کر چومنے لگا' پھر اس نے قدم بوسی کی اور معافی کا طلب گار ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے ہاتھ نے خیانت اور بد عہدی کی تھی یہ اسی وجہ سے کٹا ہے گناہ کرنے کی وجہ سے میرا ہاتھ بھی گیا اور پردۂ غیب سے آنے والا کھانا بھی گیا اس میں نے آپ لوگوں کا کوئی قصور نہیں کیا۔ اس دن کے بعد سے حضرت ابوالخیر تیناتی رحمتہ اللہ علیہ نے ایک ہاتھ سے زنبیلیں بننا شروع کیں اور اس مزدوری سے ہونے والی آمدنی سے گزر بسر کرنے لگے۔ جب آپ زنبیل بنا کر فروخت کرتے تو کسی دیکھنے والے کو یہ محسوس تک نہ ہوتا تھا کہ آپ نے زنبیل ایک ہاتھ سے بنی ہے۔

اللہ کی محبت اور خوف

Marfat.com

حضرت ابوالقاسم جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ تن تنہا بیت اللہ شریف گیا اور وہاں کی مجاورت اختیار کی اور میری عادت تھی کہ جب شب کو تاریکی خوب ہو جاتی تو میں طواف کرتا حسبِ عادت ایک دن طواف کر رہا تھا کہ ایک نوعمر لڑکی کو دیکھا کہ طواف کرتی جاتی ہے اور یہ اشعار نہایت ذوق وشوق سے گاتی ہے

ابی الحب ان یخفی و کم قد کتمته　　فاصبح عندی قد اناخ و طنتباً

اذا اشتد شوقی هام قلبی بذکره　　وان رمت قرباً من حبیبی تقرباً

ویبد وافافنی ثم احیابه له'　　ویسعدن حتی الذو اطربا

(یعنی محبت اور عشق کو میں نے بہت چھپایا لیکن اب کسی طرح نہیں چھپ سکتا اس نے تو میرے پاس ڈیرہ ہی ڈال دیا جب مجھے محبوب کا شوق زیادہ ہوتا ہے تو میرا دل اس کی یاد سے حیران ومضطرب ہوتا ہے اور اگر میں اپنے دوست کے قرب کا قصد کرتی ہوں تو وہ مجھے اپنی دولتِ قرب سے محروم نہیں فرماتا بلکہ قریب ہو جاتا ہے اور جب میرا محبوب متجلی ہو جاتا ہے تو میں فنا ہو جاتی ہوں اور پھر اس کے لیے اور اسی کی دست گیری سے زندہ ہو جاتی ہوں اور وہی میری امداد کرتا ہے حتی کہ میں اس کی عنایتوں سے لذت حاصل کرتی ہوں۔)

حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا لڑکی! تو اللہ سے نہیں ڈرتی کہ بیت اللہ شریف میں ایسے اشعار گاتی ہے؟ وہ میری طرف ملتفت ہوئی اور بولی جنید اگر خوفِ الٰہی نہ ہوتا تو میں کیوں خواب شیریں چھوڑتی۔ ارے خوف ہی نے تو مجھے میرے وطن سے بے وطن کر دیا' اسی کے عشق میں تو میں بھاگی پھرتی ہوں۔ اسی کی محبت نے مجھے حیران بنا رکھا ہے پھر پوچھا جنید بتاؤ' تم بیت اللہ کا طواف کرتے ہو یا ربِ بیت اللہ کا؟ میں نے کہا میں تو بیت اللہ کا طواف کرتا ہوں یہ سن کر آسمان کی طرف منہ اٹھایا اور بولی' سبحان اللہ آپ کی بھی کیا شان ہے۔ مخلوق جو خود مثل پتھروں کے ہے وہ پتھروں ہی کا طواف کرتی ہے۔ جنید رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھ پر ایسی

Marfat.com

کیفیت طاری ہوئی کہ میں بیہوش ہو گیا اور جب ہوش آیا تو پھر اس لڑکی کو نہ دیکھا۔

آپ کی دعا بارگاہ الٰہی میں قبول ہوئی

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک درویش کو جنگل میں بیٹھے ہوئے دیکھا وہ نہایت تکلیف دہ جگہ پر بیٹھا ہوا تھا میں نے اس سے پوچھا کہ اے بھائی! تم یہاں ایسی سخت جگہ پر اس طرح آرام سے کیوں بیٹھے ہوئے ہو؟ اس نے کہا کہ میرا ایک وقت تھا جو یہاں پر ضائع ہو گیا ہے اس لیے اب یہاں پر بیٹھ کر غم کھاتا ہوں۔ میں نے دریافت کیا' کہ تم کتنے عرصہ سے یہاں پر ہو؟ وہ کہنے لگا' بارہ برس سے یہاں پر بیٹھا ہوں' اب اگر شیخ کی توجہ مجھ پر ہو جائے تو مجھے کامیابی مل جائے اور میرا وقت حاصل ہو جائے۔ حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں وہاں سے روانہ ہوا اور حج ادا کرنے کے بعد اس کے حق میں دعا مانگی جو بارگاہ الٰہی میں قبول ہوئی اور اسے کامیابی مل گئی واپسی کے سفر میں اسے وہیں پر بیٹھا ہوا دیکھا تو میں نے اس سے پوچھا' اے بھائی! اب تو تمہیں وقت مل گیا ہے اب کیوں نہیں یہاں سے گئے۔ کہنے لگا' اے شیخ! میں نے قدامت اختیار کی ہے جو وحشت کی جگہ تھی۔ اور جس جگہ پر میں نے سرمایہ کھو دیا تھا وہ مل گیا تو اب کیا یہ روا ہے کہ جس جگہ سے سرمایہ ملا ہے اس جگہ کو چھوڑ کر چلا جاؤں۔ میرے لیے تو یہ انس کی جگہ ہے آپ تشریف لے جائیں اس لیے کہ میں اپنی مٹی اس جگہ کی مٹی میں ملاؤں گا اور قیامت کے دن اسی مٹی سے اٹھوں گا اس لیے کہ یہ میرے انس کا سرمایہ اور سرور کا مقام ہے۔

عورت کی آزمائش میں اللہ کی پناہ

ایک مرتبہ نیشاپور کا ایک تاجر کہیں سے آیا اور خاموشی سے آپ کی مجلس میں بیٹھ

Marfat.com

کر آپ کا وعظ سننے لگا۔ جب آپ نے وعظ ختم کیا تو اسے اپنے قریب بلوا کر آمد کا مقصد دریافت کیا۔ تاجر نے کہا کہ وہ تنہائی میں آپ سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ جب تمام مرید باہر چلے گئے تو تاجر کہنے لگا کہ حضرت! شہر اصفہان سے ایک بیوپاری آیا تھا۔ اس نے مجھ سے کچھ مال ادھار لیا تھا اور وعدہ کیا تھا کہ آئندہ سال وہ اس مال کی ادائیگی کر دے گا مگر ایک سال گزرنے کے باوجود وہ ادائیگی پر آمادہ نظر نہیں آتا اب مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ ہرات میں آ کر ٹھہرا ہوا ہے مگر نیشاپور نہیں آنا چاہتا تاکہ کہیں میں اس سے رقم کا مطالبہ نہ کر بیٹھوں۔ پھر تاجر نے کہا حضور! میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں فوری طور پر ہرات پہنچنا چاہتا ہوں مگر ایک مجبوری میری راہ میں حائل ہے اگر آپ میری مدد فرمائیں تو میں تاحیات آپ کا احسان مند رہوں گا۔ ابوعثمان حیری نے دریافت فرمایا کہ تمہاری کیا مجبوری ہے؟ وہ تاجر جھجکتے ہوئے کہنے لگا کچھ عرصہ پہلے مجھے ایک کنیز پسند آئی تھی جسے میں نے خرید لیا تھا۔ میرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر اس کنیز کو تنہا گھر میں رکھتا ہوں تب بھی خطرہ درپیش رہتا ہے اور اگر اسے سفر پر ہمراہ لے جانے کا سوچتا ہوں تو اس صورت میں مشکلات نظر آتی ہیں اگر آپ اس کنیز کو اپنے پاس بطور امانت رکھ لیں تو میں واپسی پر اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔ ابوعثمان نے پوچھا کہ تمہاری واپسی کا امکان کب تک ہے! تاجر کی بات سن کر چند لمحے سوچتے رہے اور پھر تاجر سے کہنے لگے۔ اس کنیز کو میرے بیوی بچوں کے پاس چھوڑ دے اور اسے اس بات کی سختی سے تاکید کر دے کہ وہ میرے حجرے کی جانب ہرگز نہ آئے۔ اب تو تاجر کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ اس نے فوری طور پر کنیز کو ابوعثمان کے بیوی بچوں کے پاس چھوڑا اور خود ہرات روانہ ہو گیا اور وہاں پہنچ کر جب اسے پتہ چلا کہ مذکورہ تاجر وہاں سے غزنی جا چکا ہے تو وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے غزنی روانہ ہو گیا۔

ادھر ابوعثمان حیری اس کوشش میں تھے کہ کسی بھی طور ان کی نگاہ اس کنیز پر نہ پڑے اس لیے وہ گھر میں بہت کم آنے لگے تھے۔ دوسری جانب آپ کی بیوی عورت

Marfat.com

ہونے کے باوجود کنیز کی خوبصورتی سے بہت متاثر تھی۔ اور دل میں سوچتی کہ ایسی کنیز کو تو کسی محل میں ملکہ بن کر رہنا چاہیے تھا۔ ایک روز ابوعثمان حیری کی بیوی نے ان سے کہا کہ آپ ذرا غور سے اس کنیز کو دیکھیں۔ اس کی خوبصورتی دیکھ کر آپ بھی حیرت زدہ رہ جائیں گے۔ ''مگر یہ کیونکر ممکن ہے؟'' ابوعثمان نے کہا۔ ''اس میں مشکل والی کونسی بات ہے۔ کنیز گھر میں موجود ہے آپ جب چاہیں اسے دیکھ سکتے ہیں۔'' آپ کی بیوی نے ایک طرح سے آپ کو آزمائش میں ڈال دیا تھا جس کی وجہ سے لاشعوری طور پر آپ کا دھیان اس کنیز کی طرف منتقل ہوتا جا رہا تھا۔ پھر اچانک ایک روز جب ابوعثمان حیری نے کنیز کو اپنے حجرے میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا تو حیرت زدہ رہ گئے مگر کنیز آپ کو دیکھ کر ذرہ برابر پریشان نہ ہوئی اور بڑے اعتماد سے کہنے لگی۔ کیا آپ ہی ابوعثمان ہیں؟

میں تو ابوعثمان ہی ہوں مگر تم یہاں حجرے میں کس لیے آئی ہو؟ ابوعثمان نے پوچھا۔ اس پر کنیز کہنے لگی' میں یہاں آپ سے یہ دریافت کرنے آئی ہوں کہ وہ تاجر جو مجھے آپ کے پاس بطور امانت رکھ کر گیا ہے کب تک واپس لوٹ آئے گا۔ آپ نے جواب دیا کہ اس نے دو تین ماہ بعد آنے کے لیے کہا تھا۔ مقررہ مدت تو یقیناً گزر چکی ہے بہرحال امید ہے کہ وہ جلدی واپس لوٹ آئے گا۔

''وہ تو درست ہے بزرگوار مگر میں کیا کروں۔ میرا تو یہاں پر دم گھٹنے لگا ہے۔ حد تو یہ ہے کہ میں کسی سے بات نہیں کر سکتی۔ آخر مجھے کس جرم کی یہ سزا مل رہی ہے۔'' کنیز کے انداز میں ایک قسم کا شکوہ تھا۔ ابوعثمان معلوم نہیں اس کا کیا جواب دینا چاہتے تھے مگر غیر ارادی طور پر انہوں نے کنیز سے کہہ دیا کہ جب کبھی طبیعت مضمحل ہو تو چلی آیا کرو۔ میں تمہارا مسئلہ سن لیا کروں گا۔ ادھر خلافِ توقع کنیز نے جب یہ الفاظ سنے تو اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ اس نے مسکراتے ہوئے آپ کا شکریہ ادا کیا اور اگلے روز آنے کا وعدہ کر کے چلی گئی۔ مگر اس کے جاتے ہی ابوعثمان حیری کو اپنی غلطی کا

Marfat.com

احساس ہوا خود سے کہنے لگے کہ یہ میں نے کیا کر دیا۔ کنیز تو ایک طرح سے میرے ایمان کا سودا کر کے چلی گئی ہے پھر اسی روز جس وقت آپ عشاء کی نماز پڑھنے کا ارادہ کر رہے تھے تو آپ کو اس مہ لقا کنیز کا خیال آ گیا جس سے دل و دماغ پر ایک عجیب قسم کا سرور چھا گیا۔ الغرض یہ کہ کنیز کے تصور نے ان کی پرسکون زندگی میں اس قدر خلل ڈال دیا کہ آپ فوراً اپنے پیر و مرشد ابو حفص حداد کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں سارا ماجرا سنا کر کہنے لگے کہ کنیز نے انہیں آزمائش کی بھٹی میں ڈال دیا ہے۔ آپ کے پیر و مرشد نے پورا واقعہ سننے کے بعد کہا کہ اب میں تمہارے لیے کیا کر سکتا ہوں' تجھ سے کس نے کہا تھا کہ اس زہد شکن کنیز کو اپنے گھر میں پناہ دے؟

اب تو ابو عثمان حیری بچوں کی طرح رونے لگے اس قدر آنسو بہائے کہ آپ کی داڑھی بھیگ گئی اپنے مرشد سے کہنے لگے کہ اگر وہ حسینہ چند روز مزید ان کے ہاں رہی تو وہ تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ ابو حفص حداد کہنے لگے' ابو عثمان! میں اس سلسلے میں تمہاری رہنمائی نہیں کر سکتا تم رے شہر میں چلے جاؤ' وہاں یوسف بن حسین مقیم ہیں وہی تمہارے اس مسئلے کا حل بتا سکتے ہیں۔ ابو عثمان نے کہا پیر و مرشد! رے تو نیشا پور سے بہت زیادہ دور ہے۔ ابو حفص حداد نے دوٹوک لہجے میں کہا کہ کچھ بھی ہو اب تو تمہیں وہاں جانا ہی پڑے گا ابو عثمان کسی نہ کسی طور رے شہر پہنچ گئے اور لوگوں سے پوچھا کہ یہاں کوئی یوسف بن حسین رہتے ہیں؟

لوگ آپ کے اس سوال پر بہت حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ یوسف بن حسین جیسے زندیق کے پاس کیا لینے جائیں گے اس کو تو پورے شہر نے چھوڑ رکھا ہے۔ وہاں پر موجود ایک شخص نے کہا جناب! آپ تو خود شکل سے بزرگ معلوم ہوتے ہیں۔ مگر جب ابو عثمان حیری' یوسف بن حسین سے ملنے پر بضد رہے تو ایک شخص آپ کو یوسف سن حسین کے گھر تک پہنچانے کے لیے آپ کے ساتھ ہو لیا۔ آپ کو ساتھ لے جانے والے شخص نے آپ کو ایک دکان میں کھڑا کیا اور آپ کو خاموشی سے ایک کھڑی

Marfat.com

کے راستے دکان کے اندر دیکھنے کا ارشادہ کیا۔ ابوعثمان نے دیکھا کہ اندر ایک شخص ایک خوبصورت لڑکے کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے اور پاس ہی شراب کی صراحی رکھی ہوئی ہے۔ یہ منظر دیکھ کر ابوعثمان نے کھڑکی سے نگاہیں ہٹالیں اور دل میں سوچنے لگے کہ یہ شخص بھلا میری کیا رہنمائی کریگا۔ آپ کو ساتھ لانے والے شخص نے کہا کہ اب فرمایئے ایسے شخص سے آپ کیا حاصل کر سکتے ہیں۔ ابوعثمان نے کہا میں نے سب کچھ دیکھ لیا ہے میں ابھی نیشاپور واپس لوٹ جاؤں گا۔

نیشاپور واپس آ کر ابوعثمان حیری نے جب یہ واقعہ ابوحفص حداد کو سنایا تو وہ سخت برہم ہوئے اور کہنے لگے کہ رے کے لوگوں نے تمہیں ورغلایا ہے اور ایک سچے خدا رسیدہ شخص سے تمہیں ملنے نہیں دیا گیا جب میں نے تمہیں خود کہا تھا کہ تمارے مرض کا علاج یوسف بن حسین کے پاس ہے تو پھر تو نے میری بات کیوں نہ مانی۔ بہر کیف بہتر یہی ہے کہ دوبارہ رے جاؤ اور یوسف بن حسین سے ملو۔ ابوعثمان حیری واپس رے جانے ہی والے تھے کہ گھر سے ایک مرید نے آ کر عرض کیا کہ حضرت! گھر والے بہت پریشان ہیں آپ فوراً گھر تشریف لے چلیں۔ آپ نے مرید سے کہا میں دوبارہ رے جارہا ہوں، تم میرے گھر والوں کو اطلاع دے دینا۔ مرید نے دوبارہ موقع پا کر دھیرے سے آپ کے کان میں کہا کہ وہ رشکِ حور کنیز بے حد یاد کرتی ہے۔ مرید کی بات سن کر آپ کو احساس ہوا کہ جیسے شیطان ایک بار پھر آپ کو ورغلا رہا ہے۔ آپ نے لاحول ولاقوۃ پڑھی اور دوبارہ نیشاپور سے روانہ ہو گئے۔

رے میں قیام کے دوران پھر اسی شخص سے آپ کی ملاقات ہوگئی۔ اس نے بھی آپ کو پہچان لیا۔ اور انتہائی خوشی کے عالم میں بولا۔ آپ پھر آ گئے؟ آپ نے جواب دیا ہاں! میں یوسف بن حسین سے لازمی طور پر ملنا چاہتا ہوں۔ وہ شخص افسوس کے عالم میں کہنے لگا آپ پھر اس زندیق سے ملنے آ گئے ہیں کاش آپ میں عقل ہوتی اور میں آپ کو سمجھا سکتا۔ بہر طور اس شخص نے آپ کو یوسف بن حسین کے پاس بھیج دیا آپ کو

Marfat.com

دیکھتے ہی یوسف بن حسین بولے' ابوعثمان! تجسس بہت بری چیز ہے۔تم نے کھڑکی کے پاس کھڑے ہوکر دکان کے ماحول کا جائزہ لیا تھا اور مجھ سے کوئی بات کہے بغیر واپس لوٹ گئے تھے یہ سن کر ابوعثمان حیری خاصے نادم ہوئے۔ یوسف بن حسین نے پوچھا۔ میرا دوست ابوحفص حداد کیسا ہے؟ آپ نے جواب دیا۔ وہ بالکل ٹھیک ہیں اور آپ کو سلام کہتے ہیں۔ پھر وہ ابوعثمان سے کہنے لگے کہ اب اپنی آمد کا سبب بتاؤ۔ آپ نے فرمایا جو شخص تعارف کے بغیر ہی میرا نام پکارے اور میرے پیرومرشد ابو حفص حداد کے بارے میں بتائے اسے میں زبان سے کیا عرض کروں۔اس وقت بھی وہ نوجوان لڑکا یوسف بن حسین کے پاس بیٹھا تھا۔قریب ہی صراحی بھی رکھی تھی۔اس نے صراحی کو انڈیلا اور رنگین پانی کو حلق سے اتار لیا۔ابوعثمان کو کراہت ہوئی لیکن منہ سے کچھ نہ بولے۔

اسی دوران یوسف بن حسین کہنے لگے وہ تاجر ابھی واپس نہیں آیا۔تم خوبصورت کنیز کو اپنے پاس کب تک رکھو گے۔اب تو ابوعثمان کا پیمانہ صبر سے لبریز ہو گیا۔ وہ یوسف بن حسین سے کہنے لگے حضرت! ایک طرف تو آپ اتنے روشن ضمیر ہیں اور دوسری طرف یہ بری عادتیں' میں کچھ سمجھا نہیں۔ یوسف بن حسین نے پوچھا یہ آپ نے کیا کہہ دیا ہے؟ کیسی بری عادتیں؟ ابوعثمان نے لڑکے اور پھر صراحی کی طرف اشارہ کیا۔اس پر یوسف بن حسین کہنے لگے یہ میرا بیٹا ہے اس کی ماں کا انتقال ہو چکا ہے اس لیے اسے میں ہر وقت اپنی نظروں کے سامنے رکھتا ہوں اور خود ہی اسے پڑھاتا ہوں۔ رہی یہ صراحی تو اس کو میں بھٹی سے نکال کر لایا ہوں اور اسے پاک صاف کر کے اپنے کام میں لاتا ہوں اب تو پوچھو گے کہ صراحی کے اندر کیا ہے تو وہ کوئی ناپاک چیز نہیں بلکہ رنگ دار میٹھا شربت ہے۔ان کی حقیقتِ حال جان کو ابوعثمان حیرت زدہ رہ گئے اور اپنی سوچ پر سخت نادم ہوئے پھر یوسف بن حسین نے مسکراتے ہوئے ابو عثمان سے کہا کہ وہ نیشاپور واپس چلے جائیں کیونکہ جس مقصد کے لیے آپ دوبارہ

Marfat.com

یہاں آئے ہیں وہ پورا ہو چکا ہے۔

ابوعثمان نے پوچھا' مگر وہ کس طرح؟ اس پر یوسف بن حسین بولے کہ آپ نے پہلی بار یہاں تک آنے میں تیس دن برباد کیے پھر واپس گئے اور دوبارہ آ گئے۔ اب پھر واپس جائیں گے تو ذرا خود ہی حساب لگا کر بتائیں کہ کتنے دن ہوئے؟ ابوعثمان نے حساب لگا کر بتایا کہ حضرت! یہ تو پورے نوے دن ہوئے۔ پس یہ کسوف اور خسوف نوے دن کا تھا اور ان نوے دنوں کو سفر میں نکال دیا گیا۔ اب آپ نیشا پور واپس لوٹ جائیں اور آئندہ خود کو آزمائش کی بھٹی سے دور رکھیں۔

یوسف بن حسین کی ہدایت پر ابوعثمان واپس نیشا پور چلے آئے اور ابوحفص کو سارا واقعہ سنا دیا۔ ابوحفص کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی اور وہ کہنے لگے۔ ہاں عثمان! کسوف اور خسوف کے نوے دن تو کسی نہ کسی طرح گزارنے ہی تھے لہٰذا اب تم گھر جاؤ' ابوعثمان جب گھر پہنچے تو بیوی نے بتایا کہ تاجر آیا تھا وہ اپنی کنیز کو واپس لے گیا ہے۔

غیب سے سواری ملنے کا واقعہ

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ منصور حلاج کے عقیدتمند اور مریدین آپ کے حجرۂ مبارک کے باہر موجود تھے جب کہ آپ اپنے حجرۂ مبارک میں عبادت الٰہی میں مشغول تھے تھوڑی دیر کے بعد عقیدت مندوں نے دیکھا کہ آپ حجرۂ مبارک سے غائب ہیں اُن کو بڑی حیرت ہوئی انہوں نے حجرۂ مبارک کے اندر جا کر تلاش کیا مگر حضرت شیخ حسین بن منصور حلاج رحمتہ اللہ علیہ موجود نہ تھے۔ سب حیران تھے کہ آپ لوگوں کی نظروں کے سامنے حجرۂ مبارک میں بیٹھے ہوئے تھے اور باہر بھی نہیں نکلے حجرۂ مبارک کے اندر سے کس طرح غائب ہو گئے اور پھر کسی نے آپ کو کہیں جاتے ہوئے بھی نہیں دیکھا جب کہ سب کی توجہ آپ کے حجرۂ اقدس ہی کی طرف تھی ابھی سب

Marfat.com

لوگ اسی سوچ و بچار میں تھے کہ اچانک حضرت حسین بن منصور حلاج رحمتہ اللہ علیہ ایک شیر پر سوار تشریف لے آئے قریب پہنچ کر آپ شیر سے نیچے اُترے اور اس کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اب تم چلے جاؤ۔ شیر نے آپ کی طرف دیکھا اور سر جھکا کر ایک طرف کو چل دیا۔

لوگوں نے خوف کے ملے جلے جذبات سے مغلوب ہو کر پوچھا کہ حضرت! یہ کیا معاملہ تھا؟ آپ نے شان بے نیازی سے فرمایا مجھے ایک سفر درپیش تھا جس کی بنا پر پروردگارِ عالم نے اپنے بندے کو غیب سے ایک سواری بھیج دی۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کائنات میں جو کچھ بھی موجود ہے وہ سب پروردگارِ عالم کی ملکیت ہے اور اسی کے فضل وکرم اور مہربانی سے ان تمام اشیاء پر اس کے بندوں کا حق ہے اس بات پر تم لوگ اس قدر حیران کیوں ہو۔ حضرت حسین بن منصور حلاج رحمتہ اللہ علیہ کی اس کرامت کا چرچا جب عام ہوا تو عوام کے دلوں میں آپ کی مزید عقیدت بڑھ گئی مگر بہت سے علماء کرام نے آپ کی کرامت کا حسبِ سابق انکار کیا اور آپ کو ایک جادوگر اور شعبدہ باز ہی سمجھا اور آپ کی مخالفت پر کمر بستہ رہے۔

روحانیت میں بلند مرتبہ اور مقام

حضرت ابوالحسن خرقانی کے بیٹے احمد کو کسی نے قتل کر دیا جب آپ اسے نہلا دھلا کر کفن پہنا چکے تو حضرت ابوسعید ابوالخیر مع جماعت تشریف لے آئے۔ بیٹے کی لاش کو ایک طرف رکھ دیا اور خود آپ کا استقبال کیا۔ دیر سے قدم رنجہ فرمانے کے متعلق پوچھا تو آپ نے جواب دیا ''راستہ بھول گئے تھے ورنہ رات کو پہنچ جاتے'' حضرت ابوالحسن نے اپنے مریدین کو بتایا کہ شیخ راستہ نہیں بھول سکتے اس راستہ کی بدنصیب زمین مدت سے ان بزرگوں کے لیے چشم براہ تھی۔ اس پر آہستہ آہستہ چلنا اس کی پیاس بجھانا تھی۔ اس کے سینہ کو ان بزرگوں کے قدموں نے روشن کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

نے اپنے فرشتوں کو بھیجا تھا کہ اس ولی اللہ کے عنانِ سفر پکڑ کر اس علاقہ کی زمین پر لے آئیں۔

خرقان میں آپ کے لیے ایک علیحدہ کمرہ مخصوص کر دیا گیا۔ حضرت ابوالحسن خرقانی نے اپنے مریدین سے کہا کہ حضرت ابوسعید معشوق مملکت ہیں۔ دلوں کے حالات جانتے ہیں، کوئی بدگمانی اور بے لطفی کا اظہار نہ کرے۔ حضرت ابوسعید تیس دن خرقان میں مقیم رہے۔ حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی بار بار عرض کرتے تا کہ آپ گفتگو فرمائیں۔ لیکن آپ صرف اتنا کہتے کہ ہم سنانے نہیں سننے آئے ہیں۔ حضرت خرقانی نے کہا کہ آپ ہماری ضرورت ہیں۔ ہم نے اللہ تعالیٰ سے اپنی درخواست کی تھی کہ وہ چل کر ہمارے گھر آ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے دوستوں میں سے ایک دوست بھیجا تا کہ میں رازِ دل کا اظہار کر سکوں۔ میں بوڑھا تھا، خود حاضر نہیں ہو سکتا تھا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے قوت دی ہے، عزت دی ہے لہٰذا خود تشریف لے آئے۔

اس سفر میں آپ کی زوجہ محترمہ بھی ساتھ تھیں۔ حضرت شیخ خرقانی ہر صبح دروازے کے پاس آتے سلام عرض کرتے اور فرماتے۔ آپ ایک برگزیدہ شخص کی رفیقہ حیات ہیں۔ یہاں صرف حق ہی حق ہوتا ہے۔ پھر حضرت ابوسعید کے دروازے پر حاضری دیتے پردہ ہٹا کر اندر آنے کی اجازت طلب کرتے، پھر اندر تشریف لے جاتے۔ ایک دن شہر کا قاضی القضاۃ سلام کے لیے آیا۔ وہ بھی حضرت خرقانی کا مرید تھا اس نے جب حضرت ابوسعید کو بادشاہوں کی طرح چوکڑی مار کر بیٹھے اور ایک درویش سے پاؤں دبواتے دیکھا تو دل میں خیال آیا کہ یہ کیسی درویشی ہے۔ یہ ناز و نعم میں آرام کرنے والے فقر اور درویشی کو کیا جانیں۔ حضرت ابوسعید نے سر مبارک اٹھا کر قاضی کی طرف دیکھا اور فرمایا۔ ''جو مشاہدہ حق میں ہو گیا اس پر فقر کا نام درست نہیں آتا''۔ یہ سننا تھا کہ قاضی نے نعرہ مارا اور بے ہوش ہو گیا۔ درویش اسے اٹھا کر باہر لے گئے۔ حضرت ابوالحسن خرقانی تشریف لائے اور کہا، حضرت! آپ نے قاضی

Marfat.com

پر نظر ہیبت ڈالی ہے نظرِ رحمت بھی ڈالیں کیونکہ وہ حال سے بے حال ہو گیا ہے۔ چنانچہ آپ نے اسے معاف کر دیا اور وہ اصل حالت میں آ گیا۔

مرید کا مرتبہ کیسے بلند ہوتا ہے

ایک مرتبہ حضرب ابوسعید ابوالخیر رحمتہ اللہ علیہ سوار ہو کر کہیں تشریف لے جا رہے تھے کہ راستے میں ایک مرید نے آپ کو دیکھا وہ قدم بوسی کے لیے آگے بڑھا اور اس نے حضرت ابوسعید رحمتہ اللہ علیہ کے زانو مبارک پر بوسہ دیا۔ آپ نے فرمایا اس سے نیچے' مرید نے آپ کے پاؤں پر بوسہ دیا' حضرت ابوسعید رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا' اس سے نیچے اس مرید نے گھوڑے کے پاؤں پر بوسہ دیا' آپ نے فرمایا اس سے نیچے' پھر اس مرید نے زمین پر بوسہ دیا تو حضرت ابوسعید ابوالخیر رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس سے نیچے کا بار بار فرمانے کا مقصد یہ تھا کہ مرید اپنے آپ کو اپنے شیخ کے سامنے پست سے پست کرتا جائے اس لیے کہ جس قدر وہ اپنے آپ کو پست کرتا جائے گا اللہ تعالیٰ کے ہاں اس قدر اس کا مرتبہ بلند ہوتا جائے گا۔

حضرت ابوالحسن خرقانی کا مقام

حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی سلطان محمود غزنوی کے ہم عصر تھے ان کی شہرت چار دانگ عالم میں پھیلی تو سلطان محمود غزنوی کو ان کی زیارت کا شوق پیدا ہوا۔ چنانچہ وہ خدم و حشم کے ساتھ غزنی سے خرقان پہنچا اور ایک قاصد کے ہاتھ شیخ کو پیغام بھیجا کہ میں آپ کی زیارت کے لیے غزنی سے یہاں آیا ہوں۔ آپ خانقاہ سے میرے خیمہ تک قدم رنجہ فرمائیں۔ اس کے ساتھ ہی سلطان نے قاصد کو ہدایت کی کہ اگر شیخ یہاں آنے سے انکار کریں تو ان کو قرآن حکیم کی یہ آیت پڑھ کر سنا دینا۔

اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول وابی الامر منکم (یعنی اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حاکم کی جو تم میں سے ہو)

قاصد نے شیخ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلطان کا پیغام دیا تو آپ نے فرمایا مجھے معذور رکھو اس نے آیت مذکورہ پڑھی تو فرمایا ''دراطیعوا اللہ چناں مستغرق ام کہ اطعیوا الرسول خجالت ہادارم تابہ اولو الامر چہ رسد (یعنی ابھی میں اطیعوا اللہ میں ایسا مستغرق ہوں کہ اطیعوا الرسول کے معاملہ میں نادم اور شرمسار ہوں۔ پھر اولی الامر منکم کی جانب کیونکر متوجہ ہو سکتا ہوں۔ قاصد نے واپس جا کر سلطان کو شیخ کا جواب سنایا تو اس پر رقت طاری ہو گئی او وہ شیخ ابوالحسن کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے درخواست کی کہ حضرت بایزید بسطامی کے حالات واقوال سنایئے۔ شیخ نے فرمایا' بایزید فرماتے تھے کہ جس نے مجھے دیکھا بدبختی اس سے دور ہو گئی (یعنی وہ کفر وشرک سے محفوظ ہو گیا)

سلطان محمود نے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ابولہب' ابوجہل اور کتنے ہی دوسرے منکروں نے دیکھا لیکن یہ بدبخت (یعنی کافر) ہی رہے۔ کیا یزید کا درجہ (نعوذ باللہ) حضور سے بھی بلند ہے؟ یہ سن کر شیخ کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا اور آپ نے جلال کے عالم میں فرمایا محمود! حدِ ادب سے قدم باہر نہ رکھ۔ ابولہب' ابوجہل اور دوسرے کفار نے فی الحقیقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی نہیں' کیا تو نے قرآن کریم میں یہ آیت نہیں پڑھی۔ وترا ہم ینظرون الیک وہم لایبصرون (اے رسول تو ان کو دیکھتا ہے جو تیری طرف نظر کرتے ہیں حالانکہ وہ تجھ کو نہیں دیکھتے)

سلطان' شیخ کے ارشادات سے بہت متاثر ہوا اور اس نے عرض کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرمایئے۔ شیخ نے فرمایا کہ چار باتوں کا ہمیشہ خیال رکھو (۱) ایسی چیزوں سے پرہیز جن سے منع کیا گیا ہے۔ (۲) نماز باجماعت (۳) سخاوت (۴) خدا کے بندوں پر شفقت۔ سلطان نے کہا کہ میرے لیے دعائے خیر کیجیے۔ شیخ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور کہا ''اللھم اغفر للمومنین والمومنات'' (اے اللہ!

Marfat.com

سب مؤمنین اور مؤمنات کو بخش دے) سلطان نے عرض کی کہ میرے لیے خاص دعا فرمایئے' شیخ نے فرمایا اللہ تجھ پر رحمت کرے اور تیری عاقبت محمود ہو۔اس کے بعد سلطان محمود نے اشرفیوں کی ایک تھیلی شیخ کے سامنے رکھ دی اور کہا کہ یہ نذر قبول فرمایئے۔شیخ نے تعجب سے سلطان کی طرف دیکھا اور پھر اس کے سامنے جو کی ایک روٹی رکھ دی اور فرمایا کہ یہ تمہاری دعوت ہے اس کو تناول کرو۔سلطان نے بسم اللہ پڑھ کر جو کی روٹی کھانا شروع کی لیکن پہلا نوالہ ہی حلق میں اٹکا' شیخ نے فرمایا شاید نوالہ حلق میں اٹکتا ہے؟ سلطان نے اثبات میں جواب دیا تو شیخ نے گھمبیر لہجہ میں فرمایا' تو یہ اشرفیوں کی تھیلی بھی میرے حلق میں اٹک جائے گی اس کو فوراً اٹھالو۔یہ اشرفیاں بادشاہوں کی خوراک ہیں' فقیر کے لیے جو کی روٹی ہی نعمتِ عظمیٰ ہے۔سلطان محمود نے عرض کی کہ حضرت! سب نہیں تو ان میں سے کچھ اشرفیاں ہی قبول فرمالیں۔

شیخ جلال میں آگئے اور فرمایا کہ میں دنیا کو طلاق دے چکا ہوں۔میرے لیے یہ اشرفیاں حرام ہیں اس لیے اپنی بات پر اصرار نہ کرو۔یاد رکھ کہ ان اشرفیوں پر نہ تیرا حق ہے نہ میرا۔ان کو قوم کی امانت سمجھو۔اگر یہ قوم کی مرضی کے بغیر تقسیم کرے گا تو قوم کے مال میں خیانت کرے گا اور اللہ تعالیٰ کا گنہگار بھی ہوگا۔اگر تو ان اشرفیوں کو خیرات ہی کرنا چاہتا ہے تو تیرے ملک میں بہتیرے مساکین ہیں۔جب تو سو جاتا ہے تو وہ اس لیے جاگتے ہیں کہ ان کے پیٹ خالی ہوتے ہیں اور تیرے ملک میں ایسے شریف اور سفید پوش لوگ بھی موجود ہیں جو بظاہر آسودہ حال نظر آتے ہیں لیکن عسرت اور خودداری قائم رکھنے کے لیے کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتے۔جب قیامت کا دن آئے گا تو تیری قوم کے یہ لوگ تیرا گریبان پکڑ لیں گے کہ تو غیر مستحق لوگوں میں مال بانٹتا رہا اور ہم تیری نظروں سے اوجھل رہے۔اس وقت تجھ کو ہر بات کا جواب دینا پڑے گا۔شیخ کی باتیں سن کر سلطان لرزہ براندام ہوگیا اور اس کی آنکھوں سے سیلِ اشک رواں ہوگیا۔پھر اس نے عرض کی کہ آپ مجھ سے کچھ قبول نہیں فرماتے تو مجھے ہی

Marfat.com

کوئی تبرک عنایت فرمایئے۔ شیخ نے فوراً اپنا پیراہن اتار کر سلطان کو عطا فرمایا۔ جب سلطان نے رخصت ہونے کی اجازت مانگی تو شیخ اس کی تعظیم کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔ سلطان کو شیخ کے رویے پر بڑی حیرت ہوئی اور اس نے عرض کی کہ حضرت جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا تو آپ نے میری طرف التفات فرمانا بھی مناسب نہ سمجھا تھا۔ لیکن اب جو آپ میری اس طرح عزت افزائی کر رہے ہیں اس کا کیا سبب ہے؟ شیخ نے فرمایا جب تم فقیر کے حجرے میں داخل ہوئے تھے تو تمہارے دل و دماغ میں بادشاہت کی بو تھی اور تم اپنے شاہانہ جاہ و جلال کا مظاہرہ کرنا چاہتے تھے۔ اسی لیے میں نے بادشاہ محمود کی پرواہ نہ کی تھی۔ اب تم جا رہے ہو تو تمہارا رنگ اور ہے۔ اب تم ایک درویش اور منکسر المزاج انسان کی حیثیت سے رخصت ہو رہے ہو۔ اسی لیے میں نے اپنا فرض سمجھا ہے کہ تمہاری تعظیم کروں۔ ایسے انسانوں کی تعظیم نہ کرنا مسلمانوں کا شیوہ نہیں ہے۔

قطب دوراں کی زیارت

ایک مرتبہ حضرت ابوالحسن خرقانی کے ایک مرید نے آپ سے دریافت کیا اس دنیا کا قطب کون ہے۔ آپ نے فرمایا ''قطبِ دوراں کی زیارت کے لیے تمہیں کوہ لبنان جانا ہوگا۔'' اس نے پوچھا حضرت! کوہ لبنان پہنچ کر میں کس طرح جان پاؤں گا کہ قطب فلاں شخص ہے؟ آپ نے فرمایا جب تم کوہِ لبنان پہنچو گے تو وہاں پر ایک جنازہ رکھا ہوگا اس جنازے کو جو شخص پڑھائے گا وہی قطبِ دوراں ہوگا۔ وہ شخص اسی وقت روانہ ہو گیا اور بڑی مشکلات اور صعوباتِ سفر کے بعد کوہ لبنان پہنچا۔ وہاں پر اس نے دیکھا کہ واقعی ایک جنازہ پڑا ہوا ہے مگر اسے پڑھانے والا ابھی نہیں پہنچا۔ اسے لوگوں نے بتایا کہ جنازہ پڑھانے والا ابھی آنے والا ہے۔ تھوڑی دیر بعد اس شخص نے دیکھا کہ ایک صاحب کپڑوں میں منہ چھپائے آئے اور جنازہ پڑھانے

Marfat.com

کے بعد واپس جا رہے ہیں۔ اس نے جنازہ پڑھانے والے صاحب کا راستہ روکا اور عرض کی کہ حضرت! میں انتہائی دور سے حاضر ہوا ہوں' آپ اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایئے تا کہ آپ کا دیدار کر سکوں۔ ان صاحب نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو وہ شخص حیران و پریشان ہو گیا کہ جنازہ پڑھانے والے امام صاحب حضرت ابوالحسن خرقانی خود تھے۔ وہ شخص اسی وقت بیہوش ہو گیا۔ جب ہوش میں آیا تو اسے پتہ چلا کہ حضرت جا چکے ہیں۔ اس نے آپ کے بارے لوگوں سے پوچھا کہ آپ کہاں سے آئے اور کہاں گئے ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ امام صاحب خرقان سے آتے ہیں اور یہاں نماز پڑھا کر واپس چلے جاتے ہیں۔ اس وقت ظہر کا وقت تھا اب وہ شخص عصر کی نماز کا انتظار کرنے لگا تا کہ حضرت جب نماز پڑھانے آئیں تو ان سے گفتگو ہو سکے۔ جب واپس جانے لگے تو اس شخص نے لپک کر آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور عرض کی کہ جب میں حضرت آپ کا مرید ہوں تو آپ نے مجھے اتنی دور کیوں بھیجا۔ مجھے اپنا دیدار خرقان میں ہی کروا دیتے۔ آپ نے فرمایا دیکھو! جو کچھ تم نے دیکھا ہے اس کا کسی سے ذکر نہ کرنا یہ خدا کا فضل ہوتا ہے جس پر ہو جائے۔

شیطان لعین کا حملہ اللہ نے بے اثر کر دیا

ایک رات کا ذکر ہے کہ حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ عراق کے ایک بے آب و گیاہ صحرا میں تنہا بیٹھے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول تھے کہ یکا یک آپ کو ایک روشنی دکھائی دی جس سے یکدم سارا آسمان منور ہو گیا اور اس میں سے ایک آواز آئی اے عبدالقادر! میں تیرا رب ہوں اور تیری عبادت سے راضی ہو کر تجھے اپنی عبادت کی تکلیف سے آزاد کرتا ہوں۔

آپ فرماتے ہیں کہ جب میں نے اس آواز کو سنا اور اپنے ظاہری اور باطنی علوم پر توجہ کی تو مجھے اس صورت کا کوئی جواز دکھائی نہ دیا اور میں نے خیال کیا کہ حضور سرور

Marfat.com

کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قدر عظیم مرتبے کے باوجود آپ کو عبادت کی تکلیف سے آزادی نہیں ملی تو پھر دوسرا کوئی کس طرح اس معاملے میں معافی کا حقدار ہوسکتا ہے۔اس خیال کے آتے ہی میں نے فوراً بلند آواز سے **لاحول و لا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم** پڑھا تو شیطان لعین اپنی اصل شکل میں آ گیا اور مجھ سے کہنے لگا' اے عبدالقادر! میں نے اس سے پہلے بے شمار عبادت گزاروں کو گمراہ کیا ہے لیکن آپ اپنے علم کی وجہ سے بچ گئے۔شیطان لعین کی بات سن کر میں نے پھر لاحول پڑھا اور کہا دفع مردود' میں اپنے علم کی وجہ سے نہیں بلکہ صرف اور صرف اپنے پروردگار کی مدد اور فضل وکرم کی وجہ سے محفوظ رہا ہوں۔اس پر شیطان لعین اپنا سر پیٹنے لگا اور بولا' اے عبدالقادر! میں آج آپ سے بالکل مایوس ہوگیا ہوں اور آئندہ آپ پر اپنا وقت ضائع کرنا بیکار ہے۔میں نے کہا' اے لعین! مجھے تمہاری کسی بھی بات پر یقین نہیں ہے۔ میں ہمیشہ تمہارے مکر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا رہتا ہوں۔

حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کا لقب محی الدین ہے یہ لقب آپ کو ۵۱۱ھ میں عطا ہوا۔اس لقب کے بارے میں آپ خود فرماتے ہیں کہ ایک جمعہ کے دن میں کسی سفر سے بغداد کی طرف واپس آ رہا تھا راستے میں' میں نے ایک ایسا بیمار دیکھا جو نہایت کمزور اور لاغر جسم تھا۔اس مریض نے مجھے دیکھا تو کہا السلام علیک یا عبدالقادر! میں نے سلام کا جواب دیا' اس نے مجھ سے کہا' مجھے اٹھایئے۔میں نے اس کو سہارا دے کر بٹھا دیا۔ یکا یک میں نے دیکھا کہ بیٹھتے ہی اس کا جسم صحت مند' تندرست اور توانا ہوگیا اس کی رنگت بھی نکھر گئی۔یہ دیکھ کر میں بہت حیران ہوا۔تو اس نے کہا' حیران ہونے کی بات نہیں' اے عبدالقادر! کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ میں نے جواب دیا نہیں۔کہنے لگا' میں آپ کے جد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہوں' نحیف ولاغر ہوگیا تھا جیسا کہ آپ نے خود ملاحظہ فرمایا۔اللہ تعالیٰ نے آپ کی برکت سے مجھے نئی زندگی عطا فرمائی ہے۔آپ محی الدین ہیں۔چنانچہ پھر جب میں اس سے

Marfat.com

رخصت ہوکر جامع مسجد میں پہنچا تو ایک شخص نے میرے جوتے میرے پاس اٹھا کر رکھے اور مجھ سے کہا' یا سید محی الدین! جب میں جمعہ کی نماز سے فارغ ہوا تو چاروں طرف سے لوگ دوڑتے ہوئے میرے اردگرد جمع ہو گئے اور مجھے اے محی الدین' اے محی الدین کہتے ہوئے میرے ہاتھوں کو بوسے دینے لگے حالانکہ اس سے قبل کسی نے کبھی مجھے اس نام سے نہیں پکارا تھا۔

مخالفت کا انجام

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت عباد رحمتہ اللہ علیہ جو کہ صاحب کمال بزرگ تھے کہنے لگے کہ میں حضور غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے وصال مبارک کے بعد بھی زندہ رہوں گا اور ان کی ولایت کا وارث میں ہوں گا۔ حضور غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے جب یہ بات سنی تو آپ نے حضرت عباد رحمتہ اللہ علیہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے فرمایا' اے عباد! یاد رکھو میں تم کو تمہارے دامن میں پھینک دیتا ہوں۔ یہ فرماتے ہی آپ نے حضرت عباد کا ہاتھ چھوڑ دیا اور ان کی ولایت سلب کر لی ان کے تمام معاملات منقطع ہو گئے ایک مدت تک وہ اسی حالت میں رہے ایک دن آپ کی خلوت خاص میں حضرت شیخ جمیل بدوی رحمتہ اللہ علیہ داخل ہوئے تو آپ نے ایک جلالی نگاہ ان پر ڈالی جس سے بظاہر ان کے جسم کے ٹکڑے ہو گئے اور ایک چکا چوند روشنی ان کے جسم سے نکلی۔ وہ سن' دیکھ اور سمجھ رہے ہیں مگر دیکھنے والے ان کی حالت کو نہیں سمجھ سکتے ان کا جسم عالم ملکوت کی طرف اٹھا لیا گیا وہاں پر مشائخ عظام کی ایک جماعت موجود تھی ان مشائخ عظام میں سے صرف ایک شخص ان کو جانتا تھا۔

تھوڑی دیر کے بعد ایک لطیف ہوا کا جھونکا ان کے سامنے سے اٹھا اس کے اثر سے سب پر مدہوشی طاری ہو گئی مشائخ عظام ایک دم سے بول اٹھے یہ خوشبو تو حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے مقام سے آتی ہوئی محسوس ہوتی ہے ان کی

Marfat.com

صفات تو کوئی بھی نہیں بیان کرسکتا اور نہ ہی ان کی صفت کوئی غائب بیان کرسکتا ہے۔ اسی اثناء میں کسی نے کہا' اے باری تعالیٰ! میں تیرے حضور اپنے بھائی عباد کے لیے سوالی بن کر حاضر ہوا ہوں۔ کہنے والے کے کان میں یہ بات ڈال دی گئی کہ عباد کی ولایت صرف وہی شخصیت واپس کرسکتی ہے جس نے اسے چھینا ہے۔ پھر جب شیخ جمیل بدوی رحمتہ اللہ علیہ کی حالت ٹھیک ہوئی تو حضور غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل کیا آپ نے دریافت فرمایا' جمیل! عباد کے بارے میں تم نے سوال کیا تھا؟ کہا' حضرت! میں نے ہی سوال کیا تھا۔ ارشاد فرمایا' اس کو میرے پاس لے کر آؤ۔ چنانچہ حضرت عباد کو آپ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا' عباد! خارجیوں کے ساتھ ننگے پاؤں جاؤ۔ ابھی آپ نے یہ بات فرمائی ہی تھی کہ بغداد سے عراق کا ایک اونٹ سوار قافلہ نمودار ہوا حضرت عباد ان کے ساتھ چل پڑے جب میدان ضید میں پہنچے تو ایک درخت کو دیکھ کر وجد کی کیفیت طاری ہوگئی اور ایک زبردست چیخ ماری پھر یہ حالت ہوگئی کہ اپنے آپ سے بھی بے نیاز ہوگئے۔

تھوڑی ہی دیر میں آپ کے جسم کے سارے مسام کھل گئے اور مساموں سے خون جاری ہوگیا سارا جسم خون میں لت پت ہوگیا کافی دیر کے بعد حالت سنبھلی اور پھر آہستہ آہستہ اپنی اصلی حالت پر آگئے۔ حضور غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے ان کی غیر موجودگی میں شیخ جمیل بدوی کو بتادیا کہ اللہ تعالیٰ نے ضید کے مقام پر عباد کا مرتبہ لوٹا دیا ہے میں نے اللہ تعالیٰ سے قسم کھائی تھی کہ عباد کو اس وقت تک ولایت نہ لوٹائی جائے جب تک کہ وہ جدائی کے دریا میں غوطہ نہ لگالے آج عباد نے اس خون میں غوطہ زنی کی ہے تو اس کی حالت ٹھیک ہوئی ہے۔ حضور غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی اسی سلسلہ میں یہ بھی کرامت ہے کہ آپ نے حضرت عباد کے انتقال کے بارے میں بھی پہلے ہی خبر دے دی۔ چنانچہ اس سفر کے دوران حضرت عباد جب ضید کے مقام پر پہنچے تو ان کے قافلہ پر عربوں نے حملہ کردیا چونکہ حضرت عباد کی یہ عادت تھی کہ کسی بھی کام کو

Marfat.com

کرنے سے پہلے ایک زبردست چیخ مارا کرتے تھے چنانچہ حملہ آوروں کا مقابلہ کرنے سے پہلے ایک ایسی چیخ ماری کہ ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی۔اس طرح ان کے انتقال کی خبر سچ ہوگئی حضور غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے اسی روز شیخ جمیل بدوی رحمتہ اللہ علیہ کو ان کی موت کے بارے میں آگاہ کردیا۔

ایثار اور سخاوت

حضرت عبداللہ بن جعفر رحمتہ اللہ علیہ ایک مرتبہ جنگل میں تشریف لے جارہے تھے کہ آپ کا گزر راستہ میں ایک باغ پر سے ہوا۔اس باغ میں ایک حبشی غلام کام کررہا تھا آپ نے دیکھا کہ جب اس کے لیے کھانا آیا تو عین اس وقت ایک کتا باغ میں داخل ہوا اور اس غلام کے پاس آکر کھڑا ہوگیا غلام نے کام کرتے کرتے ایک روٹی اس کتے کے سامنے ڈالی۔کتا وہ روٹی کھا گیا' پھر غلام نے دوسری روٹی ڈال دی' کتا وہ بھی کھا گیا پھر غلام نے تیسری روٹی بھی کتے کے آگے ڈال دی' کتا وہ بھی کھا گیا کل تین ہی روٹیاں تھیں جو غلام نے کتے کو کھلا دیں۔حضرت عبداللہ بن جعفرؓ نے فرمایا' تم نے تینوں کا ایثار کیوں کردیا؟ غلام نے جواب دیا کہ حضرت! ادھر جنگل میں کتے نہیں رہتے یہ بیچارہ بھوکا کہیں دور دراز سے مسافت طے کرکے آیا ہے اس لیے مجھے اچھا نہ لگا کہ میں اس کو ویسے ہی واپس کردوں۔آپ نے فرمایا کہ پھر تم آج کیا کھاؤ گے؟ غلام نے کہا کہ میں ایک دن فاقہ کرلوں گا اور یہ کوئی ایسی بڑی بات نہیں ہے۔حضرت عبداللہ بن جعفر رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے دل میں سوچا کہ اس ایثار کے مقابلے میں گویا لوگ مجھے ملامت کرتے ہیں کہ تو بہت سخاوت کرتا ہے یہ غلام تو مجھ سے بہت زیادہ سخی ہے۔چنانچہ آپ یہ سوچ کر شہر میں گئے اور اس باغ کے مالک سے وہ باغ اور غلام خرید لیا اور پھر واپس اس باغ میں آکر غلام سے کہا کہ جا میں نے تمہیں آزاد کیا اور یہ باغ بھی تم کو ہی بخش دیا۔غلام نے یہ بات سنی تو بڑی خودداری سے بولا' میں آپ کا

Marfat.com

بہت زیادہ شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس شکریہ کے اظہار کے طور پر یہ باغ آپ کی خدمت میں نذرانہ کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ چونکہ آپ کے دل میں اب میری عزت وعظمت اور عقیدت ہوگئی ہے جو کہ میرے لیے زہر قاتل کی مانند ہے اس لیے آپ اب مجھے اجازت دیں یہ کہہ کر وہ وہاں سے رخصت ہوگیا۔

متوکل کا رزق

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ حبیبؒ شام کی طرف سفر کر رہے تھے اور عالم توکل میں تھے سفر کے دوران آپ آبادی سے پرے ہٹ کر دور ویرانے میں رات کے وقت قیام فرما ہوتے اور عالم غیب سے آپ کی افطاری کا اہتمام ہو جاتا دن کے وقت آپ پھر سفر پر روانہ ہو جاتے۔ چنانچہ اسی طرح سفر و قیام کرتے ہوئے آپ جب ملک شام میں پہنچے تو وہاں پر ایک نیک سیرت عبادت گزار بزرگ کی خدمت میں جانے کی سعادت حاصل کی' پاس جا کر ان کو سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ بیٹھ جایئے۔ آپ بیٹھ گئے دل میں خیال کیا کہ یہ بزرگ اس ویران جگہ پر مقیم ہیں یہاں پر کھانے پینے کا انتظام کس طرح سے ہوتا ہوگا' جیسے ہی آپ کے دل میں یہ خیال گزرا' اس بزرگ نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا' اے خواجہ! ستر برس سے میں اس غار میں قیام پذیر ہوں' عالم غیب سے میرا وظیفہ فراہم ہو جاتا ہے آپ اگر آج کی رات میرے مہمان بنیں تو آپ کو میرے ذوق توکل کے بارے میں علم ہو جائے گا کہ میرا سامان خورد و نوش کہاں سے مہیا ہوتا ہے۔ اسی اثناء میں مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا' نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد ایک شخص شیر پر سوار دستر خوان میں کھانا لے کر آیا شیر سے اتر کر سلام کیا اور بزرگ کے سامنے کھانا پیش کر دیا' اس دوران چھ مزید بزرگ بھی تشریف لے آئے انہوں نے ان کو بھی کھانے کی دعوت دی' سب نے مل کر کھانا کھایا پھر اس بزرگ نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا اور ایک پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا' ہر ایک

Marfat.com

نے اس شفاف چشمہ سے خوب پانی نوش کیا اور اللہ کا شکر ادا کیا پھر سب اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو گئے۔ اس کے بعد اس بزرگ نے حضرت خواجہ حبیب رحمتہ اللہ علیہ سے فرمایا' اے خواجہ! آپ حیرت فرماتے تھے اس کو کھانے پینے کا سامان کہاں سے فراہم ہوتا ہوگا' تو وہ اس طرح سے ہوتا ہے۔ اور ارشاد فرمایا' جو کوئی عالم توکل میں ہوتا ہے اور اللہ کے فضل و کرم پر بھروسہ کرتا ہے اس کے لیے عالم غیب سے انتظام ہوتا ہے

دوست کی خدمت کا واقعہ

حضرت ابواسحاق ابراہیم رحمتہ اللہ علیہ اپنے وقت کے مشہور ولی اللہ تھے ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ' ایک درویش نے آپ سے درخواست کی کہ میں سفر میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں' آپ نے درویش کی اس بات کو پسند فرمایا اور اپنے ہمراہ چلنے کی اجازت دے دی۔ سفر پر روانہ ہونے سے قبل آپ نے درویش سے فرمایا کہ ہم دونوں میں سے ایک امیر ہونا چاہیے تا کہ سب کام ٹھیک طرح سے سرانجام پائیں درویش نے کہا کہ پھر آپ امیر بن جائیں۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ پھر تم میرے مطیع بن جاؤ درویش نے بخوشی اس بات کو منظور کر لیا۔

درویش کا کہنا ہے کہ جب ہم ایک منزل پر پہنچے تو وہاں پر پڑاؤ ڈالا' آپ نے مجھ سے فرمایا کہ تم بیٹھ جاؤ۔ میں نے حکم کی تعمیل کی چنانچہ آپ خود جا کر پانی لائے چونکہ سخت سردی کا موسم تھا اس لیے آپ خود لکڑیاں اکٹھی کر کے لائے اور آگ جلائی۔ اس کے بعد ہم جب آگے کی طرف روانہ ہوئے تو راستے میں جو بھی کام ہوتا' آپ اسے خود ہی کر لیتے اور مجھے کسی بھی کام کے کرنے کی اجازت نہ دیتے۔ جب میں آگے بڑھ کر کوئی کام کرنے کی کوشش کرتا تو ارشاد فرماتے کہ تمہارے اور میرے مابین یہ بات طے ہے کہ میں امیر ہوں اور تم مطیع ہو' اس پر میں خاموش ہو جاتا۔ اثنائے راہ میں رات کے وقت بڑے زوروں کی بارش شروع ہو گئی آپ نے فوری طور پر اپنا لبادہ

Marfat.com

اتارا اور مجھ پر ڈال دیا پھر ساری رات لبادہ کو اپنے دونوں ہاتھوں سے تھام کر مجھ پر سایہ کر کے کھڑے رہے تا کہ میں بارش سے محفوظ رہوں۔ مجھے یہ دیکھ کر انتہائی شرم محسوس ہوئی مگر چونکہ ہم دونوں کے مابین ایک بات طے ہو چکی تھی اس لیے کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے آپ سے کہا کہ آج میں امیر بنوں گا۔ حضرت ابو اسحاق ابراہیم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے منظور ہے۔ چنانچہ جب ہم منزل پر پہنچے تو آپ پھر سے حسب سابق تمام کام کرنا شروع ہو گئے میں نے عرض کیا یا حضرت! آپ امیر کے فرمان کے خلاف کیوں عمل کرتے ہیں'' آپ نے ارشاد فرمایا کہ نافرمانی تو وہ ہوتی ہے کہ امیر کو اپنی خدمت کے لیے کہا جائے یہ فرما کر آپ خود ہر کام کرتے جاتے۔ مجھے پھر شرمندگی محسوس ہوئی کہ میرے ساتھ یہ کیا معاملہ ہو رہا ہے۔ آپ مکہ مکرمہ تک کے لمبے سفر میں میرے ساتھ یہی معاملہ فرماتے رہے۔ جب ہم اس مقام پر پہنچے تو میں آپ کے حسن سلوک سے اس قدر شرمسار ہوا کہ چپکے سے بھاگ نکلا اس کے بعد جب آپ نے مجھے منیٰ میں دیکھا تو فرمایا بیٹا! دوستوں کے ساتھ اسی طرح محبت رکھنی چاہیے جیسی کہ میں نے تمہارے ساتھ رکھی۔

پیش گوئی درست نکلی

شیخ ابوسعد عبداللہ تمیمی شافعی رحمتہ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے جوانی میں طلب علم کے لیے بغداد کا سفر کیا' مدرسہ نظامیہ میں ابن السقاء اور میں اکٹھے پڑھتے تھے۔ ہم دونوں مل کر عبادتِ الٰہی میں بڑی کوشش کرتے اور نیک لوگوں کی زیارتیں کرتے۔ انہی دنوں بغداد میں ایک ایسے آدمی کا شہرہ تھا جس کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ غوثِ وقت ہے۔ جب چاہتا ہے ظاہر ہو جاتا ہے اور جب چاہتا ہے چھپ جاتا ہے۔ شیخ عبدالقادر جیلانی ابن السقاء اور میں نے ارادہ کیا کہ اس کی زیارت کریں۔ ان دنوں شیخ عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ نوجوان تھے۔ راستے میں ابن السقاء نے کہا کہ میں تو اس

Marfat.com

سے ایک ایسا مسئلہ پوچھوں گا اور دیکھوں گا کہ اس بارے میں وہ کیا کہتا ہے۔ شیخ عبدالقادر جیلانی بولے معاذ اللہ! میں اس سے پوچھوں۔ میں تو اس کی زیارت کا شرف حاصل کروں گا ہم وہاں پہنچے تو وہ موجود نہ تھا۔ تھوڑی دیر بعد ہم نے دیکھا کہ وہ وہاں بیٹھا ہوا ہے۔ ابن السقاء کی طرف رخ کر کے اس نے کہا اے ابن السقاء! تیرے لیے خرابی ہو تو مجھ سے ایسا مسئلہ پوچھے گا جس کا جواب مجھے معلوم نہیں۔ لے سن! تیرا مسئلہ یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تیرے اندر کفر کی آگ بھڑک رہی ہے۔ پھر میری طرف نگاہ اٹھائی اور کہا اے ابوعبداللہ! تو مجھ سے ایک مسئلہ پوچھے گا پھر دیکھے گا کہ میں اس کے بارے میں کیا کہتا ہوں۔ تمہارا مسئلہ یہ ہے اور اس کا جواب یہ۔ اپنی بے ادبی کی وجہ سے تو دنیا میں کانوں تک دھنس جائے گا۔ پھر شیخ عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ کی طرف دیکھا' انہیں قریب بلایا اور عزت دی پھر کہا عبدالقادر! اپنے ادب کی وجہ سے تو نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کیا ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تو بغداد میں کرسی پر بیٹھ کر لوگوں کو وعظ و نصیحت کر رہا ہے اور اس وقت تو نے کہا ہے کہ میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے۔'' اور میں دیکھ رہا ہوں کہ اپنے وقت کے تمام اولیاء نے تیری عظمت کے سامنے اپنی اپنی گردنیں جھکا لی ہیں۔ یہ کہہ کر وہ غائب ہو گیا اور پھر ہم نے اسے کبھی نہ دیکھا۔

راوی کا بیان ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ خداوندی میں قرب اور مقبولیت کی نشانیاں ظاہر ہوئیں اور خاص و عام سب لوگوں نے اس پر اتفاق کیا۔ وہ وقت بھی آ گیا جب آپ نے فرمایا قدمی ہذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ اور اس دور کے اولیاء نے آپ کی اس فضیلت کا اقرار بھی کر لیا۔ اب ابن السقاء کا قصہ سنیئے۔ اس نے علومِ شرعیہ میں کمال حاصل کیا اور اپنے زمانے کے بیشتر علماء پر اس نے فضیلت حاصل کر لی۔ تھوڑے دنوں میں اس کی شہرت پھیل گئی کہ تمام علوم میں اس سے کوئی مناظرہ نہیں کر سکتا۔ وہ فصیح اللسان اور اچھے اطوار کا مالک تھا۔ چنانچہ خلیفہ

Marfat.com

وقت نے اسے اپنے مقربین میں داخل کیا اور کچھ عرصہ بعد بادشاہ روم کی طرف سے اسے اپنا سفیر بنا کر بھیجا' اپنی فصاحت' مختلف علوم میں مہارت' اور عقلمندی کے باعث بادشاہ روم کے دل میں اس نے گھر کرلیا۔ بادشاہ نے نصرانی علماء اور واعظین کو بلوا کر ابن السقاء کا ان سے مناظرہ کرایا مگر اس نے ان تمام کو لاجواب اور عاجز کر دیا۔ اس بات سے بادشاہ کی نگاہ میں اس کی قدر و منزلت اور بھی بڑھ گئی۔

باکمال علمی عنایت

حضرت محمد بن احمد ہاشمی رحمتہ اللہ علیہ اپنے وقت کے صاحب کرامت ولی اللہ گزرے ہیں۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ آپ قدس شریف میں تشریف لے گئے آپ کے ہمراہ اس وقت کے مشہور فقیہ حضرت ابوالطاہر محلی رحمتہ اللہ علیہ بھی تھے۔ ایک دن وہ قدس شریف کے ایک مدرسہ کے نزدیک سے گزرے اس مدرسہ کے دروازے پر عظیم المرتبت فقہاء نہایت اعلیٰ لباس پہنے بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے اکثر عجمی تھے۔ حضرت ابوالطاہر محلی رحمتہ اللہ علیہ وہاں سے گزرتے ہوئے شرمائے کیونکہ وہ اپنے آپ کو حقیر خیال کر رہے تھے اور ان کی رنگت بھی سیاہ تھی اور ظاہری حالت بھی کچھ اچھی دکھائی نہ دیتی تھی۔ جب وہاں سے گزر کر حضرت شیخ محمد بن احمد ہاشمی رحمتہ اللہ علیہ کے پاس آئے تو صبح تک ان کے ہاں رہے۔ صبح کے وقت حضرت شیخ نے ان سے فرمایا کہ اس مدرسہ میں جاؤ جہاں سے کل گزرے تھے ایک مرتبہ پھر وہاں سے ہو کر آؤ۔ حضرت ابوالطاہر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں یہ سن کر بڑا حیران ہوا کیونکہ یہ بڑا مشکل کام تھا میرے لیے وہاں پر جانا محال تھا' مگر حضرت شیخ کا حکم مانے بغیر چارہ بھی نہ تھا میں مدرسہ تک تو پہنچ گیا' مگر میرے دل میں یہ خیال تھا کہ دربان مجھے اندر داخل نہ ہونے دے گا لیکن مجھے اس نے اندر داخل ہونے سے نہ روکا۔

فرماتے ہیں جب میں مدرسہ میں داخل ہوا' تو دیکھا کہ مدرس صاحب تشریف

Marfat.com

فرما ہیں اور بہت سے طلباء ان کے اردگرد بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے کوشش کی کہ ان کے درمیان جا کر بیٹھ جاؤں' لیکن مجھے حقیر وفقیر سمجھ کر کسی نے بھی بیٹھنے کے لیے جگہ نہ دی' چنانچہ میں ان کے پیچھے ہی بیٹھ گیا۔ اسی اثناء میں ایک شخص مدرسہ میں داخل ہوا اسے دیکھ کر مدرس صاحب نے اپنی پیشانی پر بل ڈالے' لیکن اس کے استقبال کے لیے بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے' وہاں پر بیٹھے ہوئے سب لوگ خاموشی اختیار کر کے بیٹھ گئے۔ میں نے یہ صورت حال دیکھی تو اپنے آگے بیٹھے ہوئے ایک طالب علم سے پوچھا کہ یہ ان سب کو کیا ہو گیا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ آنے والا شخص مناظر اعظم اور بحث مباحثہ کرنے والا ہے کوئی بھی اس کے سوال کا جواب نہیں دے سکتا۔ اور یہ جب بھی آتا ہے تو استاد محترم اس کے ساتھ بڑی نرمی اور حلیمی سے گفتگو کرتے ہیں اور کوئی بھی شخص اس کے پاس بیٹھنے کی جرأت نہیں کرتا۔ استاد محترم نے اس دشمن کو اپنی جگہ پر بیٹھا کر اس کی عزت افزائی کی اس نے بیٹھتے ہی بات شروع کر دی اور ایک بہت ہی مشکل اختلافی مسئلہ پیش کیا۔ جب اس نے سوال کر دیا تو میں نے اس کے سوال کی مکمل عبارت یاد کر لی اور پھر اس کے سوال کا جواب بھی میرے ذہن میں آ گیا میں اپنی جگہ سے اٹھا اور اپنے آگے والے دو اشخاص کے درمیان زبردستی گھس کر بیٹھ گیا میری زبان فوراً رواں ہو گئی۔

فرماتے ہیں کہ میں نے ان کے سوال کو اس طرح دہرایا کہ ایک بھی لفظ تک نہ بدلا' کیونکہ مجھے پتہ تھا کہ مناظر حضرات اسی طرح کرتے ہیں کہ وہ سوال دہرا کر جواب دیا کرتے ہیں۔ چنانچہ میں نے بھی ان کا سوال دہرا کر جواب دینا شروع کیا' اللہ نے مجھ پر علم کے دروازے کھول دیئے۔ اس سے قبل میں نے نہ کبھی اختلافی کتب کا مطالعہ کیا تھا اور نہ ہی کبھی مناظرہ کیا تھا' وہاں پر بیٹھے ہوئے تمام لوگ حیرت سے میری طرف دیکھ رہے تھے۔ اور وہ میرے اس مناظرہ کو بڑی اہمیت دے رہے تھے جب میں جواب دے چکا تو وہ جھگڑالو مناظر نے استاد محترم سے پوچھا کہ یہ فقیہ تمہیں

Marfat.com

کہاں سے ملا ہے؟ استاد نے جواب دیا کہ ان کو تو ہم نے ابھی دیکھا ہے۔ مناظر بولا' مدرسے تو' ایسے ہی لوگوں کے لیے بنائے جاتے ہیں۔ اس پر استاد بہت خوش ہوئے کہ ان کے مدرسہ میں کوئی ایک تو ایسا تھا کہ جس نے مناظر کو لاجواب کر دیا۔

اس کے بعد مدرس صاحب مجھ سے مخاطب ہوئے اور مجھ سے میرا نام پوچھا۔ میں نے اپنا نام بتایا' تو فرمانے لگے میں آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ آپ جب چاہیں مدرسہ میں تشریف لا سکتے ہیں۔ اس کے بعد وہ اٹھے تو میں بھی اٹھ کھڑا ہوا اس کے ساتھ ہی سب طالب علم اٹھ کر کھڑے ہو گئے استاد محترم بولے' ہم جب کسی جانے والے کو اجازت دیتے ہیں تو اس کو گھر تک چھوڑ کر آیا کرتے ہیں۔ پھر جب ہم مدرسہ سے باہر نکلے تو استاد بھی طلباء کی جماعت کے ساتھ میرے ہمراہ چل پڑے' یہ دیکھ کر میں نے استاد صاحب سے کہا کہ مجھے تنہا جانے دیں' انہوں نے میری بات مان لی اور واپس چلے گئے' پھر جب میں حضرت شیخ محمد بن احمد ہاشمی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا' او نکمّے! تم نے اس کو اپنی عادت کیوں نہیں پوری کرنے دی کہ تجھے تیری منزل تک چھوڑ کر جاتا۔

صبر کی تلقین

حضرت عبداللہ بن خفیفؒ فرماتے ہیں کہ میں بارادہ حج گھر سے نکلا' اور جب بغداد شریف پہنچا۔ تو حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر نہ ہوا۔ سوچا کہ واپسی پر حاضری دوں گا۔ راستے میں پیاس نے بہت ستایا تو ایک کنوئیں پر پہنچا۔ وہاں دیکھا کہ کنارے پر کھڑے ہو کر ایک ہرن پانی پی رہا ہے۔ میں خوش ہوا کہ کنوئیں کا پانی بہت قریب ہے۔ میں جب کنوئیں کے پاس پہنچا تو ہرن واپس چلا گیا۔ تو پانی بھی نیچے چلا گیا۔ میں بڑا حیران ہوا' اور واپس ہوتے ہوئے اتنی بات زبان سے نکلی۔ کہ میرا درجہ ہرن کے برابر بھی نہ ہوا۔ اتنے میں پیچھے سے آواز آئی' بے

Marfat.com

صبر آدمی تمہارا تجربہ کیا گیا ہے۔ مگر تم بے صبر نکلے۔ چلو واپس کنوئیں پر اور پانی پی لو میں پھر کنوئیں پر پہنچا تو کنواں پانی سے کناروں تک بھرا ہوا پایا میں نے پانی پیا اور مشکیزہ بھی بھر لیا۔ پھر یہ پانی مدینہ منورہ تک ختم نہ ہوا۔ حج سے واپسی پر جب پھر بغداد پہنچا تو حضرت جنید کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا۔ کہ اے عبداللہ! اگر کنوئیں پر تھوڑی دیر اور صبر کرتے تو پانی تمہارے پیروں کے نیچے سے ابلنے لگتا۔

مہمان نوازی

حضرت ابواسحاق ابراہیم بن شہریار گازرونی رحمتہ اللہ علیہ اپنی ابتدائی عمر ہی سے بہت مہمان نواز تھے آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ ہر روز مزیدار قسم کے کھانے پکاتے اور درویشوں میں تقسیم فرما دیتے تھے۔ آپ کی اس عادت مبارکہ کو دیکھتے ہوئے ایک دن آپ کے والد محترم نے آپ سے فرمایا کہ بیٹا! تم میں اس قدر خرچ کرنے کی استطاعت نہیں ہے کہ جو بھی مسافر آئے تم اس کی مہمانی کرتے رہو۔ آخر یہ سلسلہ کب تک چلے گا۔ ایک دن ایسا آئے گا کہ تم اس کام سے تنگ آ جاؤ گے۔

اپنے والد محترم کی بات سن کر حضرت شیخ ابواسحاق رحمتہ اللہ علیہ نے خاموشی اختیار کر لی۔ اتفاق سے اسی دن مسافروں کی ایک بہت بڑی جماعت آن وارد ہوئی یہ رمضان المبارک کا مقدس مہینہ تھا' افطاری کا وقت قریب تھا اور افطاری میں کچھ ہی دیر باقی تھی کہ اچانک ایک شخص حضرت ابواسحاق رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے اپنے سر پر ایک بہت بڑا تھال اٹھایا ہوا تھا جس میں باداموں کا حلوہ اور انجیر پڑے ہوئے تھے اس نے یہ تھال آپ کے سامنے رکھ دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسے مہمانوں میں تقسیم کر دو۔ چنانچہ یہ سب مہمانوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ آپ کے والد محترم نے یہ دیکھا تو حیران رہ گئے اور پھر کبھی آپ کو اس بارے میں کچھ نہ کہا۔

Marfat.com

حضرت شیخ شہاب الدین کا روحانی تصرف

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت شہباز قلندر رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت غوث بہاؤالدین رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ فقر کی منازل طے کرتے ہوئے کسی پیر کامل کی تلاش میں نکلے۔ یہ بزرگ اللہ تعالیٰ کے توکل پر چل پڑے لوگوں سے پتہ چلا کہ حضرت شیخ شہاب الدین رحمتہ اللہ علیہ بڑے صاحب کمال بزرگ ہیں' بڑے متقی اور پرہیز گار ہیں۔ یہ حضرات ان کی نیاز مندی حاصل کرنے کی غرض سے بغداد شریف کی طرف روانہ ہو گئے جب بغداد شریف کے پاس پہنچے تو وہاں پر بھینسوں' بکریوں' اونٹوں اور بیلوں کے گلے چرتے ہوئے دکھائی دیئے جن کی گردنوں میں سنہری جھالریں پڑی ہوئی تھیں اور ان کی کمر پر اطلس اور کمخواب کی چادریں پڑی ہوئی تھیں۔ بڑے حیران ہوئے اور پوچھنے لگے کہ ان سب کا مالک کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ سب حضرت شیخ شہاب الدین رحمتہ اللہ علیہ کی ملکیت ہیں۔ یہ سن کر ان حضرات کے دل میں خیال آیا کہ اگر شیخ ایسے دنیادار ہیں تو پھر فقر کا بوجھ کیسے اٹھا رکھا ہے' یہ تو ہر وقت دنیاداری کے خیال میں ہی مگن رہتے ہوں گے۔ جب تھوڑی دور آگے بڑھے تو ان کو عالیشان عمارات اور ایسے خوبصورت باغات نظر آئے کہ اس سے پہلے کبھی نہ دیکھے اور نہ سنے تھے جب ان کے بارے میں پوچھا تو پتہ چلا کہ یہ بھی شیخ نے تعمیر کروائے ہوئے ہیں اور انہیں کے استعمال میں ہیں۔

یہ سن کر ان حضرات کے دل میں سخت بداعتقادی پیدا ہوئی' حضرت شہباز قلندر رحمتہ اللہ علیہ تو اس قدر بداعتقاد ہوئے کہ واپس لوٹنے لگے' لیکن پھر دل میں یہ خیال آیا کہ شیخ کو دیکھنے میں کیا حرج ہے' چنانچہ جب تینوں حضرات شیخ شہاب الدین رحمتہ اللہ علیہ کے دروازے پر پہنچے تو خادم نے اندر جا کر بتایا کہ اس حلیہ اور صورت اور اس نام کے تین درویش حاضر ہونے کی اجازت چاہتے ہیں۔ حضرت شیخ نے اجازت

Marfat.com

مرحمت فرمادی' تینوں بزرگوں نے حضرت شیخ سے ملاقات کی۔اس دوران حضرت شیخ نے ان سے دریافت فرمایا کہ آپ حضرات میں سے کسی کی کوئی چیز تو راستے میں نہیں کھوگئی؟ اگر کسی کی کوئی چیز راستے میں رہ گئی ہوتو وہ بتادے۔ حضرت لعل شہباز قلندر رحمتہ اللہ علیہ نے کہا کہ یا حضرت! یہاں سے سوکوس کے فاصلہ پر ایک جگہ میرا عصارہ گیا ہے۔ حضرت شیخ شہاب الدین رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمہارا عصا بھی میرے ذمہ ہے۔ یہ فرما کر انہوں نے خادم کو حکم دیا کہ فلاں مکان کے فلاں کونے میں ایک عصا پڑا ہوا ہے اس کو اٹھا کر لے آؤ۔ خادم گیا اور وہاں سے عصا لے کر آ گیا' حضرت شیخ نے وہ عصا حضرت لعل شہباز قلندر رحمتہ اللہ علیہ کو دیتے ہوئے پوچھا کہ کیا یہی تمہارا عصا ہے؟ حضرت لعل شہباز قلندر رحمتہ اللہ علیہ نے اس عصا کو پہچان لیا اور عرض کی کہ یا شیخ! یہی میرا عصا ہے جس کو میں سوکوس کے فاصلہ پر بھول آیا تھا۔ اس کے بعد حضرت شیخ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ میری امارات کے بارے میں جو خیال راستے میں کرتے ہوئے آئے ہو کہ اس قدر امیرانہ ٹھاٹھ باٹھ رکھنے والا شیخ کس طرح عبادت الٰہی کرتا ہوگا تو یہ خیال اپنے دل سے نکال دو۔

اس کے بعد حضرت شیخ شہاب الدین رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے دنیا کو اپنے دل میں جمع نہیں کیا بلکہ مٹی پر پھینک دیا ہے۔ اچھا اب تم لوگ آرام کرو اور کھانا کھاؤ۔ حضرت بابا فرید الدین رحمتہ اللہ علیہ نے عرض کی کہ میں آپ کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاؤں گا' حضرت شیخ نے فرمایا کہ میں تو تیسرے دن کھاتا ہوں میرے ساتھ کھانے کے لیے تمہیں تین دن روزہ رکھنا پڑے گا۔ حضرت بابا فرید الدین رحمتہ اللہ علیہ نے عرض کی کہ میں نے اس سے قبل بارہ برس تک فاقہ کشی کی ہے یہ تو ایسی کوئی بڑی مدت نہیں ہے۔ جب تین دن گزر گئے تو حضرت شیخ نے بابا فرید الدین رحمتہ اللہ علیہ کو بلوایا اور اپنے پاس بٹھایا پھر ایک خادم اپنے سر پر سرپوش لے کر حاضر ہوا جو کہ سونے اور چاندی کے تھے۔ پہلے کمخواب کا ایک دسترخوان بچھایا گیا اس کے بعد اس پر

Marfat.com

طبق سجائے گئے اور بہت سے برتن رکھے گئے' حضرت بابا فریدالدین رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے دل میں خیال کیا کہ اللہ جانے ان برتنوں میں کیسے انواع واقسام کے کھانے رکھے ہوں گے۔ چنانچہ جب برتنوں سے ڈھکن اٹھائے گئے تو ہر برتن خالی تھا صرف ایک برتن میں دو روٹیاں جو کے آٹے سے بغیر نمک کی بنی ہوئی پڑی تھیں دونوں نے مل کر کھالیں۔ پھر حضرت شیخ شہاب الدین رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ چونکہ اس مرتبہ تم نے میرے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا ہے اس لیے اب مجھے اس کے بدلے میں چھ دن کا روزہ رکھنا پڑے گا۔

تحقیق کے بغیر حتمی بات نہ کہی جائے

حضرت شیخ امام شہاب الدین سہروردی حج کے لیے مکہ مکرمہ آئے ہوئے تھے ان کے سامنے شہروں کا ذکر کیا گیا اور ان شہروں میں موجود اولیاء اللہ کا تذکرہ کیا گیا۔ اس وقت آپ نے کسی سمت اشارہ کر کے فرمایا اس طرف کوئی مرد صالح نہیں ہے اسی وقت ان کی خدمت میں اسی سمت کے دو آدمی مشعل برداروں کی ہیئت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا حضرت ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں اپنی خدمت میں قبول کر لیں۔ آپ نے انہیں مشعل برداری کی خدمت سونپی۔ جب آپ سفر سے اپنے وطن لوٹنے لگے۔ راستہ میں ایک جگہ فرمایا کہ میں مشعل کی طرف سے فقر کی بو سونگھ رہا ہوں''۔ راستے میں ایک جگہ آپ سے معرفت اور اسرار الٰہی کا ایک پیچیدہ مسئلہ دریافت کیا گیا جس کے جواب کا تعلق علم لدنی سے تھا۔ حضرت شیخ سہروردی رحمتہ اللہ علیہ نے غور کیا' اور ذہن و فکر کو لگایا مگر تفکر و تدبر کے باوجود متحیر کھڑے رہے' جواب نہیں دیا۔ اسی وقت دونوں مشعل برداروں نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضرت اگر اجازت مرحمت فرمائیں تو ہم کچھ اس بارے میں کہیں۔ آپ نے اجازت دی۔ انہوں نے واللہ اعلم سے اپنے جواب کا آغاز کیا اور کہا کہ اس کا جواب یہ یہ ہے۔ ان لوگوں کا جواب اتنا بھرپور اور

Marfat.com

کافی تھا کہ سائل اور سامعین سب مطمئن ہوئے۔اس وقت امام شہاب الدین سہروردی نے با ادب ننگے سر ہو کر اس سمت کے اولیاء اللہ کی نسبت اپنے قول سے استغفار کیا اور وہ دونوں حضرات آپ کو سلام کر کے اپنے ملک کو چلے گئے۔

لباس محبوبیت

حضرت مرتعش رحمتہ اللہ علیہ اپنے وقت کے بڑے مشہور ولی اللہ گزرے ہیں آپ اللہ تعالیٰ کے بزگزیدہ بندے تھے۔ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ آپ کا گزر بغداد کے ایک محلّہ سے ہوا آپ کو شدت سے پیاس محسوس ہوئی' ایک نزدیکی مکان کا دروازہ کھٹکھٹایا اور گھر والوں سے پانی طلب فرمایا' اندر سے ایک لڑکی پانی کا گلاس پکڑے ہوئے آئی اور آپ کو پیش کر دیا۔آپ نے اس لڑکی سے پانی کا گلاس لے کر پی لیا' عین اس وقت آپ کی نظر اس پانی لانے والی لڑکی کے چہرہ پر پڑ گئی' وہ لڑکی انتہائی حسین وجمیل تھی' اس کا حسن دیکھ کر آپ کا دل اس پر فریفتہ ہو گیا' وہ لڑکی تو پانی پلا کر واپس اندر چلی گئی' لیکن آپ وہیں اس گھر کے دروازے پر ہی بیٹھ گیے۔تھوڑی دیر کے بعد گھر کا مالک آیا آپ نے اس سے فرمایا' میاں! میرا دل ایک گلاس پانی میں قید ہو کر رہ گیا ہے' تیرے گھر والوں نے مجھے ایک گلاس پانی دیا اور اس کے عوض میں میرا دل لے لیا ہے گھر کے مالک نے کہا' یا حضرت! وہ لڑکی جس نے آپ کو پلانی پلایا وہ میری بیٹی ہے میں خوشی کے ساتھ اسے آپ کے نکاح میں پیش کرتا ہوں۔

چنانچہ حضرت مرتعش رحمتہ اللہ علیہ اس کے ساتھ گھر کے اندر تشریف لے گئے اور آپ کا نکاح اس لڑکی کے ساتھ کر دیا گیا۔اس گھر کا مالک بغداد کا ایک امیر ترین شخص تھا اور اولیاء اللہ کی بڑی عزت وقدر کرتا تھا۔اس نے حضرت مرتعش رحمتہ اللہ علیہ کو حمام میں بھیج دیا اور ساتھ ہی ایک بیش قیمت پوشاک بھی پہننے کے لیے دی آپ نے نہانے کے بعد وہ خرقہ جو کہ آپ زیب تن کیا کرتے تھے الگ رکھ لیا اور بیش قیمت پوشاک

Marfat.com

پہن لی جب شام ہوئی اور عشاء کی اذان ہوئی تو حضرت مرتعش رحمتہ اللہ علیہ نماز عشاء کی ادائیگی میں مشغول ہو گئے' نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس بات کا ارادہ فرمایا کہ اپنے روزانہ کے معمول کے اوراد و وظائف سے فارغ ہو کر پھر دلہن کی طرف توجہ کروں گا ابھی یہ سوچ ہی رہے تھے کہ یکدم آپ نے بلند آواز سے فرمایا' جلدی سے ہمارا خرقہ لاؤ۔ گھر والوں نے حیران ہو کر پوچھا حضرت کیا بات ہو گئی؟ ارشاد فرمایا' ابھی ابھی مجھے غیب سے ایک ندا آئی ہے کہ اے مرتعش! وہ پہلی نظر جو تو نے ہمارے سوا غیر پر ڈالی تھی اس کی سزا کے طور پر ہم نے تیرے جسم سے لباس محبوبیت اتار لیا ہے اب اگر تو نے دوسری نظر پھر ڈالی تو ہم لباس آشنائی بھی سلب کر لیں گے۔ چنانچہ حضرت مرتعش رحمتہ اللہ علیہ نے وہ بیش قیمت لباس اتارا اور وہی پہلے والا خرقہ زیب تن کر کے نکل کھڑے ہوئے۔

سفر میں خدائی حفاظت

حضرت شیخ ابو یزید قرطی سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم نے ایک بار سفر کیا۔ ہمارے ہمراہ گاؤں کے ایک نیک آدمی بھی تھے۔ ہم ایک خندق پر پہنچے جس میں بہت سے درخت تھے۔ اس شخص کو آثارِ قدیمہ سے دلچسپی اور واقفیت تھی۔ انہوں نے کہا کہ یہ خندق آباد ہے۔ ہم خندق میں اترے اور سرعت سے آگے بڑھتے ہوئے خندق کے دوسری جانب چلے۔ جب ہم درختوں کو پار کر کے آگے بڑھے تو ہم نے تین مسلح آدمیوں کو دیکھا جو ہم پر حملہ کرنے کے ارادے سے آگے بڑھے۔ ہم نے آپس میں مشورہ کیا کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ مسلح بدوی نے ہمارے قریب پہنچ کر کہا کہ تم اللہ کی طرف نکلے تھے؟ ہم نے کہا ہاں بدوی نے کہا پھر اللہ پر بھروسہ رکھو اور میرے پیچھے چلے آؤ۔ اور تم میں سے کوئی دائیں بائیں نہ دیکھے چنانچہ وہ شخص آگے ہوا اور ہم اس کے پیچھے چلے۔ چلتے چلتے ہم بدوی سے آگے نکل گئے اور وہ پیچھے رہ گئے۔

Marfat.com

میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ مسلح آدمیوں نے ہمیں اپنے نیزوں کی نوک پر لے لیا تھا۔ میں نے اپنے ساتھی سے کہا کہ ان لٹیروں نے تو ہمیں پالیا۔ میری بات سن کر میرا ساتھی کھڑا ہو گیا اور مڑ کر ان لٹیروں کو دیکھا اور کہا ''لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم'' میں نے اپنے ساتھی سے پوچھا بتاؤ اب کیا کریں؟ اس نے کہا تم ہی کوئی ترکیب نکالو۔ میں نے کہا دیکھو چاشت کا وقت ہے اور نفل نماز میں جماعت جائز ہے۔ میں آگے بڑھ کر تمہیں نماز پڑھاتا ہوں۔ اس وقت وہ لوگ آگے نکل جائیں گے میرے ساتھی نے کہا اے ابو یزید! اس وقت ہمیں چاہیے کہ ہم ان سے چھپ جائیں۔ میں نے کہا جیسے تمہاری مرضی۔ میرے ساتھی نے ہاتھ اٹھا کر ڈاکوؤں کو دیکھا تو وہ کھڑے ہو گئے اور کوئی ان سے آگے نہیں بڑھا۔ جو جہاں تھا وہیں کھڑا رہ گیا۔ ہم آگے چلے' میرے ساتھی نے اس کے بعد کچھ نہ کہا اور ہم خاموشی سے ایک درے میں پہنچے جہاں ہم نے ہر طرح اپنے آپ کو محفوظ پایا۔ میرے ساتھی نے کہا دیکھو وہ لٹیرے ابھی تک اسی طرح کھڑے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کا خوف نہ ہوتا تو انہیں اسی حالت میں چھوڑ کر چلا جاتا اے اللہ! انہیں اب بھی سیدھا راستہ دکھا تا کہ وہ توبہ کر سکیں۔ پھر ان کی طرف اشارہ کیا اور کہا جاؤ۔ میں نے دیکھا وہ سب کے سب زمین پر بیٹھ گئے اور ساتھیوں سے باتیں کرنے لگے۔ میں اپنے ساتھی کے اس کمال سے حیران رہ گیا۔

ایک ابدال کا وصال

ایک بزرگ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ میں ایک کشتی میں سوار ہو کر جا رہا تھا کہ راستے میں سفر کے دوران ہوا بند ہو گئی چنانچہ ہم نے کشتی کو ایک کنارے کے ساتھ لگا کر کھڑا کر دیا۔ ہماری کشتی میں ایک نورانی چہرے والا نوجوان بھی سوار تھا وہ کنارے پر اتر گیا اور کنارے قریب لگے ہوئے درختوں کے جھنڈ کی

Marfat.com

طرف چلا گیا' تھوڑی دیر کے بعد وہ واپس آ گیا اور جب سورج غروب ہوا تو ہم سے کہنے لگا کہ ابھی تھوڑی دیر کے بعد میں انتقال کر جاؤں گا' جب میں انتقال کر جاؤں تو میری اس گٹھڑی کو کھولنا اس میں سے جو کپڑے نکلیں ان سے مجھے کفن دینا۔ پھر جب تم شہر صبور میں داخل ہو گے تو تم کو سب سے پہلے جو آدمی ملے گا وہ تم سے کہے گا کہ میری امانت مجھے دے دو چنانچہ میرے جسم کے کپڑے تم اسے دے دینا۔

وہ بزرگ فرماتے ہیں کہ پھر ہم نے مغرب کی نماز ادا کی اور جب نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو دیکھا کہ وہ نوجوان واقعی اس دار فانی سے کوچ کر چکا تھا۔ ہم نے اسے غسل دیا پھر اس کی گھڑی کو کھول کر دیکھا تو اس میں سے دو سبز چادریں تھیں اور ایک سفید کپڑا تھا جس میں سے ایک تھیلی بندھی ہوئی تھی' تھیلی کو کھولا گیا تو اس میں سے ایک خوشبودار چیز نکلی جو کستوری کی مانند تھی' ہم نے سبز چادروں کا کفن اسے پہنا دیا اور وہی خوشبو بھی لگا دی اس کے بعد اس کی نماز جنازہ پڑھی اور اس کو سپرد خاک کر دیا۔

پھر ہم اپنے سفر پر روانہ ہو گئے جب ہم شہر صبور میں داخل ہوئے تو وہاں پر ہمیں ایک خوبصورت نوجوان ملا جس نے اپنے سر پر رومال باندھا ہوا تھا اس نے ہمیں اسلام علیکم کہا' اس کے بعد کہنے لگا کہ میری امانت مجھے دے دو۔ ہم نے اس سے کہا کہ آپ کی امانت ہمارے پاس موجود ہے' لیکن براہ کرم آپ ذرا اس مسجد میں تشریف لائیں آپ سے ہم نے چند باتیں کرنی ہیں۔ ہمارے کہنے پر وہ نوجوان ہمارے ساتھ ہی مسجد میں چلا آیا' مسجد میں پہنچ کر ہم نے اس سے پوچھا کہ براہ کرم آپ ہمیں بتائیں کہ وہ کشتی والا نوجوان کون تھا؟ اور آپ کون ہیں؟ اور وہ سبز کفن کہاں سے آیا تھا؟ وہ کہنے لگا کہ وہ نوجوان جو کشتی میں آپ کے ہمراہ سفر کر رہا تھا وہ چالیس ابدالوں میں سے ایک ابدال تھا اور اس کی جگہ پر میری تعیناتی ہوئی ہے۔ اور وہ سبز کفن اس کے پاس حضرت خضر علیہ السلام لے کر پہنچے تھے اور وہی اس کو بتا کر گئے تھے کہ اس کا وصال مغرب کے بعد ہونے والا ہے۔

Marfat.com

اسمائے گرامی عہدہ داران

اُمور علمیہ کمیٹی Religious publishing committi چاہ میراں لاہور

چیئرمین
طاہر ندیم بٹ

جنرل سیکرٹری
شیخ نعیم احمد

فنانس سیکرٹری
محمد اعظم

سینئر وائس چیئرمین
جاوید رحمت

وائس چیئرمین
شیخ مبشر حسین
(ایڈووکیٹ)

صدر
ملک عبدالحق

سینئر نائب صدر
محمد نعیم رنگائی والے

نائب صدر
حاجی خلیل احمد

اسسٹنٹ نائب صدر
حافظ ارشد علی

ڈپٹی جنرل سیکرٹری
محمد اعجاز

جوائنٹ سیکرٹری
محمد اسلم ٹیلر ماسٹر

سیکرٹری نشر و اشاعت
سید شبیر حسین شاہ بخاری

سیکرٹری ریسرچ
محمد شبیر علی

اراکین۔ محمد محسن فقری۔ شیخ مقصود احمد۔ سہیل علی۔ عبدالرحمٰن بٹ۔ فصیح الرحمٰن بٹ

محمد عبداللہ اعظم۔ عبداللہ جاوید رحمت۔ عدنان خلیل۔ علی رضا اسلم۔

Marfat.com

زاہد عابد اور نیک بندوں نے توبہ کیسے کی

سچی توبہ کے واقعات

علامہ عالم فقری

طاہر ندیم بٹ چیئرمین

(امور علمیہ کمیٹی چاہ میراں لاہور)

Marfat.com

توبتہ النصوح یعنی سچی توبہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں فرمایا ہے کہ اس کی بارگاہ میں توبتہ النصوح کی جائے جس سے مراد سچی توبہ ہے یعنی برائیوں کو چھوڑ کر نیک اعمال کرنے کی طرف توجہ دی جائے۔ زاہدوں، عابدوں اور نیک لوگوں نے راہ حق اختیار کرنے کے لئے اللہ کی بارگاہ میں سچی توبہ کی اس توبہ کے مشہور واقعات حسب ذیل ہیں۔

حضرت شفیق بلخی کے تائب ہونے کا قصہ

آپ ایک خاص واقعہ سے متاثر ہو کر تائب ہوئے اور وہ یہ کہ جب آپ بغرض تجارت ترکی گئے تو وہاں کا ایک مشہور بت کدہ دیکھنے پہنچ گئے اور وہاں ایک پجاری سے فرمایا کہ تجھے قادر و زندہ خدا کو نظر انداز کر کے ایک بے جان بت کی پوجا کرتے ہوئے ندامت نہیں ہوتی۔ اس نے جواب دیا کہ آپ جو حصول رزق کے لئے دنیا بھر میں تجارت کرتے پھرتے ہیں اس سے ندامت نہیں ہوتی اور کیا آپ کا خالق گھر بیٹھے رزق پہنچانے پر قادر نہیں ہے۔ یہ سن کر اسی وقت وطن لوٹے تو راستہ میں کسی نے پیشہ دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں تجارت کرتا ہوں، اس نے طعنہ دیا کہ آپ کے مقدر کا جو کچھ ہے وہ تو گھر بیٹھے بھی میسر آ سکتا ہے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ شاید آپ خدا پر شاکر نہیں ہیں، اس واقعہ سے آپ اور زیادہ متاثر ہوئے اور جب گھر پہنچے تو معلوم ہوا کہ شہر کے ایک سردار کا کتا گم ہو گیا ہے اور شبہ میں آپ کے ہمسایہ کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ چنانچہ آپ نے سردار کو یقین دلا کر کہ تمہارا کتا تین یوم کے اندر مل جائے گا۔ اپنے ہمسایہ کو رہا کروایا اور جس نے کتا چوری کیا تھا وہ تیسرے دن آپ کے پاس

Marfat.com

لے کر پہنچ گیا اور آپ نے سردار کے یہاں کتا بھجوا کر دنیا سے کنارہ کشی اختیار کر کے تائب ہو گئے۔

ایک مرتبہ بلخ میں قحط سالی ہو گئی اور آپ نے بازار میں ایک غلام کو بہت خوش دیکھ کر پوچھا کہ لوگ تو قحط سے برباد ہو گئے اور تو اس قدر خوش نظر آتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میرے آقا کے یہاں بہت غلہ موجود ہے اور وہ مجھے کبھی بھوکا نہ رکھے گا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ اے اللہ جب ایک غلام کو اپنے آقا پر اس قدر اعتماد ہے تو تیری ذات پر میں کیوں نہ اعتماد کروں جب کہ تو مالک الملک ہے۔ بس اس کے بعد آپ نے سختی کے ساتھ دنیا سے کنارہ کشی اختیار کر لی، حتیٰ کہ آپ کا توکل معراج کمال تک پہنچا اور آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میرا استاد تو ایک غلام ہے۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے ایک ہزار سات سو اساتذہ سے شریعت و طریقت کے علوم سے استفادہ کیا لیکن نتیجہ میں یہ پتہ چلا کہ خدا کی رضا صرف چار چیزوں پر منحصر ہے۔ اول روزی کی جانب سے سکون حاصل رہنا۔ دوم خلوص سے پیش آنا، سوم، ابلیس کو دشمن تصور کرنا، چہارم توشہ آخرت جمع کرنا، اور انہیں چار چیزوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے بھی ارشاد فرمایا۔

حضرت بشر حافی کی توبہ

حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ اپنی پہلی زندگی میں ایک بہت بڑے شرابی تھے۔ آپ ایک مرتبہ شراب کے نشہ اور مستی کے عالم میں کہیں جا رہے تھے کہ راستے میں آپ نے ایک کاغذ کا ٹکڑا دیکھا جس پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا ہوا تھا۔ حضرت بشر نے اس کاغذ پر اللہ کا نام لکھا ہوا دیکھ کر تعظیماً اسے اٹھا لیا اور عطر خرید کر اسے معطر کیا اور پھر اسے ایک بلند جگہ پر رکھ دیا۔ اسی رات ایک بزرگ نے خواب میں سنا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ جاؤ بشر حافی سے کہہ دو کہ تم نے میرے نام کو معطر کیا اس کی تعظیم کی اور اسے

Marfat.com

بلند جگہ پر رکھا ہم بھی تجھ کو پاک کریں گے اور دنیا و آخرت میں تمہیں بزرگی عطا فرمائیں گے اور بلند مقام عطا فرمائیں گے۔ ان بزرگ نے دل میں سوچا کہ بشر تو ایک شرابی اور فاسق شخص ہے۔ شاید میں نے یہ خواب غلط دیکھا ہے۔ چنانچہ انہوں نے وضو کیا اور نفل پڑھے اور پھر سو رہے۔ دوسری بار انہوں نے پھر وہی خواب دیکھا اسی طرح تین مرتبہ یہی نظر آیا اور یہی آواز سنی کہ یہ ہمارا پیغام بشر ہی کی طرف ہے۔

جاؤ اسے ہمارا یہ پیغام پہنچا دو۔

چنانچہ صبح ہوئی تو وہ بزرگ حضرت بشر کی تلاش میں نکلے۔ ان کو پتہ چلا کہ وہ شراب کی مجلس میں بیٹھے ہیں تو وہ وہیں پہنچے اور بشر کو آواز دی۔ لوگوں نے بتایا کہ وہ شراب کے نشے میں بے ہوش پڑے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تم لوگ اسے جا کر کسی طرح یہ بات سنا دو کہ تمہارے نام ایک ضروری پیغام آیا ہے۔ اور پیغام لانے والا باہر کھڑا ہے۔ چنانچہ وہ لوگ گئے اور حضرت بشر سے جا کر کہہ دیا کہ اٹھو باہر چلو تمہارے نام کوئی پیغام آیا ہے۔ حضرت بشر نے فرمایا کہ ان سے جا کر پوچھو کہ وہ کس کا پیغام لائے ہیں۔ وہ بزرگ فرمانے لگے کہ میں خدا تعالیٰ کا پیغام لایا ہوں، کیا خبر کہ پیغام عتاب آمیز ہے یا عقاب آلودہ۔ پھر باہر آئے اور پیغام حق سن کر سچے دل سے توبہ کی اور اس بلند مقام پر جا پہنچے کہ مشاہدہ حق کے غلبہ کی شدت سے برہنہ پا رہنے لگے اور کبھی جوتا پاؤں میں نہ پہنا اور اسی لئے آپ ''حافی'' کے نام سے مشہور ہو گئے کہ حافی ننگے پاؤں والے کو کہتے ہیں۔ لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ آپ جوتی کیوں نہیں پہنتے؟ تو فرمایا حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے زمین کو تمہارا بچھونا بنایا ہے۔ پس بادشاہ کے بچھائے ہوئے بچھونے پر جوتی پہنے جانا بے ادبی ہے۔

اللہ کے حضور سچی توبہ

حضرت عبداللہ بن مبارک کے ابتدائی حالات زندگی میں مذکور ہے کہ آپ ایک

Marfat.com

عورت پر اس درجہ شیفتہ وفریفتہ تھے کہ کسی پہلو چین نہ آتا تھا۔ سردی کا موسم تھا۔ ایک رات محبوبہ کے مکان کی دیوار کے ساتھ صبح تک لگے کھڑے رہے۔ جب صبح کی اذان ہوئی تو آپ نے خیال کیا کہ عشا کی اذان ہوئی ہے لیکن فوراً ہی آدمیوں کی آمد ورفت اور روشنی نمودار ہونے پر معلوم ہوا کہ میں ساری رات محبوبہ کی دیوار سے لگا کھڑا رہا ہوں اور مفت میں ایک مخلوق کا اس قدر انتظار کرتا رہا۔ پھر اپنے آپ سے کہنے لگے۔ مبارک کے بیٹے! شرم کر ہوائے نفسانی کی خاطر تو نے ساری رات گزاری۔ اگر نماز میں ساری رات کھڑا رہتا تو کتنا اچھا ہوتا۔ فوراً توبہ کی اور عبادت الٰہی میں مشغول ہو گئے اور یہاں تک درجہ حاصل کر لیا کہ ایک روز آپ کی والدہ نے دیکھا کہ آپ ایک درخت کے نیچے سو رہے ہیں اور ایک سانپ نرگس کی شاخ منہ میں لئے مگس رانی کر رہا ہے۔

رجوع الی اللہ کا واقعہ

حضرت مالک بن دینار رحمتہ اللہ علیہ کے رجوع الی اللہ ہونے اور سچے دل سے توبہ کرنے کا واقعہ اس طرح سے ہے کہ دمشق شہر میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک عالی شان مسجد تعمیر کروائی اور مسجد کے لئے بہت سی جائیداد بھی وقف کر دی اس کے ساتھ ہی امام مسجد کو خاصی سہولت دیتے ہوئے کافی مقدار میں وظیفہ بھی مقرر کر دیا۔ اس مسجد کے احوال کے بارے میں جب حضرت مالک بن دینار رحمتہ اللہ علیہ کو علم ہوا تو آپ کے دل میں لالچ پیدا ہوا کہ اگر کسی طرح اس مسجد کا متولی میں بن جاؤں تو بہت سا مال و دولت میرے ہاتھ آ سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت مالک بن دینار رحمتہ اللہ علیہ ریا کاری سے کام لیتے ہوئے مسجد کے ایک کونے میں گوشہ نشین ہو کر بیٹھ گئے اور اعتکاف کی نیت کر لی رات دن آپ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے اس طرح تھوڑی ہی مدت میں آپ کی عبادت گزاری اور پارسائی کی دھوم سارے شہر

Marfat.com

میں مچ گئی۔ لوگوں نے جب آپ کو اس قدر عبادت گزار دیکھا تو آپ کو مسجد کی امامت اور تولیت کے لئے مقرر کرنے پر زور دینا شروع کر دیا آپ کو صبح وشام عبادت کرتے ہوئے ایک سال کا عرصہ بیت گیا ایک دن آپ کے دل سے آواز آئی، اے مالک! تم منافق ہو ریا کار ہو۔ ایک سال کی مدت کے بعد جب آپ مسجد سے باہر نکلے تو آپ کے کانوں میں غیب سے یہ ندا آئی، اے مالک! وہ وقت کب آئے گا کہ تو توبہ کرے گا؟ جب یہ آواز حضرت مالک بن دینار رحمتہ اللہ علیہ کے کانوں سے ٹکرائی تو دل پر رقت طاری ہوگئی، ندامت کے آنسو بہہ نکلے، واپس مسجد میں تشریف لے گئے اور پھر بارگاہِ الٰہی میں رو رو کر سچے دل سے توبہ کر لی اور خلوص دل کے ساتھ عبادت الٰہی میں مشغول ہو گئے۔ اس بات کو ایک ہی دن گزرا تھا کہ اگلے روز شہر کے لوگ مسجد میں اکٹھے ہو گئے اور امام مسجد کے خلاف ایک تہمت لگاتے ہوئے احتجاج کرنا شروع کر دیا۔ پھر تھوڑی ہی دیر کے بعد ان لوگوں نے امام مسجد کو بے عزت کر کے مسجد سے نکال دیا۔ اس کے بعد سب لوگ حضرت مالک بن دینار رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے التجا کی کہ آپ مسجد کی امامت قبول فرمائیں آپ نے فرمایا سبحان اللہ، میں ایک سال تک منافقت اور ریا کاری سے اسی مقصد کے لئے عبادت کرتا رہا اور کسی نے مجھ سے اس بارے میں بات تک نہ کی اب ایک ہی دن میں جبکہ میں نے سچے دل سے توبہ کر لی اور خلوص دل کے ساتھ بارگاہ ایزدی میں سجدہ ریز ہوا ہوں تو لوگ مجھے امامت اور تولیت قبول کرنے کے لئے مجبور کر رہے ہیں۔ فرمایا اللہ کی قسم! میں ہرگز یہ کام نہیں کروں گا۔ چنانچہ آپ اسی وقت وہاں سے اٹھے اور جنگل کی طرف نکل گئے۔ وہاں جا کر آپ عبادت الٰہی میں مشغول ہو گئے۔

نگاہِ فیض کا اثر

یہ ایک حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اگر نظر کرم ہو جائے تو بڑے بڑے گنہگار اور

Marfat.com

برائی کرنے والے بھی نیکوکار اور پرہیز گار بن جاتے ہیں۔ روایت ہے کہ ایک بدمعاش قسم کا نوجوان حضرت مالک بن دینار کے پڑوس میں رہتا تھا اور شرفاء اس نوجوان کے ہاتھوں خاصے پریشان تھے چنانچہ ایک مرتبہ لوگوں نے آپ سے اس کے مظالم کی شکایت کی مگر آپ نے جب اس نوجوان کے پاس جا کر اسے نصیحت کی تو وہ آپ کے ساتھ خاصی گستاخی سے پیش آتے ہوئے بولا کہ میں حکومت کا آدمی ہوں اور کسی کو میرے کاموں میں دخل دینے کی قطعی ضرورت نہیں ہے کیونکہ میں اپنے اچھے برے فعل کا خود ذمہ دار ہوں۔ حضرت مالک بن دینارؒ نے جب اس سے فرمایا کہ میں بادشاہ سے تیری شکایت کروں گا تو اس نے جواب دیا کہ بادشاہ بہت رحمدل اور نرم مزاج ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ میرے خلاف کسی کی بات سننا گوارا نہیں کریگا۔ مالک بن دینار نے کہا کہ اگر بادشاہ نے تمہارے خلاف شکایت نہ سنی تو میں اللہ تعالیٰ سے تیری شکایت کروں گا۔ اس پر نوجوان نے فخریہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ تو بادشاہ سے بھی زیادہ رحیم وکریم ہے۔ نوجوان کی یہ بات سن کر مالک بن دینار واپس لوٹ آئے لیکن چند ہی روز بعد جب لوگوں نے دوبارہ اس نوجوان کے مظالم کی شکایت کی تو آپ پھر اس نوجوان کو نصیحت کرنے تشریف لے گئے لیکن اتنے میں غیب سے ندا آئی کہ میرے دوست کو پریشان مت کرو۔ غیب کی یہ ندا سن کر حضرت مالک بن دینار حیرت زدہ رہ گئے اور انہوں نے اس نوجوان سے جا کر کہا کہ میں اس غیبی آواز کے متعلق تجھ سے پوچھنے آیا ہوں جو میں نے راستے میں سنی ہے۔ نوجوان یہ سن کر خود بھی حیرت زدہ رہ گیا اور پھر ایک مصمم ارادے کے ساتھ پرعزم انداز میں کہنے لگا کہ اگر یہ بات ہے تو میں اپنی تمام دولت خدا کی راہ میں قربان کرتا ہوں چنانچہ کچھ ہی دن بعد وہ نوجوان اپنا پورا اثاثہ خیرات کر کے نامعلوم سمت کی جانب روانہ ہو گیا پھر ایک مرتبہ مالک بن دینار جب مکہ معظّمہ پہنچے تو انہوں نے اس نوجوان کو وہاں انتہائی کمزور اور قریب المرگ حالت میں دیکھا جو اس وقت سجدے

Marfat.com

میں پڑا کہہ رہا تھا ''خدا نے مجھے اپنا دوست فرمایا ہے اس لئے میں بھی اس کے احکام پر اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کروں گا اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اس کی رضا اور خوشنودی صرف عبادت سے ہی حاصل ہوتی ہے اور آج سے میں کوئی بھی ایسا کام کرنے سے سچی توبہ کرتا ہوں جو اس کی تسلیم و رضا کے خلاف ہوگا۔'' پھر حضرت مالک بن دینار رحمتہ اللہ علیہ نے دیکھا کہ اتنا کہنے کے بعد وہ نوجوان اسی وقت اپنے مالک حقیقی سے جاملا۔

ایک عیسائی کی کفر و شرک سے توبہ

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت مالک بن دینار رحمتہ اللہ علیہ ایک گرجا کے پاس سے گزرے اس گرجا کے اندر سے ایک عیسائی راہب کی آواز آ رہی تھی جو یہ کہہ رہا تھا: ''اے وہ ذات بابرکت جس کے حرم میں خوف کھانے والے اور لوگوں کے ستائے ہوئے پناہ لیتے ہیں اور طلب کرنے والے لوگ اس کی رحمت و نعمت کی طرف رغبت کرتے ہیں میں تیرے انتقام سے رہائی کی التجا کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کی معافی کا طلب گار ہوں ان گناہوں کا جن کی لذت ختم ہوگئی اور مشقت باقی رہ گئی۔'' حضرت مالک بن دینار رحمتہ اللہ علیہ نے یہ آواز سنی تو گرجا کے اندر تشریف لے گئے اور اس راہب سے پوچھا کہ یہ تبدیلی کیسے واقع ہوگئی۔ راہب کہنے لگا کہ میں عیسائی تھا مگر اب نہیں ہوں۔ میرے ساتھ واقعہ یہ ہوا کہ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی ندا دینے والا ندا دے رہا ہے اور بڑے تشفی آمیز لہجہ میں کہہ رہا ہے کہ اے راہب! تو کب تک کفر و شرک میں مبتلا رہے گا بلاشبہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک برگزیدہ بندے اور اس کے پیغمبر ہیں لیکن وہ اللہ یا اللہ کے بیٹے ہرگز نہیں، میں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ تو ارشاد فرمایا۔ ''میں خطا کاروں کا شفیع، نبی آخر الزمان ہوں اور وہ رسول ہوں جس کی بشارت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی

Marfat.com

دی اور جس کی پیش گوئی انجیل میں بھی موجود ہے اور میں وہ ہوں جس کی نبوت کی گواہی موسیٰ (علیہ السلام) نے بھی دی اور جس کے اوصاف تورات میں بھی بیان کئے گئے ہیں۔'' اسکے بعد اس مبارک ہستی نے میرے سینے پر اپنا دست رحمت پھیرا اور یہ دعا پڑھی: اللھم الھم عبدك الرشادو وفقه للسداد ''اے اللہ! تو اپنے بندے کے قلب میں ہدایت کی بات ڈال دے اور اسے راستی اور سچائی کی توفیق عطا فرما۔'' میں جیسے ہی نیند سے بیدار ہوا تو میرا دل اسلام کی محبت سے لبریز ہو چکا تھا اور اب میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مسلمان ہوں۔

آپ کی توجہ برائیوں سے توبہ کا ذریعہ بنی

بصرہ کی گلیوں میں کسی امیر کبیر کی باندی خدمت گاروں کی جھرمٹ میں سوار بڑے ناز وانداز سے چلی جا رہی تھی۔ حضرت مالک بن دینار رحمتہ اللہ علیہ کی نظر پڑی۔ آپ سادہ حال رہتے تھے۔ اس سے دریافت کیا کیا تیرا مالک تجھے فروخت کرے گا کنیز نے غرور سے سر جھٹک کر کہا اگر فروخت بھی کرے تو آپ جیسا مفلس مجھے کیا خرید سکے گا۔ حضرت مالک نے فرمایا تو کیا شے ہے میں تجھ سے بھی بہتر کنیز خرید سکتا ہوں آپ اس کے مکان تک تشریف لے گئے۔ باندی نے اپنے آقا سے سارا قصہ ذکر کیا اس نے حضرت سے دریافت کیا کیا چاہتے ہو؟ حضرت مالک: میں اس کنیز کو خریدنا چاہتا ہوں۔ امیر: کیا آپ اس کی قیمت دے سکیں گے۔ حضرت مالک: میرے نزدیک تو اس کی قیمت کھجور کی دو سڑی گٹھلیاں ہیں، ان سے زیادہ کچھ نہیں، امیر: (ہنستے ہوئے) آپ نے ایسا کیوں کہا؟ حضرت مالک: اس کنیز میں بہت سے عیوب ہیں اور عیب دار شے کی قیمت ایسی ہی ہوتی ہے۔ امیر: ذرا وہ عیب میں بھی تو سنوں۔ حضرت مالک: عیب ہی سننا چاہتے ہو تو سنو! یہ اگر عطر وخوشبو نہ لگائے تو اس کا جسم بدبو کرنے لگے۔ منہ نہ دھوئے تو اس سے تعفن اٹھنے لگے۔ بالوں

Marfat.com

کی صفائی نہ رکھے تو جوئیں پڑ جائیں۔ اور ذرا عمر پا جائے تو اس پر بڑھاپا طاری ہو جائے اور دیکھنے کے لائق بھی نہ رہے۔ حیض اسے ناپاک کرتا ہے۔ پیشاب پاخانہ اس کے عیوب میں سے ہیں۔ طرح طرح کی نجاستوں سے یہ آلودہ ہوتی ہے۔ رنج و غم اور تکلیفوں سے اسے سابقہ پڑتا ہے یہ تو ظاہری عیوب ہیں۔ باطنی عیوب کا حال یہ ہے کہ اس میں خودغرضی ہے۔ آج تمہارے لئے وفادار ہے کل کسی اور کے لئے ہو سکتی ہے۔ اس کی دوستی سچی نہیں، اور یہ قابل اعتبار نہیں۔ اس سے کم قیمت کی ایک کنیز مجھے مل رہی ہے مگر ان تمام باتوں میں وہ اس سے بہتر ہے۔ کافور زعفران مشک، جوہر نور سے اس کی تخلیق ہوئی۔ کسی کھارے پانی میں آب دہن ڈال دے تو وہ آب شیریں میں تبدیل ہو جائے۔ مردے سے ہم کلام ہو تو وہ جی اٹھے۔ سورج کے آگے کلائی کھول دے تو اس کی روشنی ماند پڑ جائے۔ زبور و پوشاک سے آراستہ ہو کر دنیا میں آ جائے تو سارا جہاں معطر و مزین ہو جائے۔ مشک و زعفران کے باغوں یاقوت و مرجان کی شاخوں میں اس کی پرورش ہوئی۔ آب تسنیم اور طرح طرح کے آرام و آسائش سے اسے پالا گیا۔ عہد کی پختہ، دوستی میں یکتا ہے۔ تم ہی بتاؤ ان دونوں میں خریدنے کے لائق کون سی ہے۔ امیر: اس کی قیمت کیا ہے؟ مالک بن دینار: اس کی قیمت تو ہر وقت ہر شخص کے پاس ہے۔ رات میں چند لمحوں کے لئے ہر شے سے بے نیاز ہو کر اخلاص نیت کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کرو، تمہارے لئے انواع و اقسام کے کھانوں کا دسترخوان چنا جائے تو اس وقت کسی بھوکے کو رضائے حق کے لئے کھلاؤ۔ راستے سے گندگی اور روڑے ہٹاؤ۔ اس کی قیمت یہ ہے کہ اپنی زندگی تنگدستی اور فقر میں گزارو۔ فکر دنیا سے الگ رہو۔ حرص سے دور رہ کر قناعت اختیار کرو۔ پھر اس کا یہ ثمرہ ہوگا کہ کل تم آرام و سکون سے جنت کی راحتوں میں رہو گے اور بادشاہ کریم کے دائمی جوار سے سرفراز ہو گے۔ شیخ کی نصیحتوں کو سن کر کنیز کے آقا نے کنیز اور غلاموں کو آزاد کر کے اپنی جائیداد ان میں تقسیم کر دی اور لباس فاخرہ پھینک کر فقر کا موٹا لباس

Marfat.com

پہن لیا۔ کنیز نے یہ دیکھا تو اس نے بھی اپنے آقا کی تقلید کی اور موٹا لباس پہن کر اس کے ساتھ ہو لی۔ حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے دعائے خیر فرمائی۔ یہ دونوں دنیا سے بے نیاز ہو کر عبادت حق میں مشغول ہوئے اور اسی حال میں خدا سے جا ملے رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا۔

بدظنی سے توبہ

شیخ عبدالواحد بن زید نے ایک غلام خریدا۔ رات کا اندھیرا چھایا اور شیخ نے غلام کو تلاش کیا تو پورے گھر میں کہیں نہ پایا۔ دروازوں کو دیکھا تو سب بند ہیں، کوئی دروازہ بھی کھلا ہوا نہیں۔ وہ سخت حیرت میں پڑے کہ آخر وہ کیسے غائب ہوا۔ صبح ہوئی تو حاضر ہو گیا اور شیخ کی خدمت میں ایک درہم پیش کیا جس پر سورہ اخلاص کندہ تھی۔ عرض کیا اگر آپ مجھے رات کی خدمت سے آزاد رکھیں تو ایسا ہی درہم میں روزانہ حاضر کیا کروں۔ شیخ نے اسے اس کی مہلت دے دی۔ کچھ عرصہ بعد شیخ کے چند پڑوسیوں نے آ کر ان سے شکایت کی کہ آپ کا غلام کفن چور ہے، اسے بیچ ڈالئے۔ شیخ نے ان لوگوں کو تو رخصت کیا اور خود اس بات کی تحقیق کا ارادہ کیا۔ شیخ نے دیکھا کہ عشاء کے بعد جب اس کے جانے کا وقت ہوا، اس نے بند دروازے کو اشارہ کیا جو خود بخود کھل گیا۔ اسی طرح مکان کے تمام دروازوں سے گزر کر وہ ایک چٹیل میدان میں پہنچا۔ جو لباس اس کے بدن پر تھا اتار کر صوف کا موٹا کپڑا پہنا اور صبح تک مصروف نماز رہا۔ صبح کے آثار نمودار ہوئے تو اس نے دعا کی۔ اے میرے آقائے حقیقی! میرے مجازی آقا کی اجرت عطا کر۔ آسمان سے ایک درہم اس کے ہاتھ میں گرا جسے اس نے رکھ لیا۔ شیخ یہ سارے واقعات دیکھ کر حیران رہ گئے اور وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھی اور اس کے حق میں اپنی بدظنی سے استغفار کیا اور اس کو آزاد کرنے کا عہد کیا۔ اس سے فارغ ہو کر انہوں نے غلام کو تلاش کیا تو وہاں اسے نہیں پایا اور وہ میدان و بیابان بھی شیخ کے لئے اجنبی تھا۔ اسی

Marfat.com

وقت وہاں ایک اسپ سوار نمودار ہوا اور خود ہی پوچھا عبدالواحد آپ آج یہاں کیسے؟ شیخ نے سارا قصہ ذکر فرمایا۔ اس اسپ سوار نے کہا: کیا آپ کو معلوم ہے یہ بیابان آپ کے شہر سے کتنی دور ہے۔ فرمایا نہیں؟ اس نے کہا اگر تیز سواری سے سفر ہو تو دو برس میں آپ اپنے شہر پہنچ سکیں گے۔ آپ یہیں ٹھہریں اور اس غلام کے آنے کا انتظار کریں۔ رات ہوئی تو غلام وہاں جا پہنچا۔ اس کے ہاتھ میں دسترخوان تھا جس میں انواع واقسام کے کھانے تھے۔ اس نے عرض کیا۔ اے میرے آقا لیجئے تناول فرمائیے اور آئندہ ایسا نہ کیجئے گا۔ شیخ نے کھانا کھایا اور غلام پھر اپنی نماز میں مشغول ہو گیا۔ نماز سے فارغ ہو کر اس نے کوئی اسم اعظم پڑھا اور پھر چند قدم اٹھانے کے بعد ہم لوگ اپنے گھر جا پہنچے۔
غلام: اے میرے آقا! کیا آپ نے مجھے آزاد کرنے کا عہد نہیں کر لیا ہے؟ شیخ: میں اپنے عہد پر اب بھی قائم ہوں۔ غلام: میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ مجھے آزاد رکھیے اور میری قیمت لے لیجئے۔ یہ کہہ کر اس نے زمین سے ایک پتھر اٹھایا جو اٹھاتے ہی خالص سونا بن گیا۔ وہ شیخ کو دیا اور چلا گیا۔ شیخ اس عارف حق غلام کو جاتے ہوئے بھیگی ہوئی پلکوں سے دیکھتے رہے۔ بعد میں ہمسایوں نے جب شیخ سے دریافت کیا کہ اس غلام کا آپ نے کیا کیا اور شیخ نے انہیں حقیقت حال سے باخبر فرمایا اور اس کی کرامات سنائیں تو سب نے اپنی بدظنی پر توبہ کی اور تاسف کے اشک بہائے۔

حضرت حبیب عجمی کی توبہ

حضرت حبیب عجمی ابتداء میں بڑے مالدار تھے آپ کا ذریعہ معاش سود خوری تھا آپ لوگوں کو قرضہ دے کر اس پر سود وصول کر کے اپنی بسر اوقات کرتے۔ ایک روز کا واقعہ ہے کہ آپ کی بیوی نے کہا آج گھر میں کوئی پیسہ نہیں۔ کوئی انتظام کیجئے۔ حبیب عجمی گھر سے نکلے اور اپنے ایک مقروض کا دروازہ کھٹکھٹایا سوئے اتفاق کہ گھر کا مالک گھر پہ نہ تھا اس کی بیوی نے بتایا کہ اس کا شوہر گھر پر نہیں ہے۔ حضرت حبیب عجمی نے

Marfat.com

کہا مجھے شوہر نہیں اپنی سودی قسط درکار ہے۔اس پر مالک کی بیوی نے جواب دیا جب شوہر گھر پر نہیں تو آپ کو سودی قسط کس طرح مل سکتی ہے۔اس پر حبیب عجمی نے پھر کہا کہ مجھے تمہاری کسی بات سے سروکار نہیں اگر تم مجھے میری قسط نہ دو گے تو میں وقت کے ضائع کرنے کا ہرجانہ بھی وصول کروں گا۔قرض دار شخص کی بیوی نے کہا جب ہمارے پاس کوئی پیسہ ہی نہیں تو پھر سودی قسط کہاں اور ہرجانے کی رقم کہاں۔ہم دے ہی کچھ نہیں سکتے۔حبیب عجمی نے دروازے پر ٹھوکر مار کر کہا میں خالی ہاتھ تو نہ جاؤں گا کچھ نہ کچھ تو لے کر ہی جاؤں گا۔قرض دار کی بیوی کو بڑا غصہ آیا اس نے سوچا عجیب خصلت کا انسان ہے جب میں اپنی مجبوری اور معذوری بیان کر رہی ہوں پھر بھی تقاضے کیا جا رہا ہے۔اس نے جان چھڑانے کے لئے کہا ہم نے کل ایک بکری ذبح کی تھی اس کا گوشت وغیرہ تو ختم ہو چکا ہے اس کی سری پڑی ہے وہ لینی ہے تو لے لو" وہی دے دو" حبیب عجمی نے کہا۔عورت نے فوراً سری حبیب عجمی کی طرف بڑھا دی وہ سری لے کر گھر کو چل دیئے اور بیوی سے جا کر کہا آج ہرجانے میں سری ہی ملی ہے اس کو ہی آج پکاؤ۔حضرت حبیب عجمی کی بیوی نے کہا کہ خالی سری سے تو کام نہیں چل سکتا۔اس کے لئے ایندھن لکڑی مرچ مصالحہ اور دیگر اشیاء کی بھی ضرورت ہے اور یہ چیزیں بھی نہیں ہیں۔حضرت حبیب عجمی نے کہا کہ فکر مت کرو میں یہ چیزیں بھی سود میں لے آتا ہوں۔فوراً باہر گئے اور دیگر تمام چیزیں بھی سود میں لے آئے۔بیوی نے سالن پکانے کے لئے ہانڈی چولہے پر رکھ دی اور اس میں سری کا گوشت پکنے کے لئے رکھ دیا۔کچھ دیر کے بعد سالن تیار ہو گیا اور بیوی نے کہا کہ سالن پک گیا ہے لہٰذا کھانا کھا لیں عین اس وقت دروازے پر دستک ہوئی۔دروازہ کھولا گیا تو در پر ایک فقیر کھڑا بھیک کا طالب تھا۔فقیر کو دیکھ کر حبیب عجمی سخت برہم ہوئے" کیا تمہیں معلوم نہیں کہ یہ ایک وصول کرنے والے کا گھر ہے اور میں جو خود لوگوں سے سارا دن رقمیں وصول کرتا ہوں تو مجھ سے وصول کرنے آ گیا ہے۔کچھ شرم کر اور اپنا راستہ ناپ فقیر نے عاجزانہ انداز

Marfat.com

میں التجا کی کہ جناب مجھے بھوک لگی ہے بخدا مجھے کچھ کھانا کھلائیں حبیب عجمی بولے جاؤ ایک بار تو کہہ دیا ہے کہ کھانا نہیں ملے گا۔ اس پر فقیر نے کہا اے حبیب عجمی میں بھی تمہارا شاگرد ہوں جس طرح تو لوگوں کے دروازوں پر اکڑ کر کھڑا ہو جاتا ہے اور کچھ لئے بغیر وہاں سے نہیں ٹلتا میں بھی یہاں سے کچھ لئے بغیر نہیں جاؤں گا۔ اس پر حبیب عجمی دوبارہ کہنے لگے کہ میں نے تو لوگوں کو قرض دیا ہوتا ہے اس کا سود طلب کرتا ہوں۔ تم نے مجھے کیا دیا ہوا ہے جو مجھ سے لینے آیا ہے مگر فقیر کہنے لگا کہ مالداروں کے مال وزر میں اہل احتیاج کا بھی حصہ ہوتا ہے اور میں اپنا حصہ وصول کرنے آیا ہوں اور وصول کر کے جاؤں گا۔ حبیب عجمی غصے سے بولے یہاں سے چلا جا۔ میں اب بھی تیرا لحاظ کر رہا ہوں ورنہ کوئی اور ہوتا تو اس سے کاغذ پر دستخط کروا کر اپنے وقت کے زیاں کی قیمت وصول کر لیتا۔ فقیر کہنے لگا کہ اے حبیب عجمی! تمہارا دم تو کنجوسی سے ویسے ہی نکلا جا رہا ہے۔ میں نے تم سے کوئی مال وزر تو نہیں مانگا۔ میں تو فقط کھانے کے لئے کچھ مانگ رہا ہوں۔ حبیب عجمی نے سخت روئی سے کہا اے ناہنجار فقیر! میں نے تمہیں بتایا ہے کہ میں تمہیں کچھ نہیں دوں گا اگر میں تمہیں کچھ مال دے بھی دوں تو تم اس سے امیر نہیں ہو سکتے مگر میں غریب ضرور ہو جاؤں گا اگر میں تمہیں کھانے کے لئے کچھ کھانا دوں تو تمہارا پیٹ نہیں بھرے گا اور میں خواہ مخواہ بھوکا رہ جاؤں گا۔

اس پر فقیر کو بھی غصہ آ گیا اور کہنے لگا اے حبیب عجمی! اگر مجھے کھانا دینے سے تو بھوکا رہ جائے گا تو مجھے کھانا مت دے مگر ایک بات یاد رکھ جب اللہ کسی کو بھوکا رکھنے کا ارادہ کرے تو وہ شخص کبھی پیٹ نہیں بھر سکتا، اور آج تو خدا کے حکم سے بھوکا رہے گا۔

فقیر کی بات سن کر حبیب عجمی پر تو کوئی اثر نہ ہوا مگر ان کی بیوی کا دل پسیج گیا اور اس نے یہ خواہش کی کہ فقیر کو کھانا دے دیا جائے مگر وہ اپنے شوہر کے آگے بے بس تھی۔ اس نے بڑی کوشش کی کہ حبیب عجمی کچھ کھانا فقیر کو دے دیں مگر حبیب عجمی پر حرص وطمع کا غلبہ تھا۔ انہوں نے بیوی کو بھی مطعون کیا اور فقیر کو بھگا دیا۔ فقیر تو خدا کا

Marfat.com

بھیجا ہوا فرشتہ تھا جو انسانی روپ میں آیا تھا۔ اس نے جب یہ بددعا دی کہ اگر تو مجھے کھانا نہیں دے گا تو خود بھی نہیں کھا سکے گا۔ اس کی اس بات کو جھٹلانے کیلئے حبیب عجمی نے اپنی بیوی سے کہا لاؤ کھانا میں ابھی اس فقیر کو کھانا کھا کر دکھاتا ہوں۔ بیوی نے سالن نکالنے کے لئے جب دیگچی کا ڈھکنا اٹھایا تو حیران رہ گئی کہ دیگچی شوربے اور سالن کے بجائے خون سے بھری پڑی تھی اس نے حبیب عجمی کو بلا کر سارا معاملہ سنایا اور دکھایا۔ پہلے تو حبیب عجمی نے سالن کے رنگ و بو پر غور کیا اور جب ان کو اطمینان ہو گیا کہ یہ واقعی خون ہے تو پھر ان کا بھی ماتھا ٹھنکا۔ اب بیوی کو بولنے کا موقع ملا اس نے کہا تم نے ہمیشہ بخیلی سے کام لیا، اپنی ہوس کے لئے لوگوں کا خون چوسا۔ لوگوں کی زندگیوں کو اجیرن کیا اور آج اس سائل کو جو غالباً خدا کا بھیجا ہوا فرشتہ تھا، اس سے نہایت برا روّیہ اختیار کیا اور خدا نے اس خون سے جو تم لوگوں کا چوستے ہو ہمارا سالن بدل دیا ہے۔

حبیب عجمی کی حالت تو پہلے ہی پریشان کن تھی۔ اوپر سے بیوی کی جلی کٹی باتوں نے جلتی پر تیل کا کام کیا اور وہ فقیر کو ڈھونڈنے کے لئے بھاگے مگر وہ تو نامعلوم کہاں غائب ہو گیا تھا۔ اسی پریشانی میں گھر واپس آئے تو بیوی نے کہا اب میرا ایک مشورہ مان لو۔ پوچھا جلدی بتاؤ۔ میں سخت بے کل و بے قرار ہوں نامعلوم مجھے کون سی سزا ملنے والی ہے۔ اس پر بیوی نے کہا میری بات مانو تو اپنا سارا قرضہ جو تم نے لوگوں سے لینا ہے ایک دم معاف کر دو۔ تمہاری اس سخاوت اور دریا دلی کی خبر سن کر فقیر خود بخود دوڑا دوڑا آئے گا۔

حبیب عجمی کہنے لگے کہ مگر میں پھر ساری زندگی روپے پیسے کے بغیر کس طرح گزاروں گا۔ اس پر بیوی نے جواب دیا کہ یہ کون سی مشکل بات ہے۔ اتنی مدت تم نے عیش سے زندگی بسر کی ہے اب باقی زندگی میں محنت و مشقت کرنا، تجارت کر لینا پیسہ کسی طرح بھی تم کما سکتے ہو۔ اب حبیب عجمی سوچوں میں غرق ہو گئے، گھناؤنا

Marfat.com

کاروبار، دولت وحشمت اور عیش وعشرت چھوڑنا کوئی آسان کام نہ تھا۔ جوں جوں کاروبار کو چھوڑنے کی سوچتے دل ودماغ میں الجھن بڑھتی جارہی تھی مگر پھر اچانک حبیب عجمی کے دل میں سودی کاروبار سے نفرت وکراہت پیدا ہوگئی۔ اسی وقت پاک و صاف ہوکر مصلّے پر آگئے۔ نماز ادا کر کے سجدے میں گر گئے اور عرض کی۔ اے خدائے مطلق میں گنہگار اور سیاہ کار ہوں۔ زندگی بھر غلطیوں اور بداعمالیوں کا شکار رہا ہوں۔ ان سے لاتعلق ہونا چاہتا ہوں۔ میری مدد فرما کیونکہ میری عقل کمزور ہے لہٰذا مجھے عقل کے حوالے کرنے کی بجائے تو خود میری دستگیری اور رہنمائی فرما۔ میں تیرے ساتھ وعدہ کرتا ہوں کہ میں اپنا تمام سودی کاروبار ختم کردوں گا اور اپنے سارے قرضے لوگوں کو معاف کردوں گا۔

دعا ختم ہوئی، حبیب عجمی کے دل ودماغ سکون واطمینان سے پر ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کے فیصلے پر قائم رکھنے کا حوصلہ دیا اور گنہگاری ترک کرنے کی ہدایت دی۔ آپ نے فوراً اپنی بیوی کو بتایا میں تمہارے سامنے اپنے گناہوں سے تائب ہوکر فعال زندگی گزارنے کا اقرار کرتا ہوں تو میری گواہ رہنا۔ بیوی بڑی خوش ہوئی اور بولی آپ نے زندگی کی حقیقت کو پالیا۔ گنہگاری ترک کردی اور استغفار کے ذریعہ صراطِ مستقیم اختیار کی۔ میں آپ کی قیامت تک گواہ رہوں گی یہ سن کر حبیب عجمی کا چہرہ تشفی اور تسلی کے نور سے چمک اٹھا وہ فوراً گھر سے باہر نکلے اور بلند آواز سے لوگوں کو بتاتے جاتے کہ میں نے جس کسی سے قرض لینا ہے وہ مجھ سے قرض کی معافی کی فارغ خطی لکھوالے۔ جب لوگوں نے سنا کہ حبیب عجمی اپنی فطرت وعادت کے برخلاف اعلان کررہے ہیں تو اکثر نے یہ کہا کہ حبیب عجمی لوگوں کے خون نچوڑنے کے نئے طریقے کا اعلان کررہے ہیں۔ گلی کے لڑکوں نے آپ کو دیکھا تو ایک دوسرے کو خبردار کرنے لگے، ''حبیب عجمی کے قریب مت جانا کیونکہ اس کے قریب جانا جہنم کی آگ کو چھونے کے برابر ہے۔''

Marfat.com

یہ باتیں سن کر حبیب عجمی کو بڑا دکھ ہوا مگر کسی کو کیا کہتے۔ یہ سب ان کی اپنی بداعمالیاں تھیں۔ کسی پر کیا دوش دیا جا سکتا تھا۔ روتے روتے وہ خواجہ حسن بصری کی مجلس کی طرف چلے۔ وہاں پر موضوع بھی آپ کے حسب حال تھا جس نے آپ کے ذہن کے بند دریچوں کو کھول دیا اور بعد میں خواجہ حسن بصری کی روح پرور تقریر اور نصیحتوں نے آپ کی کایا پلٹ کر رکھ دی اور آپ نے بیوی کے علاوہ خواجہ حسن بصری کو بھی اپنی توبہ کا گواہ بنالیا اور خدا سے وعدہ کیا کہ وہ سود جیسے مکروہ کاروبار کا خیال بھی دل میں نہ لائیں گے اور لوگوں سے اپنے سارے قصوروں کی معافی مانگیں گے۔

خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے فیصلے اور استغفار کو بڑا سراہا اور آپ کے حق میں دعا کی۔ حبیب عجمی خواجہ حسن بصری کی دعا لیتے واپس گھر لوٹے۔ راستے میں آپ کو ایک شخص ملا جو آپ کا قرض دار تھا۔ آپ نے اس سے کہا ''چلو میرے ساتھ میرے گھر۔ میں کاغذ پر تمہیں تمہارے قرضے سے فارغ خطی لکھ دوں۔'' قرضدار بولا اگر میں آپ کے گھر گیا تو آپ وہاں میرے ساتھ برا سلوک کریں گے۔ میں تو ہرگز نہ جاؤں گا۔ حبیب عجمی بولے بیشک تم میرے ساتھ چلو میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں، مجھے اپنے گھر لے چلو وہاں جا کر میں تمہیں فارغ خطی لکھ دیتا ہوں مگر وہ شخص بالکل نہ مانا اور بولا آپ میرے گھر جا کر وہاں شور وغل مچا کر مجھے محلے بھر میں رسوا کریں گے۔ آپ رونے لگے اور خدا سے عرض کی اے خدا! میں اتنا ہی بے اعتبار ہو چکا ہوں کہ میری نیکی پر بھی لوگ یقین نہیں کرتے۔ آپ نے اس قرض دار سے کہا تو جا اور کاغذ یہاں لے آ میں تمہیں یہاں پر ہی فارغ خطی لکھ دیتا ہوں۔ اب اس شخص کو تھوڑا سا اعتماد پیدا ہوا اور وہ آپ کے ساتھ گھر چلنے پر آمادہ ہو گیا۔ راستے میں پھر گلی کے لڑکوں سے حبیب عجمی کا سامنا ہوا۔ لڑکے آپ کو دیکھ کر بولے۔ ہٹ جاؤ، کہیں ہماری اڑائی ہوئی گرد عجمی پر نہ پڑ جائے اور ہم گناہ گار نہ ہو جائیں۔ یہ بات سن کر قرضدار بڑا متعجب ہوا۔ حبیب عجمی اسی وقت سجدے میں گر گئے۔ عرض کی یا مولا کریم!

Marfat.com

تیری قدرت کے بھی عجیب تماشے ہیں۔ ادھر میں نے توبہ کی ہے ادھر تو نے میری نیک نامی کے اعلان کرانا شروع کر دیئے ہیں۔ اسی وقت آپ نے اپنے تمام قرض داروں کو فارغ خطی لکھ کر دینا شروع کر دی اور اعلان کروا دیا کہ میرا کوئی بھی مقروض جہاں بھی ہو وہ مجھ سے فارغ خطی لکھوا لے۔ تمام قرضداروں کو فارغ خطیاں لکھ کر دینے کے بعد آپ نے اپنا تمام اثاثہ لوگوں میں تقسیم کر دیا۔ جب سارا کچھ بانٹ چکے تو ایک سائل آ گیا۔ اس وقت آپ کے پاس کچھ نہ رہا تھا آپ نے اس کو اپنا کرتہ دے دیا۔ ابھی وہ سائل موجود ہی تھا کہ ایک اور آ گیا آپ نے اس کو اپنی بیوی کی چادر دے دی اور اپنا دامن دنیاوی دولتوں سے جھاڑ دیا۔

ایک آدمی کی گناہوں سے توبہ

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ اپنے شاگردوں کے ہمراہ کہیں تشریف لے جا رہے تھے کہ آپ نے راستے میں ایک امیر آدمی کو دیکھا جو اپنے غلاموں کے ساتھ گھوڑے پر سوار انتہائی فاخرانہ لباس پہنے ہوئے چلا جا رہا تھا آپ نے اس امیر آدمی سے دریافت فرمایا کہ تم کہاں جا رہے ہو؟ امیر آدمی نے جواب دیا کہ میں بادشاہ کے دربار میں جا رہا ہوں۔ حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم نے اس قدر قیمتی اور خوبصورت لباس پہن رکھا ہے اور لباس کو خوشبوئیں بھی لگا رکھی ہیں تم اس شان و شوکت کے ساتھ بادشاہ کے دربار میں جا رہے ہو اور اس بات کا تم نے پورا پورا خیال رکھا ہے کہ کہیں تمہیں بادشاہ کے دربار میں شرمندگی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ بادشاہ کے دربار والے بھی تمہاری ہی طرح کے انسان ہیں۔ اب تم خود ہی سوچو کہ کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے دربار میں جہاں پر بڑے بڑے جلیل القدر انبیائے کرام اور عظیم المرتبت برگزیدہ ہستیاں موجود ہوں گی تم اپنے گناہوں کی گندگی کی وجہ سے شرمندہ نہ ہو گے؟ حضرت

Marfat.com

خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کی یہ بات سن کر وہ امیر آدمی بڑا متاثر ہوا اور سوچ میں پڑ گیا۔ آپ نے اسے سوچ میں پڑے دیکھا تو فرمایا مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے کبھی اپنے گھوڑے پر اس کی ہمت سے زیادہ بوجھ ڈالا ہے؟ امیر آدمی بولا، کبھی نہیں! ارشاد فرمایا، کتنی عجیب بات ہے کہ تم گھوڑے پر تو رحم کرتے ہو لیکن اپنے نفس پر رحم نہیں کرتے اور اس پر اپنے گناہوں کا بوجھ ڈالتے جا رہے ہو۔ کبھی سوچا ہے تم نے کہ اس کا انجام آخر کیا ہوگا؟ امیر آدمی یہ پر اثر بات سن کر فوراً گھوڑے سے نیچے اتر آیا اور حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے اپنے گناہوں سے تائب ہوا اور پھر ہمیشہ کے لئے نیکی کی راہ پر گامزن ہو گیا۔

حضرت فضیل بن عیاض کی توبہ

ابتداء میں آپ کی حالت یہ ہوتی تھی کہ بیابان میں خیمہ لگا کر اس میں رہا کرتے تھے اور ٹاٹ کا لباس زیب تن کئے رکھتے تھے۔ آپ کے گروہ میں بڑے نامی گرامی ڈاکو شامل تھے۔ وہ جو بھی مال لوٹ کر لاتے، آپ کے سامنے پیش کرتے، پھر آپ اس مال کو تقسیم کیا کرتے۔ کیونکہ آپ گروہ کے سردار تھے، اس لوٹے ہوئے مال میں سے اپنی ضرورت کے مطابق اپنے لئے رکھ لیتے، نماز ہمیشہ جماعت سے ادا فرماتے اور آپ کے گروہ میں جو ڈاکو نماز کی پابندی نہ کرتا اسے نکال دیتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک بہت بڑا قافلہ اس راہ پر چلا آ رہا تھا قافلہ والوں نے ڈاکوؤں کی آوازیں سنی تو ان میں بھگدڑ مچ گئی، ان کو یقین ہو گیا کہ اب کچھ ہی لمحوں میں ڈاکو قافلے پر حملہ کر دیں گے اس لئے وہ خوفزدہ ہو گئے۔ اس قافلہ میں ایک شخص کے پاس بہت زیادہ مال تھا وہ شدید فکرمند ہوا، اس نے اپنے دل میں سوچا کہ میں اپنا مال اس بیابان میں کسی جگہ پر دفن کر دیتا ہوں تاکہ اگر ڈاکو قافلے کو لوٹ بھی لیں تو میرا مال محفوظ رہے۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے وہ بیابان کی طرف دوڑا وہاں پر اس نے دیکھا کہ ایک خیمہ لگا ہوا ہے۔

Marfat.com

وہ بھاگتا ہوا خیمہ کی طرف گیا، خیمہ میں اسے ایک نوجوان ٹاٹ کا لباس پہنے عبادت الٰہی میں مشغول نظر آیا یہ دیکھ کر اس شخص کو کچھ تسلی ہوئی اس نے خیال کیا کہ یہ تو اور بھی اچھا ہوا کہ ایک نیک دل نوجوان مل گیا اپنا مال اس کے سپرد کرتا ہوں، تا کہ وہ میری امانت سنبھال کر رکھ لے۔ چنانچہ اس نے یہ سوچ کر تیزی سے آپ کے سامنے سارا واقعہ بیان کرتے ہوئے اپنے مال کو بطور امانت رکھ لینے کے لئے کہا۔ آپ نے اسے اشارہ کیا کہ مال کی تھیلی خیمہ میں رکھ دو اس نے اپنی تھیلی خیمہ کے ایک کونے میں رکھ دی اور خود مطمئن ہو کر واپس قافلہ میں آ گیا۔

ڈاکوؤں نے اس دوران قافلے پر حملہ کر دیا تھا اور وہ لوٹ مار میں مصروف تھے ان کے ہاتھ قافلہ والوں کی جو بھی قیمتی چیز لگی وہ لوٹ کر لے گئے۔ جب ڈاکو لوٹ مار کر کے چلے گئے تو وہ شخص اس خیمہ کی طرف آیا تا کہ اپنی امانت واپس لے۔ لیکن جب وہ خیمہ کے نزدیک پہنچا تو یہ دیکھ کر اس کے ہوش اڑ گئے کہ جس نیک آدمی کے حوالے اپنا مال کیا تھا وہی لوٹا ہوا مال ڈاکوؤں میں تقسیم کر رہا ہے۔ اب تو وہ بہت ہی پچھتایا اور دل میں سوچا کہ افسوس! میں نے کس قدر غلطی کی کہ اپنے ہاتھ سے اپنی تمام پونجی اس کے حوالے کر دی۔ ابھی وہ اسی سوچ میں مگن تھا کہ حضرت فضیل بن عیاض رحمتہ اللہ علیہ نے اسے دور سے دیکھ کر آواز دی اور اپنے پاس آنے کے لئے کہا، وہ شخص ڈرتے ڈرتے آپ کے نزدیک آیا تو آپ نے اس سے فرمایا، تم نے جہاں پر اپنی امانت رکھی تھی وہاں سے اٹھا لو۔ وہ شخص جلدی سے آگے بڑھا اور اپنی تھیلی اٹھا کر قافلے کی طرف بھاگ گیا۔

ڈاکوؤں نے یہ دیکھا تو کہنے لگے، اے سردار! اس قافلے میں سے تو ہمیں کچھ بھی نقد مال نہیں ہاتھ لگا تھا اور آپ نے اس کو اتنی بڑی رقم کیوں واپس کر دی؟ آپ نے فرمایا، میں نے اس لئے واپس کر دی کہ اس شخص نے مجھ پر نیک گمان کیا تھا اور میں بھی اللہ تعالیٰ پر نیک گمان رکھتا ہوں، اس لئے میں نے اس کے گمان کو سچا کر دکھایا

Marfat.com

ہے، تا کہ اللہ تعالیٰ میرے گمان کو بھی سچا کر دکھائے۔ جب اگلا دن ہوا تو آپ کے گروہ نے ایک دوسرا قافلہ لوٹا اس میں ان کے ہاتھ کافی مال آیا۔ قافلہ لوٹنے کے بعد تمام ڈاکو ایک جگہ پر بیٹھ کر کھانا کھانے میں مصروف تھے کہ اس لوٹے ہوئے قافلے میں سے ایک شخص اس طرف کو آیا اور ڈاکوؤں سے مخاطب ہو کر بولا کہ تم لوگوں کا کوئی سردار نہیں ہے؟ ڈاکوؤں نے کہا کہ ہمارا سردار دریا کے کنارے نماز پڑھ رہا ہے اس نے کہا، مگر یہ تو نماز کا وقت نہیں ہے؟ ڈاکوؤں نے کہا کہ وہ نفل پڑھ رہا ہے وہ شخص بولا کہ وہ تمہارے ساتھ بیٹھ کر کھانا کیوں نہیں کھاتا، انہوں نے جواب دیا کہ وہ روزے رکھتا ہے اس شخص نے حیرت سے کہا کہ یہ رمضان کا مہینہ تو نہیں ہے؟ ڈاکو بولے، وہ نفلی روزے رکھتا ہے! یہ سن کر وہ شخص مزید حیران ہوا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ جناب! نماز، روزہ اور رہزنی ان کا آپس میں کیا واسطہ ہے؟ آپ نے فرمایا، کیا تو قرآن مجید جانتا ہے؟ اس نے کہا، ہاں میں جانتا ہوں! ارشاد فرمایا، کیا تم نے قرآن پاک کی یہ آیت مبارکہ نہیں پڑھی کہ

''اور دوسروں نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا اور نیک اعمال کو ملا دیا۔''

حضرت فضیل بن عیاض رحمتہ اللہ علیہ کا یہ جواب سن کر وہ شخص آپ کی حالت پر حیران رہ گیا۔

آپ نے گو رہزنی کا پیشہ اختیار کیا ہوا تھا مگر اس کے باوجود آپ بہت اصول پسند اور رحم دل تھے۔ اگر کسی قافلہ میں کوئی عورت ہوتی تو اسے کبھی نہ لوٹتے تھے حتیٰ کہ اس کی طرف دیکھنا بھی پسند نہ کرتے تھے اور جس کے پاس زادراہ کم ہوتا تو اس کو بھی کچھ نہ کہتے۔ اگر کبھی کسی مالدار کو لوٹتے تو اتنا مال ضرور اس کے پاس رہنے دیتے کہ جس سے وہ اپنا سفر مکمل کر سکے۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ ایک قافلہ اپنے مقام سے روانہ ہوا اس قافلہ میں ایک بہت امیر کبیر تاجر بھی تھا جس کے پاس کافی مال و دولت تھی لوگوں نے اس سے کہا کہ جس راستے پر تم لوگ جا رہے ہو اس راہ میں فضیل

Marfat.com

راہزن کا گروہ ہے اس لئے اس کے مقابلے کے لئے کوئی نہ کوئی انتظام کر کے جاؤ۔ تاجر نے جواب دیا کہ میں نے سنا ہے کہ فضیل بہت بڑا ڈاکو ہے اور میں نے یہ بھی سنا ہے کہ وہ رحم دل آدمی بھی ہے اس لئے اس کے مقابلے کے لئے مجھے کسی خاص انتظام کی ضرورت نہیں ہے۔

اس تاجر نے یہ انتظام کیا کہ ایک قاری کو کچھ روز ینہ مقرر کر کے اپنے ساتھ لے لیا اور اس کو اونٹ پر بٹھا کر یہ کہا کہ تم دن رات سارے سفر کے دوران بلند آواز سے قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہو چنانچہ اسی طرح قافلہ چلتا ہوا اس بیابان کی طرف آ گیا جہاں پر حضرت فضیل بن عیاض رحمتہ اللہ علیہ کی کمین گاہ تھی۔ قافلے کو دور سے آتا دیکھ کر ڈاکو قافلے کی طرف بڑھے حضرت فضیل رحمتہ اللہ علیہ بھی ساتھ تھے اتفاق سے اس وقت قاری جو آیت مبارکہ تلاوت کر رہا تھا وہ یہ تھی۔

''کیا ایمان والوں کے لئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر اور یاد سے خشوع و خضوع حاصل کریں۔''

اس آیت مبارکہ کو سنتے ہی حضرت فضیل بن عیاض رحمتہ اللہ علیہ کے دل کی دنیا ہی بدل گئی۔ اس قدر زبردست اثر ہوا کہ آپ کے دل پر رقت طاری ہو گئی اور دل کی گہرائیوں سے ایک درد بھری آہ نکلی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، اسی وقت اللہ تعالیٰ کے حضور سچی توبہ کی اور رہزنی کے دنوں میں جس جس کا مال لوٹا تھا اس کو راضی کر کے معافی لی اور پھر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنا تعلق اللہ تعالیٰ سے جوڑ لیا اور پھر دنیا نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت فضیل بن عیاض رحمتہ اللہ علیہ پر کس قدر فضل و کرم نازل فرمایا کہ آپ کو اپنے پیارے دوستوں کی صف میں شامل کر لیا۔

حضرت عتبہ غلام کی توبہ کا واقعہ

حضرت عتبہ الغلام رحمتہ اللہ علیہ رجوع الی اللہ ہونے سے قبل بڑی شراب نوشی

Marfat.com

کیا کرتے تھے۔لوگوں میں آپ کے متعلق بہت سی باتیں مشہور تھیں۔ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ آپ حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس میں تشریف لائے۔اس وقت حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ آیت مبارکہ ''الم یان للذین امنو ان تخشع قلوبھم لذکر اللّٰہ'' کی تفسیر بیان فرمارہے تھے یعنی کیا مومنوں کے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر سے ڈریں! حضرت عتبہ الغلام رحمتہ اللہ علیہ نے بڑی توجہ سے وعظ سنا۔حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ اس آیت مبارکہ کی ایسی تفسیر بیان فرمائی کہ لوگ رونے لگے۔ایک جوان مجلس میں کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا، اے بندہ مومن! کیا مجھ جیسا فاسق و فاجر بھی اگر توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا؟ آپ نے فرماہاں ہاں، اللہ تعالیٰ تیرے گناہوں کو معاف فرما دے گا؟ جب حضرت عتبہ الغلام رحمتہ اللہ علیہ نے یہ بات سنی تو آپ کے چہرے کی رنگت زرد ہو گئی اور کانپنے لگے، خوف کی شدت سے چیخ مار کر بے ہوش ہو گئے جب ہوش آیا تو حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ عتبہ کے پاس آئے اور آ کر کہا، اے اللہ کے نافرمان جوان! تو جانتا ہے کہ نافرمانی کی سزا کیا ہے؟ نافرمانوں کے لئے دوزخ ہے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضگی ہے۔اگر تو دوزخ کی آگ پر راضی ہے تو بے شک گناہ کرتا رہ ورنہ گناہوں سے باز آ جا۔تو نے اپنے گناہوں کے بدلے اپنی جان کو رہن رکھ دیا ہے۔اس کو چھڑانے کی کوشش کر۔

حضرت عتبہ رحمتہ اللہ علیہ نے یہ سنتے ہی پھر ایک زبردست چیخ ماری اور پھر بے ہوش ہو گئے، جب دوبارہ ہوش آیا تو کہنے لگے اے شیخ! کیا اللہ تعالیٰ مجھ جیسے بد بخت کی توبہ بھی قبول فرمالے گا؟ آپ نے فرمایا، درگزر کرنے والا پروردگار ظالم بندے کی توبہ قبول فرمالیتا ہے! حضرت عتبہ رحمتہ اللہ علیہ نے اس وقت اپنا سر اٹھایا اور اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں مانگیں۔

1- یا اللہ! اگر تو نے میرے گناہوں کو معاف اور میری توبہ کو قبول کر لیا

Marfat.com

ہے تو ایسے حافظے اور عقل سے میری عزت افزائی فرما کہ، میں قرآن پاک اور دینی علوم میں سے جو کچھ بھی سنوں اسے کبھی بھلا نہ سکوں۔

2- یا اللہ! مجھے ایسی آواز عطا فرما کہ میری قرات کو سن کر پتھر دل بھی موم ہو جائے۔

3- یا اللہ! مجھے رزق حلال عطا فرما اور ایسے طریقے سے عطا فرما کہ جس کا میں تصور بھی نہ کر سکوں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت عتبہ رحمتہ اللہ علیہ کی تینوں دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا، ان کا حافظہ تیز ہو گیا، فہم و فراست میں اضافہ ہو گیا اور جب آپ قرآن پاک کی تلاوت فرماتے تو جو کوئی سنتا وہ گناہوں سے تائب ہو جاتا تھا۔ اور ان کے گھر میں ہر روز ایک شوربہ کا پیالہ اور دو روٹیاں پہنچ جاتیں اور کسی کو علم نہیں ہوتا تھا کہ یہ کون رکھ کر جاتا ہے حضرت عتبہ رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ ساری زندگی اسی طرح معاملہ ہوتا رہا۔

توبہ پر قائم رہنا ضروری ہے

حضرت منصور بن عمار رحمتہ اللہ علیہ وعظ فرما رہے تھے کہ مجمع میں سے کسی نے کاغذ پر کچھ لکھ کر آپ کو بھیج دیا۔ اس کاغذ میں لکھا تھا کہ۔ ''اے ابن عمار! مجھے آپ کے وعظ بہت پسند ہیں۔ جب بھی سنتا ہوں سرشار ہو جاتا ہوں اور میرا جی چاہتا ہے کہ میں بھی وعظ کہوں۔ وعظ میں جو تعلیم و تلقین ہوتی ہے میں اس پر عمل کرنے سے محروم ہوں۔ ان حالات میں آپ کیا مجھے وعظ کی اجازت دیں گے؟''

حضرت منصور بن عمار رحمتہ اللہ علیہ حاضرین کو یہ بھی نہیں بتایا کہ اس پرچے میں کیا لکھا تھا۔ آپ نے اپنی تقریر کا سلسلہ جاری رکھا اور فرمایا۔ ''وعظ بڑی اچھی چیز ہے آپ نے ایسا نہ کیا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آپ خود تو اہل تقویٰ میں سے ہیں نہیں اور دوسروں کو تقویٰ کی ہدایت کرتے ہیں۔ آپ کی مثال اس طبیب جیسی ہے کہ جو خود

Marfat.com

تو مریض ہو اور دوسروں کا علاج کرتے ہو۔" آپ باتوں ہی باتوں میں بڑے کام کی باتیں کر جایا کرتے تھے۔ آپ سے پوچھا گیا۔ "عارفین کے قلب کے بارے میں آپ کیا کہیں گے؟" آپ نے جواب دیا۔ "عارفین کا قلب ذکر الٰہی کا مرکز ہوتا ہے۔" اس شخص نے دوسرا سوال کر دیا۔ "اور دنیا داروں کا جناب؟" آپ نے فوراً جواب دیا۔ "حرص و طمع کا مخزن۔"

اس کے بعد آپ نے اس پر تفصیلی بات شروع کر دی، فرمایا "جانتے ہو، عارف کی کتنی قسمیں ہوتی ہیں؟" آپ کچھ دیر جواب کا انتظار فرماتے رہے۔ جب کسی نے کوئی جواب نہ دیا تو آپ نے فرمایا۔ "عارف کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک تو وہ جو خود بخود مجاہدات اور ریاضت کی جانب راغب ہو جاتے ہیں اور دوسرے وہ جو رضائے الٰہی کے لئے واصل الی اللہ ہو کر عبادت کرتے ہیں۔"

اس کے بعد آپ نے کچھ توقف فرمایا۔ اس کے بعد کہا۔ "عارفوں کے قلب میں لسان تصدیق سے بات کرتی ہے۔ زہاد کے قلب میں لسان تفصیل سے، مریدین کے قلب میں لسان تفکر سے، علماء کے قلب میں لسان ذکر سے بات کرتی ہے، اللہ کی نظر میں افضل ترین وہ بندہ ہے جس کا پیشہ عبادت، جس کی خواہش و تمنا درویشی اور گوشہ نشینی ہو، جس کے سامنے آخرت اور موت ہو، اس کا توبہ کا ہمہ وقت تصور ہے۔" آپ نے فرمایا۔ "لوگو! تم جانتے ہو کہ قلب انسانی مجسم نور ہوتا ہے اور جب اس میں دنیا آباد ہو جاتی ہے تو نور سلب ہو جاتا ہے اور تاریکیاں مسلط ہو جاتی ہیں۔ یاد رکھو، اطاعت انسانی نفس کو ہلاکت میں ڈال دیتی ہے اور مصیبتوں پر صبر نہ کرنے والے آخرت کی مصیبتوں میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ لوگو! وہ لوگ جو دنیا چھوڑ دیتے ہیں اور تارک الدنیا ہو جاتے ہیں، انہیں کسی قسم کا غم نہیں رہتا، جو شخص سکوت اختیار کرتا ہے وہ معذرت خواہی سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے حاضرین سے پوچھا۔ "اگر ایک شخص کسی مصیبت سے بچ سکتا ہو مگر نہ بچے، ہم اسے کیا کہیں گے؟"

Marfat.com

آپ کے اس سوال کا کوئی جواب کسی کے پاس نہ تھا۔ آخر آپ نے ہی جواب دیا۔ ''ایسا شخص بہت بڑا معصیت کار ہوتا ہے۔''

ایک نوجوان پر آپ کے وعظ کا بڑا اثر ہوا۔ وہ آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ ''حضرت! میں ایک گناہ گار انسان ہوں۔ چاہتا ہوں کہ آپ کے ہاتھ پر توبہ کرلوں۔''

آپ نے جواب دیا۔ ''توبہ کے لئے کسی ہاتھ کی ضرورت ہی نہیں۔ تو آنکھیں بند کر کے اپنے اللہ سے کہہ کہ میں توبہ کرتا ہوں اور آئندہ برائیوں سے بچتا رہوں گا۔'' اس نوجوان نے کہا۔ ''لیکن میں یہ فیصلہ کر کے آیا ہوں اور آپ ہی کے ہاتھوں تائب ہونا چاہتا ہوں۔'' آپ نے فرمایا۔ ''اس کی کوئی ضرورت تو نہیں ہے لیکن اگر تو بضد ہے تو میں اپنا ہاتھ بڑھائے دیتا ہوں۔'' آپ نے اپنا ہاتھ اس نوجوان کی طرف بڑھا دیا، ''میرا ہاتھ حاضر ہے، کر توبہ۔'' نوجوان نے پہلے تو آپ کے ہاتھ کو بوسہ دیا، اس کے بعد توبہ کی اور خدا سے عہد کیا، ''اے اللہ! میں جس بزرگ کے ہاتھ پر توبہ کر رہا ہوں اس کی لاج رکھیو۔'' یہ نوجوان توبہ کر کے جانے لگا تو آپ نے اس کو روک لیا اور پوچھا۔ ''کہاں؟ اور یہ تو اتنی جلدی کیوں جا رہا ہے؟'' نوجوان نے جواب دیا۔ ''میں پھر واپس آؤں گا، آپ پریشان نہ ہوں۔'' آپ نے فرمایا۔ ''میں پریشان کیوں ہونے لگا؟'' جب نوجوان چلا گیا تو آپ نے فرمایا۔ ''مجھے تو اس کی توبہ خطرے میں نظر آتی ہے۔'' کسی ارادت مند نے پوچھا۔ ''وہ کس طرح؟''

آپ نے جواب دیا۔ ''وہ اس طرح کہ توبہ کے بعد جس صحبت کی اس کو ضرورت تھی، اس سے تو وہ پہلے دن ہی محروم ہو گیا۔'' وہ نوجوان آپ کے پاس سے جاتے ہی دنیا کی بھیڑ بھاڑ میں گم ہو گیا۔ وہ دنیا کی بھیڑ میں اپنے جیسے تائبین کو تلاش کر رہا تھا لیکن ایک بھی نہیں ملا اور اس نوجوان کے دل پر جس ناکامی نے اب قبضہ کیا تھا وہ ایک افسوسناک بات تھی۔ ایک سال بعد یہ نوجوان ایک بار پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا۔ ''کیا میں آپ کے پاس کچھ دیر بیٹھ سکتا ہوں؟'' آپ نے جواب دیا۔

Marfat.com

''کیوں نہیں۔ میں تو ایک عرصے سے تیرا انتظار کر رہا ہوں۔'' نوجوان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، پوچھا۔ ''وہ کیوں؟'' آپ نے فرمایا۔ ''تو نے توبہ کی تھی اور توبہ کر کے پھر وہیں چلا گیا جس سے توبہ کی تھی۔'' نوجوان نے کہا۔ ''میں نے دنیا کی بھیڑ میں ان کو تلاش کیا جو میری طرح توبہ کر چکے ہوں مگر مجھے وہاں ایک بھی ایسا نہ ملا۔''

آپ نے فرمایا۔ ''خیر ایسی بات بھی نہیں۔ میرا خیال یہ ہے کہ وہاں تیرے جیسے کم تھے اس لئے وہاں تیرا دل نہ لگا اور جب تو یہاں آیا تو یہاں بھی تیرے جیسے نہیں ملے، اسی لئے تو یہاں سے چلا گیا تھا۔'' نوجوان کو رونا آ گیا۔ آپ نے فرمایا۔ ''اب کیا ارادے ہیں؟'' اس نے جواب دیا۔ ''کیا عرض کروں؟'' آپ نے پھر دریافت کیا۔ ''کیا تو پھر توبہ کرنے آیا ہے؟'' اس نے جواب دیا۔ ''نہیں۔ کیا وہ توبہ کافی نہیں ہے؟'' آپ نے آہستہ سے کہا۔ ''اگر وہ توبہ کافی ہوتی تو تُو دنیا میں واپس نہ جاتا۔'' نوجوان کچھ دیر آپ کے پاس کھڑا سوچتا رہا۔ اس کے بعد کچھ کہے سنے بغیر وہاں سے واپس چلا گیا۔ اس کے چلے جانے کے بعد آپ نے کہا۔ ''یہ نوجوان کشمکش کا شکار ہے، نہ ادھر جی لگتا ہے نہ اُدھر۔ اللہ اس پر رحم کرے۔'' وہ پھر کبھی واپس نہ آیا اور عرصہ بعد آپ کو اس کی بابت یہ بتایا گیا کہ وہ دنیا میں اتنا ڈوب چکا ہے کہ توبہ کا اسے خیال ہی نہیں آتا۔'' آپ نے فرمایا۔ ''یہاں ایسا بھی ہوتا ہے، آنکھ والو! دیکھو اور عبرت پکڑو۔'' اس واقعے نے آپ کو ایک عرصے تک بے چین رکھا۔

حضرت داؤد طائی کے تائب ہونے کا ثمرہ

آپ کے تائب ہونے کا واقعہ اس طرح منقول ہے کہ کسی گویئے نے آپ کے سامنے مندرجہ ذیل شعر پڑھا:

بای خدیك تبدی البلا — وبای عینك مازا سالا

کونسا چہرہ خاک میں نہیں ملا — اور کونسی آنکھ زمین پر نہیں بہی

Marfat.com

یہ شعر سن کر عالم بیخودی میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچ گئے اور اپنا پورا واقعہ بیان کر کے کہا کہ میری طبیعت دنیا سے اچاٹ ہو چکی ہے اور ایک نامعلوم سی شے قلب کو مضطرب کئے ہوئے ہے۔ یہ سن کر امام صاحب نے فرمایا کہ تائب ہو کر گوشہ نشینی اختیار کر لو۔ چنانچہ اسی وقت سے آپ گوشہ نشین ہو گئے۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد امام صاحب نے فرمایا کہ اب یہ بہتر ہے کہ لوگوں سے رابطہ قائم کر کے ان کی باتوں پر صبر و ضبط سے کام لو چنانچہ ایک برس تک تعمیل حکم میں بزرگوں کی صحبت میں رہ کر ان کے اقوال سے بہرہ ور ہوئے لیکن خود ہمیشہ خاموش رہتے تھے۔ اس کے بعد حضرت حبیب راعی سے بیعت ہو کر فیوض باطنی سے سیراب ہوتے رہے اور ذکر الٰہی میں مشغول رہ کر عظیم مراتب سے ہمکنار ہوئے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت داؤد طائی کو وراثت میں بیس دینار ملے تھے اور بیس سال اس سے اپنے اخراجات کی تکمیل کرتے رہے۔ اور جب بعض بزرگوں نے کہا کہ دینار جمع کر کے رکھنا ایثار کے منافی ہے تو آپ نے فرمایا کہ یہی دینار زندگی بھر کے لئے باعث طمانیت ہیں لیکن قناعت کا یہ عالم ہے کہ روٹی پانی میں بھگو کر کھاتے اور فرمایا کرتے کہ جتنا وقت لقمہ بنانے میں صرف ہوتا ہے اتنی دیر میں پچاس آیتیں قرآن کی پڑھ سکتا ہوں۔ ایک مرتبہ ابوبکر عیاش آپ کے یہاں پہنچے تو دیکھا کہ روٹی کا ٹکڑا ہاتھ میں لئے رو رہے ہیں اور جب حضرت عیاش نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ دل تو یہ چاہتا ہے کہ اس کو کھا لوں لیکن یہ پتہ نہیں کہ رزق حلال بھی ہے یا نہیں۔ ایک شخص نے آپ کے یہاں پانی کا گھڑا دھوپ میں رکھا ہوا دیکھ کر عرض کیا کہ اس کو سایہ میں کیوں نہیں رکھا؟ فرمایا کہ جس وقت میں نے یہاں رکھا تھا اس وقت سایہ تھا لیکن اب دھوپ سے اٹھاتے ہوئے مجھے اس لئے ندامت ہوئی ہے کہ محض اپنی راحت کے لئے تضیع اوقات کرتے ہوئے ذکر الٰہی سے غافل رہوں۔

آپ کا مکان بہت وسیع تھا۔ لیکن جب اس کا ایک حصہ منہدم ہو گیا تو آپ

Marfat.com

دوسرے حصہ میں منتقل ہو گئے اور جب وہ بھی منہدم ہو گیا تو دروازے میں منتقل ہو گئے لیکن اس کی چھت بھی بہت بوسیدہ تھی اور جب لوگوں نے چھت ٹھیک کرانے کیلئے کہا تو فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کر چکا ہوں کہ دنیا میں تعمیر کا کام نہیں کراؤں گا اور آپ کے انتقال کے بعد وہ چھت بھی منہدم ہو گئی۔

حضرت فضیل نے دو مرتبہ آپ سے شرف نیاز حاصل کیا اور فخریہ فرمایا کرتے تھے کہ پہلی ملاقات میں میں نے آپ کو شکستہ چھت کے نیچے بیٹھے ہوئے دیکھ کر عرض کیا کہ اس جگہ سے ہٹ جایئے کہیں ایسا نہ ہو کہ چھت گر پڑے لیکن آپ نے فرمایا کہ میں نے آج تک چھت کی طرف نظر ہی نہیں ڈالی اور دوسری ملاقات میں یہ نصیحت فرمائی کہ لوگوں سے تعلق منقطع کر لو۔

حضرت معروف کرخی سے روایت ہے کہ میں نے آپ سے زیادہ کوئی دنیا سے متنفر نہیں پایا اور نہ صرف فقراء کا احترام کرتے بلکہ ان سے عقیدت و محبت رکھتے تھے۔

حضرت جنید بغدادی سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ آپ نے حجامت بنوانے کے بعد حجام کو ایک دینار دیدیا تو لوگوں نے کہا کہ یہ تو اسراف بیجا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ دین کیلئے مروت ضروری ہے۔

ایک عورت کی برائی سے توبہ

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ دریائے دجلہ کے نزدیک اپنا مصلیٰ اور قرآن مجید چھوڑ کر طہارت کی غرض سے دریائے دجلہ کے کنارے پر گئے۔ آپ طہارت میں مصروف تھے کہ اسی اثناء میں ایک بوڑھی عورت وہاں پر آئی اس عورت کو چوری کرنے کی عادت تھی اس نے جب مصلیٰ اور قرآن مجید دیکھا تو اٹھا کر چلتی بنی۔ جب حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ دریائے دجلہ سے طہارت کرنے کے بعد واپس پلٹے تو اس عورت کو مصلیٰ اور قرآن مجید لے جاتے ہوئے دیکھا

Marfat.com

آپ اس کے پیچھے گئے اور نزدیک پہنچ کر اپنی نگاہیں شرم سے نیچی کر لیں اور فرمایا، اے اماں جان! کیا آپ کا کوئی بیٹا قرآن مجید بھی پڑھتا ہے؟ بڑھیا کہنے لگی، نہیں۔ آپ نے فرمایا تو پھر قرآن مجید لے جا کر کیا کریں گی؟ یہ مجھے دے دو میں پڑھ لیا کروں گا اور یہ مصلیٰ بے شک تم لے جاؤ شاید تمہارے کسی کام آجائے۔ یہ سن کر وہ بوڑھی عورت نہایت شرمندہ ہوئی اور اس نے اسی وقت برے کام سے توبہ کر لی۔

حضرت ذوالنون مصری کی توبہ

حضرت ذوالنون مصری کے تائب ہونے کا واقعہ عجیب وغریب ہے اور وہ یہ کہ کسی شخص نے آپ کو اطلاع دی کہ فلاں مقام پر ایک نوجوان عابد ہے اور جب آپ اس سے نیاز حاصل کرنے پہنچے تو دیکھا کہ وہ ایک درخت پر الٹا لٹکا ہوا اپنے نفس سے مسلسل یہ کہہ رہا ہے کہ جب تک تو عبادت الٰہی میں میری ہمنوائی نہیں کرے گا میں تجھے یونہی اذیت دیتا رہوں گا۔ حتیٰ کہ تیری موت واقع ہو جائے۔ یہ واقعہ دیکھ کر آپ کو اس پر ایسا ترس آیا کہ رونے لگے اور جب نوجوان عابد نے پوچھا کہ یہ کون ہے جو ایک بے حیا معصیت کار پر ترس کھا کر رو رہا ہے۔ یہ سنکر آپ نے اس کے سامنے جا کر سلام کیا اور مزاج پرسی کی۔ اس نے بتایا کہ چونکہ یہ بدن عبادت الٰہی پر آمادہ نہیں ہے اسی لئے یہ سزا دے رہا ہوں۔ آپ نے کہا کہ مجھے تو یہ گمان ہوا کہ شاید تم نے کسی کو قتل کر دیا ہے یا کوئی گناہ عظیم سرزد ہو گیا ہے اس نے جواب دیا کہ تمام گناہ مخلوق سے اختلاط کی وجہ سے جنم لیتے ہیں اس لئے میں مخلوق سے رسم وراہ کو بہت بڑا گناہ تصور کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تم تو واقعی بہت بڑے زاہد ہو۔ اس نے جواب دیا کہ اگر تم کسی بڑے زاہد کو دیکھنا چاہتے ہو تو سامنے کے پہاڑ پر جا کر دیکھو۔ چنانچہ جب آپ وہاں پہنچے تو ایک نوجوان کو دیکھا جس کا ایک پیر کٹا ہوا باہر پڑا تھا اور اس کا جسم کیڑوں کی خوراک بنا ہوا تھا اور جب آپ نے یہ صورتحال معلوم کی تو اس نے بتایا کہ ایک دن

Marfat.com

میں اسی جگہ مصروف عبادت تھا کہ ایک خوبصورت عورت سامنے سے گزری جس کو دیکھ کر میں فریب شیطانی میں مبتلا ہوا اس کے نزدیک پہنچ گیا اس وقت ندا آئی کہ اے بے غیرت! تیس سال خدا کی عبادت واطاعت میں گزار کر آج شیطان کی عبادت کرنے چلا ہے۔ لہٰذا میں نے اسی وقت اپنا ایک پیر قطع کر دیا کہ گناہ کے لئے پہلا قدم اسی پیر سے بڑھایا تھا۔ پھر بتایئے کہ آپ مجھ گنہگار کے پاس کیوں آئے ہیں اور اگر واقعی آپ کو کسی بڑے زاہد کی جستجو ہے تو اس پہاڑ کی چوٹی پر چلے جایئے لیکن جب بلندی کی وجہ سے آپ کو پہنچنا ناممکن ہو گیا تو اس نوجوان نے خود ہی ان بزرگ کا قصہ شروع کر دیا۔ اس نے بتایا کہ کہ پہاڑی کی چوٹی پر جو بزرگ ہیں ان سے ایک دن کسی نے یہ کہہ دیا کہ روزی محنت سے حاصل ہوتی ہے۔ بس اس دن سے انہوں نے یہ عہد کر لیا کہ جس روزی میں مخلوق کا ہاتھ ہوگا وہ میں استعمال نہیں کروں گا اور جب بغیر کچھ کھائے چند دن گزر گئے تو اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھیوں کو حکم دے دیا کہ ان کے گرد جمع رہ کر انہیں شہد مہیا کرتی رہیں۔ چنانچہ ہمیشہ وہ شہد ہی استعمال کرتے ہیں۔ یہ سن کر حضرت ذوالنون نے درس عبرت حاصل کیا اور اسی وقت سے عبادت و ریاضت کی طرف متوجہ ہو گئے۔

ایک عورت کی توبہ کا واقعہ

ایک فاحشہ عورت نے اپنی خرافات کے باعث شریف لوگوں کا رہنا دوبھر کر رکھا تھا وہ فاحشہ عورت ایک سجے ہوئے بالا خانے پر رہتی تھی۔ بدکردار اور بدمعاش قسم کے لوگ رات کے وقت اس کے پاس آتے تھے۔ اس بات کی خبر حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کو ہوئی تو آپ ایک روز رات کے وقت اس کے دروازے پر جا کر بیٹھ گئے اب جو کوئی بھی اس فاحشہ عورت کے پاس جانے کی غرض سے اس طرف آتا تو آپ کو دیکھ کر واپس پلٹ جاتا۔ چنانچہ اس رات اس عورت کے پاس کوئی بھی نہ آیا

Marfat.com

اس نے اپنی لونڈی سے پوچھا کہ پتہ کرو آج کیا بات ہوگئی؟ لونڈی نے اسے بتایا کہ آج رات تمہارے دروازہ پر بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ بیٹھے ہیں جو بھی آتا ہے ان کو دیکھ کر واپس چلا جاتا ہے۔

عورت نے لونڈی سے کہا کہ ان کو اوپر بلا کر لاؤ، لونڈی آپ کو بلا کر اوپر لے گئی۔ عورت نے آپ سے کہا کہ حضور! آپ کہاں اور میں کہاں؟ آپ کو مجھ سے کیا کام ہے؟ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا، آج کی رات یہاں پر میں رہوں گا، عورت کہنے لگی میری فیس دوسو اشرفیاں ہیں، آپ نے اپنی گدڑی سے دو سو اشرفیاں نکالیں اور اسے دے دیں اور ارشاد فرمایا میں نے تمہاری فیس ادا کر دی ہے اب جو میں چاہوں گا تم کو کرنا ہوگا۔ عورت نے منظور کر لیا۔ آپ کپڑوں کا ایک جوڑا اپنے ساتھ لے کر آئے تھے ارشاد فرمایا، اپنے کپڑے اتار کر یہ کپڑے پہن لو اس نے آپکے حکم کی تعمیل کی۔ پھر ارشاد فرمایا اب دو قدم آگے بڑھو وہ آگے کی طرف بڑھی تو آپ نے اپنا چہرہ آسمان کی طرف اٹھایا اور کہا، اے اللہ! میں نے اس عورت کا ظاہر بدل کر نیک کر دیا ہے اب اس کے باطن کو تو بدل کر نیک کر دے۔ اس کے بعد آپ نے عورت سے فرمایا، میرے یہ کپڑے اتار دو۔ وہ کہنے لگی، معاذ اللہ! اب میرا ذہن وہ نہیں رہا میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور سچے دل سے توبہ کر لی ہے مجھے فراق کے بعد، وصال اور غضب کے بعد، رضا حاصل ہوگئی ہے آپ میرے حق میں دعا فرماتے رہیں اللہ تعالیٰ مجھے استقامت عطا فرمائے۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اس عورت کو اس حال میں چھوڑ کر تشریف لے گئے اور پھر اگلے برس اس عورت کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا گیا۔

چھ اچھی عادات

حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ کا ایک واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ کسی ارادت

Marfat.com

مند نے آپ سے درخواست کی کوئی نصیحت کیجئے۔اس پر آپ نے فرمایا کہ چھ عادات اپنا لو۔اول یہ کہ جب تم ارتکاب معصیت کرتے ہو تو خدا کے رزق کو مت استعمال کرو۔دوم اگر معصیت کا ارادہ ہو تو خدا کی مملکت میں سے نکل جاؤ۔سوم ایسی جگہ جا کر گناہ کرو جہاں خدا نہ دیکھ رہا ہو۔اس پر جب لوگوں نے یہ اعتراض کیا کہ وہ کونسی جگہ ہے جہاں پر خدا انہیں نہیں دیکھ سکتا۔جبکہ وہ اسرار و قلوب تک سے آگاہ ہے تو فرمایا کہ یہ کیا انصاف ہے کہ اس کا رزق استعمال کرو، اسی کے ملک میں رہو اور اسی کے سامنے گناہ بھی کرو۔پھر آپ نے چوتھی نصیحت یہ کی کہ فرشتہ اجل سے توبہ کا وقت طلب کرو پنجم منکر نکیر کو قبر میں مت آنے دو اور چھٹی نصیحت آپ نے یہ کی کہ جب جہنم میں جانے کا حکم ملے تو انکار کر دو۔آپ کی یہ نصیحتیں سن کر سائل نے عرض کیا کہ یہ تمام چیزیں تو ناممکنات میں سے ہیں۔کسی انسان کے لئے ان پر کاربند رہنا ممکن نہیں۔اس پر آپ نے فرمایا کہ اگر یہ تمام چیزیں ناممکنات میں سے ہیں تو پھر گناہ مت کرو۔روایت ہے کہ یہ سنتے ہی وہ شخص تائب ہو کر اسی وقت آپ کے سامنے اس جہان فانی سے کوچ کر گیا۔

اللہ والوں کی خصوصیات

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ کے بہت سے بندے ایسے ہیں جنہوں نے خطاؤں کے پودے لگائے، انہیں توبہ کا پانی دیا اور حسرت و ندامت کا پھل کھایا، یہ لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت رکھنے والے فصیح و بلیغ حضرات ہیں اور عدیم النظیر ہیں، انہوں نے محبت کے جام پیئے اور مصائب پر صبر کرنے کی دولت سے مالا مال ہوئے، پھر عالم ملکوت میں ان کے دل غمزدہ ہو گئے اور عالم جبروت کے حجابات کی سیر نے ان کے افکار کو جلا بخشی، انہوں نے ندامت کے خیموں میں بسیرا کیا، اپنی غلطیوں کے صحیفوں کو

Marfat.com

پڑھا اور گریہ وزاری میں مشغول ہو گئے، یہاں تک کہ وہ اپنی پرہیز گاری کے باعث زہد کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہوئے۔ انہوں نے ترک دنیا کی تلخی کو شیریں سمجھا اور سخت بستروں کو نہایت نرم جانا، حتیٰ کہ انہوں نے نجات کی راہ اور سلامتی کی بنیادوں کو حاصل کر لیا، ان کی ارواح کو جنت کے باغوں میں جگہ ملی اور حیات ابدی کے مستحق قرار پائے، انہوں نے آہ و بکا کی خندقوں کو پاٹ دیا اور تمناؤں کے پلوں کو پار کر گئے، حتیٰ کہ وہ علم کے پڑوسی ہوئے اور حکمت و دانائی کے تالاب سے سیراب ہوئے وہ فہم و فراست کی کشتیوں میں سوار ہوئے، انہوں نے سلامتی کے دریا میں نجات کی دولت سے قلعے بنائے اور آسائش کے باغات اور عزت و کرامت کے خزینوں کی ملکیت حاصل کر لی۔

عبادت اور عشق الٰہی

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں خانہ کعبہ میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہاں ستون کے نزدیک ایک نوجوان بیمار پڑا ہوا ہے اس کے دل سے رونے کی آوازیں نکل رہی تھیں، میں نے اس کے نزدیک جا کر اس کو سلام کیا اور اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے کہا کہ میں ایک غریب الوطن عاشق ہوں۔ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس کی بات سمجھ گیا اور میں نے کہا، میں بھی تیری طرح ہی ہوں۔ وہ رونے لگا، اس کا رونا دیکھ کر مجھے بھی رونا آ گیا اس نے مجھے دیکھ کر کہا، تم کیوں رو رہے ہو؟ میں نے کہا، میں اس لئے روتا ہوں کہ تیرا اور میرا مرض ایک ہی ہے، یہ سنتے ہی اس نے چیخ ماری اور اس جہان فانی سے کوچ کر گیا میں نے اس پر اپنا کپڑا ڈالا اور کفن لینے کے لئے چلا گیا جب کفن لے کر واپس آیا تو وہ جوان وہاں پر موجود نہ تھا میرے منہ سے بے ساختہ نکلا سبحان اللہ، اسی اثناء میں مجھے ہاتف غیبی کی آواز سنائی دی جو کہہ رہا تھا، اے ذوالنون! اس کی زندگی

Marfat.com

میں شیطان اسے تلاش کرتا تھا لیکن ڈھونڈ نہ سکا، مالک دوزخ نے اسے تلاش کیا لیکن حاصل نہ کر سکا، رضوان جنت اسے تلاش کرنے کے باوجود پا نہ سکا۔ میں نے پوچھا کہ پھر وہ کہاں گیا؟ آواز آئی، اپنے عشق، عبادات کی کثرت اور توبہ استغفار کی بدولت وہ اپنے قدرت رکھنے والے پروردگار کی بارگاہ میں پہنچ گیا ہے۔

کلام الٰہی کا حیرت انگیز اثر

محمد بن سماک فرماتے ہیں کہ عہد بنی امیہ میں موسٰی بن سلیمان ہاشمی بہت عیاش اور بے فکرا انسان تھا۔ دن رات کھانے پینے اور کنیزوں میں گھرے رہنے کے علاوہ اسے اور کوئی کام نہ تھا اللہ تعالیٰ نے اسے حسن صورت کے ساتھ ہر طرح کی دنیاوی نعمتوں سے بھی نوازا تھا۔ سال بھر میں تین لاکھ دینار کی آمدنی ہوتی تھی اور وہ اس دولت کو عیش و عشرت میں لٹا دیتا تھا۔ اس نے اپنے رہنے کے لئے ایک شاندار محل بنوایا تھا اس محل کے دونوں طرف کھڑکیاں تھیں ایک طرف کی کھڑکیاں شارع عام کی طرف کھلتی تھیں اور وہ شام کے وقت ان کھڑکیوں سے شارع عام پر آنے جانے والوں کو دیکھتا اور سیر کرتا رہتا محل کے دوسری طرف جو کھڑیاں تھیں وہ باغ کی طرف کھلتی تھیں۔ جس وقت سیر گلستان کی خواہش ہوتی وہ ان کھڑیوں کو کھول کر باغ کی سیر کرتا۔

ہاشمی نوجوان عموماً نہایت قیمتی لباس زیب تن کرتا اور محل کے اندر چاندی سونے سے مرصع ہاتھی دانت کے ایک تخت پر بیٹھتا تھا اور ہر وقت اس کے اطراف دوستوں، نوکروں اور غلاموں کا ہجوم رہتا محل میں جس جگہ پر ہاشمی نوجوان کی محفل منعقد ہوتی تھی اس کے ساتھ ہی گانے ناچنے والیوں کے درمیان صرف ایک پردہ حائل تھا جب نوجوان کا دل گانا سننے کو چاہتا وہ پردہ ہلا دیتا وہ گانا شروع کر دیتیں اور جب دل بھر جاتا تو وہ پردے کی طرف اشارہ کر دیتا۔ وہ گانا بند کر دیتیں غرض اسی طرح رات گزر جاتی۔

Marfat.com

رات کو جب اس کے دوست احباب اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے تو وہ بھی خلوت گاہ میں چلا جاتا اور حسینوں میں رات بسر کر دیتا غرض کہ اس نوجوان کی محفل میں کوئی شخص بیماری' موت یا غم و ملال کا ذکر نہ کرتا تھا۔ ہر وقت عجیب و غریب حکایات اور کہانیاں سنتا رہتا۔ ہر وقت محفل میں قہقہے گونجتے رہتے اسی طرح اس نوجوان کی زندگی کے 27 برس گزر گئے۔

ایک رات حسب معمول وہ نوجوان لہو و لعب میں مشغول تھا کہ ایک نہایت دردناک آواز اس کو سنائی دی جیسے کوئی انتہائی درد میں ڈوبا ہوا کلام پڑھ رہا ہو۔ اس آواز کو سننے سے اس کے دل پر چوٹ لگی او وہ عیش و عشرت چھوڑ کر اس آواز کی طرف ہمہ تن متوجہ ہو گیا۔ مطربوں کو حکم دیا کہ گانا بند کر دیا جائے محل کی کھڑیوں سے اس نے جھانک کر دیکھنے کی کوشش کی کہ کون شخص ہے جو اتنی رات گئے دردناک آواز میں کچھ پڑھ رہا ہے لیکن اسے کوئی شخص نظر نہ آیا اس نے نوکروں کو آواز دی کہ اس شخص کو تلاش کر کے لے آؤ جس کی دردناک آواز نے ہمیں بے چین کر دیا ہے۔ غلام اس شخص کی تلاش میں نکلے اور اس شخص تک پہنچے جو مسجد میں کھڑا اپنے پروردگار عالم کے سامنے مناجات کر رہا تھا وہ نوجوان نہایت دبلا پتلا تھا اس کی گردن بالکل سوکھ گئی تھی رنگ زرد پڑ گیا تھا۔ بال پریشان تھے۔ دو پھٹی پرانی چادروں سے اس نے اپنے جسم کو چھپایا ہوا تھا ہاشمی نوجوان کے غلام اس شخص کو لے جا کر اپنے آقا کے سامنے حاضر ہوئے۔ ہاشمی نے پوچھا کون ہے۔ غلاموں نے عرض کیا سرکار' یہی وہ شخص ہے جس کی آواز نے آپ کو بے چین کر دیا ہاشمی نے پوچھا یہ شخص کہاں تھا اور کیا کر رہا تھا۔ غلاموں نے کہا یہ مسجد میں کھڑا قرآن کریم پڑھ رہا تھا۔ ہاشمی نوجوان نے کہا ذرا ہم کو بھی سناؤ۔ اس نے بسم اللہ پڑھ کر قرآن کریم پڑھنا شروع کیا۔ (ترجمہ:۔ بے شک نیک بندے آرام میں ہوں گے' تختوں پر بیٹھے سیر کر رہے ہوں گے ان کے چہروں پر نعمت کی تازگی ہوگی اور اس میں تسنیم کی حلاوت ہوگی۔ وہ ایک چشمہ ہے جس میں سے مقرب

Marfat.com

بندے پیتے ہیں) یہ آیت پڑھ کر اور ترجمہ سنا کر اس نے کہا اے ہاشمی نوجوان! تم کس دھوکے میں پڑے ہو وہاں کی نعمتوں کا ان نعمتوں سے کیا مقابلہ؟ تیرا یہ محل یہ مجلس، یہ عیش وعشرت ان نعمتوں کے آگے سب بیکار ہے۔ وہاں مرصع تخت ہوں گے۔ ان پر پرتکلف بستر ہونگے اور قیمتی تکیوں کا سہارا لئے جتنی لوگ بیٹھے ہوں گے وہاں ہر طرح کے میوے ہونگے جو کبھی ختم نہ ہونگے حور، غلام ان کی خدمت کریں گے اور وہ لوگ جو دنیا میں عیش وعشرت کے خواہاں ہونگے اس کے لئے آگ کا گھر ہوگا جس میں وہ سدا رہیں گے۔ اور عذاب کبھی ان پر کم نہ ہونگے۔

جب ہاشمی نوجوان نے یہ سنا تو اس نوجوان سے لپٹ کر رونے لگا اور اپنے سب دوست احباب سے کہا کہ تم سب یہاں سے چلے جاؤ اور خود اس جوان کو لے کر محل میں گیا اور اپنی بیتی ہوئی زندگی کا افسوس کرنے لگا اس نوجوان کی تھوڑی دیر کی صحبت نے ہاشمی نوجوان کی کایا پلٹ دی اور اس نے اپنا تمام مال ودولت راہ خدا میں خیرات کر دیا تمام نوکر، غلام آزاد کر دیئے اور خود موٹے کپڑے پہن کر اپنے گناہوں کی تلافی کے لئے دن رات عبادت اور ریاضت میں مشغول رہنے لگا اس طرح وہ اللہ کے حضور تائب ہوا۔ اور بڑے بڑے علماء اس ہاشمی نوجوان کی زیارت کو آتے آخر کچھ عرصہ بعد وہ ہاشمی نوجوان پاپیادہ حج کے لئے گیا۔ حج کیا اور اقامت گزین ہوا، مکے میں قیام کے دوران اس نوجوان کی حالت یہ تھی کہ رات کو حجر اسود کے پاس جا کر روتا اور گڑگڑاتا اور افعال یاد کر کے روتا رہتا او کہتا اے میرے پروردگار! اے میرے مولا! میں کس طرح تجھے منہ دکھاؤں گا، اے میرے مولا! مجھے اپنے فضل وکرم کے صدقے بخش دے۔ کچھ عرصہ بعد ہاشمی نوجوان مکے ہی میں انتقال کر گیا۔

اظہار کرامت سے اجتناب

لوگوں نے جب حضرت بایزید بسطامی سے یہ سوال کیا کہ آپ کا مرشد کون

Marfat.com

ہے؟ فرمایا کہ ایک بوڑھی عورت، اس لئے کہ میں ایک مرتبہ جنگل میں تھا کہ ایک بڑھیا سر پر آٹا رکھے ہوئے ملی اور مجھ سے کہنے لگی کہ یہ آٹا میرے مکان تک پہنچا دو، اسی دوران مجھے ایک شیر نظر آ گیا اور میں نے آٹا اس کی کمر پر رکھ کر بڑھیا سے کہا کہ جاؤ یہ تمہارے گھر پر پہنچا دے گا لیکن تم یہ بتاتی جاؤ کہ شہر میں جا کر لوگوں سے کیا کہو گی؟ بڑھیا نے کہا کہ میں یہ کہوں گی کہ آج جنگل میں میری ملاقات ایک خودنما ظالم سے ہو گئی۔ آپ نے پوچھا کہ مجھے خودنما ظالم کا خطاب کیوں دیا؟ بڑھیا نے کہا کہ شریعت نے شیر کو مکلّف نہیں بنایا اور تم ایک غیر مکلّف کی پشت پر اپنا بوجھ لاد رہے ہو۔ یہ ظلم نہیں تو پھر کیا ہے اور دوسرا عیب تمہارے اندر یہ ہے کہ تم خود کو لوگوں پر صاحب کرامت ظاہر کرنا چاہتے ہو اور اسی کا نام خودنمائی ہے۔ چنانچہ میں نے بڑھیا کی بات سے ایسی نصیحت و عبرت حاصل کی کہ ہمیشہ کے لئے ایسی چیزوں کے اظہار سے توبہ کر لی بس اس وجہ سے میں اس بڑھیا کو اپنا مرشد تسلیم کرتا ہوں اور اب میری یہ حالت ہے کہ ہر کرامت پر میں اللہ تعالیٰ کی تصدیق کا طالب ہوں اور اس تصدیق کے لئے اس دن سے ایک نور ظاہر ہوتا ہے جس پر سبز حروف میں یہ کلمات تحریر ہوتے ہیں۔ ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ' نوح نجی اللہ، ابراہیم خلیل اللہ، موسیٰ کلیم اللہ، عیسیٰ روح اللہ علیہم الصلوٰۃ والسلام جس سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ پانچ شہادتیں میری کرامت کی شاہد ہیں۔

آپ کی دعا سے توبہ کی توفیق مل گئی

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شرابی کو دیکھا جو مدہوش زمین پر گرا ہوا تھا اور اپنے شراب آلودہ منہ سے اللہ اللہ کہہ رہا تھا۔ حضرت سری نے وہیں بیٹھ کر اس کا منہ پانی سے دھویا۔ اور فرمایا اس بے خبر کو کیا خبر؟ کہ ناپاک منہ سے کس پاک ذات کا نام لے رہا ہے۔ منہ دھو کر آپ چلے گئے آپ کے بعد شرابی کو ہوش آیا تو لوگوں نے

Marfat.com

اسے بتایا۔ کہ تمہاری بے ہوشی کے عالم میں حضرت سری یہاں آئے تھے۔ اور تمہارا منہ دھو کر گئے ہیں۔ شرابی یہ سن کر بڑا پشیمان اور نادم ہوا اور رونے لگا اور نفس کو مخاطب کر کے بولا۔ بے شرم! اب تو سری بھی تجھے اس حال میں دیکھ گئے ہیں۔ خدا سے ڈر اور آئندہ کے لئے توبہ کر۔ رات کو حضرت سری نے خواب میں کسی کہنے والا کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے سری تم نے شرابی کا ہماری خاطر منہ دھویا۔ ہم نے تمہاری خاطر اس کا دل دھو دیا۔ حضرت سری تہجد کے وقت مسجد میں گئے تو اسی شرابی کو تہجد پڑھتے ہوئے پایا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ تم میں یہ انقلاب کیسے آ گیا۔ تو وہ بولا۔ آپ مجھ سے کیوں پوچھتے ہیں جب کہ اللہ نے آپ کو بتا دیا ہے۔

حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ کی توبہ

اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے اپنا خصوصی فضل و کرم نازل فرما دیتا ہے اور اپنے اولیاء کرام کی صف میں شامل کر لیتا ہے۔ حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے مشہور ولی اللہ ہیں۔ آپ کے اللہ تعالیٰ کی جانب رجوع ہونے کا واقعہ اس طرح سے ہے کہ آپ ایک لونڈی پر عاشق ہو گئے تھے' کسی نے آپ سے کہا کہ نیشا پور شہر میں ایک یہودی جادوگر ہے اور وہ لوگوں کے اس طرح کے بہت کام کر دیتا ہے۔ آپ بھی اس کے پاس جائیں تا کہ آپ کا بھی مطلوبہ مقصد حل ہو جائے۔ چنانچہ حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ نیشا پور میں اس یہودی جادوگر کے پاس جا پہنچے اور اس کو اپنے دل کی ساری حالت بتائی یہودی نے آپ کی بات سن کر کہا کہ آپ کا کام ہو جائے گا لیکن اس کے لیے ایک شرط ہے کہ آپ کو چالیس یوم کے لیے نماز چھوڑ دینی ہو گی اور اپنے تمام اوراد و وظائف' تمام اچھے کام دل اور زبان سے چھوڑنے ہوں گے۔ اس پر میں جو منتر کروں گا وہ آپ کی کامیابی اور مقصد کے حصول کیلئے کافی ہو گا۔ چنانچہ حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ نے اس یہودی کے کہنے کے مطابق عمل کیا جب چالیس یوم گزر

Marfat.com

گئے تو یہودی نے اپنا منتر کیا لیکن آپ کا مقصد پورا نہ ہوا۔

یہودی نے آپ سے کہا کہ آپ نے میری ہدایت کے مطابق پوری طرح عمل نہیں کیا آپ نے اس دوران ضرور کچھ نہ کچھ کیا ہے۔ حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے فرمایا کہ ظاہری طور پر تو میں نے اپنے تمام اعمال صالحہ چھوڑ رکھے تھے لیکن میرا ضمیر جو مجھے ہر وقت ملامت کرتا رہا وہ الگ بات ہے۔ البتہ ایک اور بات یہ ہے کہ ایک دن میں راستے میں چلا آ رہا تھا کہ راستے میں مجھے بازار میں ایک پتھر پڑا ہوا دکھائی دیا اسے میں نے اٹھا کر راستے سے پرے کر دیا اس سے میرا مقصد یہ تھا کہ اس سے کسی کو ٹھوکر نہ لگے۔ یہودی کہنے لگا' اے ابو حفص تم نے لوگوں کو تکلف پہنچانے والی چیز کو ہٹا دیا' اور اپنے پروردگار کو سخت ناراض کر دیا اور چالیس یوم تک اس کا حکم ضائع کر دیا اگر تم اپنے پروردگار کو ناراض اور غضبناک نہ کرتے تو وہ تم کو اس لونڈی کی وجہ سے پیدا شدہ رنج و غم سے خلاصی عطا کر دیتا۔ یہودی نے پھر کہا' اے ابو حفص! اللہ تعالیٰ کی ذات کتنی مہربان اور باثروت ہے کہ تم نے چالیس یوم تک اس کا نام تک نہیں لیا لیکن اس نے چالیس دن تک اپنے خزانہ سے تمہیں رزق دیا اور اس دوران نیکی کرنے کی توفیق بھی دی۔

حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات سنی تو دل پر اثر ہو گیا یکدم دل کی دنیا ہی بدل گئی اس وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کی اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے سچے دل سے تائب ہو گئے۔ پھر ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہنے لگے اور اللہ کے دوستوں میں مقام پایا' اس یہودی نے بھی اسی وقت اسلام قبول کر لیا اور مسلمان ہو گیا۔

ہمسایہ کی غمخواری

حضرت احمد حرب رحمتہ اللہ علیہ کے پڑوس میں ایک آتش پرست رہتا تھا۔ اس کا

Marfat.com

نام بہرام تھا۔ اس نے اپنا مال تجارت کو بھیجا تھا۔ جو راہ میں ڈاکوؤں نے لوٹ لیا۔ حضرت احمد حرب کو پتہ چلا۔ تو آپ نے اپنے دوستوں سے فرمایا ہمارے پڑوسی پر یہ واقعہ گزرا ہے۔ آؤ اس کی دلجوئی و غمخواری کے لیے اس کے پاس چلیں۔ چنانچہ حضرت اپنے دوستوں سمیت بہرام کے گھر پہنچے۔ بہرام نے جب سنا کہ مسلمانوں کا ایک روحانی پیشوا میرے ہاں تشریف لایا ہے۔ تو بڑا خوش ہوا اور استقبال کے لیے دروازے پر آیا۔ اور حضرت کی آستین کو بوسہ دیا۔ اور بڑی عزت کے ساتھ آپ کو بٹھایا۔ حرب نے فرمایا' بھئی! تمہارا مال لوٹا گیا ہے۔ ہم اس بات کے افسوس کے لیے آئے ہیں۔ بہرام نے کہا۔ ہاں ایسا ہی ہوا ہے۔ لیکن میں اس کے سبب سے تین شکر کرتا ہوں۔ ایک تو اس بات کا کہ دوسرے میرا مال لوٹ کر گئے ہیں۔ میں دوسروں کا مال لوٹ کر نہیں لایا۔ دوسرے اس بات کا کہ وہ آدھا مال لوٹ کر لے گئے ہیں۔ اور آدھا باقی ہے۔ تیسرے اس بات کا کہ وہ دنیا کو لوٹ کر لے گئے ہیں۔ دین میرے پاس باقی ہے۔

حضرت احمد حرب اس کی یہ معقول باتیں سن کر دوستوں سے فرمانے لگے کہ اس بات کو لکھ لو کہ بہرام سے آشنائی کی بو آتی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ بہرام یہ تو بتاؤ کہ تم آگ کی پرستش کس واسطے کرتے ہو۔ اس نے کہا' اس لیے کہ کل قیامت کو مجھے نہ جلائے اور آج کے روز اس قدر لکڑیاں میں نے اسی واسطے اس کی خوراک مقرر کی ہیں۔ کہ میرے ساتھ اس روز بے وفائی نہ کرے۔ اور مجھے خدا تک پہنچا دے۔ حضرت نے یہ سن کر فرمایا کہ تم بڑی غلطی میں پڑے ہو۔ کیونکہ آگ تو ایک کمزور و ناتواں شے ہے۔ ذرا خیال تو کرو کہ اگر ایک چھوٹا سا لڑکا ایک چلو بھر پانی اس پر ڈال دے۔ تو وہ بجھ جاتی ہے۔ پس خیال کرنے کی بات ہے۔ کہ جو ایسی ناتواں کمزور ہو۔ وہ قوی تک کیسے پہنچا سکتی ہے؟ علاوہ اس کے آگ جاہل بھی ہے کہ مشک و نجاست میں ذرا بھی تمیز نہیں کرتی۔ فوراً دونوں کو جلا ڈالتی ہے۔ پھر یہ بھی کہ تم اس کے پجاری ہو۔

Marfat.com

مگر تم بھی اگر اس کے اندر ہاتھ ڈالو گے۔ تو تمہارا بھی لحاظ نہ کرے گی۔ بہرام کے دل پر ان دونوں باتوں اثر ہوا۔ اور کہنے لگا' میرے کچھ سوال ہیں' ان کا جواب دیجئے۔ اگر آپ کے جوابات صحیح ہوئے تو میں مسلمان ہو جاؤں گا آپ نے فرمایا۔ پوچھو کیا پوچھتے ہو۔ بہرام نے کہا: کہ

۱-حق تعالیٰ نے مخلوق کو کیوں پیدا کیا؟

۲-اور اگر پیدا کیا' تو رزق کیوں دیا؟

۳-اور اگر رزق دیا تو مارا کیوں؟

۴-اور اگر مارا تو پھر زندہ کیوں کرے گا؟

حضرت نے جواب دیا کہ:۔

۱-مخلوق کو اس لیے پیدا کیا کہ اس کی خالقیت کو پہچانیں۔

۲-اور رزق اس لیے دیا۔ تا کہ اس کی رازقی کو جانیں۔

۳-اور مارتا اس لیے ہے تا کہ اس کی قہاری کو پہچانیں۔

۴-اور پھر زندہ اس لیے کرے گا۔ تا کہ اس کی قادری کو جانیں۔

پھر بہرام نے کہا۔ اچھا اگر آپ کا دین سچا ہے۔ تو لیجئے یہ آگ ہے اس میں اپنا ہاتھ ڈالیے۔ اگر آگ نے آپ کو نہ جلایا۔ تو میں مسلمان ہو جاؤں گا چنانچہ حضرت نے اپنا ہاتھ بسم اللہ پڑھ کر آگ میں ڈال دیا۔ اور دیر تک ڈالے رہے۔ مگر آگ نے مطلقاً کوئی اثر نہ کیا۔ بہرام یہ دیکھتے ہی تائب ہوا اور فوراً پکار اٹھا۔ **اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہٗ و رسولہٗ ط**

بارگاہ الٰہی میں التجائے اخلاص

حضرت سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ اپنی مناجات اس طرح سے شروع کرتے تھے کہ اے اللہ! اگر چہ میں بہت معصیت کار ہوں مگر پھر بھی تم سے مغفرت کی امید رکھتا

Marfat.com

ہوں کیونکہ میں سرتاپا معصیت اور تو مجسم عفو ہے۔ اے اللہ تو نے فرعون کے خدائی دعوے پر بھی حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کو نرمی کا حکم دیا لہٰذا جب تو اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی کہنے والے پر کرم فرما سکتا ہے تو جو بندے سبحان ربی الاعلیٰ کہتے ہیں ان پر بھلا تیرے لطف وکرم کا کون اندازہ کرسکتا ہے، اے اللہ میری ملکیت ایک کمبل کے سوا اور کچھ نہیں لیکن اگر یہ بھی کوئی طلب کرے تو میں اسے دینے پر تیار ہوں۔ اے اللہ تیرا ارشاد ہے کہ نیکی کرنے والوں کو ان کی نیکی کی بدولت بہتر صلہ دیا جاتا ہے اور میں تجھ پر ایمان رکھتا ہوں جس سے افضل دنیا میں کوئی نیکی نہیں ہے لہٰذا اس کے صلہ میں تو مجھے اپنے دیدار سے نواز دے۔ آپ اکثر فرماتے کہ اے اللہ! جس طرح تو کسی سے مشابہ نہیں اسی طرح تیرے امور بھی دوسروں سے غیر مشابہ ہیں اور جب یہ دستور ہو کہ طالب اپنے مطلوب کو راحتیں پہنچاتا ہے تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ تو اپنے بندوں کو عذاب میں مبتلا کردے گا۔ اس لئے کہ تجھ سے زیادہ محبوب رکھنے والا بھلا اور کون ہوسکتا ہے۔ ایک مرتبہ آپ نے دعا کی کہ اے باری تعالیٰ! چونکہ تو گناہ بخشنے والا ہے اور میں گنہگار ہوں اس لئے تجھ سے طالب مغفرت ہوں، لہٰذا میں تیری غفاری اور اپنی کمزوری کی بنا پر ارتکاب معصیت کرتا ہوں اس لئے مجھے اپنی غفاری یا میری کمزوری کے پیش نظر بخش دے۔

ایک یہودی کے مسلمان ہونے کا واقعہ

حضرت عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں میں ہوتا ہے جب آپ کا انتقال ہوگیا تو لوگ آپ کے جنازے کو کندھوں پر اٹھائے قبرستان کی طرف جارہے تھے لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد جنازے میں شریک تھی۔ اس شہر میں ایک بوڑھا یہودی بھی رہتا تھا۔ اس نے جب اس شوروغل کو سنا تو اپنے گھر سے باہر نکلا تاکہ دیکھے کہ معاملہ کیا ہے؟ اور یہ شور کیسا ہے؟ جب اس بوڑھے یہودی

Marfat.com

نے باہر کی طرف دیکھا تو اسے عجیب ہی منظر دکھائی دیا بے اختیار ہو کر وہ پکار اٹھا اے لوگو! ذرا اوپر آسمان کی طرف بھی تو دیکھو کہ کیا عجیب منظر ہے۔ لوگوں نے اس سے پوچھا کہ اوپر کیا ہے؟ وہ کہنے لگا کہ میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ ایک قوم آسمان سے بھی اتر رہی ہے اور اس اللہ کے نیک بندے کے جنازے سے برکت حاصل کر رہی ہے۔ اس کے بعد اس بوڑھے نے با آواز بلند کہا' اے لوگو! تم گواہ رہو میں دین اسلام قبول کرتا ہوں اور مسلمان ہوتا ہوں۔ پھر اس نے کلمہ اسلام پڑھا اور دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا۔

حضرت ابوبکر شبلیؒ کو راہ حق کیسے ملی

حضرت خیر النساج رحمۃ اللہ علیہ اپنے حجرے میں تشریف فرما تھے۔ اُن کے اردگرد اُن کے نامی گرامی صوفی مُرید بیٹھے تھے' نوری اور ابنِ عطا وغیرہ۔ اتنے میں آپ کو مطلع کیا گیا کہ ایک شخص آپ سے ملنا چاہتا ہے۔ آپ نے پوچھا۔ ''وہ کون ہے؟ کہاں سے اور کیوں آیا ہے؟ اُس کا نام؟'' مُرید نے عرض کیا۔ ''حضرت! وہ اپنا نام جعفر بن یونس بتاتا ہے اور دربارِ خلافت سے آیا ہے اور یہ نہیں بتایا کہ یہاں آپ کے پاس کیوں آیا ہے؟'' آپ نے فرمایا۔ ''اس کو میرے پاس لاؤ۔'' مُرید اُنہیں آپ کے سامنے لے آیا۔ ''آپ نے اس جوان کو دیکھا جو تنگ مزاج معلوم ہوتا تھا۔ آپ نے اس سے پوچھا۔'' تیرا نام کیا ہے؟'' جوان نے جواب دیا۔ ''جعفر' باپ کا نام یونس اور وہ دربارِ خلافت میں صاحب الحجاب رہ چکے ہیں۔'' آپ نے پوچھا۔ ''مگر تُو کیا ہے؟ کیا کرتا ہے؟'' جعفر نے جواب دیا۔ ''یہاں آنے سے پہلے میں نہاوند کا سردار تھا۔ اب کُچھ بھی نہیں۔'' آپ نے کہا۔ ''یہ کیا بات ہوئی؟ نہاوند کا سردار تھا؟ اب کیوں نہیں ہے؟''

جعفر نے جواب دیا۔ ''یہ بھی بڑی عجیب داستان ہے۔ اگر اجازت ہو تو عرض کر

Marfat.com

دُوں' بیان کر دَوں۔'' آپ نے اجازت دے دی۔ جعفر نے کہنا شروع کیا۔ ''پیر ومُرشد!.....'' آپ نے ٹوک دیا۔ ''میں تیرا پیرومرشد کب سے ہو گیا؟'' جعفر نے جواب دیا۔ ''میں نے آپ کو دل سے پیرومرشد مان لیا ہے۔ آپ کو اس پر اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔'' آپ نے فرمایا۔ ''اچھا یہ باتیں بعد میں ہوتی رہیں گی! پہلے اپنی روداد سُنا' کیا واقعہ پیش آیا جو تو یہاں میرے پاس چلا آیا؟'' جعفر نے اپنی روداد بیان کرنا شروع کر دی۔ ''مَیں نہاوند کا سردار تھا۔ زندگی بڑے مزے سے گزر رہی تھی اور مَیں اس خوش فہمی کا شکار ہو گیا تھا کہ مَیں دنیا کا اہم ترین انسان ہوں اور مجھ سے بڑا دوسرا کوئی سردار نہیں۔'' آپ نے فرمایا۔ ''پھر' پھر؟ اصل واقعہ بیان کر۔' جعفر نے پھر بیان کرنا شروع کر دیا۔ ''مَیں نے اسی خوش فہمی میں کئی سال گزار دیئے'' مجھے علم حاصل کرنے کا بڑا شوق تھا۔ دورانِ سرداری میرا یہ شوق بھی پورا ہوتا رہا۔ ایک دن مَیں نے اپنے ایک ہمعصر سردار کو کسی بات پر بہت بُرا بھلا کہا اور صاف صاف کہہ دیا۔ ''میرے مقابلے پر تیری حیثیت ہی کیا ہے۔ مَیں نہاوند کا سردار اور تُو کیا ہے! چند چھوٹے چھوٹے مواضع کا سردار' والی۔'' سردار نے جواب دیا۔ ''جعفر! زیادہ مت اکڑو۔ اللہ کو یہ باتیں پسند نہیں ہیں' وہ انسانی تکبر کو بالکل پسند نہیں کرتا۔'' اس بات کو زیادہ دن نہیں گزرے تھے کہ ایک دن دربارِ خلافت سے میرا بُلاوا آ گیا۔ جب میں دربار میں پہنچا تو وہاں دوسرے بہت سے سرداروں کو بھی دیکھا۔ ان سب کو بھی میری ہی طرح دربار میں طلب کیا گیا تھا۔ امیر المومنین نے ہم سب سے مختلف امور پر باتیں کیں اور یہاں مجھے یہ معلوم ہوا کہ نہاوند کے سردار کی کیا حیثیت ہے۔'' باتوں کے بعد خلیفہ نے ہمیں خلعتِ فاخرہ سے نوازا اور ہمیں حکم دیا کہ اگلے دن کی حاضری میں خلعتیں جسم پر ہونی چاہیں۔ چنانچہ ہم سب نے حکم کی تعمیل کی اور خلیفہ کی عطا کردہ خلعتوں میں دربار پہنچے۔ خلیفہ ہم سے بہت خوش ہوا۔

دربار میں جو سردار حاضر تھے اُن میں سے ایک کو نزلہ کی شکایت تھی اور وہ بہت

Marfat.com

پریشان تھا۔ گلے کی خراش نے اس کو بے حد پریشان کر رکھا تھا۔ اس نے مجھ سے سرگوشی میں کہا۔ ''جعفر اس وقت میں بہت پریشان ہوں۔ ناک ریزش کی شکار ہے اور گلے میں تر واش ہو رہی ہے بتاؤ میں کیا کروں۔'' میں نے اس سے کہا۔ ''صبر سے کام لے' یہ دربار ہے' یہاں ایسی ویسی باتیں قابلِ مسمُوع نہیں ہوتیں۔'' میں نے محسوس کیا کہ وہ واقعی پریشان تھا اور مارے خوف اور شرم کے اس نے گردن جھکا لی تھی۔ اتنے میں اُسنے چھینکیں لینا شروع کر دیں۔ پے در پے چھ چھینکوں نے سب کی توجہ اس کی طرف منعطف کر دی۔ خلیفہ کو اس کی چھینکیں بے حد گراں گزریں' لیکن اس نے چشم پوشی سے کام لیا۔ چھینکوں نے ناک سے پانی جاری کر دیا اور اُس نے بے اختیار اپنی خلعت کی آستین سے ناک پونچھ لی۔ خلیفہ کو اس کی یہ بات بے حد ناگوار گُزری اور اُس نے ڈانٹ کر پوچا۔ ''او ذلیل انسان! یہ تُو نے کیا کر دیا؟'' سَر دار کے پاس اس کا کوئی جواب نہ تھا' وہ خاموش رہا۔ خلیفہ نے پھر وہی سوال کیا۔ ''تُو نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔'' سردار نے جواب دیا۔ ''حضُورِ والا! رحم۔ غلطی ہوئی' گناہگار ہوں لیکن میرا یہ گناہ' میری یہ غلطی غیر اختیاری اور اضطراری تھی۔ اس لیے مجھے معاف کر دیا جائے۔'' خلیفہ نے دربانوں کو حکم دیا۔ ''اس سے میری خلعت واپس لے لی جائے۔'' حکم کی من وعن تعمیل ہوئی اور سردار سے خلعت واپس لے لی گئی۔ میرے دل پر اس کا گہرا اثر ہوا۔ خلیفہ نے تعجب سے پوچھا۔ ''کون سا مسئلہ یہ ہے کہ اب مجھے آپ کے دربار کی حاضری اور خلعت فاخرہ کی وصولیابی پر شرم محسوس ہو رہی ہے۔'' خلیفہ نے برہمی ظاہر کی۔ ''میرے دربار کا تُو دوسرا خطا کار ہے' تو ہوش میں تو ہے۔ کیا تو جانتا ہے کہ کیا کہہ رہا ہے؟'' میں نے جواب دیا۔ ''صرف یہ کہ میں نے نہاوند کی سرداری پر فائز رہ کے اور آپ سے خلعت فاخرہ وصول کر کے اپنی زندگی کی بد ترین غلطیاں کی ہیں۔ براہِ کرم آپ اپنی خلعتِ فاخرہ واپس لے لیں۔''

خلیفہ ایک دم مشتعل ہو گیا۔ ''یہ تُو کیا بک رہا ہے؟'' میں نے نہایت نرمی اور

Marfat.com

خوش اخلاقی سے عرض کیا۔ ''جنابِ والا! میں نے جو کچھ کہا کہا ہے اپنے ہوش وحواس میں کہا ہے۔''، خلیفہ نے کہا۔ ''اگر تُو اپنے ہوش وحواس میں ہے تو تجھے یہ بات بھی معلوم ہوگی کہ جو کچھ تُو نے کہا ہے اس کا انجام کیا ہوگا؟'' میں نے جواب دیا..... ''میں اپنے اس انجام سے زیادہ اس انجام سے واقف ہوں جو مجھے میرے مالکِ حقیقی کی طرف سے مِل سکتا ہے۔'' خلیفہ نے کہا۔ ''بات صاف صاف کرتا کہ میں بھی سمجھ سکوں۔'' میں نے خلیفہ کو سمجھایا۔ ''امیر المومنین! آج جب آپ نے ایک سردار کو محض اس وجہ سے خطا کار قرار دیدیا کہ اس نے غلطی سے آپ کی عطا کردہ خلعت سے ناک پونچھ لی تھی تو میں نے سوچا کہ میرے مالکِ حقیقی نے بھی ہمیں ایک مستقل خلعت عطا کر رکھی ہے اور ہم اس خلعت سے کیسا نازیبا اور ناروا سکول کرتے ہیں۔ کیا ہمیں ہماری اس گستاخی کی سزا نہیں دی جائے گی؟ ضرور دی جائے گی۔ امیر المومنین! آپ مخلوق ہیں اور یہ ناپسند کرتے ہیں کہ کوئی آپ کی عطا کردہ خلعت سے بے ادبی کرے تو وہ جو ہم سب کا مالک وآقا ہے' یہ بات کیوں کر گوارا کرے گا کہ ہم اس کی عطا کردہ خلعت کو اس کی مخلوق کے سامنے کثیف کریں۔'' خلیفہ کو چکر سا آ گیا۔ آہستہ سے کہا۔ ''ابنِ یونس! تُو جا سکتا ہے۔'' ''میں وہاں سے نکلا تو راستے میں کھڑا ہو گیا اور سوچنے لگا کہ اب میں کہاں جاؤں؟ نہاوند کی سرداری میرے نزدیک بے کار شے تھی۔ کچھ دیر بعد آپ کا خیال آیا اور میں یہاں آ گیا۔'' ابنِ اسماعیل نے پوچھا۔ ''تُو کیا چاہتا ہے؟''

جعفر بن یونس نے جواب دیا۔ ''میں آپ کے دست مبارک پر توبہ کرنا چاہتا ہوں۔'' آپ نے فرمایا۔ ''بسم اللہ۔ لا' ہاتھ بڑھا لیکن پہلے یہ سوچ لے کہ اس توبہ کے بعد کوئی گنجائش نہیں رہے گی۔'' جعفر بن یونس نے جواب دیا۔ ''میں خوب سمجھ کر یہاں آیا ہوں۔'' آپ نے فرمایا..... ''توبہ کے بعد تیری سرداری کا کیا ہوگا؟ نہاوند کی سرداری کا کیا بنے گا؟'' جعفر نے جواب دیا ''مجھے سرداری کی ہوس نہیں' میں اسے

Marfat.com

ہمیشہ کے لیے چھوڑ آیا۔'' آپ نے جعفر بن یونس سے اُسی وقت توبہ کروائی اور دستِ دُعا دراز کر دیا۔ ''الٰہ العالمین ! یہ تیرا بندہ جعفر مجھے کچھ سمجھ کر ہی میرے پاس آیا ہے' اس کی لاج رکھ لے اور مجھے شرمندگی سے بچا لے..... اس کے مقام اور مرتبے میں اضافہ فرما۔'' حاضرین نے آمین کہی۔ بعد میں اس جوان سردار کو جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کر دیا گیا اور آج دنیا اس کو ابوبکر شبلی کے نام سے جانتی ہے۔

حضرت سمنون پر تہمت کی سزا

غلام خلیل نامی شخص نے خود کو خواہ مخواہ صوفی مشہور کر رکھا تھا اور ہمیشہ خلیفہ وقت کے سامنے صوفیاء کی برائیاں اس نیت سے کرتا رہتا تھا کہ سب لوگ ان کی بجائے میرے معتقد ہو جائیں۔ اور جس وقت حضرت سمنون کو شہرت تامّہ حاصل ہو گئی تو کسی عورت نے آپ سے نکاح کی درخواست کی لیکن جب آپ نے اس کو ردّ کر دیا تو وہ حضرت جنید کی خدمت میں پہنچی تا کہ وہی کچھ سفارش فرما دیں لیکن انہوں نے بھی بھگا دیا تو اس نے غلام خلیل کے پاس جا کر آپ کے اُوپر زنا کی تہمت لگا دی اور اس نے خوش ہو کر خلیفہ سے آپ کے قتل کی اجازت حاصل کر لی۔ لیکن جس وقت جلاد کے ہمراہ آپ دربار خلافت میں پہنچے اور خلیفہ نے قتل کا حکم دینا چاہا تو اس کی زبان بند ہو گئی اور اسی شب اس نے خواب میں کسی کو کہتے سُنا کہ اگر تو نے سمنون کو قتل کروا دیا تو پورا ملک تباہی کی لپیٹ میں آ جائے گا۔ چنانچہ صبح کو معذرت کے ساتھ اس نے آپ کو نہایت احترام سے جب رخصت کیا تو غلام خلیل بے حد رنجیدہ ہوا اور اس بدنیتی کی وجہ سے کوڑھی ہو گیا اور جس وقت کسی بزرگ کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا گیا کہ غلام خلیل کو کوڑھ ہو گیا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ یقیناً یہ کسی صوفی کی بددعا کا نتیجہ ہے۔ پھر اس شخص نے غلام خلیل سے کہا کہ تیرا یہ مرض صوفیاء کرام کی اذیت رسانی کا نتیجہ ہے۔ یہ سن کر اس نے صدق دل کے ساتھ اپنے بُرے خیالات سے توبہ کر لی۔

Marfat.com

انوکھا اندازِ تبلیغ

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں تشریف فرما تھے اچانک ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ حضرت صاحب! آپ کا وعظ صرف شہر میں ہی اثر رکھتا ہے یا جنگل میں بھی اس کا کچھ اثر ہوتا ہے۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ بات کیا ہے؟ یہ کہنے لگا کہ بات یہ ہے کہ جنگل کے اندر فلاں مقام پر چند لوگ بیٹھے شراب نوشی کا شغل کر رہے ہیں۔ یہ سن کر حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی وقت اپنا چہرہ ڈھانپا اور جنگل کی طرف نکل کھڑے ہوئے جب آپ ان لوگوں کے نزدیک پہنچے تو وہ لوگ اٹھ کر بھاگنے لگے۔ آپ نے ان سے ارشاد فرمایا ٹھہرو، بھاگو نہیں، میں بھی تمہاری طرح ہی ہوں۔ میرے لیے بھی لاؤ، شہر میں تو ہم پی نہیں سکتے، چھپتے چھپاتے یہاں پر آئے ہیں۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا تھا کہ، ان لوگوں کے اٹھے ہوئے قدم رک گئے اور وہ افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے، ہمیں بہت افسوس ہے اب تو شراب بھی ختم ہوگئی ہے، اگر آپ فرمائیں تو شہر سے ابھی منگوالیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا، کیا تم لوگوں کو ایسی کوئی بات نہیں آتی کہ جس سے خود بخود شراب آجایا کرے۔ انہوں نے کہا، جناب! ہم میں تو یہ کمال نہیں ہے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، اچھا تو پھر آؤ میں تم کو ایک ایسی بات سکھا دوں کہ جس سے خود بخود شراب آجائے پھر تم لوگ اس شراب کا مزہ دیکھو وہ لوگ یہ سن کر بڑے حیران ہوئے حیرت کے عالم میں انہوں نے کہا کہ ایسا کمال تو آپ ضرور ہمیں بتائیں۔

آپ نے فرمایا اچھا تو یوں کرو کہ سب سے پہلے نہاؤ پھر صاف کپڑے پہن کر میرے پاس آجاؤ۔ چنانچہ ان سب نے خوب اچھی طرح غسل کیا اپنے کپڑے دھو کر پاک کیے اور کپڑے پہن کر صاف ستھری حالت میں آپ کے پاس حاضر ہوگئے اب

Marfat.com

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا کہ تم سب دو رکعت نماز نفل ادا کرو۔ انہوں نے آپ کے فرمان کی تعمیل کی اور نماز کے لیے کھڑے ہو گئے جب وہ لوگ نماز پڑھنے میں مشغول تھے تو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے قبلہ رو ہو کر دعا مانگی' اے اللہ! تو بڑا غفور و رحیم ہے میرا تو اتنا ہی کام تھا کہ میں نے ان کو تیری بارگاہ میں کھڑا کر دیا اب تجھے اختیار ہے چاہے تو ان کو گمراہ رکھ یا ان کو ہدایت کی راہ دکھا۔ آپ نے اپنے دست مبارک دعا کے لیے دراز فرمائے ہی تھے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کی دعا قبولیت کا درجہ پا گئی اور وہ سب لوگ راہ راست پر آ کر ہدایت یافتہ ہو گئے۔

حضرت ابوعثمان حیری کو راہ فقر کیسے ملی

حضرت ابوعثمان حیری کا نام سعید تھا' انتہائی امیر آدمی کے بیٹے تھے ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ سعید اپنے چار خادموں کے ساتھ دنیا کے راز جاننے اور معرفت کی حقیقتوں کو پانے کے لیے کہیں جا رہا تھے۔ چلتے چلتے وہ ایک ایسی بستی میں پہنچ گئے جہاں سوائے غم' دکھ' بھوک اور مصیبتوں کے اور کچھ نہ تھا۔ ایک جگہ نواب زادے کو کسی گڑھے میں ایک بیمار گدھا پڑا ہوا ملا۔ جسے کمہار نے جان بوجھ کر یہاں پر ڈال دیا تھا۔ گدھا اس قدر لاغر اور کمزور تھا کہ خود بخود گڑھے سے باہر نہیں نکل سکتا تھا۔ ستم ظریفی یہ تھی کہ کوے اس غریب گدھے کے زخموں پر اپنے داؤ پیچ آزما رہے تھے۔ نواب زادے نے جب یہ کیفیت دیکھی تو اس کا چہرہ اداس اور رنجیدہ ہو گیا۔ اس نے ہمرکاب اپنے خادموں سے دریافت کیا کہ گدھا یہاں کس لیے پڑا ہے؟ ایک خادم نے ہچکچاتے ہوئے کہا ممکن ہے کہ یہ اڑیل ٹٹو کسی وجہ سے زخمی ہو گیا ہو یا کمہار کے لیے اب وہ کام کا نہ رہا ہو اور اس نے جان بوجھ کر اسے گڑھے میں ڈال دیا ہو۔ ''مگر یہ کوے کیا کر رہے ہیں؟ اور گدھے کا جسم لہولہان کیوں ہو رہا ہے؟'' سرکار یہ بھوکے ہیں اور گدھے کے

Marfat.com

ماس سے اپنی بھوک مٹانے کی کوشش کررہے ہیں۔ بات اب بھی نواب زادے کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ اس نے پھر پوچھا ''کوے ایسا کیوں کرتے ہیں؟'' کیونکہ وہ بھوکے ہیں اور گدھے کا گوشت کوؤں کی غذا ہے'' خدمتگار نے دوبارہ وضاحت کی۔ کیا یہ کوے گدھے کا سارا گوشت چٹ کر جائیں گے؟'' نواب زادے نے پوچھا۔ اس سے پیشتر کہ خادم مزید وضاحت کرتا اس کے دوسرے ساتھیوں نے اسے ایسا کرنے سے منع کرنا چاہیا مگر خدمتگار بدستور نواب زادے کا تجسس بڑھاتا رہا۔

نواب زادے نے حیران ہو کر کہا ''اس کا مطلب یہ ہوا کہ گدھا مر جائے گا۔'' ''جی ہاں'' خادم نے کہنا شروع کیا ''تمام جانداروں میں اللہ تعالیٰ نے روح پیدا کی ہے اور جب تک یہ روح جسم کے اندر رہتی ہے وہ زندہ رہتے ہیں۔ اسی طرح گدھے کے جسم میں بھی روح ابھی باقی ہے اور جب یہ روح نکل جائے گی تو پھر کوؤں کے نوچنے سے گدھے کو تکلیف نہ ہوگی۔''

خدمت گار کی یہ ساری باتیں سن کر نواب زادے کی طبیعت میں عجیب قسم کی بے قراری پیدا ہوئی۔ فوراً اس گڑھے میں اُتر گئے اور گدھے کے زخمی حصوں پر اپنی دستار اتار کر باندھنے لگے۔ ادھر وہ چاروں خادم جو آپ کے ساتھ تھے وہ آپ کو اس کام سے منع کرنے لگے مگر نواب زادے نے انہیں بھی اپنے قریب آنے کو کہا اور پھر انہوں نے نواب زادے کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اس کی دستار کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اسے گدھے کے زخمی حصوں پر باندھ دیا۔ اس سارے عمل کے بعد نواب زادے کو یوں محسوس ہوا کہ جیسے وہ گدھا پہلے کے مقابلے میں قدرے سکون میں ہے اور اس کا شکریہ ادا کر رہا ہے۔ اس کام سے فارغ ہو کر نواب زادہ اس گدھے کے مالک یعنی کمہار کے پاس جا پہنچا اور اس سے دریافت کیا کہ اس نے گدھے کے ساتھ یہ سلوک کیونکر کیا؟'' جناب عالی وہ گدھا اب میرے کام کا نہ رہا تھا اور میرے پاس اتنی گنجائش نہ تھی کہ میں اسے مفت میں چارہ کھلاتا'' کمہار نے بے رخی سے جواب دیا'' مگر نواب

Marfat.com

زادے نے انتہائی رقت آمیز لہجے میں کمہار سے کہا۔ ''اے انسان اگر تُو بے زبان جانوروں پر رحم کھائے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تیرے لیے آسانی پیدا کر دے گا۔'' نواب زادے نے کمہار کو یہ بات کچھ ایسے اثر انگیز انداز میں کہی کہ وہ تڑپ کر رہ گیا اور اسی وقت بیمار گدھے کو گھر لے آیا۔ صرف یہی نہیں بلکہ جب کمہار نے نواب زادے کی قبا کو گدھے کے جسم پر اور دستار کو اس کے زخموں پر دیکھا وہ بے حد متاثر ہوا۔ اُس روز یہ نواب زادہ پہلی مرتبہ اداس اور حیران ہوا تھا۔ دوسری جانب خدمتگار اس خیال سے خوف زدہ تھا کہ اگر سارے واقعہ کا علم نواب زادے کے والد محترم کو ہو گیا تو نا جانے وہ اس کے ساتھ کیا سلوک کریں گے۔ چنانچہ اس نے انتہائی دردمندانہ انداز میں نواب زادے سے اپیل کی کہ وہ اس واقعہ کا ذکر اپنے والد محترم سے ہرگز نہ کریں۔

رات کو جب نواب زادے کے والد نے بیٹے کو پریشان اور کھویا کھویا سا پایا تو ان کے دل کو کھٹکا ہوا۔ انہوں نے سوچا کہ ضرور کوئی خاص بات ہے جس کی وجہ سے ان کا لختِ جگر زندگی میں پہلی بار پریشان حال دکھائی دے رہا ہے۔ ایک عقلمند خادم نے جو کہ دوسرے تین خادموں کے ساتھ نواب زادے کے ساتھ گیا تھا جب یہ محسوس کر لیا کہ راز کسی بھی وقت افشا ہو سکتا ہے تو اس نے رضا کارانہ طور پر نواب زادے کے والد کو سارا معاملہ بتا دیا۔ نواب صاحب یہ سنتے ہی اپنے بیٹے کے کمرے میں پہنچے اور کہنے لگے ''سعید بیٹا! مجھے تمہاری اداسی کا سبب معلوم ہو گیا ہے۔ اس پر بیٹے نے کہا۔ ''ابا جان اگر میں آپ سے ایک سوال کا جواب طلب کروں تو آپ برا تو نہیں منائیں گے؟'' باپ نے جب اچھی طرح یقین دہانی کر دی تب بیٹے نے کہا ''ابا جان کیا آپ اس بات سے آگاہ ہیں کہ یہ دنیا فانی ہے اور ایک دن ہر شخص کو یہاں سے رخصت ہو جانا ہے؟'' اس پر نواب صاحب نے کہا ''جان پدر تو نے بالکل درست کہا ہے واقعی تمام انسان اور حیوان ایک دن فنا ہو جائیں گے۔'' یہ سن کر بیٹے نے کہا ''ابا

Marfat.com

جان اگر یہ سچ ہے تو مجھے حیرت ہے کہ آپ اتنی زیادہ دولت اور ہیرے جواہرات کس مقصد کے لیے جمع کرتے جارہے ہیں۔''

بیٹے کی زبان سے یہ انوکھا سوال سن کر نواب صاحب چونک پڑے مگر اس کے باوجود تحمل سے کہنے لگے ''میرے بچے تیرا خیال کسی حد تک درست ہے مگر جب تک انسان کی زندگی ہے اس کے لیے یہ سب دنیاوی چیزیں اور مال وزر بہت ضروری ہے۔'' حیرت ہے ابا جان! ایک طرف آپ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ یہ دنیا فانی ہے مگر دوسری جانب آپ حرص وطمع کے جذبے سے زر جمع کررہے ہیں۔ میرے خیال میں تو ہم سب کو آخرت کی فکر کرنی چاہیے۔'' نواب زادے نے پختہ لہجے میں جواب دیا۔''

ادھر نواب صاحب نے جب یہ اندازہ لگالیا کہ ان کا بیٹا سعید اپنی بات پر ڈٹ گیا ہے تو وہ خاموشی سے واپس اپنے کمرے میں لوٹ آئے مگر ان کے بیٹے کے دل ودماغ میں جو روحانی انقلاب کروٹ لے رہا تھا وہ کسی طور بھی ٹلنے والا نہیں تھا۔ نواب زادے نے دوبارہ ایک خدمتگار کو اپنے کمرے میں بلوایا اور اس سے دنیا کی حقیقت حال دریافت کرنے لگا۔ اس کا سوال یہ تھا کہ جب انسان دنیاوی رازوں سے واقف ہوجاتا ہے تو پھر وہ کیا کرتا ہے؟..... خدمت گار نے کہا کہ اس صورت میں وہ دنیا سے فرار چاہتا ہے جب کہ دنیا اس کا پیچھا کرتی ہے مگر اُسے دنیا کی آسائشوں سے نفرت ہو جاتی ہے۔ یہ سنتے ہی نواب زادے کے چہرے پر ایک روحانی خوشی کی لہر دوڑ گئی اور اس نے خادم سے دریافت کیا کہ اس قسم کے لوگ کہاں پر مل سکتے ہیں۔ خدمتگار نے کہا کہ ایسے عظیم الشان انسان ہی مرد قلندر کہلاتے ہیں بغداد، شام، خراساں اور نیشاپور وغیرہ میں رہتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی خدمتگار نے شاہ شجاع، ابوحفص، اور جنید بغدادی وغیرہ کے اسمائے گرامی گنوادیئے جو کہ ہر قسم کا جاہ وجلال اور تخت وتاج چھوڑ کر گوشہ نشین ہوچکے تھے۔ خادم کی زبانی ان بزرگ ہستیوں کے نام اور کارنامے سن کر نواب زادے نے یہ خواہش ظاہر کی کہ وہ کرمان میں شاہ شجاع کی خدمت میں حاضر

Marfat.com

ہونا چاہتے ہیں اوران سے یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ انہوں نے بادشاہی چھوڑ کر گدائی کیوں اختیار کی۔

خدمت گار نے عرض کی ''نواب زادہ صاحب! میں اس سلسلے میں آپ کی مدد تو کرسکتا ہوں مگر آپ کے والد محترم مجھے اس کی جو کڑی سزا دیں گے میں تو اس کے تصور سے ہی کانپ رہا ہوں لیکن آپ کے نیک جذبے کی خاطر میں ہر قسم کی سزا برداشت کرنے کو تیار ہوں کیونکہ میں جو کچھ کروں گا وہ آپ کی خوشی کے لیے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے کروں گا۔'' دوسری جانب نواب صاحب بھی اپنے بیٹے کے انقلابی عزائم کو بھانپ کر خاصے چوکس ہو گئے۔ انہوں نے حفظِ ماتقدم کے طور پر تمام پرانے خادموں کو رخصت کر دیا اور نئے خدمتگاروں کو سختی سے ہدایت کر دی کہ وہ سعید پر کڑی نگاہ رکھیں اور اگر وہ کہیں ادھر ادھر جائے تو اس کی سختی سے نگرانی کی جائے۔ صرف یہی نہیں بلکہ بیٹے کو مزید قابو میں رکھنے کے لیے نواب صاحب نے اپنے ایک تاجر دوست کی بیٹی سے اس کی نسبت بھی ٹھہرا دی۔ یہ ساری کارروائی بیٹے سے قطعی طور پر خفیہ رکھی گئی اور ایک دن ڈرامائی طور پر اس لڑکی کے ساتھ نواب زادے کی شادی کر دی گئی۔ کرنا خدا کا کیا ہوا کہ نواب زادے کی خوبصورت اور دلکش بیوی نے شادی کی رات اس سے پہلا سوال یہی کیا۔ ''کیا یہ درست ہے کہ وہ اس دنیا کو اچھا تصور نہیں کرتے؟'' نواب زادے نے جب ہاں میں جواب دیا تو دلہن نے اگلا سوال کر دیا' کہنے لگی ''ذرا مجھ پر ایک نگاہ ڈال کر بتایئے کہ یہ دنیا کیسی ہے؟''

نواب زادہ بھی اپنے ارادے کا بہت پکا تھا کہنے لگا۔ ''میں تیرے بے مثال حسن کا معترف ہوں مگر دنیا کے بارے میں میرا اب بھی وہی نظریہ ہے جیسا کہ تو نے سن رکھا ہے۔'' اب تو نئی نویلی دلہن کو اپنا مستقبل انتہائی تاریک اور مایوس کن دکھائی دینے گا۔ نواب زادے نے بھی بیوی کی کیفیت بھانپ لی اور بولا' ''تو مت گھبرا اگر میں نے دنیا چھوڑ بھی دی تو تب بھی تجھ سے قطع تعلق نہ کروں گا۔''

Marfat.com

شادی کے بعد تھوڑے عرصہ کے لیے نواب زادے کی زندگی میں قدرے ٹھہراؤ اور سکون آ گیا۔ اس دوران ایک بچی بھی پیدا ہوگئی مگر دل میں دنیا سے نفرت کا جو جذبہ پیدا ہو چکا تھا وہ ختم نہ ہوا۔ بیوی نے ہر ناز و ادا سے شوہر کا دل بہلانا چاہا' نواب صاحب نے بیٹے کو زمینداری کی جانب راغب کر کے اس کی توجہ ہٹانی چاہی مگر بیٹا ایک مرتبہ جو ارادہ کر چکا تھا اس میں ذرا بھی لغزش نہ آئی۔ بار بار اس کے ذہن میں یہ سوال اٹھ رہا تھا کہ کرمان کے حکمران شاہ شجاع نے بادشاہی چھوڑ کر کیوں گدائی اختیار کر لی۔ اب تو نواب زادے کی بے قراری انتہا کو پہنچ چکی تھی۔ ایک شام جب سب گھر والے سو گئے تو نواب زادہ صاحب بے چینی کے عالم میں چہل قدمی کرنے لگے۔ رات کے پچھلے پہر وہ اپنی بیوی اور بچی کے سرہانے کھڑا ہو کر ان کی صورت دیکھتا رہا اور پھر صبح ہوتے ہی نواب زادہ سعید ایک خدمتگار کے ہمراہ شاہ شجاع کے پاس جا پہنچا۔ ایک مرید حجرے سے باہر نکلا اور اس نے نواب زادے سے دریافت کیا کہ کیا آپ مرو سے آئے ہیں اور آپ کا نام سعید ہے؟'' نواب زادے نے ہاں میں جواب دیا تب وہ شخص آپ کو اپنے ہمراہ اندر حجرے میں لے گیا۔ شاہ شجاع' تشریف فرما تھے۔ وہ نواب زادے کو دیکھتے ہی بولے۔ ''کیا تو یہاں آنے کے لیے بہت بے چین تھا؟'' نواب زادے نے حیرانی سے جواب دیا ''جی ہاں بالکل ایسا ہی تھا۔'' اس پر شاہ شجاع نواب زادے سے کہنے لگے ''سعید بیٹا تو نے اب بات کا بخوبی اندازہ تو لگا لیا ہوگا کہ جس دنیا سے چل کر تو یہاں تک آیا ہے وہ ہماری دنیا سے بہت جدا ہے۔ یہاں پر روح کا سکون تو مل جاتا ہے مگر جسمانی بے سکونی بدستور رہتی ہے۔ لہٰذا ہماری اس روحانی دنیا کو اختیار کرنے سے پہلے تو اچھی طرح سوچ لے کیا اپنے ارادے پر قائم بھی رہ سکے گا؟'' نواب زادے کو یہ احساس ہوا کہ جیسے شاہ شجاع اس سے کچھ چھپا رہے ہیں۔ اس نے دل کو مضبوط کر کے شاع شجاع سے دریافت کیا ''حضرت کیا آپ کو میرا یہاں آنا ناگوار گزرا ہے؟'' نہیں ایسی کوئی بات نہیں' میں تجھ کو اپنے حلقہ

Marfat.com

ارادت مندوں میں شریک کرتے وقت محض یہ سوچ رہا تھا کہ کیا تو بیوی بچوں' والدین اور عزیز رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے کے بعد یہاں آیا ہے؟'' اب تو نواب زادہ پھر پریشان ہو گیا مگر کچھ سوچتے ہوئے بولا۔ ''پیر و مرشد! میرے والد بہت امیر کبیر ہیں ان کے پاس ہر طرح کی آسائش دنیا موجود ہے۔ اسی لیے میرے خیال میں میری غیر موجودگی یا غیر حاضری سے انہیں کچھ فرق نہیں پڑے گا۔''

شاہ شجاع نے جب نواب زادہ کی یہ بات سنی تو چند لمحے خاموش رہے اور پھر فرمانے لگے۔ ''دیکھ سعید! مجھے تیرے بارے میں ایک مدت سے بتایا جا رہا تھا اور میں تیرا شدت سے منتظر تھا لیکن جب مجھے علم ہوا کہ تیری ایک بیوی اور ایک بچی بھی ہے تو میں کانپ اٹھا۔ میں نے سوچا کہ تو دنیا کو کس طرح ترک کرے گا۔ اب اگر میں نے تجھے اپنی مریدی میں لے لیا تو قیامت کے دن تیری بیوی اور بچی کو کیا جواب دوں گا۔'' تو پھر مجھے کیا کرنا چاہیے پیر و مرشد؟'' نواب زادہ نے بے بسی کے عالم میں پوچھا۔ ''سعید میں تجھے پھر یہی مشورہ دوں گا کہ اگر تو اپنی بیوی اور بچی کا خیال رکھنے کا وعدہ کر لے تو اس صورت میں تیرے لیے درویشی کے دروازے کھل سکتے ہیں۔ کیونکہ جو شخص حقوق العباد پورے کرنے کا اہل نہیں ہوتا اسے ترک دنیا کر کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔'' شیخ شجاع نے واضح طور پر اپنا فیصلہ سنا دیا۔ چنانچہ نواب زادہ اس بات پر آمادہ ہو گیا کہ وہ حقوق العباد بھی پورے کرے گا مگر درویشی کے راستے کو کبھی ترک نہیں کرے گا۔ اس کے بعد شاہ شجاع کی اجازت سے نواب زادہ واپس اپنے گھر چلا گیا۔ والدین اپنے لختِ جگر کو دیکھ کر خوشی سے پھولے نہ سمائے بیوی اور بچی کو تو گویا جنت مل گئی۔ انہوں نے پوچھا ''آپ کہاں چلے گئے تھے؟'' نواب زادہ نے جواب دیا کہ مجھے ایک بیماری لاحق ہو گئی تھی۔ اس لیے ایک طبیب کی تلاش میں نکلا تھا۔ ''مگر اب آپ کہیں نہیں جائیں گے اور میرے ہی پاس رہیں گے۔'' نواب زادہ سعید پر دوبارہ درویشی کا جنون غالب آ گیا کہنے لگا۔ ''مجھ پر خدائے بزرگ و برتر اور اس کی مخلوق

Marfat.com

کے حقوق واجب الادا ہیں۔اب میں اگر بندوں کے حقوق ادا کرتا ہوں اور حقوق اللہ کو فراموش کر دوں تو میں اپنی ذات پر بہت ظلم کروں گا۔ یہ سن کر بیوی بہت رنجیدہ ہوئی اور رونے لگی۔مگر نواب زادہ نے اسے یقین دلایا کہ وہ اس کے حقوق کا پورا پورا خیال رکھے گا مگر اپنے پیرومرشد شیخ شجاع کا پلہ ہرگز نہ چھوڑے گا اور پھر اپنے وعدے کے مطابق نواب زادہ سعید دین اور دنیا دونوں کے تقاضوں کو پورا کرتا رہا۔

گوشہ نشینی یا صحبت اولیاء

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید کو یہ گمان ہو گیا کہ میں مرتبہ کمال کو پہنچ گیا ہوں اور اب مجھے اولیاء کرام کی صحبت کی بہ نسبت تنہا رہنا اچھا ہے۔ چنانچہ اس نے گوشتہ نشینی اختیار کر لی اور صحبت اولیاء ترک کر دی۔ایک رات کا واقعہ ہے کہ نصف شب کے قریب ایک جماعت اس کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ تجھے تو جنت میں جانا چاہیے۔اس جماعت کے پاس ایک اونٹ بھی تھا۔وہ مرید اس بشارت کو سنتے ہی اونٹ پر سوار ہو گیا اور تھوڑی دیر کے بعد ایک ایسی جگہ پر جا پہنچا جہاں ہر طرف باغ ہی باغ تھے اور حسین و جمیل لوگوں کا گروہ تھا وہاں پر اعلیٰ مزیدار اور لذیذ قسم کے کھانے اور بہتی ہوئی نہریں تھیں وہ ساری رات وہاں رہا۔جب صبح ہوئی تو اس نے اپنے کو اس عبادت خانہ میں پایا جہاں تھا' چند دنوں تک اس کے ساتھ یہی معاملہ ہوتا رہا حتیٰ کہ اس کے دل میں غرور نے اپنا غلبہ جما لیا اور پھر اس نے اپنی یہ کیفیت لوگوں پر ظاہر کرنا شروع کر دی اور ولایت کا دعویٰ کرنے لگا۔لوگوں کی وساطت سے اس بات کی خبر حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی ہوئی تو آپ خود چل کر اس کے حجرہ میں تشریف لائے اور اس سے اس کا حال دریافت کیا اس نے ساری کیفیت بیان کر دی۔آپ نے سن کر ارشاد فرمایا کہ اگر آج کی رات تو یہ حال دیکھے تو تین مرتبہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھ لینا یہ فرما کر آپ واپس لوٹ

Marfat.com

آئے جب رات ہوئی اور حسب معمول اس کے ساتھ وہی معاملہ پیش آیا اور وہ چل پڑا تو اس کے دل میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم سے بدگمانی پیدا ہوئی۔ تھوڑی دیر کے بعد اس نے تجربہ کے خیال سے تین مرتبہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھا تو وہ جماعت شور وغل کرتی ہوئی غائب ہوگئی اور اس نے اپنے آپ کو ایک ایسی جگہ پر پایا جہاں گندگی اور استعمال شدہ ہڈیوں کا ڈھیر تھا۔ اب وہ اپنی غلطی پر سخت شرمندہ ہوا اور تنہا بیٹھنے سے توبہ کی پھر آئندہ کے لیے اس نے اولیائے کرام کی صحبت میں حاضری کو اپنا معمول بنالیا۔

یہ دنیا باعث عبرت ہے

حضرت ابوعبداللہ حضرت احمد بن یحییٰ بن جلال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں نے ایک ایسے حسین وجمیل نوجوان کو دیکھا کہ جو آتش پرست تھا میں اس کا حسن دیکھ کر حیران رہ گیا اور اس کے سامنے کھڑا ہو کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ اسی اثناء میں ادھر سے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا گزر ہوا میں نے کہا' یا حضرت! کیا اللہ تعالیٰ ایسی شکل کو بھی آگ میں جلائے گا؟ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا اے صاحبزادے! یہ چند لمحے زندگی کی گرم بازاری ہے جس نے تمہیں اس تصور میں پھانس لیا ہے تم نے ان چیزوں کو عبرت کی نگاہ سے نہیں دیکھا اگر عبرت کی نگاہ سے دیکھو تو ہر ذرہ میں ایسے ہی عجائبات موجود ہیں۔ مگر جلد ہی وہ وقت آنے والا ہے کہ تم ضرور اس چہ میگوئی اور بے حرمتی سے معذب ہوگے۔ فرماتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ تو یہ بات فرما کر چلے گئے اور مجھ پر عذاب یہ نازل ہوا کہ مجھ سے کیف قرآنی جاتا رہا۔ کئی برس تک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ استغفار کرتا رہا تو پھر کہیں جا کر عذاب ٹلا۔ اور اب مجھ میں اتنی ہمت نہیں کہ موجودات میں سے کسی چیز کی طرف توجہ کروں یا اپنے وقت کو عبرت کی نگاہ سے بھی موجودات میں ضائع کروں۔

Marfat.com

فیضانِ نظر

ایک روز آپ نے ایک شرابی کو دیکھا جو نشے کی حالت میں بدمست اپنی ہی دھن میں کہیں چلا جا رہا تھا مگر اس نے جب آپ کو دیکھا تو نشے کی حالت میں بھی پہچان گیا اور مارے شرم کے اپنا سر نیچے کی طرف جھکا لیا۔ ابوعثمان کو اس شرابی کی یہ ادا بہت پسند آئی۔ انہوں نے شرابی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا' تو کہاں دھکے کھاتا پھرے گا اس لیے بہتر ہے کہ میرے ساتھ چل۔ چنانچہ ابوعثمان نے اس شرابی کو اپنے ہمراہ لیا اور گھر لے آئے۔ اپنے ہاتھوں سے نہلا دُھلا کر اسے خرقہ پہنا دیا اور پھر اس کے حق میں دعا فرمائی کہ اے اللہ! جو کام میرے اختیار میں تھا وہ تو میں نے کر لیا اب وہ کام جو تیرے اختیار میں ہے اسے تو انجام دے۔ ابھی آپ دعا مانگ ہی رہے تھے کہ شرابی کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا نشہ ہرن ہو چکا ہو اور ایک اثر انگیز روشنی سے اس کے دل و دماغ روشن ہو گئے ہوں۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ اب کسی اور ہی بلند مقام پر فائز ہو چکا ہے۔ آپ کو اپنی دعا کی اس فوری شرفِ قبولیت پر خود بھی بہت حیرت اور مسرت ہوئی۔ حسنِ اتفاق سے اس وقت آپ کے ہمنام بزرگ صوفی ابوعثمان مغربی بھی وہاں پہنچ گئے۔ انہوں نے جب آپ کے سامنے ایک شرابی کو کھڑے پایا تو کانپ اٹھے اور ابوعثمان سے دریافت کیا کہ یہ کون سے بزرگ ہیں کیونکہ ان کی روحانی طاقت کے سامنے میں خود کو انتہائی بے بس سا محسوس کر رہا ہوں۔

ابوعثمان نے جواب دیا کہ جو شخص آپ کو بظاہر بزرگ نظر آ رہا ہے چند لمحے پہلے یہ محض ایک شرابی اور بھٹکا ہوا انسان تھا۔ اس کے ساتھ ہی آپ نے انہیں پوری تفصیل بتا دی۔ سارا واقعہ سن کر ابوعثمان مغربی بے اختیار پکار اٹھے' اے ابوعثمان حیری! آپ کی زبانی سارا واقعہ سن کر میں رشک اور حسد کی آگ میں جلنے لگا ہوں۔ یہ شرابی چند لمحوں میں جس رتبہ کمال پر پہنچ گیا ہے میں پوری زندگی میں سخت عبادتوں اور ریاضتوں کے

Marfat.com

باوجود اس مقام کو حاصل نہ کر سکا۔ ابو عثمان نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ اس عمل پر تو میں بھی حیرت زدہ رہ گیا ہوں لیکن اس سے میں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا انحصار محض عمل پر نہیں ہوتا بلکہ یہ فیضانِ نظر اور قلبی کیفیات کا کرشمہ بھی ہے۔

نظریہ تصوف

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ حضرت شیخ ابو رویم سے ایک صوفی نے دریافت کیا' حضرت! اس وادی تصوف میں گھومتے پھرتے عمر گزر گئی لیکن حال اب بھی بُرا ہے۔ اگر کوئی ہم سے پوچھے کہ تصوف کیا ہے تو ہمارے پاس اس کا کوئی شافی وکافی جواب نہیں ہے۔ آپ ہی اس کی وضاحت فرما دیں تو ہمارے علم میں اضافہ ہو جائے گا اور ہم آپ کے شکر گزار ہوں گے۔ آپ نے توقف فرمایا اور کچھ سکون کے بعد جواب دیا' سن! صوفی وہ ہے جو نہ تو خود کسی چیز کا مالک ہو اور نہ اس کا کوئی مالک ہو اور تصوف یہ ہے کہ دو چیزوں میں زیادتی (افراط) کا پہلو ترک کر دیا جائے۔ ایک دن ایک ظاہر اور مادہ پرست حضرت رویم سے ملا اور گستاخانہ لہجے میں پوچھا' رویم کیا آپ صوفی ہیں؟ آپ نے جواب دیا میں اتنا بڑا دعویٰ کس طرح کر سکتا ہوں۔ میں اللہ کا حقیر ترین بندہ ہوں۔ اس شخص نے کہا آپ خود کو حقیر ترین نہ کہیں۔ آپ تو ہمارے معاشرہ کے معزز ترین فرد ہیں۔ آپ کا لباس' آپ کی نشست و برخاست کا شاہانہ انداز' آپکا گاؤ تکیہ' آپ کی ہر چیز شاندار ہے۔ پھر آپ ایسی بات کیوں کرتے ہیں۔

آپ نے فرمایا اے شخص! میں جس ماحول میں رہتا ہوں وہاں صوفی سے زیادہ قاضی بن کر رہنا پڑتا ہے ورنہ میرا جی چاہتا ہے کہ میں اپنا پاجامہ سر سے باندھ لوں اور اسی حلیے میں بازار جاؤں۔ ادنیٰ سے ادنیٰ لباس پہن سکتا ہوں لیکن میں نے کہہ جو دیا کہ قاضی ہوں اور میرا قاضی ہونا بہتوں کے کام آتا ہے۔ میں انہیں صحیح انصاف دیتا ہوں۔ میں مخلوق کی خدمت کرتا ہوں۔ پھر تجھ کو اس پر اعتراض کیوں؟ معترض خاموش

Marfat.com

ہو گیا۔ چند دنوں کے بعد اس شخص کو کسی جھوٹے الزام میں قید کر دیا گیا۔ اس کے خلاف جو مقدمہ قائم کیا گیا تھا وہ فرضی تھا اور لوگ اس کو سزا دلوانے میں بڑی دلچسپی لے رہے تھے۔ آپ نے اسے اپنے روبرو دیکھا تو بڑی حیرت ہوئی' اس سے پوچھا تجھ پر جو الزام لگایا گیا ہے کیا وہ درست ہے؟ اس نے جواب دیا کہ وہ بالکل غلط ہے سرتاپا جھوٹ ہے لیکن جن لوگوں نے الزام لگایا تھا وہ بضد تھے کہ یہ خطا کار ہے۔ رویم نے غصے کے عالم میں ان لوگوں کی طرف دیکھا اور پوچھا کیا تم اس کو گناہ گار ثابت کر لو گے؟ انہوں نے جواب دیا کیوں نہیں۔

آپ نے انہیں دھمکی دی کہ اگر تم ثابت نہ کر سکے تو میں تم پر جُرم بہتان میں مقدمہ چلاؤں گا اور سزا دوں گا۔ یہ لوگ ڈر گئے اور مقدمہ کی پیروی میں کمزوری دکھائی۔ آخر میں ان لوگوں نے اعتراض کر لیا کہ انہوں نے یہ جھوٹا مقدمہ تیار کیا تھا اور آپ سے معافی مانگی۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں کس طرح معاف کر سکتا ہوں۔ تم اس شخص کے مجرم ہو۔ یہ چاہے تو معاف کر دے اور نہ معاف کرنا چاہے تو سزا بھی دلوا سکتا ہے اور میں اس کی بات مانوں گا۔ وہ شخص رونے لگا' بولا' مجھے جتنا ذلیل ہونا تھا ہو چکا اور ایسا کیوں ہوا میں جانتا ہوں اس لیے میں ان لوگوں کو معاف کر دینا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا یہ بہتر ہے کیونکہ تو چاہے تو بدلہ لے لے لیکن تیری عظمت اور بڑائی اسی میں ہے تو انہیں معاف کر دے چنانچہ اس شخص نے انہیں معاف کر دیا۔ آپ اسے اپنے ساتھ لے گئے اور فرمایا اے شخص! تو نے دیکھ لیا یاد رکھ جو شخص صوفیوں میں اُٹھے بیٹھے اور ان امور میں جن کی تحقیق وہ کر چکے ہوں ان کی مخالفت کرے تو اللہ اس کے دل سے ایمان کا نور نکال لیتا ہے وہ شخص بے حد شرمندہ تھا۔ آپ نے فرمایا اے عزیز! تجھ کو عبث باتوں میں دلچسپی نہیں ہونی چاہیے۔ تو نہیں جانتا کہ اس میں صوفیوں کو اپنی روح خرچ کرنا پڑتی ہے۔ اس شخص نے توبہ کرتے ہوئے کہا' حضرت! جو ہونا تھا ہو چکا۔ میں اپنی جگہ بے حد شرمندہ ہوں۔ اس کے بعد یہ شخص آپ ہی کی صحبت

Marfat.com

میں بیشتر وقت گزارنے لگا۔

کرامت تسلیم ورضا میں ہے

حضرت ابوالحسن نوری ہر کام خدا کی خوشنودی اور تسلیم ورضا کے لیے کیا کرتے تھے۔ان کا کہنا تھا کہ جب خدا خوش ہو جاتا ہے تو خلق خدا خود بخود خوش ہو جاتی ہے لیکن جو شخص بندوں کی رضا اور خوشنودی کے لیے کوئی نیک کام کرتا ہے تو وہ اپنے ہاتھوں سے اپنی نیکی کو برباد کر دیتا ہے کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ شہر بغداد میں سخت آتش زنی کا واقعہ ہوا جس کے نتیجے میں بیشمار لوگ جل کر راکھ ہو گئے۔اتفاق سے اس آگ میں ایک بہت بڑے رئیس کے کچھ خاص غلام بھی پھنسے ہوئے تھے چونکہ رئیس کو بھی اپنی بے پناہ دولت کا غرور تھا اور وہ دولت کے بل بوتے پر جائز و ناجائز کام کروانے کا عادی تھا۔چنانچہ اس موقع پر بھی اس نے اعلان کر دیا کہ جو کوئی میرے غلاموں کو اس آگ سے باہر نکالے گا اسے وہ دو ہزار دینار انعام دے گا۔

حُسنِ اتفاق سے حضرت ابوالحسن نوری بھی اس وقت وہاں سے گزر رہے تھے آپ نے فوراً بآوازِ بلند بسم اللہ پڑھی اور آگ میں کود کر رئیس کے دونوں غلاموں کو پل بھر میں باہر نکال لائے۔حیرت کی بات یہ تھی کہ آگ نے آپ کو ذرہ برابر بھی نقصان نہ پہنچایا۔ادھر جب رئیس کو یہ بتلایا گیا کہ آپ نے اس کے غلاموں کو زندہ سلامت آگ سے باہر نکال لیا ہے تو اس نے فوراً آپ کو طلب کیا۔جب آپ وہاں تشریف لے گئے تو رئیس نے دو ہزار دینار کی تھیلی حضرت نوری کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہا آپ نے ہمارے اعلان کے مطابق ہمارے غلاموں کو بچایا اب ہم اپنے وعدے کے مطابق آپ کو انعام پیش کرنا چاہتے ہیں۔رئیس کی بات سن کر آپ سخت برہم ہوئے اور فرمانے لگے اے امیر شخص! میرا انعام تو مجھے اللہ کی طرف سے مل گیا کہ اس نے میرے وسیلے سے دو آدمیوں کو نئی زندگی دے دی۔لیکن اگر تم جیسے رئیس چند ہزار

Marfat.com

دیناروں کے بدلے میں انسانوں کی زندگیاں بچانے پر قادر ہوتے تو کبھی کوئی شخص نہ مرتا۔ رئیس آپ کی بات سن کر اس قدر متاثر ہوا کہ اس نے اپنا سارا مال و اسباب اللہ کی راہ میں تقسیم کر دیا اور ہمیشہ کے لیے آپ کے ارادتمندوں میں شامل ہو گیا۔

نصرانی طبیب کے قبول اسلام کا واقعہ

حضرت شیخ ابوبکر شبلی کے مرید آپ کی خانقاہ میں حاضر رہتے آپ ان سے مختلف طریقوں سے نفس کشی کراتے۔ ایک مرتبہ آپ کی خانقاہ میں چالیس مرید موجود تھے آپ ان کے درمیان تشریف لائے اور فرمایا دوستو! حق تعالیٰ اپنے بندوں کے رزق کا خود کفیل ہے اور فرماتا ہے: ومن یتق اللّٰہ یجعل لہٗ مخرجا وّیرزقہٗ من حیث لا یحتسب ومن یتوکل علی اللّٰہ فھو حسبہ ‘(جو پرہیزگاری کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرے وہ اس کے لیے گزر بسر کے ذریعے کھولتا اور وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے ملنے کا اسے خیال بھی نہ تھا اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہی اس کے لیے کافی ہے) آپ کا ارشاد سن کر سب مریدوں نے توکل اختیار کر لیا اور نہایت خشوع کے ساتھ عبادت میں مشغول ہو گئے۔ اس طرح ان کو تین دن گزر گئے اور کھانے کو کچھ نہ ملا۔ تیسرے دن شیخ شبلی پھر اُن کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا دوستو! حق تعالیٰ نے سبب کو بندوں کے لیے جائز قرار دیا ہے اور فرمایا ہے۔

ھوالذی جعل لکم الارض ذلولاً فامشوا فی مناکبھا و کلوا من رزقہ.

(وہی اللہ ہے جس نے زمین کو تمہارے سامنے عاجز و ذلیل بنا دیا پس اس کے راستوں میں چلو اور اس کے رزق کو کھاؤ) اس لیے اب مناسب ہے کہ تم میں سے ایک سب سے زیادہ نیک نیت شخص اس گوشۂ عُزلت سے نکلے اور رزق تلاش کرے تاکہ اسے کھا کر تم کچھ قوت حاصل کرو۔ آپ کی ہدایت سن کر سب نے ایک شخص کو

Marfat.com

منتخب کیا اور اسے تلاشِ معاش کے لیے روانہ کیا۔ وہ بغداد کے سارے محلوں میں گھوما مگر کچھ ہاتھ نہ آیا پہلے ہی تین دن کا بھوکا تھا اس دوڑ دھوپ سے اور نڈھال ہو گیا اور ٹانگیں چلنے پھرنے سے جواب دے گئیں۔ قریب ہی ایک نصرانی طبیب کا مطلب نظر آیا۔ مجبور ہو کر اس میں جا کر بیٹھ گیا۔ وہاں بہت سے مریض جمع تھے اور حکیم صاحب باری باری ان کو دیکھ کر دوا تجویز کرتے جاتے تھے۔ جب بھیڑ کم ہوئی تو حکیم صاحب کی نظر اس خستہ حال درویش پر پڑی۔ اس کو اپنے پاس بلا کر نرمی سے پوچھا تمہیں کیا شکایت ہے؟ درویش شیخ شبلی کی صحبت میں رہ کر مانگنے کی عادت ترک کر چکا تھا' یہ تو نہ کہہ سکا کہ روٹی کی تلاش میں ہوں' بے اختیاری میں اپنا ہاتھ طبیب کے ہاتھ میں دے دیا۔ اس نے نبض دیکھی اور سمجھ گیا کہ یہ بیچارہ بھوک کا مریض ہے۔ اس سے کہا ذرا صبر کرو' تمہاری بیماری کا علاج ابھی ہو جاتا ہے۔ پھر اس نے اپنے ملازم کو بلا کر ہدایت کی کہ بازار جا کر ایک رطل روٹی' ایک رطل حلوا اور ایک رطل بھنا ہوا گوشت لاؤ۔ جب ملازم ساری چیزیں لے آیا تو طبیب نے انہیں درویش کے سامنے رکھ دیا اور کہا کہ تمہارے مرض کا یہی علاج ہے۔ درویش نے کہا آپ کی تشخیص تو بالکل صحیح ہے لیکن میں تنہا اس مرض میں مبتلا نہیں ہوں۔ ہم ایسے چالیس مریض ہیں۔ فراغ حوصلہ طبیب نے فوراً ملازم کو بھیج کر یہ تمام چیزیں چالیس چالیس رطل کی مقدار میں منگائیں اور ان سب کو ایک خوان میں لگا کر ایک مزدور کے سر پر لدوائیں اور کہا کہ یہ شخص جہاں لے جائے ان چیزوں کو ساتھ لے جا کر پہنچا دے۔ چنانچہ وہ درویش اللہ تعالیٰ کی تحمید کرتا ہوا ان نعمتوں کو لیے ہوئے اپنے ساتھیوں کے پاس خانقاہ میں پہنچا جہاں وہ سب شیخ شبلی کے ہمراہ ذکر الٰہی میں مصروف تھے۔ شیخ نے یہ خوانِ نعمت دیکھا تو فرمایا اس کھانے کا عجیب بھید ہے پھر اس مرید سے سارا واقعہ سنا اور فرمایا دوستو! کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ ایک نصرانی کا کھانا کھاؤ اور اس کا کچھ معاوضہ ادا نہ کرو۔ سب نے عرض کیا کہ اسے شیخ اس کا معاوضہ کیا ہے؟ فرمایا اس کے حق میں دعائے خیر کرو' اسی وقت سب

Marfat.com

نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیئے اور نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ اس نصرانی طبیب کے لیے ہدایت اور خیر وبرکت کی دعا کرنے لگے۔ حسنِ اتفاق دیکھئے کہ وہ نصرانی طبیب بھی بھوک کے ان چالیس مریضوں کو دیکھنے کے لیے اس درویش کے پیچھے چلا آیا تھا۔ ان لوگوں کا توکل دیکھا' تو بے حد متاثر ہوا اور جب انہوں نے اس کے حق میں سچے دل کے ساتھ دعائے خیر کرنا شروع کی' تو وہ بیتاب ہو گیا اور فوراً خانقاہ کے دروازے پر جا کر دستک دینے لگا۔ جب دروازہ کھلا تو دوڑ کر شیخ شبلی کے قدموں پر جا گرا اور مشرف باسلام ہو کر آپ کے حلقۂ ارادت میں شامل ہو گیا۔ اسی طرح اس کو اپنی نیکی کا معاوضہ ہدایت کی صورت میں مل گیا۔

ایک برے آدمی کی توبہ کا واقعہ

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ بغداد کے ایک بازار میں ایک بدمعاش آدمی نے زبردستی کرتے ہوئے ایک شریف عورت کو پکڑ لیا اور اس کو گھسیٹ کر لے جانے لگا۔ عورت نے اس بلائے ناگہانی پر چیخنا شروع کر دیا اور لوگوں کو مدد کے لیے آوازیں دینا شروع کیں۔ جب لوگ اس شریف عورت کو بدمعاش کے پنجے سے چھڑانے کے لیے آگے بڑھے تو بدمعاش نے ایک دم چاقو نکال لیا یہ دیکھ کر سب لوگ وہیں رک گئے اور ڈر کے مارے کوئی بھی آگے نہ ہوا۔ اتفاق سے عین اس وقت حضرت بشر بن حارث رحمۃ اللہ علیہ ادھر سے گزرے آپ نے اس شور کو سنا تو معاملے کو سمجھ گئے اور انتہائی جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے آگے بڑھے اور اس بدمعاش کے کندے کو اپنے کندھے سے ٹھوکر لگائی ٹھوکر لگتے ہی وہ بدمعاش یکدم زمین پر گر پڑا اور خوف سے تھر تھر کانپنے لگا۔ اتنی دیر میں وہ عورت وہاں سے بھاگ کر چلی گئی اور حضرت بشر بن حارث رحمۃ اللہ علیہ بھی وہاں سے تشریف لے گئے۔ سب لوگ اس بدمعاش کے گرد اکٹھے ہو گئے اور اس کو زمین سے اٹھاتے ہوئے پوچھنے لگے کہ تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ وہ بدمعاش

Marfat.com

کہنے لگا کہ میں اور تو کچھ نہیں جانتا لیکن اتنا معلوم ہے کہ جب حضرت بشر رحمۃ اللہ علیہ نے میرے کندھے کو ٹھوکر لگائی تو مجھے صرف یہ ارشاد فرمایا کہ خبردار! تیرے اس برے عمل کو اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ یہ جملہ سننا تھا کہ میرے جسم پر کپکپی طاری ہوگئی اور میں دھڑام سے زمین پر گر پڑا اور اب میں نے سچے دل سے گناہوں سے توبہ کر لی۔

گستاخوں کے تائب ہونے کا واقعہ

علماء کرام بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس پاک میں بیٹھے ہوئے تھے اچانک وہاں پر چند گستاخ دو بہت بڑے ٹوکرے اٹھائے ہوئے آئے وہ ٹوکرے انہوں نے آپ کے سامنے رکھ دیئے ان ٹوکروں کا منہ بند تھا اور ان پر مہر لگائی ہوئی تھی۔ وہ گستاخ آپ کا امتحان لینے کی غرض سے شرارت کی نیت سے آئے تھے' کہنے لگے کہ آپ یہ بتائیں کہ ان ٹوکروں میں کیا ہے؟ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ اپنی مسند مبارک سے اٹھے اور ایک ٹوکرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا کہ اس میں ایک لڑکا ہے۔ پھر آپ نے اپنے صاحبزادہ حضرت عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ حکم دیا کہ اس ٹوکرے کا منہ کھول دیا جائے۔ چنانچہ جب اس ٹوکرے کا منہ کھولا گیا تو اس میں سے ایک بچہ نکلا جو معذور تھا۔ آپ نے اس بچہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ اٹھو وہ بچہ جو معذور تھا آپ کا حکم سن کر اٹھا اور ٹوکرے سے باہر آ گیا یہ دیکھ کر تمام حاضرین حیران ہو گئے۔ اس کے بعد آپ نے دوسرے ٹوکرے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ اس ٹوکرے میں ایک ایسا لڑکا ہے جس کو کوئی بیماری نہیں ہے اور بالکل صحت مند ہے۔ پھر آپ کے حکم پر وہ ٹوکرا بھی کھولا گیا اس میں سے جو لڑکا باہر نکلا وہ باہر نکلتے ہی چلنے پھرنے لگا آپ نے اس کی پیشانی کے بالوں کو زور سے پکڑا اور اسے بٹھا دیا وہ اسی وقت فالج زدہ ہو گیا ان گستاخوں نے جب یہ منظر دیکھا تو دہشت زدہ ہو کر آپ کے قدموں پر گر گئے اور توبہ کرتے ہوئے معافی کے طلبگار ہوئے۔

Marfat.com

حضرت شہر یار گازرونی کی توجہ کا اثر

بادشاہ وقت کا ایک مصاحب حضرت شہر یار گازرونی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ ''حضرت! میں بادشاہ کا مصاحب ہوں۔ مجھے محفل شاہی میں شراب و کباب اور شباب میں برابر کا شریک ہونا پڑتا ہے۔ میں دل سے ان عادات کو پسند نہیں کرتا' لیکن حکم شاہی سے سرتابی ممکن نہیں' آپ میری مدد فرمائیں۔ آپ نے فرمایا۔ ''تم! میرے سامنے شراب و شباب سے توبہ کرلو پھر انشاء اللہ تمہیں بادشاہ کبھی گمراہ نہیں کر سکے گا۔ مصاحب نے عرض کی۔ ''حضرت آیا تو میں توبہ کرنے ہی ہوں۔ مگر ڈرتا ہوں اگر توبہ شکنی کر بیٹھا تو دنیا و آخرت کے عذابوں کا شکار ہو جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا' تم! توبہ کرلو' اگر کبھی توبہ شکنی کا موقع آجائے تو مجھے یاد کر لینا۔''

مصاحب نے حضرت خواجہ کے روبرو سچی توبہ کر لی۔ مگر ایک روز بادشاہ کی محفل رقص و سرور اور شراب میں گرم تھی۔ مصاحب کو بھی داد عیش دینے پر آمادہ کیا گیا۔ باوجود ہزار کوشش کے جب عہد توڑنے پر آمادہ ہوا اچانک اُس کے منہ سے نکلا۔ یا شیخ آپ کہاں ہیں۔ یہ کہنے کی دیر تھی کہ ایک بلی آئی اس نے جھپٹا مار کر شراب کی بوتلیں گرا دیں اور یوں محفل درہم برہم ہوگئی۔ مصاحب نے حضرت شیخ کی یہ کرامت دیکھی تو رونا شروع کر دیا۔

بادشاہ نے مصاحب سے رونے کا سبب پوچھا تو اُس نے ساری بات بلا کم و کاست سنا دی۔ اس روز کے بعد بادشاہ نے اُس مصاحب کو محفلِ نشاط میں آنے کے لیے کبھی نہ کہا اس طرح مرید ہمیشہ کے لیے بری محفل سے بچ گیا۔

توبہ شکنی کی سزا

ایک روز ایک باپ اور بیٹا حضرت شہر یار گازرونی رحمۃ اللہ علیہ میں حاضر ہوئے

Marfat.com

اور عرض کی۔ ''حضرت! ہم آپ کے سامنے توبہ کرنے کے لیے آئے ہیں۔'' آپ نے فرمایا۔ ''عزیزانِ من! میرے سامنے توبہ کرنے کے بعد جو شخص توبہ شکنی کرتا ہے وہ دنیا اور آخرت کے عذاب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔'' اُن دونوں نے صدقِ دل سے حضرت کے سامنے توبہ کر لی۔ مگر کچھ ہی عرصہ بعد توبہ شکنی کے مرتکب ہو گئے۔ خدا کا کرنا کیا ہوا ایک روز کھانا پکاتے ہوئے آگ بیٹے کے کپڑوں کو لگ گئی۔ باپ بیٹے کو بچانے کے لیے آگے بڑھا مگر آگ نے اُس کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا' اور یوں وہ دونوں آگ میں جل کر خاکستر ہو گئے۔

حضرت ابوسعید کا مؤثر وعظ

حضرت شیخ ابوسعید کی مجالس وعظ' ابیات اور اشعار پر ہوتی تھیں۔ ان میں اس قدر تاثیر ہوتی کہ سامعین وجد و نشاط سے جھوم جاتے تھے۔ ایک روز آپ خانقاہ میں وعظ فرما رہے تھے کہ ابوعبداللہ کے ساتھیوں میں سے ایک محتسب نیشاپور میں رہتا تھا وہ حضرت ابوسعید ابوالخیر کے مخالف تھا۔ وہ دھوبی کو کپڑے دینے گیا تو آپ کو وعظ فرماتے دیکھ کر دل میں کہا کہ واپس آ کر ان سے نپٹ لوں گا۔ دھوبی کے پاس پہنچ کر اس نے اسے چاندی کا ایک درہم دیا۔ دھوبی نے کہا کہ صابن اور کھاد کا خرچہ تو دیتے جاؤ۔ محتسب نے اسے چند دُرے مارے اور واپس لوٹ آیا اور خانقاہ کے اندر جا کر تند لہجے میں بولا کہ یہ دوغلا پن اور مکر و حیلہ کب تک جاری رہے گا؟ شیخ ابوسعید نے فرمایا کہ پھر کیا کرنا چاہیے؟ ''یہ مجلس اور اشعار سنانا بند ہونا چاہیے'' محتسب نے اسی لب و لہجے میں کہا۔ ''ایسا ہی کروں گا' مگر تم کو بھی تو صبح صبح ایسا نہیں کرنا چاہیے کہ دھوبی کو کپڑے دھونے کے لیے ایک درہم دیا اور دُرے مارے۔ وہ بلبلانے لگا اور تمہیں رحم تک نہ آیا۔ اگر کپڑے دھلوانے ہوں تو میرے خادم حسن کو دے دیا کرو تا کہ ہر کوئی مسلمان تیرے آزار سے محفوظ رہے اور تو گناہ سے'' محتسب نے سنا تو بہت شرمندہ ہوا

Marfat.com

اور شیخ کے قدموں پر گر پڑا۔

حضرت عقبہ کی توبہ کا واقعہ

حضرت عقبہ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اولیائے کرام میں ہوتا ہے آپ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔ آپ کے توبہ کرنے کا واقعہ اس طرح سے ہے کہ ایک دن ایک عورت اپنے سر پر چادر لپیٹے ہوئے چلی جا رہی تھی اچانک اس عورت نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو حضرت عقبہ جا رہے تھے' جونہی اس عورت کی آنکھیں حضرت عقبہ رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہوں سے ٹکرائیں' عقبہ دل و جان سے اس پر عاشق ہو گئے' عورت کی خوبصورت آنکھوں کی کشش نے آپ کے دل کی حالت ہی بدل دی اس عورت نے عقبہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ تم نے میرے اندر کیا دیکھا کہ مجھ پر فریفتہ ہو گئے ہو؟ آپ نے فرمایا کہ تمہاری آنکھوں نے مجھ پر سحر کر دیا ہے! عورت نے یہ بات سنی تو گھر جا کر اپنی دونوں آنکھوں کو نکال کر ایک پلیٹ میں ڈالا اور حضرت عقبہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیج دیں اور کہلا بھیجا کہ جسے دیکھ کر تم عاشق ہو گئے ہو وہ تمہاری نذر کر رہی ہوں۔ حضرت عقبہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ دیکھا تو آپ کے دل کی آنکھیں کھل گئیں' خواب غفلت سے بیدار ہوئے' اسی وقت توبہ کی اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر مرید ہوئے۔ اور پھر ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہنے لگے آخر ایک وقت آیا کہ حضرت عقبہ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اللہ کے ولیوں میں ہونے لگا۔

شیخ احمد ابن ساباط کی توبہ

ابن ساباط بغداد کا نامی چور تھا۔ کوئی شریف آدمی اس کا نام سن کر انتہائی نفرت کا اظہار کیے بغیر نہ رہتا تھا۔ وہ اپنے پیشہ میں ایسا ماہر تھا کہ بیسیوں چوریاں کرنے کے

Marfat.com

باوجود قانون کی گرفت میں نہیں آیا تھا لیکن آخر کار ایک دن حکام نے اسے گرفتار کر ہی لیا۔ قانونِ وقت کے مطابق اس کا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا گیا' اور پھر اس کو ایک نا قابلِ اصلاح مجرم قرار دے کر مدت العمر کے لیے قید خانے میں بھیج دیا گیا۔ اہلِ بغداد اب اس کا ذکر ہتھ کٹے شیطان'' یا ''ایک ہاتھ کے شیطان'' کے نام سے کرتے تھے۔ دس برس کی طویل زندگی قید خانہ میں بسر کر کے ایک دن ابن ساباط کسی طرح بھاگ نکلا اور قید خانے سے باہر آتے ہی اپنے قدیم پیشہ کو از سرِ نو شروع کرنے کا ارادہ کر لیا۔ ایک ہاتھ کے نقصان اور قید و بند کی طویل پر صعوبت زندگی نے اس کے مزاج اور کردار پر ذرہ برابر اثر نہیں ڈالا تھا۔ آزادی کی فضا میں سانس لیتے ہی چوری کی خواہش نے اسے بیتاب کر دیا اور رات کا اندھیرا پھیلتے ہی وہ اپنی مہم پر چل کھڑا ہوا۔ اِدھر اُدھر پھرتے تین پہر رات گزر گئی لیکن اس کو کسی مکان میں داخل ہونے کا موقع نہ مل سکا۔ آخر اسے ایک وسیع حویلی نظر آئی جس کے چاروں طرف دور دور تک سناٹا تھا۔ اس حویلی کے وسط میں ایک بہت بڑا پھاٹک تھا۔ ابن ساباط پھاٹک کے پاس پہنچ کر رک گیا اور سوچنے لگا کہ اندر جانے کے لیے کیا طریقہ اختیار کیا جائے۔ اسی طرح سوچ بچار میں اس کا ہاتھ پھاٹک پر جا پڑا۔ وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ دروازہ اندر سے بند نہیں تھا اس نے آہستگی سے دروازہ پیچھے کی طرف دھکیلا اور اندر داخل ہو گیا' یہ ایک وسیع احاطہ تھا جس کے اندر چاروں طرف کمرے بنے ہوئے تھے اور وسط میں ایک بڑا کمرہ تھا۔ ابن ساباط اس بڑے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھا اسے یقین تھا کہ یہ کسی بڑے امیر یا سوداگر کا مکان ہے۔ جونہی اس نے دروازے کو ہاتھ لگایا وہ بھی پھاٹک کی طرح فوراً کھل گیا۔ کمرے میں داخل ہو کر اس نے اِدھر اُدھر نظر دوڑائی تو اس کو قیمتی ساز و سامان سے بالکل خالی پایا۔ ایک طرف کھجور کے پتوں کی ایک پرانی چٹائی بچھی تھی۔ اس کے قریب چمڑے کا ایک تکیہ اور بھیڑ کی کھال کی چند ٹوپیاں پڑی تھیں۔ ایک گوشے میں پشمینہ کے موٹے کپڑے کے چند تھان بکھرے پڑے تھے۔

Marfat.com

ابن ساباط ایسے معمولی سامان کو دیکھ کر چلا اٹھا اور مکان کے مالک کو بے تحاشا گالیاں دینے لگا کہ اس احمق نے اتنے بڑے مکان میں کیسا گھٹیا کپڑا اور سامان رکھا ہوا ہے۔ بہر حال مکان سے خالی ہاتھ جانا اسے منظور نہ تھا۔ اس نے پشمینہ کے تھانوں کی ایک گٹھڑی بنائی اور اس کو باندھنے کی کوشش کرنے لگا۔ لیکن ہزار جتن کے باوجود ایک ہاتھ سے صوف کے موٹے کپڑے کو گرہ نہ لگا سکا اور ہانپتا ہوا بیٹھ گیا۔ عین اس وقت دروازہ کھلا اور ایک شخص ہاتھ میں چراغ لیے کمرے میں داخل ہوا۔ خوف اور دہشت سے ابن ساباط کے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا اس نے داخل ہونے والے آدمی کو دیکھا۔ اس کا قد دراز' کمر خمیدہ اور جسم انتہائی نحیف تھا جس پر ملے جلے رنگ کی ایک لمبی قبا تھی اور سر پر بھیڑ کی کھال کی ایک کشادہ سیاہ ٹوپی تھی۔ اس قدر نحیف و نزار ہونے کے باوجود اس شخص کے چہرے پر عجیب طرح کا اطمینان اور نور تھا اس کی آنکھوں میں ایسی چمک تھی جس سے کوئی دوسرا شخص اثر پذیر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ اس نے کمرے میں داخل ہو کر چراغ ایک طرف رکھ دیا اور انتہائی شریں آواز میں ابن ساباط سے مخاطب ہو کر کہا: ''میرے بھائی! خدا تم پر رحمت کرے یہ کام روشنی اور کسی ساتھی کی مدد کے بغیر انجام نہیں پا سکتا دیکھا یہ چراغ روشن ہے اور تمہاری مدد کے لیے میں حاضر ہوں۔ اب ہم دونوں یہ کام اطمینان کے ساتھ کر لیں گے''۔

ابن ساباط حیرت سے اجنبی کے منہ کی طرف تک رہا تھا اور اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ اتنے میں اجنبی نے تھانوں کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا اور پھر ان کی الگ الگ دو گٹھڑیاں باندھ لیں۔ پھر اچانک اسے خیال آیا اور اس نے ابن ساباط سے مخاطب ہو کر کہا' میرے بھائی معاف کرنا مجھے خیال ہی نہیں رہا کہ ایسا تھکا دینے والا کام کر کے تمہیں بھوک لگ رہی ہو گی۔ میں ابھی تمہارے لیے گرم گرم دودھ لاتا ہوں۔ اسے پی کر تم تازہ دم ہو جاؤ گے۔ یہ کہہ کر اجنبی کمرے سے باہر نکل گیا اور ابن ساباط عالم تحیر میں کھو گیا' یکا یک اسے کوئی خیال آیا اور اس نے ماتھے پر

Marfat.com

ہاتھ مار کر کہا میں بھی کیسا احمق ہوں اتنا بھی نہیں سمجھ سکا کہ یہ کوئی میرا ہی ہم پیشہ ہے۔

اتفاق سے آج ہم دونوں اس مکان میں جمع ہو گئے ہیں۔ یہ گھر کا بھیدی معلوم ہوتا ہے۔ اسے معلوم تھا کہ آج یہ مکان رہنے والوں سے خالی ہے اسی لیے وہ روشنی کا سامان لے کر آیا جب اس نے دیکھا کہ میں پہلے سے پہنچا ہوا ہوں تو اس سامان میں سے آدھے کا حقدار بننے کے لیے میرا ساتھ دینے پر آمادہ ہو گیا۔ وہ یہی سوچ رہا تھا کہ اجنبی ہاتھ میں دودھ کا پیالہ لیے پھر کمرے میں داخل ہوا۔ اور یہ کہہ کر پیالہ ابن ساباط کے ہاتھ میں پکڑا دیا کہ اسے پی لو یہ تمہاری بھوک اور تھکان کو دور کر دے گا۔

ابن ساباط کوفی الواقع سخت بھوک لگ رہی تھی۔ اس نے آناً فاناً دودھ کا پیالہ خالی کر دیا اور پھر کڑک کر اجنبی سے کہا: ''دیکھو! میں تم سے پہلے پہنچ گیا تھا اس لیے ہمارے پیشہ کے اصول کے مطابق تمہارا اس مال پر مطلق کوئی حق نہیں۔ تاہم تم نے مال سمیٹے میں جس مستعدی کا ثبوت دیا ہے اس کے پیش نظر میں تھوڑا بہت مال دے دوں گا۔ چلو اب گٹھڑیاں اٹھائیں اور چلیں۔''

ابن ساباط کے جواب میں اجنبی مسکرایا اور پھر شفقت آمیز لہجے میں کہا۔ ''میرے بھائی تم میرے حصے کا خیال کر کے کیوں اپنا دل میلا کرتے ہو۔ میں تم سے کسی چیز کا مطالبہ نہیں کروں گا۔ تمہارا ایک ہاتھ ہے یہ چھوٹی گٹھڑی تم اٹھا لو اور بڑی گٹھڑی میں اٹھا لیتا ہوں۔ جہاں تم کہہ دو میں پہنچا دوں گا۔ ابن ساباط نے کہا بس ٹھیک ہے تمہیں مجھ سے بہتر سردار سارے ملک میں نہیں مل سکتا میں یہ چھوٹی گٹھڑی اٹھا لیتا ہوں اور تم بڑی گٹھڑی اٹھا کر میرے آگے آگے چلو۔ نحیف الجثہ اجنبی نے پورا زور لگا کر بڑی گٹھڑی کمر پر لاد دی۔ اس کی خمیدہ کمر اس کے بوجھ سے اور بھی خمیدہ ہو گئی اور وہ آہستہ آہست قدم اٹھاتا ابن ساباط کے آگے آگے چل پڑا۔ لیکن ابن ساباط کو بہت عجلت تھی کیونکہ رات تیزی سے ختم ہو رہی تھ۔ وہ بار بار اجنبی کو ٹھوکر دیتا کہ تیز چلو اجنبی کئی بار ٹھوکر کھا کر گرا لیکن پھر اٹھ کھڑا ہوا اور ہانپتا کانپتا پھر تیز تیز قدم اٹھانے لگا۔

Marfat.com

ایک جگہ چڑھائی تھی۔ اجنبی کو بھاری بوجھ کی وجہ سے سخت مشکل پیش آئی اور وہ ایک جگہ بے اختیار گر پڑا۔ ابن ساباط نے اس پر گالیوں کی بوچھاڑ کر دی اور پھر اس کی کمر پر زور سے ایک لات رسید کی۔ اجنبی جوں توں کر کے اٹھ کھڑا ہوا اور ابن ساباط سے معذرت کرنے لگا۔ ابن ساباط نے گٹھڑی پھر اس کی پیٹھ پر رکھ دی اور دونوں چلتے چلتے شہر سے دور ایک پرانے کھنڈر میں پہنچے' یہاں ابن ساباط کی پناہ گاہ تھی۔ وہ اپنی گٹھڑی باہر رکھ کر کھنڈر کی دیوار پر سے اندر کود گیا اور اجنبی نے دونوں گٹھڑیاں باہر سے اندر پھینک دیں۔ اس وقت چاند کی روشنی میں ابن ساباط نے اطمینان سے اجنبی کے چہرے پر نظر ڈالی جو اس کے سامنے کھڑا ہانپ رہا تھا۔ اس نے محسوس کیا کہ اجنبی کے چہرے سے نور کی شاعین پھوٹ پھوٹ کر نکل رہی ہیں۔ یکا یک وہ ملکوتی تبسم کے ساتھ یوں گویا ہوا۔ ''میرے بھائی یہ مال تمہیں مبارک ہو' اس مکان کا مالک میں ہی ہوں اور یہ مال تجھے خوشی سے بخشتا ہوں۔ افسوس کہ میں تمہاری خاطر خواہ خدمت نہیں کر سکا بلکہ راستے میں اپنی کمزوری اور سستی کی وجہ سے تمہارے لیے پریشانی کا باعث بنا' خدا کے لیے مجھے معاف کر دو۔ اچھا اب میں تم سے رخصت چاہتا ہوں۔ خدا حافظ!''

اجنبی یہ کہہ کر تیزی سے شہر کی طرف روانہ ہو گیا۔ لیکن اس کے الفاظ خنجر بن کر ابن ساباط کے سینے میں پیوست ہو گئے۔ سیاہ کاری کے اس پُتلے کے دل و دماغ کو اجنبی کے محیر العقول حسن سلوک نے جھنجوڑ کر رکھ دیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کیا دنیا میں ایسے انسان بھی ہوتے ہیں؟ میں نے اسے کیا سمجھا اور اس کے ساتھ کیا سلوک کیا اور اس نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا۔ یہ سوچتے سوچتے اس کا دماغ ماؤف ہو گیا' ضمیر کی خلش نے اسے بے چین کر دیا اور سپیدۂ سحر نمودار ہوتے ہی اجنبی کی تلاش کے لیے نکل کھڑا ہوا۔ اب اس کے دل میں کسی کا خوف نہیں تھا۔ بس یہی آرزو تھی کہ اس اجنبی کے قدموں پر سر رکھ دے۔ رات والا مکان ڈھونڈنے میں اسے کوئی دقت نہ ہوئی اس

Marfat.com

نے باہر کھڑے ہو کر ایک شخص سے پوچھا کہ یہ کس تاجر کا مکان ہے؟ اس شخص نے حسرت سے اس کی طرف دیکھا اور کہا میاں! تم مسافر معلوم ہوتے ہو یہاں کسی تاجر کا کیا کام' یہ تو شیخ جنید بغدادی کی قیام گاہ ہے۔

ابن ساباط نے یہ نام سن رکھا تھا لیکن شیخ کا صورت آشنا نہ تھا۔ پھاٹک سے اندر داخل ہوا اور دیکھا کہ سامنے والے بڑے کمرے کا دروازہ کھلا ہے اور چٹائی پر تکیہ سے سہارا لگائے وہی رات والا اجنبی بیٹھا ہے اور اس کے سامنے تیس چالیس آدمی مؤدبانہ انداز میں بیٹھے ہیں۔ ابنِ ساباط ٹھٹک کر وہیں کھڑا ہو گیا اتنے میں مسجد سے اذان کی آواز آئی۔ لوگ اٹھ کھڑے ہوئے جب وہ سب چلے گئے تو شیخ بھی اٹھے۔ جونہی انہوں نے دروازے کے باہر قدم رکھا ابن ساباط روتا ہوا ان کے قدموں میں گر گیا۔ شرمساری کے آنسوؤں نے اس کے دل کی ساری سیاہی دھو ڈالی تھی۔ شیخ نے نہایت محبت اور شفقت سے اس کو زمین سے اٹھایا اور گلے لگا لیا۔ ابن ساباط کے دل کی دنیا اب بدل چکی تھی۔ دوسروں نے جو راہ برسوں میں طے نہیں کی تھی ابن ساباط نے وہ چند لمحوں میں طے کر لی۔ وہ شیخ کے حلقۂ ادارت میں داخل ہو گیا اور ان کے فیض صحبت سے ''ہتھ کٹے شیطان'' کی بجائے شیخ احمد ابن ساباط'' بن گیا اور اہل اللہ میں شمار ہوا۔ جس شخص کو چالیس سال تک دنیا کی ہولناک سزائیں نہ بدل سکیں اس کو ایک مردِ خدا کے حسنِ اخلاق اور قربانی نے چند ساعتوں میں خاصانِ خدا کی صف میں شامل کر دیا۔

حضرت احمد حماد سرخسی رحمۃ اللہ علیہ کا ایثار

ایک مرتبہ حضرت احمد حماد سرخسی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ آپ کی توبہ کی ابتداء کیسے ہوئی تھی؟ آپ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں سرخس سے چلا اور ایک جنگل میں سے میرا گزر ہوا وہاں پر ایک عرصہ تک مقیم رہا اور اپنے اونٹ چراتا رہا میرے دل میں آیۃ مبارکہ ''ویوثرون علی انفسھم و لو کان بھم خصاصۃ'' کے ماتحت

Marfat.com

اس بات کی شدید تڑپ تھی کہ اپنی ضرورت کے مقابلہ میں دوسرے کی حاجت روائی کروں اور میرا عقیدہ بھی صوفیائے کرام کی اسی جماعت پر تھا جو ایثار کو اولیٰ ترمانتی ہے۔ ایک دن مجھے ایک بھوکا شیر دکھائی دیا اس نے میرا ایک اونٹ شکار کیا اور بلندی کی طرف چلا گیا پھر اس نے ایک آواز لگائی اس کی آواز سن کر جنگل کے تمام درندے آ گئے۔ شیر نے اونٹ کو چیرا پھاڑا اور اس میں سے کچھ بھی نہ کھایا اور خود پہاڑ کی بلندی پر چلا گیا اس کے شکار کیے ہوئے اونٹ پر جس قدر جنگل کے درندے لومڑی بھیڑیئے وغیرہ جمع ہوئے تھے ان سب نے ہلہ بول دیا اور خوب کھا پی کر چل دیئے۔

اس کے بعد شیر پہاڑ سے نیچے اترا اور اس بات کا ارادہ کیا کہ اس میں سے ایک ٹکڑا خود بھی کھائے کہ اسی اثناء میں ایک لومڑی جو کہ لنگڑی تھی' اسے دور سے آتی ہوئی دکھائی دی' شیر پھر وہاں سے پرے چلا گیا اور پہاڑ کے اوپر چڑھ گیا اس کا مقصد یہ تھا کہ لومڑی بھی پیٹ بھر کر کھا لے۔ چنانچہ جب لومڑی کھانے سے فارغ ہوگئی تو شیر واپس آیا اور اس نے ایک ٹکڑا لے کر کھا لیا۔ میں دور سے بیٹھ کر یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا کہ شیر نے واپس جاتے ہوئے بزبان فصیح مجھ سے کہا' اے احمد حماد! لقمہ کا ایثار کرنا کتوں کا کام ہے اور مردان خدا جان اور زندگی کا ایثار کیا کرتے ہیں۔ یہ سنتے ہی مجھ پر ایسا اثر ہوا کہ میرے دل کی دنیا ہی بدل گئی میں نے اس وقت تمام دنیاوی اشغال سے توبہ کی اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہوگیا۔

حکیم سنائی کو راہ حق کیسے ملا

حکیم سنائی غزنوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید خاص تھے۔ آپ کے رجوع الی اللہ ہونے کا واقعہ اس طرح سے ہے کہ' سلطان ابراہیم غزنوی شدید سردی کے موسم میں کسی ملک پر چڑھائی کرنے کی غرض سے غزنی سے نکلا حکیم سنائی رحمۃ اللہ علیہ نے سلطان ابراہیم غزنوی کے حق میں ایک خوبصورت

Marfat.com

قصیدہ لکھا اور سلطان کے دربار کی طرف روانہ ہو گئے تا کہ وہ قصیدہ دربار شاہی میں پیش کریں۔ راستے میں آپ نے ایک مجذوب کو دیکھا جو نشہ کی حالت میں ساقی سے کہہ رہا تھا شراب کا ایک گلاس ابراہیم غزنوی کے اندھے پن کے لیے اور پلا دو۔ ساقی نے کہا کہ وہ تو غازی مرد ہے اور مسلمان حکمران ہے وہ اندھا کیسے ہوسکتا ہے؟ مجذوب نے جواب دیا کیا وہ اندھا نہیں کہ اپنے ملک کو آباد اور خوشحال کرنے کے بجائے دوسرے ملک کو فتح کرنے کے لیے نکلا ہوا ہے۔ یہ کہہ کر گلاس اٹھایا اور پی گیا اس کے بعد پھر بولا' ایک پیالہ حکیم سنائی کے اندھے پن کے صدقہ میں پلا دو۔ ساقی نے کہا کہ وہ تو ایک عقل مند شاعر ہے وہ اندھا کیسے ہوسکتا ہے؟ مجذوب نے جواب دیا' اگر وہ اندھا نہ ہوتا تو سلطان کے پیچھے بلاوجہ قصیدہ لکھ کر نہ دوڑتا جھوٹی باتوں پر مشتمل قصیدہ لکھ کر خوش ہونا یا خوش کرنا کون سی دانش مندی کی بات ہے کیا اس کو اللہ نے اس کام کے لیے پیدا کیا ہے۔ جناب سنائیؒ نے یہ بات سنی تو ان کے دل کی دنیا ہی بدل گئی اور اللہ تعالیٰ سے لو لگالی ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتے۔

شادی دیو توبہ کر کے مسلمان ہو گیا

پرتھوی راج سمجھ گیا تھا کہ ایک مسلمان درویش سے اس طرح مقابلہ کرنا اس کے حق میں ٹھیک نہ ہوگا اور وہ اس طرح سے اس معاملہ میں کبھی بھی کامیاب نہ ہوگا بے بس ہو کر اس نے دوسرا طریقہ استعمال کرنے کا ارادہ کیا اس نے آپ کا مقابلہ کسی بڑے ہندو پجاری سے کرانا مناسب سمجھا اس کا خیال تھا کہ ہندو مہنت آپ کی کرامات کا مقابلہ آسانی سے کر کے آپ کو شکست دے سکتا ہے۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے پرتھوی راج نے اس زمانے کے مشہور پجاری رام دیو سے رابطہ کیا اور اس سے اس کام کو کرنے کے لئے کہا۔ رام دیو جو کہ ہندوؤں کا بہت بڑا مہنت تھا اور جادوگری کے اسرار و رموز بھی جانتا تھا اس نے راجہ کو یہ جواب دیتے ہوئے اس کام کے کرنے

Marfat.com

سے معذوری کا اظہار کیا کہ جس درویش کی آپ بات کر رہے ہیں وہ بڑا صاحب کمال فقیر ہے اس کا مقابلہ میں نہیں کر سکتا۔ راجہ نے اس کے باوجود بضد ہوتے ہوئے رام دیو کو آمادہ کرنے کی کوشش کی۔ رام دیو نے کہا، البتہ یہ بات ہو سکتی ہے کہ میں اس درویش سے جادوگری سے مقابلہ کروں۔ راجہ اس پر بھی راضی ہو گیا چنانچہ رام دیو نے اپنے ساتھی تمام پجاریوں کو جادو کے کچھ منتر بتائے اور ان کو کہا کہ جب ہم اس فقیر کے سامنے جائیں تو میرے ساتھ تم بھی ان منتروں کو پڑھنا اس طرح اس فقیر کو ہمارے ساتھ مقابلے کی جرأت نہ ہو سکے گی۔ اس کے بعد رام دیو اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اناساگر کی طرف روانہ ہوا۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کی قیام گاہ کے نزدیک پہنچ کر اس نے اور اس کے ساتھیوں نے منتر پڑھنے شروع کر دیئے اس بات کی اطلاع آپ کے ایک خادم نے آپ کو دی۔ آپ نے فرمایا، ان کا جادو اثر نہ کرے گا یہ دیو سیدھے راستے پر آ جائے گا۔ یہ فرمانے کے بعد آپ نماز پڑھنے میں مشغول ہو گئے تھوڑی ہی دیر کے بعد رام دیو اپنے پنڈت ساتھیوں کے ہمراہ بڑے متکبرانہ انداز میں منتر پڑھتے ہوئے حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کے نزدیک آ گیا آپ نے نماز مکمل کر لی تھی۔ سلام پھیرنے کے بعد آپ نے جیسے ہی ان پر ایک نگاہ ڈالی وہ تمام اپنی اپنی جگہ ٹھہر گئے ان کی زبانیں بند ہو گئیں رام دیو پر پڑنے والی ایک ہی نگاہ سے اس کے دل کی دنیا بدل گئی۔ وہ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کے سامنے کھڑا تھر تھر کانپ رہا تھا۔ اس کی زبان سے رام رام کی بجائے رحیم رحیم نکل رہا تھا۔ وہ اپنی زبان سے رام رام کہنا چاہ رہا تھا مگر اس کی زبان اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔ اس کے ساتھی ہندوؤں نے جب اس کو رام رام کی بجائے رحیم رحیم کہتے ہوئے سنا تو اس کو ہوش میں لانے کے لئے اسے نصیحت کرنے لگے مگر رام دیو کے دل میں انقلاب برپا ہو چکا تھا اس کی کیفیت دیوانوں جیسی ہو گئی اس نے پجاریوں پر حملہ کر دیا۔ اس کے ہاتھ میں لکڑی، ڈنڈا یا پتھر جو کچھ بھی لگا اس سے اس نے ان کے سر پھاڑ دیئے۔

Marfat.com

پجاریوں نے وہاں سے راہ فرار اختیار کی۔ اس کی حالت دیکھ کر حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک خادم کو پانی سے بھرا ہوا پیالہ دیا کہ رام دیو کو دے۔ رام دیو نے وہ سارا پانی پی لیا پانی پیتے ہی اس کی حالت ٹھیک ہوگئی وہ اسی لمحے آپ کے قدموں میں گر گیا اور آپ کے حضور کفر سے توبہ کر کے اسلام قبول کر لیا۔ آپ اس سے بہت خوش ہوئے اس کا نام رام دیو سے تبدیل کر کے آپ نے شادی دیو رکھ دیا۔

بے نمازی درویش کو توبہ کروادی

ایک مرتبہ مخدوم جہانیاں نے ارشاد فرمایا کہ میں مکہ معظّمہ سے بھکر واپس آیا تو وہاں لوگوں نے مجھ سے کہا کہ الور کے پاس ایک پہاڑ کے غار میں ایک درویش رہتا ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ نے اسے نماز معاف کر دی۔ یہ سن کر میں اس کے پاس گیا امراء اور دوسرے بڑے لوگوں کا ہجوم تھا۔ میں اس کے قریب پہنچا، میں نے اسے سلام نہیں کیا بلکہ اس کے نزدیک جا کر بیٹھ گیا۔ پھر میں نے اس سے پوچھا کہ تم نماز کیوں نہیں پڑھتے حالانکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مومن اور کافر کے درمیان نماز سے فرق ہوتا ہے۔ اس درویش نے جواب دیا کہ میرے پاس جبرئیل آتے ہیں اور جنت سے کھانے لاتے ہیں۔ خدا کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تمہارے لیے نماز معاف کر دی گئی اور تم خدا کے خاص مقرب ہو میں نے اس درویش سے کہا کہ کیا بے ہودہ بکواس کرتے ہو۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تو نماز معاف نہیں ہوئی۔ تجھ جیسے جاہل کے لیے کیسے معاف ہو سکتی ہے۔ وہ جبرئیل نہیں شیطان سے ہے جو تیرے پاس آتا ہے اور تجھے دھوکا دیتا ہے۔ جبرئیل تو وحی لانے والے فرشتے ہیں جو سوائے پیغمبروں کے کسی کے پاس نہیں آتے۔ رہا وہ کھانا جو تمہارے پاس آتا ہے وہ بھی سراسر غلیظ ہے۔ اس درویش نے کہا کہ وہ کھانا تو بہت مزیدار ہوتا ہے اور میں اس میں لذت محسوس کرتا ہوں۔ میں نے کہا اب اگر وہ فرشتہ

Marfat.com

تمہارے پاس آئے تو تم ''لاحول والاقوۃ الّا باللہ العلی العظیم'' پڑھنا۔ میں دوسرے دن پھر اس درویش کے پاس گیا۔ وہ مجھے دیکھ کر میرے قدموں میں گر پڑا۔ اور اس نے مجھ سے کہا کہ میں نے آپ کے کہنے پر عمل کیا۔ جب وہ فرشتہ آیا تو میں نے لاحول پڑھی۔ وہ فوراً میرے سامنے سے غائب ہو گیا اور وہ کھانا جو اس نے مجھے دیا وہ غلیظ ہو کر میرے ہاتھوں سے گر گیا۔ یہاں تک کہ میرے سارے کپڑے ناپاک ہو گئے۔ اس کے بعد میں نے اس بے نمازی درویش کو توبہ کرائی اور اس کی جس قدر نمازیں فوت ہوئی تھیں۔ ان کی قضا پڑھوائی۔

ایک شخص کے اسلام لانے کا واقعہ

حضرت شیخ ابوالعباس احمد رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے مشہور ولی اللہ ہیں آپ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر تھے۔ فرماتے ہیں کہ ایک روز میرے پاس ایک ایسا شخص آیا جس نے مشائخ کا سا لباس پہن رکھا تھا وہ آتے ہی مجھے کہنے لگا کہ جو کچھ آپ کے دل میں میرے بارے میں آتا ہے کہو' میں نے باطنی نگاہ سے اس کی طرف دیکھا تو وہ مجھے باطنی طور پر اسلامی لباس سے محروم اور عاری دکھائی دیا۔ میرے پاس ہی حضرت شیخ ابوعثمان حیریؒ تشریف فرما تھے۔ میں نے نہایت آہستگی سے آپ کو بتایا کہ یہ شخص باطنی طور پر مسلمان نہیں ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اسے صاف طور پر نہ کہیں ہو سکتا ہے کہ یہ مسلمان ہو اور اسے یہ بات ناگوار گزرے اور خفا ہو جائے۔ میں نے کہا کہ اب اس کے سوا کیا بھی کیا جا سکتا ہے یعنی اس کے سوا چارہ بھی نہیں ہے کہ اسے یہ بات بتائی جائے' چنانچہ میں نے اسی شخص سے کہہ دیا کہ تم غیر مسلم ہو وہ کہنے لگا' آپ نے بالکل درست فرمایا ہے' میں نے یہ ظاہری لباس آپ لوگوں کا امتحان لینے کی غرض سے پہنا تھا لیکن اب آپ مجھے دعوت اسلام دیں میں اسلام قبول کرتا ہوں' چنانچہ اس نے اسی وقت اسلام قبول کیا اور دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا۔

Marfat.com

اسمائے گرامی عہدہ داران

اُمور علمیہ کمیٹی
چاہ میراں لاہور

چیئرمین
طاہر ندیم بٹ

جنرل سیکرٹری
شیخ نعیم احمد

فنانس سیکرٹری
محمد اعظم

سینئر وائس چیئرمین
جاوید رحمت

وائس چیئرمین
شیخ مبشر حسین
(ایڈووکیٹ)

صدر
ملک عبدالحق

سینئر نائب صدر
محمد نعیم رنگائی والے

نائب صدر
حاجی خلیل احمد

اسسٹنٹ نائب صدر
حافظ ارشد علی

ڈپٹی جنرل سیکرٹری
محمد اعجاز

جوائنٹ سیکرٹری
محمد اسلم ٹیلر ماسٹر

سیکرٹری نشر و اشاعت
سید شبیر حسین
شاہ بخاری

سیکرٹری ریسرچ
محمد شبیر علی

اراکین۔ محمد محسن فقری۔ شیخ مقصود احمد۔ سہیل علی۔ عبدالرحمٰن بٹ۔ فصیح الرحمٰن بٹ

عبداللہ اعظم۔ عبداللہ جاوید رحمت۔ عدنان خلیل۔ علی رضا اسلم۔

Marfat.com

شب قدر

علامہ عالم فقری

منجانب:

طاہر ندیم بٹ

چیئرمین اُمور علمیہ کمیٹی چاہ میراں لاہور

Marfat.com

شب قدر

شب قدر ایک مقدس رات ہے جو بڑی عظمت و بزرگی اور خیر و برکت والی رات ہے۔اس کے فضائل اور فیوض و برکات بیشمار ہیں کیونکہ اس رات کے انعام واکرام سے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے اس رات کی عبادت میں رضائے الٰہی ہے اس برکت والی رات کو فارسی میں شب قدر اور عربی میں لیلۃ القدر کہا جاتا ہے۔لیل کے معنی رات کے ہیں اور قدر کے معنی عربی میں بزرگی عظمت و بڑائی اور عزت کے ہیں لہٰذا لیلۃ القدر کے معنی عزت اور قدر و منزلت والی رات کے ہوئے۔

لیلۃ القدر صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہی کو عطا کی گئی ہے۔اور کسی امت کو یہ تحفہ نہیں ملا۔کیونکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر میری امت ہی کو عطا کی ہے۔ان سے پہلے کسی امت کو یہ نہیں ملی۔(کنز العمال)

شب قدر کی پہلی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس میں تقدیر اور حکم والے کام ہوتے ہیں۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ ''قدر'' کے ایک معنی عظمت و شرافت کے ہیں کیونکہ اہل عرب اکثر اوقات یوں کہہ دیتے ہیں کہ ''فلاں شخص کی فلاں شخص کے نزدیک بڑی قدر ہے یعنی یہ شخص اس کے نزدیک بہت بزرگ اور مرتبہ والا ہے چونکہ یہ رات بھی عظمت و شرافت والی رات ہے اس لیے اس کی نام ''لیلۃ القدر'' رکھا گیا۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ ''قدر'' کے ایک معنی ضِیق یعنی تنگی کے ہیں اور مفسرین اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ یہ لفظ قرآن مجید میں ان معنی میں بھی استعمال ہوا ہے کہ اس رات کو اس قدر فرشتے زمین پر نازل ہوتے ہیں کہ زمین پر ان کے ٹھہرنے کی جگہ تنگ ہو جاتی ہے اور اس تنگی کی نسبت سے اسے قدر کہتے ہیں۔

Marfat.com

عباداتِ شب قدر

شب قدر خصوصًا عبادت اور یادالٰہی کی رات ہے اس لیے ہر مسلمان کو اس رات میں ہر کام سے فارغ ہو کر اللہ کی عبادت میں محو ہو جانا چاہیے کیونکہ انسانی زندگی کا بھی اصل مقصد تو عبادت ہی ہے اور زندگی میں ایسے مواقع بار بار کہاں میسر آتے ہیں لیکن بیشتر مسلمان شب قدر کی اہمیت کو مدنظر نہیں رکھتے یہ رات بھی غفلت میں گزار دیتے ہیں اور اس رات کے فیوض و برکات سے محروم ہو جاتے ہیں۔ جو ہزار مہینے کی عبادت سے بھی افضل ہے۔

شب قدر میں ہر طرح عبادت شروع کرنے سے پہلے مسلمان کو یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ عبادت کے لیے اس کی نیت کا درست ہونا ضروری ہے نیت کی درستگی ایمان کا ایک حصہ ہے کیونکہ نیت کی درستگی کے بغیر عبادت کی روح قائم نہیں ہوتی۔

عبادت صرف رسمًا اور عادتًا نہیں کرنی چاہیے بلکہ نیت میں رضائے الٰہی مدنظر ہونی چاہیے یعنی اور کوئی مقصد مثلاً دکھاوا، طمع و لالچ وغیرہ نہیں ہونا چاہیے۔ اور عبادت کا جو انداز اختیار کرنا چاہیے وہ مندرجہ ذیل ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جتنی عبادت رمضان کے آخری عشرہ میں کرتے تھے اتنی دوسرے دنوں میں نہیں کرتے تھے۔ (مسلم)

اس حدیث پاک سے واضح ہوتا ہے کہ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں کثرت سے عبادت کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس عشرے میں عام دنوں کی نسبت بہت زیادہ اللہ کو یاد کرتے اور اللہ کے

Marfat.com

حضور سجدہ ریزی کرتے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ہمیں بھی رمضان المبارک کے آخری عشرے میں زیادہ سے زیادہ عبادت کرنی چاہیے اسی بات کی ترغیب آپ نے ایک اور صحابی رضی اللہ عنہ کو یوں فرمائی:

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں جنگل میں رہتا ہوں اور اللہ کے فضل وکرم سے وہیں مصروف عبادت رہتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایک رات بتادیں تاکہ اس رات میں مسجد میں حاضر ہو جایا کروں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم رمضان کی ستائیسویں تاریخ کو مسجد میں آیا کرو

راوی کہتے ہیں جب جناب عبداللہ کے بیٹے سے معلوم کیا گیا کہ تمہارے والد کس طرح عمل کرتے تھے تو انہوں نے بتایا کہ وہ عصر کی نماز کے بعد مسجد میں آجاتے تھے اور اس کے بعد کسی ضرورت کے علاوہ مسجد سے نہیں نکلتے تھے یہاں تک کہ فجر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنی سواری مسجد کے دروازہ پر پاتے اور اس پر بیٹھ کر جنگل چلے جاتے تھے۔ (ابوداؤد)

شب بیداری

شب قدر میں شب بیداری بہترین اعمال میں سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ آپ تلاش شب قدر کے لیے جاگتے رہتے لہٰذا اس کے پیش نظر ہمیں بھی جاگنا چاہیے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں خود بھی شب بیدار رہتے اور گھر والوں کو بھی شب بیدار رکھتے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہیں کہ جب آخری عشرہ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا تہبند مضبوط باندھ لیتے۔ یعنی اپنے آپ کو آخری عشرہ میں راغب کر لیتے اور راتوں کو خود شب بیدار رہتے اور گھر والوں کو بھی شب بیدار

Marfat.com

رہنے کی تلقین فرماتے ۔

شب بیداری کا سنت طریقہ تو یہی ہے کہ پورا عشرہ راتوں کو جاگا جائے اگر کوئی یوں نہ کر سکے تو طاق راتوں میں شب بیدار رہے جن میں عموماً شب قدر ہوتی ہے جو حضرات اعتکاف میں بیٹھے ہوں ان کے لیے شب بیداری مشکل نہیں انہیں تو لازم چاہیے کہ پورا اعتکاف شب بیداری میں گزاریں۔ شب بیداری کے لیے مسجد بہتر ہے اگر مسجد میں شب بیداری نہ کر سکیں تو جہاں چاہیں شب بیداری میں مصروف رہیں۔

مسجد میں شب بیداری کا طریقہ یہ ہے کہ شب قدر میں شام کی نماز کے بعد ضروری کام سے فارغ ہو جائے۔ صاف ستھرا لباس پہن کر باوضو ہو کر مسجد میں جائے وہاں عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھے اور تراویح کی نماز میں بھی شرکت کرے اس کے بعد جب تراویح اور نماز پڑھ چکے تو مسجد میں کسی ایک مقام پر بیٹھ جائے اور یاد الٰہی میں مصروف ہو جائے۔ جب نیند آنے لگے تو دوبارہ وضو کر لے یا اسی مقام پر کھڑا ہو جائے۔ غرضیکہ ہر ممکن طریقے سے نیند نہ آنے دے اور ساری رات یونہی مسجد میں عبادت میں گزار دے۔

نوافل شب قدر

شب قدر میں جس طرح بھی اور جتنا بھی اللہ کے حضور اپنا عجز و نیاز پیش کیا جائے کم ہے چنانچہ شب قدر میں بیدار رہ کر ہم بھی اسی طرح عبادت کریں جس طرح ہمارے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے یعنی کثرت سے نوافل پڑھیں تا کہ اللہ ہم سے راضی ہو جائے کیونکہ اللہ کو قیام رکوع و سجود بہت پسند ہے اور یہ تینوں باتیں نماز میں پائی جاتی ہیں۔ لہٰذا شب قدر کی رات کو عشاء اور فجر کی نماز کی ادائیگی از حد ضروری ہے کیونکہ نفلی عبادت فرضی عبادت کے بعد ہے اور یہ فرضی عبادت کسی

Marfat.com

حالت میں بھی اس رات کو ترک نہ ہونے دیں۔

اگر یہ نمازیں انسان نہ ادا کرے تو پھر رات بھر جاگنے اور نوافل پڑھنے کا کوئی خاص فائدہ نہیں اور یہ بالکل ایسے ہی ہے کہ ملازم کے ذمہ اس کی ڈیوٹی کی ادائیگی ہو اور وہ ملازم اپنی مقررہ ڈیوٹی تو ادا نہ کرے اور کہے کہ میں اوورٹائم لگاؤں گا تو مالک کیا کہے گا؟ کیا خوب! تو اپنا فرض تو پورا نہیں کرتا مگر اوورٹائم لگانے کو تیار ہے اس لیے پہلے فرائض ادا کریں پھر نوافل کی طرف متوجہ ہوں۔

نوافل پڑھنے کا یوں تو ہر وقت ثواب ہے مگر مبارک راتوں میں نوافل پڑھنے کا اجر اور فضیلت عام راتوں کی نسبت بہت زیادہ ہے اور پھر شب قدر جیسی مقدس اور بابرکت رات میں نوافل پڑھنے کا بہت ہی زیادہ ثواب ہے۔

اگرچہ اس رات میں نوافل پڑھنا نوافل ہی ہیں مگر فرض نمازوں کے برابر ان کا ثواب ہوتا ہے کیونکہ یہ رات اللہ کی خاص عنایت ہے جس وجہ سے اس میں عبادت کا بہت زیادہ ثواب ہے شب قدر میں نفل پڑھنے کا ثبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پاک سے ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے عبادت کے لیے کھڑا ہوتا ہے اس کے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ (بخاری ج ا)

شب قدر میں اس طرح نوافل ادا کریں کہ سورۂ فاتحہ کے بعد زیادہ سے زیادہ بار سورۂ اخلاص پڑھی جائے۔ رکوع و سجود کو نہایت خضوع و خشوع کے ساتھ ادا کیا جائے۔ بندہ کو چاہیے کہ وہ اپنے رب کی بارگاہ میں جس قدر خلوص نیت سے ہو سکے نوافل ادا کرے اور اگر ہو سکے تو آنسو بہائے اگر آنکھوں میں آنسو نہ آئیں تو اپنی صورت کو نہایت عاجزانہ بنالیں تا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل ہو کیونکہ جب بندہ اللہ

Marfat.com

کی بارگاہ میں محبت کے آنسو پیش کرتا ہے تو اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ بندے پر اپنی خصوصی رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے۔

یوں تو اس رات میں نوافل پڑھنے کا کوئی خاص طریقہ مقرر نہیں مگر بعض صالحین سے اس رات میں بعض طریقے منقول ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

دو رکعت نفل

عارفین سے منقول ہے کہ شب قدر میں دو رکعت نفل یوں پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الم نشرح ایک ایک بار اور سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھیں نوافل کی تکمیل کے بعد سورۂ القدر سات مرتبہ پڑھیں ان نوافل کا اجر بے پناہ ہے۔

دو رکعت نفل برائے مغفرت والدین

تفسیر یعقوب چرخی سے منقول ہے کہ اس رات میں دو رکعت نفل اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص سات مرتبہ پڑھیں نوافل مکمل کرنے کے بعد ستر مرتبہ یہ وظیفہ پڑھیں

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمِ الَّذِىْ لَآاِلٰهَ اِلَّاهُوَالْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْه

اِنشاءاللہ اس نماز کو پڑھنے والے اپنے مصلے سے نہیں اٹھیں گے کہ اللہ پاک اس کے اور اس کے والدین کے گناہ معاف فرما کر مغفرت فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ اس کے لیے جنت آراستہ کرو اور فرمایا کہ وہ جب تک تمام بہشتی نعمتیں اپنی آنکھ سے نہ دیکھ لے گا اس وقت تک موت نہ آئیگی۔ واسطے مغفرت یہ نماز بہت ہی افضل ہے۔

Marfat.com

چار رکعت نفل برائے پاکیزگی

چار رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ قدر ایک بار اور سورۃ اخلاص ستائیس مرتبہ پڑھے تو یہ شخص گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے گویا آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور اس کو اللہ کریم جنت میں محل عطا فرمائے گا۔

عالم سکرات میں آسانی

جو کوئی شب قدر میں چار رکعت نوافل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ تکاثر ایک بار اور سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو سکرات موت میں آسانی عطا فرمائے گا۔ نیز عذاب قبر سے بھی محفوظ فرمادے گا۔ (نزہتہ المجالس)

چار رکعت نوافل

جو کوئی چار رکعت نوافل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین بار سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص پچاس بار پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد سجدے میں جا کر ایک مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرمائے گا اور اس کے تمام گناہ معاف فرمادے گا۔
(فضائل الشہور والایام)

بارہ رکعت نوافل

۲۷ شب قدر کو بارہ رکعت نماز تین سلام سے پڑھے ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ

Marfat.com

کے سورۂ قدر ایک ایک مرتبہ، سورۂ اخلاص پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھے بعد سلام کے ستر مرتبہ استغفار پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس نماز پڑھنے والے کو نبیوں کی عبادت جیسا ثواب عطا فرمائے گا۔ انشاءاللہ

سولہ رکعت نوافل

شب قدر میں آدھی رات کے بعد چار چار رکعت کر کے سولہ رکعت نوافل اس طرح پڑھیں کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون تین مرتبہ اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پانچ مرتبہ، تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ فلق تین مرتبہ اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ ناس گیارہ مرتبہ پڑھیں اس طرح چار چار کر کے سولہ رکعت نوافل پورے کر لیں اس کے بعد مندرجہ ذیل وظیفہ کثرت سے پڑھیں جو اس رات کا خاص وظیفہ ہے اللہ تعالیٰ اس طرح نوافل پڑھنے والے پر رحم فرمائے گا اور اسے آئندہ نیک اعمال کرنے کی توفیق حاصل ہونا شروع ہو جائے گی۔ وظیفہ یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

بیس رکعت نوافل

جو کوئی بیس رکعت نوافل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد اکیس بار سورۂ اخلاص پڑھے وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جیسے ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ (تذکرۃ الواعظین)

صلوٰۃ التسبیح

اس رات میں صلوٰۃ تسبیح پڑھنا بھی بہت افضل ہے حدیث میں ہے کہ نبی کریم

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے چچا! کیا میں آپ کو عطا نہ کروں، آپ کے ساتھ بخشش نہ کروں، آپ کے ساتھ احسان نہ کروں۔ ایک روایت میں ہے کہ کیا آپ کے ساتھ اچھا سلوک نہ کرو آپ کو نفع نہ پہنچاؤں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیوں نہیں ضرور نوازیے۔ آپ نے فرمایا دس باتیں آپ کو بتاتا ہوں جب آپ یہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے ،پچھلے، پرانے، نئے، جو غلطی سے کیے جو قصداً جان بوجھ کر کیے چھوٹے، بڑے، چھپے اور کھلے سب گناہ بخش دے گا۔ اس کے بعد آپ نے صلوٰۃ التسبیح کی ترکیب بتا کر ارشاد فرمایا کہ اگر آپ سے ہو سکے تو ہر روز یہ نماز ایک بار پڑھ لیں اور اگر روزانہ پڑھنے کی قدرت نہ ہو تو ہر جمعہ کو ایک بار پڑھیں اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار پڑھیں ''اگر یہ بھی نہ کر سکیں تو عمر میں ایک بار ضرور پڑھ لیں۔

دس باتوں سے مراد دس گناہ ہیں اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ میں آپ کو ایک چیز ایسی بتاتا ہوں جو اگلے، پچھلے، نئے، پرانے دس قسم کے گناہوں کو مٹا دے گی اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ ''دس باتوں'' سے مراد اس نماز کی دس دس تسبیحات ہیں جو سوائے قیام کے ہر موقعہ پر پڑھی جاتی ہیں۔ (اشعۃ اللمعات ص ۵۵۷ ج ۱)

طریقہ صلوٰۃ التسبیح

حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے اس کی ترکیب یہ منقول ہے کہ اللہ اکبر کہہ کر نیت باندھے۔ پھر ثناء پڑھے اس کے بعد پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھے ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ''۔ پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھے۔ اس کے بعد یہی تسبیح دس مرتبہ پڑھے پھر رکوع کرے اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پڑھ کر یہی تسبیح دس مرتبہ پڑھے پھر سر اٹھا کر یعنی کھڑے ہو کر یہ تسبیح دس مرتبہ پڑھے۔ پھر سجدہ کرے اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھ

Marfat.com

کردس بار یہ تسبیح پڑھے پھر سر اٹھا کر جب بیٹھ جائے تو دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھے پھر دوسرا سجدہ کرے اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھ کر دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھے ایک رکعت میں یہ کل پچھتر تسبیحات ہوئیں۔اس کے بعد ہر رکعت اسی طرح پڑھے کہ ہر رکعت کے شروع میں قرأت سے پہلے پندرہ بار اور باقی جگہوں پر دس دس بار یہ تسبیح پڑھے تو چاروں رکعتوں میں کل تین سو تسبیحیں ہوئیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اس نماز کا یہی طریقہ بتایا تھا اور اسی پر حنفیہ کا عمل ہے۔

شب قدر میں ذکر الٰہی کرنا

نوافل اور تلاوت قرآن پاک کے بعد اللہ کا ذکر کرنا بھی بہت افضل ہے لہٰذا اس رات میں کثرت سے اللہ کا ذکر کرنا چاہیے۔احادیث میں ذکر الٰہی کے متعلق بہت زیادہ ترغیب دی گئی ہے کیونکہ اللہ کا ذکر بہت ہی اعلیٰ درجہ رکھتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ مکہ سے مدینہ کے راستہ میں جب جبل جمدان پہنچے تو صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا جلد چلو یہ جمدان کی پہاڑی ہے۔

پھر فرمایا مفردوں پیش قدمی کر گئے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مفردوں کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مرد جو اللہ کی کثرت سے یاد کریں اور وہ خواتین جو اللہ کو کثرت سے یاد کریں۔(مسلم)

حدیث میں ہے آتا ہے کہ سب سے افضل ذکر کلمہ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہُ کا ہے۔اس کے علاوہ اللہ کے صفاتی اسماء کا ورد کرنا بھی بہت بہتر ہے اگر کوئی اپنے مرشد کا بتایا ہوا ذکر پڑھے تو وہ بھی انتہائی نفع بخش ہوگا یا اس کے علاوہ جو بھی ذکر کیا جائے تو وہ بارگاہ رب العزت میں قبول ہوگا۔

Marfat.com

تلاوت قرآن مجید

قرآن مجید ایک عظیم کتاب ہے اور اس کی عظمت کا راز اس کے فیوض و برکات اور انوار و تجلیات ہیں قرآن کا ہر لفظ سرچشمہ ہدایت ہے اور ان الفاظ کی حقیقت معرفت ربانی ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ قرآن پاک اس رات کو نازل ہوا اس لیے لیلۃ القدر کو قرآن پاک کے ساتھ گہری مناسبت اور تعلق ہے کیونکہ یہ رات نزول جشن قرآن کی یادگار ہے لہٰذا اس رات میں قرآن پاک کی جتنی بھی تلاوت کی جائے کم ہے کتنی خوش بختی کی بات ہے کہ اللہ کا بندہ اس کے دربار میں بیٹھا ہوا اور اسی کی باتوں کو اپنی زبان سے دہرا رہا ہو اور اس کا آقا اسے سن رہا ہو اور سن کر اسی کے پڑھنے کا اجر رحمت، برکت اور بخشش کی صورت میں عطا کرے۔

قرآن پڑھنے سے ہر حرف کے بدلے میں دس نیکیاں ملتی ہیں اور دس گناہ معاف ہوتے ہیں اور دس درجات بلند ہوتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف بھی پڑھا اس کے لیے ایک نیکی ہے اور یہ نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے اور میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔ (دارمی)

ہمارے اسلاف کے ائمہ، صوفیاء کرامؒ، بزرگان دین اور علماء میں سے بے شمار ایسے لوگ گزرے ہیں جنھیں اللہ کا قرب اور ولایت تلاوت قرآن سے ملی کیونکہ تلاوت ایک محبوب عمل ہے اس لیے اس کے پڑھنے والا بھی محبوب بن جاتا ہے۔

شب قدر میں درود پاک پڑھنا

تقاضائے محبت یہی ہے کہ محبوب کی ہر دم تعریف کی جائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں سیدالانبیاء ہیں حبیب کبریا ہیں تاجدار عرب وعجم ہیں، شفیع المذنبین ہیں رحمۃ اللعالمین ہیں سراج منیر ہیں، ساقی کوثر ہیں۔ اللہ تعالیٰ محبّ ہے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنے والا ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے جب اپنے محبوب کے نور کی تخلیق کر لی تو پھر اپنے محبوب کی تعریف میں مصروف ہو گیا یعنی اللہ تعالیٰ اپنے محبوب پر درود بھیجنے لگا اور جب اللہ اپنے محبوب کی محبت میں منتہیٰ پر پہنچا تو پھر اللہ نے اپنی مخلوق یعنی ملائکہ اور انسانوں کو بھی حکم دیا کہ تم بھی میرے محبوب کی تعریف کرو جس طرح میں کر رہا ہوں۔ اس حکم کے تحت انسانوں کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا ضروری ٹھہرا۔ اس کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس تمام بنی نوع انسان اور مخلوق کے لیے اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا انعام ہے چونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی بدولت نسل انسانی کو ہدایت کا راستہ دیا جس میں انسان کی فلاح ہے۔

انسان کو جو عظمت اور عزت ملی ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت ہی سے ملی ہے۔ اس لیے نسل انسانی کی عظمت کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان ایک ایسی عظیم ہستی کو ظاہر کیا جو اپنی ذات اور صفات کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی بہترین تخلیق اور اشرف الانبیاء وسید المرسلین ہیں بے کسوں کا سہارا ہیں اس لیے ہر سچے مومن اور مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس احسان کا زیادہ سے زیادہ شکریہ ادا کرے اور ایسے طریقے سے کرے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول اور پسندیدہ ہے۔ اس لیے شکریہ ادا کرنے اور اللہ کو راضی کرنے کا بہترین طریقہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک کا تحفہ بھیجنا ہے اس لحاظ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ضروری ہے۔

شب قدر میں عبادت کا انداز

Marfat.com

شب قدر میں عشاء کی نماز اور تراویح پڑھنے کے بعد نوافل پڑھنے چاہئیں مگر نوافل اتنے پڑھے کہ جتنے آسانی سے پڑھے جاسکیں۔ جب تھک جائے تو پھر بیٹھ کر نوافل کی کثرت کرے۔ نوافل سے فارغ ہونے کے بعد تلاوت قرآن پاک کرے خوش الحانی سے تلاوت کرنا زیادہ بہتر ہے۔

نوافل اور تلاوت کے بعد ذکر الٰہی میں مشغول ہو جانا چاہیے اور وہ وظیفہ پڑھنا چاہئے جو کسی پیر کامل نے بتایا ہو عام حضرات کے لیے استغفار پڑھنا نہایت ہی اکسیر ہے۔ پھر کچھ وقت کے لیے کلمہ پاک کا ورد بھی کرنا چاہیے۔ اس کے بعد اسم اعظم کا مراقبہ کرنا چاہیے۔ جب اعمال کرتے ہوئے رات کا پچھلا پہر ہو جائے تو اس وقت تہجد کے نوافل ادا کریں اور اس کے بعد درود پاک کے ورد میں صبح تک مشغول رہنا چاہیے اللہ کے خاص بندے جس طرح کی بھی عبادت یا ریاضت میں ہوں ان کے لیے وہی بہتر ہے شب قدر میں مصروف عبادت رہے۔ یہ وہ طریقہ ہے جس پر صوفیاء اہل تقویٰ عمل پیرا ہیں۔

شب قدر میں دعا

اس مقدس رات میں تمام نیک دعائیں قبول ہو جاتی ہیں بہت سے لوگ اس رات کی تلاش میں رہتے ہیں تا کہ یہ رات ہمیں نصیب ہو اور ہم دعا مانگیں تا کہ دلی امنگیں پوری ہوں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر مجھے شب قدر کا پتہ چل جائے تو میں اس میں کیا پڑھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ پڑھا کرو۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ.

یا اللہ تو معاف کرنے والا ہے معاف کرنے کو پسند کرتا ہے مجھے بھی معاف فرما۔

Marfat.com

اسمائے گرامی عہدہ داران

چیئرمین

اُمور علمیہ کمیٹی
چاہ میراں لاہور

طاہر ندیم بٹ

فنانس سیکرٹری

محمد اعظم

سینئر نائب صدر

محمد نعیم
رنگائی والے

جوائنٹ سیکرٹری

محمد اسلم ٹیلر

سیکرٹری نشرواشاعت

سید شبیر حسین شاہ بخاری

ڈپٹی جنرل سیکرٹری

محمد اعجاز

اسسٹنٹ نائب صدر

حافظ ارشد علی

شیخ مقصود احمد۔ سہیل علی۔ عبدالرحمٰن بٹ۔ فصیح الرحمٰن بٹ
محمد عبداللہ اعظم۔ عبداللہ جاوید رحمت۔ عدنان خلیل۔ علی رضا اسلم

Marfat.com

اسمائے گرامی عہدہ داران

چیئرمین

اُمور علمیہ کمیٹی
چاہ میراں لاہور

طاہر ندیم بٹ

جنرل سیکرٹری شیخ نعیم احمد	سینئر وائس چیئرمین جاوید رحمت
صدر ملک عبدالحق	وائس چیئرمین شیخ مبشر حسین (ایڈووکیٹ)
نائب صدر حاجی خلیل احمد	سیکرٹری ریسرچ محمد شبیر علی

شیخ مقصود احمد۔ سہیل علی۔ عبدالرحمٰن بٹ۔ فصیح الرحمٰن بٹ
محمد عبداللہ اعظم۔ عبداللہ جاوید رحمت۔ عدنان خلیل۔ علی رضا اسلم

Marfat.com

علامہ نقوی کی ۱۲ کتابیں

علامہ عالم نقوی

طاہر مندیر یہ

چیئرمین (اسوسی ایٹڈ پبلی کیشنز)

Marfat.com